تو عشق
تو جنون
اریج شاہ
AREEJSHAHNOVELS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تو عشق تو جنون

تحریر اریج شاہ

○○○○○○○

اس نے اپنی پریزینٹیشن بہت اچھے طریقے سے دی تھی سامنے والی پارٹی کو اس نے

اپنی طرف کر لیا تھا۔ جانگیر شاہ وہی بیٹھے ہوئے مسلسل اسے گھور رہے تھے جوان

کے ہاتھوں سے کانٹیکٹ چھین کر لے جارہا تھا ۔

سامنے بیٹھے لوگ بھی پہلی دفعہ اس کی پریزنٹیشن سن رہے تھے جبکہ جہانگیر شاہ پہلو

پر پہلو بدل رہے تھے

یہ کانٹریکٹ پہلے ہی جہانگیر شاہ کے نام ہو چکا تھا لیکن دامیش نے انہیں ان سے

اچھی آفر کی تھی۔ جس کے بنا پر آج جہانگر شاہ ان کے ساتھ ہی اس میٹنگ میں

آئے تھے .

کیونکہ جہانگیر شاہ کو لگتا تھا کہ ان سے اچھی پریزنٹیشن کوئی دے ہی نہیں سکتا ان کی

آفر سب سے بہترین ہے لیکن وہ کہاں جانتے تھے کہ دامیش ان سے بھی دو قدم

آگے نکلے گا

ان لوگوں کو نہ صرف اس کی آفر سے زیادہ فائدہ ہو رہا تھا بلکہ ان کو اس کا انداز بھی

بہت پسند آیا تھا جس کی وجہ سے وہ جہانگیر شاہ سے معذرت کرتے ہوئے یہ

۔ کانٹریکٹ اب دامیش کے ہاتھ دے چکے تھے

اور اوپر سے دامیش کی پرسنلٹی بھی کچھ ایسی تھی کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور ہو چکے تھے

اس کا اندازہ اس کا اسٹائل اور اس کی شخصیت سامنے والے کو اپنے حصار میں اس

طرح سے جکڑتی تھی کہ وہ اس کے سامنے بے بس ہو کر رہ جاتا

آج تو جہانگیر شاہ کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی دامیش ان کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا

ہے لیکن شاید وہ بھول رہے تھے کہ وہ مخالف پارٹی تھا مطلب صاف کے وہ ان کا

دشمن تھا اور دشمن تو سب کچھ چھین لیتے ہیں یہ تو صرف ایک پروجیکٹ تھا لیکن

مسئلہ یہ تھا کہ وہ بس ان سے یہ پروجیکٹ نہیں چھین رہا تھا بلکہ ایسے کتنے ہی

پروجیکٹ وہ ان کے ہاتھوں سے اتنی صفائی سے نکال رہا تھا جیسے وہ بزنس کی دنیا میں

آیا ہی اسی مقصد کے لئے ہو

آئے دن جہانگیر شاہ اپنا نقصان ہوتا دیکھ کر بہت پریشان تھے اور دوسری طرف

سے ان کی لاڈلی بیٹی کی خواہشات بھی دن بدن بڑھتی جارہی تھی ۔

اور یہ پروجیکٹ بھی ان کی بیٹی کا ہی خواب تھا۔ کیونکہ اس پروجیکٹ کے پورے ہونے کے بعد وہ اپنی بیٹی کو گھمانے کے لیے چھٹیوں پر لے کر جانا چاہتے تھے۔ اور اس پروجیکٹ کے پورے ہونے پر ہی وہ اسے پیرس میں ایک بہت بڑا بنگلہ اس کی برتھ ڈے پر گفٹ کرنے والے تھے لیکن اب ان سے یہ پروجیکٹ ہی چھن چکا تھا ان کی لاڈلی چاہتی تھی کہ جو چیز اس کے پاس ہو وہ چیز کسی اور کے پاس موجود نہ ہو ۔اور وہ بنگلہ بھی ایسی ہی کچھ چیزوں میں سے ایک تھا جو اس کی خواہش نہیں بلکہ ضد بن چکا تھا۔ لیکن اب وہ اسے کیسے سمجھاتے کہ دامیش کوئی عام انسان نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا بزنس مین ہے ایک دن تو باتوں ہی باتوں میں انہوں نے مہرش کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی تھی

جس پر انہیں یہ جواب سننے کو ملا کہ اگر وہ عام انسان نہیں تو مہرش جہانگیر شاہ بھی

کوئی عام انسان نہیں بلکہ ایک بزنس مین کی بیٹی ہے اور اسے ہر وہ چیز چاہیے جو

۔ دامیش کے پاس ہے

اور اس دن انہیں پتہ چلا تھا کہ پیرس میں دامیش کے پاس بھی ایک ایسا ہی بنگلہ

موجود ہے جس کی خواہش ان کی بیٹی کر رہی ہے

اور یہ سب کچھ وہ دامیش کے لائف اسٹائل کو فالو کرتے ہوئے نہیں بلکہ مقابلے

میں اس سے نفرت کا اظہار کرنے کے لیے کرتی تھی۔ایسا نہیں تھا کہ دامیش کو ان

۔ سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

اسے فرق پڑتا تھابلکہ بہت فرق پڑتا تھالیکن اسے دوسروں کوانکی اوقات میں رکھنا

تھااور یہاں بھی وہ ایسا ہی کرتا تھا

وہ ہر ممکن طریقے سے مہرش کواس کی اوقات میں رکھنے کی کوشش کرتاوہ ایسی ایسی

چیزیں لاکراس کے سامنے رکھتا جو جہانگیر شاہ کی اوقات سے بڑھ کر ہوتی لیکن بیٹی

کو مقابلے میں اتارانے کے لئے وہ اسے خریدنے پر مجبور ہو جاتے ۔

جانگیر شاہ بہت اچھے سے جانتے تھے کہ ان کی بیٹی دامیش شاہ سے کتنی نفرت کرتی

ہے۔اور وہ صرف اپنی بیٹی کی محبت میں اس نفرت کو نبھانے پر مجبور تھے

دامیش توکافی باران کی ہمت کوداد دے چکا تھالیکن دامیش کے پاس اور بھی بہت

کچھ تھاجو مہرش کے پاس نہیں تھااور نہ ہی مہرش وہ کبھی حاصل کر سکتی تھی اوران

میں سب سے بڑی چیز تھی جائز کا ٹیگ دامیش شاہ جہانگیر شاہ کا جائز بیٹا تھا۔ جبکہ

مہرش کو دنیا کے سامنے بے شک وہ جائز ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن

۔ دامیش جانتا تھا کہ وہ ان کی جائز بیٹی نہیں ہے

اور یہی ایک چیز تھی جو مہرش کو سلگا کے رکھ دیتی اور ہر دن اس کی نفرت بڑھتی

چلی جاتی اس نفرت کی آڑ میں وہ ہر وہ کام کرتی جو دامیش کرتا

دامیش تو فحال اس سے صرف ضد نبھا رہا تھا اگر وہ نفرت پر آتا تو اسے دنیا کے سامنے

منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑتا

وہ نفرت پر بھی آنے کو تیار تھا وہ جانتا تھا کہ اس کی نفرت کو وہ برداشت نہیں کر

پائے گی کیونکہ وہ اس سے کتنی نفرت کرتا تھا یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔ لیکن

ابھی صیحح وقت نہیں آیا تھااور جس دن صیحح وقت آیا وہ اس سے اپنی بھرپور نفرت کا اظہار کرنے والا تھا وہ اس سے پورے دس سال چھوٹی تھی زندگی کے ہر لمحے کے ساتھ دامیش نے اس سے صرف اور صرف نفرت ہی کی تھی

لیکن فلحال اس کا مقابلہ اس کی بہن سے نہیں بلکہ اس کا باپ سے تھا جسے اس نے خود اپنا دشمن بنایا ہوا تھا وہ اپنے باپ سے اتنی نفرت کرتا تھا کہ ان کے چہرے کی ۔ مسکراہٹ اسے برداشت نہیں ہوتی تھی

اور اس مسکراہٹ کو چھیننے کے لیے وہ کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار رہتا۔ جس طرح سے اس وقت وہ ان کے سامنے بیٹھا ان کا حاصل کردہ کانٹیکٹ چھیننے میں کامیاب ہو چکا تھا

لیکن فی الحال وہ بہت زیادہ فکر مند تھے کیوں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو پہلے ہی یہ

خوشخبری سنادی تھی کہ کانٹیکٹ ان کا ہے۔اور وہ اس کی خوشی میں آج گھر پر ایک

پارٹی کرنے والی تھی کہ اس نے پیرس میں ایک بنگلہ لے لیا ہے

ارشد صاحب بہت پریشان تھے وہ بھی دامیش کی طرف سے اس میٹنگ میں شامل

تھے۔لیکن انہیں ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ یہ۔۔کانٹیکٹ وہ اپنے باپ سے چھین کر

۔ حاصل کر رہا ہے

ارشد صاحب اس کے دادا کے سیکرٹری رہ چکے تھے اور اب بزنس میں دامیش کی

مدد کرتے تھے کیونکہ دامیش کی دادی کا کہنا تھا کہ دامیش کو ابھی سیکھنے کی ضرورت

ہے۔لیکن ارشد صاحب کو لگتا تھا کہ اتنی کم عمر میں بھی وہ ان سے زیادہ اور بہترین

کام کرتا ہے۔زیادہ ایکسپیرینس ہونے کے باوجود بھی وہ دامیش کو خود سے زیادہ

بہترین سمجھتے تھے لیکن دادی کا حکم تھا اسی لیے وہ ہر پروجیکٹ پر اس کے ساتھ ہی

رہتے تھے

ارشد صاحب آج رات کو ایک بہت بڑی پارٹی ہو گی ضرور آیئے گا اس نے ارشد

۔ سے کہتے ہوئے اپنے سیکریٹری کی طرف اشارہ کیا تھا

انویٹیشن کارڈ بھیج دو اور میرے کچھ خاص مہمانوں کو پارٹی میں ضرور بلانا جس میں

ارشد صاحب اور بہت خاص ترین انسان جہانگیر شاہ کو سب سے پہلے کارڈ پہنچ جانا

۔ چاہیے اس نے اپنے سیکریٹری کو ہدایت دیتے ہوئے بھیجا

جبکہ جانگیر شاہ اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے مبارکباد دینے اس کے پاس آئے تھے ۔

جہانگیر صاحب آپ کا بیٹا تو آپ سے بھی زیادہ قابل ہے آپ کے ساتھ اتنے سال کام کر کے اچھا لگا لیکن اب یہ کانٹیکٹ ہم آپ کے بیٹے کو سونپ رہے ہیں یقیناً ان کے ساتھ بھی ایکسپیریس بہت اچھا رہے گا ۔

اور مجھے پتا ہے کہ آپ کو ان سب باتوں کا بالکل افسوس نہیں ہوگا اخر وہ آپ کا بیٹا ہے اس کی کامیابی آپ کی کامیابی ہے میٹنگ کے دوران موجود ایک آدمی نے دامیش کو جیت کی مبارکباد دیتے ہوئے ان سے کہا

جس پر انہوں نے زبردستی اپنے چہرے پر ایک مسکراہٹ سجا کر اس کی مبارک باد وصول کی اور اس زبردستی کے مسکراہٹ پر دامیش کے چہرے پر ایک بے حد خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آیا

جی بالکل انہیں برا کیوں لگے گا ظاہر میں انہیں کا تو خون ہوں ضرورت کے وقت رشتوں کو کس طرح سے استعمال کیا جاتا ہے اس وقت کوئی دامیش سے سیکھتا تو کامیاب ہو جاتا

ڈیڈ آپ کو برا تو نہیں لگا نا۔۔۔اس نے معصومیت سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا تو انہوں نے مسکراتے ہوئے نہ میں سر ہلایا

بیٹے کی کامیابی بھلا باپ کو بری لگتی ہے انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے

۔ سب کو یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ وہ بہت خوش ہیں

جس پر دامیش نے بھی ان کے دکھاوے میں ان کا بھرپور ساتھ دیا تھا رات کو پارٹی

۔ میں ضرور آئے گا میں آپ کا انتظار کروں گا اور مہرش کو بھی لائیے گا

وہ دراصل مہرش میری چھوٹی بہن ہے۔وہ چاہتی تھی کہ میں پیرس میں ایک بنگلا

لوں ویسے تو میرے پاس پہلے ہی پیرس میں ایک بنگلہ موجود تھا لیکن اس کی خواہش

پر اس کانٹیکٹ کو حاصل کرنے کے بعد میں پیرس میں ایک بنگلہ لے رہا ہوں جو

اس نے پسند کیا تھا بہت خوبصورت ہے اس کے پیپرز شام تک آجائیں گے ڈیڈ

مہرش کو پارٹی میں ضرور لائیے گا اسے بہت خوشی ہو گی اس نے دلکشی سے

مسکراتے ہوئے جہانگیر صاحب کو مخاطب کیااور اس بار جہانگیر صاحب مسکرا بھی

۔ نہ سکے تھے

وہ مہرش سے ضد میں اتنا بڑا قدم اٹھائے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے مہرش نے

اس سے بدلہ لینے کے لیے اس سے بڑا اور خوبصورت بنگلہ پسند کیا تھا لیکن اسے بھی

۔ وہ خرید چکا تھا صرف اور صرف مہرش کو نیچا دکھانے کے لئے

تو ٹھیک ہے رات کو پارٹی میں آپ کا انتظار کروں گا وہ سب کو الوداع کہتا ہوا

۔خاموشی سے مسکراتے ہوئے ارشد صاحب کے ساتھ وہاں سے نکل چکا تھا

جبکہ جہانگیر صاحب اپنی بیٹی کے ری ایکشن کو سوچتے ہوئے بہت پریشان تھے

OOOOOOOO

میں نے بہت کوشش کی بیٹا پر یہ کانٹیکٹ حاصل نہیں کر پایا

بس کریں ڈیڈ ایک خواہش کی تھی میں نے آپ میری ایک چھوٹی سی خواہش پوری نہیں کر سکے اس کے سامنے ہرا دیا مجھے اس شخص کے سامنے جس سے میں اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں ۔

کیوں ڈیڈ کیوں۔۔۔اس کے ہاتھ میں جو چیز آرہی تھی اسے زور سے زمین پر پھینک کر توڑتے ہوئے اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی جب کہ جہانگیر صاحب پریشانی سے اپنی لاڈلی کو کنڑول کرنے کی کوشش کر رہے تھے

کیسے ڈیڈ کیسے اس نے میری پسند کی ہوئی چیز خرید لی کیسے اس نے خرید لیا اسے پتہ کیسے چلا اس سب کے بارے میں کہ میں وہ بنگلہ خریدنا چاہتی ہوں کیوں وہ میری ہر پسند پر اپنا حق جماتا ہے

کیوں کرتا ہے وہ میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔۔میرا دل چاہتا ہے میں اسے جان سے مار دوں

ایک دن آئے گا ڈیڈ ایک دن آئے گا جب۔۔۔۔جب وہ میرے سامنے گھٹنے ٹیک کر معافی مانگے گا صرف آج کے دن کی نہیں بلکہ ہر دن کی جس دن اس نے مجھے نیچا دکھایا

ہر دن کی معافی مانگے گا ہر بات کی معافی مانگے گا اور وہ دن دور نہیں ہے ڈیڈ دیکھیے گا

آپ وہ غصے سے کہتے ہوئے اپنا بیگ اٹھا کر گھر سے باہر نکل چکی تھی جب کہ جہانگیر

صاحب کو اپنی بیٹی سے اسی ری ایکشن کی امید تھی

وہ دونوں غصے میں حد سے زیادہ تیز تھے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ کیا

۔ سے کیا کر رہے تھے شاید دونوں ہی اس بات سے بالکل انجان تھے

ان دونوں میں کہیں نہ کہیں جہانگیر شاہ کا انداز چھپا تھا

oooooooo

یار میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی تو بتاؤ کب ہے تمہارے نیو بنگلے کی خوشی

میں پارٹی

میں نے تو ڈریس بھی لے لی ہے اور شاپنگ بھی کر چکی ہوں پارٹی کے لیے لیکن تم

بتاہی نہیں آرہی تھی۔ کلاس کی ایک اپر کلاس لڑکی اس کے پاس آتے ہوئے بولی

اس کا موڈ پچھلے چار دن سے ویسے ہی بہت خراب تھا جبکہ اس لڑکی کی باتوں سے

مزید خراب ہو گیا

وہ بنگلہ میں نے نہیں خریدا مجھے کچھ خاص پسند نہیں آیا اسی لیے میں نے اسے

۔ ریجیکٹ کر دیا

اور ویسے بھی اب پیرس میں گھر لینے کا ارادہ نہیں ہے میرا اس سال چھٹیاں منانے

۔ میں امریکہ جاؤنگی وہیں پر ایک گھر لوں گی

۔لیکن فی الحال کچھ خاص پسند نہیں آرہا جب پسند آئے گا پارٹی تبھی کریں گے

اور ویسے بھی جہاں تک پارٹی کی بات ہے تو کل میری برتھ ڈے پارٹی ہے اس کا انویٹیشن تمہیں مل جائے گا وہ ایک ادا سے کہتے ہوئے اپنے بیگ سے نیل پالش نکالتے ہوئے اپنے نیل کو رنگنے میں مصروف ہو چکی تھی مطلب صاف تھا کہ اب وہ کسی سے بھی بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی جبکہ ان سے فاصلے پر آخری لائن میں بیٹھی پریا اور اس کی سہیلی نازش مسلسل اس لڑکی کے نخرے دیکھ کر ہنس رہی تھیں

یار ان لوگوں کے پاس کتنے پیسے ہیں جو ختم ہی نہیں ہوتے ایک تو اتنا خرچہ کرتے ہیں ان کے پاس آتے کہاں سے ہیں اتنے پیسے ہمارے پاس تو نہیں آتے نازش نے پریا کے کان میں سرگوشی کی جس پر وہ مسکراتے ہوئے شانے اچکا گئی تھی

وہ دونوں اسکالرشپ حاصل کرکے اس کالج میں آئی تھی ورنہ ان کی اوقات ہی

کہاں کہ اتنے بڑے کالج میں تعلیم حاصل کرپاتی

تمہیں مہرش جہانگیر شاہ کے پیسوں کی پڑی ہے سر ابھی آنے والے ہوں گئے۔یہ

مہرش تو اپنے کپڑے اور اپنی مہنگی سینڈل دکھا کرا بھی یہاں سے چلی جائے گی

ہم پیچھے پھنس جائیں گے وہ اسے کتاب کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولی

یار کاش میرے پاس بھی ایسا ہی بیگ ہوتا وہ مہرش کے بیگ کو دیکھتے ہوئے حسرت

سے بولی

جس پر پریہ نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا

اللہ تمہیں بھی نصیب کرے اب پڑھائی پر دھیان دو وہ مسکراتے ہوئے ایک بار

پھر سے کتاب اٹھا کر اس کے سامنے رکھ چکی تھی

اور اب کی بار نازش کو بھی مہرش کی طرف دیکھ کر حسرت سے آہ بڑھنے سے زیادہ

اپنی تعلیم پر غور کرنا بہتر لگا

oooooooo

!۔۔۔ہاں بولو کیوں فون کیا

۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا مصروف انداز میں فون اٹھا کر کہنے لگا

اس وقت وہ حد سے زیادہ مصروف تھا کچھ ہی دیر میں اس کی بہت اہم میٹنگ شروع

ہونے والی تھی اور اس کے بعد اسے اپنے دوست داؤد کے ساتھ ڈنر پر جانا تھا

۔ اسے کل ہی پتہ چلا تھا کہ داود لندن سے واپس آگیا ہے

سو وہ اپنے دوست سے ملنے جانے والا تھا اور کل کا دن بھی اسی کے ساتھ گزارنا

چاہتا تھا

سر وہ میڈم کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے لئے سیون سٹار سٹی ہوٹل میں

موجود ہیں

دوسرے آدمی کی بات سنتے ہی اس کی آنکھیں چمکی تھی

!!۔۔۔ وہ بھی ساتھ ہیں کیا

اس نے اپنے باپ کے بارے میں پوچھا تھا

۔ وہ اُس شخص کو باپ کہتا تھا اور نہ ہی اپنی ماں کو ماں کہہ کر پکارتا تھا

لیکن مجبوری کے باعث کبھی کبھی دنیا کے سامنے اپنے باپ کو مخاطب کرنا پڑتا تھا یہ

اس کی مجبوری تھی کیونکہ بزنس کی دنیا میں وہ اپنا بہت بڑا نام بنانے آیا تھا

جی سر ساری فیملی بھی ساتھ ہے

میں آرہاہوں اس نے فون رکھتے ہوئے اپنا کوٹ اٹھایا

ڈیر مہرش تمہاری اس برتھڈے کو میں تمہاری زندگی کی سب سے اسپیشل برتھ

ڈے بناؤں گا وہ آفس سے باہر نکلتے ہوئے چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجا کر اپنی

گاڑی کی طرف بڑھا

OOOOOOO

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ڈیئر مہرش

اللہ تمہیں زندگی کی ہر خوشی عطا کرے اور تم یوں ہی سدا ہنستی مسکراتی رہو جہانگیر

صاحب نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے ڈھیروں دعائیں دی

۔ تھینک یو ڈیڈ

اور میرا گفٹ دیں وہ ان کے سامنے اپنی سرخ و سفید ہتھیلی پھلائے ان سے اپنا گفٹ

مانگنے لگی تو وہ کھل کر مسکرا اٹھے

مسز شاہ خاموشی سے باپ بیٹی کی باتیں سنتے ہوئے مسکرا رہی تھی

کیوں نہیں میری جان یہ رہا تمہارا گفٹ انہوں نے چابی اس کی نظروں کے سامنے

لہراتے ہوئے کہا تو وہ چیخ اٹھی

او ڈیڈ آئی لو یو سوچ وہ ان کے سینے سے لگتی اپنی فیورٹ کار کی چابی لیتی چہکتے ہوئے

بولی

میری پرنسز کے لئے کچھ بھی وہ اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوتے محبت سے بولے

ہاں بالکل مسٹر جہانگیر شاہ کیوں نہیں اپنی بیٹی کے لیے تو اپنی جان بھی دے سکتے

ہیں کیوں سہی کہا نہ میں نے۔وہ دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائے ان کے

روبرو کھڑا ان سے سوال کر رہا تھا جب کہ اس کا چہرہ دیکھتے ہی مسٹر اور مسز جہانگیر

کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔کیونکہ وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ بن بلائے اس پارٹی

میں وہ ایسے ہی نہیں آیا بلکہ کوئی بہت بڑا ہنگامہ کرنے آیا ہے وہی مہرش کا دل چاہا

کہ اس کی جان نکال دے اسے یہاں کس نے بلایا وہ بر بڑا کر رہ گئی

ارے ارے کیا ہوا آپ تو خاموش ہو گئے میں تو آپ کی اور آپ کی بیٹی کی محبت کی

بات کر رہا ہوں آخر آپ کی لاڈلی ناجائز بیٹی ہے اس کا تو حق بنتا ہے آپ کی دولت پر

۔دامیش جان بوجھ کر کافی بلند آواز میں بولا یقیناً یہاں وہ اسی مقصد کے لئے آیا تھا

۔؟ ناجائز

؟ ناجائز بیٹی ہے

اس کے الفاظ کے ساتھ ہی پارٹی میں سر گوشیاں شروع ہوئی جو اتنی بلند تو ضرور

تھی کہ وہ سب آسانی سے سن سکتے جبکہ ان کی سر گوشیوں نے اس کی مسکراہٹ کو

مزید گہرا کر دیا

جی بالکل ناجائز بیٹی ارے بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ مسٹر اور مسز شاہ کی

شادی کے تقریباساڑھے چار ماہ بعد یہ محترمہ دنیا میں تشریف لے آئی تھی

لیکن ہم پہلے ہی کورٹ میرج کر چکے تھے جہانگیر صاحب نے بات کو سنبھالنے کے

لیے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا ان کے انداز سے ایسا لگا تھا کہ اگر وہ ان کے

سامنے تنہا ہوتا تو وہ اسے جان سے مار ڈالتے لیکن یہ الگ بات تھی کہ ان کے

صاحبزادے نے یہ حق انہیں کبھی دیا ہی نہیں تھا جب کہ ان کے اس طرح سے

کہنے پر وہ کھل کر مسکرا اٹھا

اچھا پہلے ہی شادی ہو چکی تھی وہ معصوم بنا پوچھنے لگا ہاں شاید ہو سکتا ہے میں بہت

چھوٹا تھا مجھے پتا نہیں

!!۔۔ خیر آپ لوگوں کی شادی پہلے ہی ہو چکی تھی تو دوبارہ شادی کیوں کی

وہ پھر سے معصوم سا بن کر پوچھنے لگا

خیر مجھے ان سب باتوں سے کیا مطلب میں تو اپنی ڈیئر سسٹر کو برتھ ڈے وش

کرنے آیا تھا

اللہ تمہیں تماشہ دیکھنے اور تماشالگانے سے بچائے وہ طنزیہ انداز میں اس کے سر پر

ہاتھ پھیرتا ایک گہری مسکراہٹ ان تینوں وجود پر اچھالتا آگے بڑھ چکا تھا

۔ جبکہ پارٹی میں اب بھی دبی دبی سر گوشیاں چل رہی تھی

مطلب صاف تھا کہ صبح کے نیوز پیپر میں بڑی بڑی ٹیگ لائن بنے گی ان کی بدنامی

ہو گی اور اسے سکون ملے گا اسی مقصد کے لئے تو وہ یہاں آیا تھا ایسے چھوٹے

چھوٹے خربے تو وہ آزماتا ہی رہتا تھا اسے جب محسوس ہوتا کہ اس کی طرف سے

انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی تو ایسا ہی کوئی نہ کوئی کام کر کے انہیں اپنی یاد ضرور

۔ کرواتا تھا

کہ دنیا میں ایک شخص ہے جو ان سے بے پناہ نفرت کرتا ہے اور آج بھی اس نے ایسا

ہی کیا تھا لیکن اس سب میں وہ مہرش کو بھی گھسیٹ چکا تھا اور اسے ناجائز ثابت

کرنے پر بھی تولا تھا

آئی ہیٹ ہم ڈیڈ نفرت ہے مجھے اس آدمی سے اس نے میرا اسپشل دن برباد کر دیا

اللہ یہ مرتا کیوں نہیں ہے

مہری۔۔۔ مہرش کے سرد الفاظ پر جہانگیر صاحب تڑپ کر بولے تھے آخر وہ ان کا

خون تھا ان کا بچہ تھا انہیں پیارا تھا

لیکن افسوس کے اب وہ کوئی پیارا سا چھوٹا بچہ نہیں تھا

ooooooo

کتنا مزا آیا ان تینوں کی شکلیں دیکھنے لائق تھی وہ شراب کا پیک چڑھاتا قہقہ لگا کر بولا

ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا دامیش تمہیں اندازہ بھی ہے انکل کی کتنی انسلٹ ہوئی ہو گی

ایٹ لسٹ دیکھ لیتے کہ وہاں انکل بھی موجود ہیں۔ داود نے اسے سمجھانے کی ناکام

سی کوشش کی

دیکھو داود اگر تم میرا موڈ ٹھیک نہیں کر سکتے تو مزید بگاڑنے کی ضرورت نہیں ہے

میں تمہیں یہاں اپنی خوشی میں شامل کرنے کے لیے لایا تھا تمہارا لیکچر سننے کے

لیے نہیں۔

اس کے بات پر دامیش کا موڈ خراب ہو چکا تھا

ٹھیک ہے بابا میں کچھ نہیں کہتا لیکن کسی کی بے عزتی کو سلیبریٹ بھی نہیں کر سکتا

اور ویسے بھی میرے بیسٹ فرینڈ کے والد ہیں میرے انکل ہیں میرے لئے عزیز

ہیں اس نے جوس کا گلاس سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ شراب کو ہاتھ

لگانا اس کے لیے زندگی کا سب سے بڑا گناہ تھا وہ اسے بھی بہت بار سمجھا چکا تھا کہ

۔ اسلام میں شراب پینا حرام ہے لیکن دامیش کو سمجھانا اس کے بس سے باہر تھا

اور حکم بھی تو بس یہی ہے کہ ایک بار سمجھاؤ اگر سمجھ جائے تو ٹھیک اور اگر نہ

سمجھیں تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اسلام میں کسی کو زبردستی نہیں گھسیٹا جاتا اگر

۔ وہ آنا چاہیں تو خوش آمدید

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارا وہ انکل سب کے سب ایک جیسے ہو کبھی میری خوشی میں

خوش نہیں ہو سکتے

لیکن میں اتنا مہان نہیں ہوں

میں آج بہت خوش ہوں اور اپنی اس خوشی کو اکیلے منالوں گا

وہ اوف موڈ کے ساتھ بولا تو دادو نے مسکراتے ہوئے گلاس واپس اٹھالیا

بہت ہی کوئی ڈھیٹ قسم کے انسان ہو تم اپنے باپ کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے بھلا

بیچاروں کو کتنی شرمندگی ہوئی ہو گی

دادو نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اس کا ساتھ دیا

اومائی گاڈ ایک دس سال کے بچے کے باپ کو ایک کال گرل سے عشق لڑا کرنا جائز

بچی پیدا کرتے ہوئے شرم نہیں آئی اور اس ننھی سے پارٹی میں شرمندگی نو بے بی نو

میرا باپ شرم وحیا کے سارے در و دیوار پار کر کے آگے بڑھ چکا ہے اب یہ چھوٹی

چھوٹی انگز کھیلتے ہوئے اسے بالکل شرمندگی نہیں ہوتی

وہ شراب کا گلاس اپنے اندر اتارتے ہوئے بولا اس کی حالت بتا رہی تھی کہ دادو آج

بہت مشکل سے اسے گھر واپس لے کے جائے گا کیونکہ اپنی اس خوشی میں وہ

ضرورت سے زیادہ پی چکا تھا

OOOOOOOOOO

وہ ایک ہاتھ اس کی کمر میں اور دوسرا ہاتھ اپنے گلے میں ڈالے بڑی مشکل سے چلتا

ہوا اسے حویلی کے اندر لایا تھا

یہ کیا ہو گیا میرے بچے کو دادی ویل چیئر گھسیٹتے ہوئے اس کی طرف آرہی تھی

کچھ نہیں دادی وہ دراصل دوستوں کے بیچ پارٹی تھی آج اسے ایک بہت بڑا

پروجیکٹ ملا ہے اسی خوشی میں ضرورت سے زیادہ پی لی ہے

تم نے روکا نہیں دادی ناراضگی سے بولی

بہت کوشش کی دادی لیکن یہ سنتا کہاں ہے میں اسے روم تک چھوڑ کے آتا ہوں

وہ دادی کو کہتا آگے بڑھنے لگا تو دادی نے پھر ہمیشہ والی بات کی جس پر داود مسکرا کر

رہ گیا

اب نہیں سنوں گی اس لڑکے کی ایک بھی کوئی بھی لڑکی پسند آئے تو ہاتھ پیلے کر

دوں گی اس کے دن بدن بگڑتا جارہا ہے ۔

دادی بڑابڑتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف جارہی تھی جب کہ اس کے ہاتھ پیلے

کرنے والی بات پر داود کا دل چاہا کہ وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑے

لیکن یہ نہ ہو کے کل ہوش میں آ کر یہ نوابزادہ پوچھ بیٹھے کل کس بات پر ہنسا جارہا تھا

۔

اور پھر کسی لڑکی کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑنے پر وہ کتنا غصہ ہوتا تھا یہ تو داود اچھے

سے جانتا تھا

ooooooo

ارے جہانگیر بیٹا آو اندر آو دادی پودوں کی چھان بین کرتے ہوئے نوکروں کو

ہدایات دے رہی تھی

جب مین گیٹ کی طرف سے جہانگیر کو آتے دیکھ کر کھل اٹھی

ان کا بیٹا کم ہی ان سے ملنے آیا کرتا تھا

اماں جی میں بہت ضروری کام سے آیا ہوں یہاں لیکن آپ کو تو پتہ نہیں ہو گا کہ

کل پارٹی میں کیا ہوا ہے

کل مہرش کی سالگرہ تھی میں اس کا یہ دن اسپیشل بنانے کے لیے اسے پارٹی دے رہا

تھا نہ جانے کتنے میڈیا کے نمائندے موجود تھے وہاں پر آپ کے پوتے نے آ کر یہ

کہہ دیا کہ مہرش میری ناجائز بیٹی ہے

آپ کو اندازہ بھی ہے صبح سے کتنے اخبار پر ہیڈ لائن پڑھ چکا ہوں میں وہ اخبار جو اپنے

ساتھ لائے تھے ان کی طرف اچھالتے ہوئے بولے .

اچھا تو تم یہ سب کچھ دکھانے کے لیے یہاں آئے ہو وہ اخبار کے ٹکڑے کو نظر انداز

کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے بولی وہ کیسے بھول گئی تھی کہ اپنا بیٹا تو وہ اسی دن کھو

بیٹھی تھیں جس دن وہ ایک کلب ڈانسر سے شادی کر کے اسے ان کے خاندان کی

بہو بنا کے گھر لایا تھا

دیکھیں اماں جی میں یہ ساری باتیں کرنے یہاں نہیں آیا آپ دامیش کو کیوں نہیں

سمجھاتی --!

یہ تربیت کر رہی ہیں آپ میرے بیٹے کی ---!!

جہانگیر صاحب انہیں دیکھ کر غصے سے بولے تھے

جبکہ دامیش کو "میرا بیٹا" کہنے پر اماں بی مسکرائی

شکر ہے تمہیں بھی یاد آیا کہ تمہارا کوئی بیٹا بھی ہے۔ لہجہ طنز میں ڈوبا ہوا تھا ان کی نظروں میں دیکھتے ہوئے وہ ایک پل کے لئے شرمندہ سے ہو گئے

لیکن پھر کچھ دیر کے بعد بولے

اس کا مطلب ہے کہ آپ اسے اس بارے میں کچھ نہیں سمجھائیں گی وہ نہ امیدی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

میں اسے کیا سمجھاؤں جہانگیر۔۔۔!!

۔اب وہ کوئی چھوٹانادان بچہ نہیں ہے جس کے دل میں اس کے باپ کے لیے

محبت ڈالنے کی کوشش کروں گی

وہ30سال کا ہو رہا ہے اپنا صحیح غلط وہ خود سمجھنے لگا ہے اب تو میرے خیال میں اسے

۔ اس بوڑھی دادی کی بھی ضرورت نہیں

اور جہاں تک بات ہے پارٹی میں تمہاری بیٹی کو ناجائز کہنے کی تو اس میں غلط کیا ہے

!۔۔۔

تمہاری بیٹی کون سا تمہارا جائز خون ہے جس کے لیے تم دامیش کو مجھے سمجھانے

کے لئے کہہ رہے ہو۔میں یہ نہیں کہتی کہ اس نے جو کیا وہ صحیح ہے۔لیکن اس میں

غلط کیا ہے ۔۔۔!!

!!۔۔ ۔کیاوہ تمہاری ناجائزاولاد نہیں

اماں بی انہیں دیکھتے ہوئے بولی جب کہ وہ اس بات کا کوئی جواب نہ دے پائے تھے

۔

لیکن ماں جی اب ان سب باتوں کو دہرانے کا کیافائدہ ہے اب وہ میری بیوی ہے اور

مہرش میری بیٹی آخراب یہ ہمارے خاندان کی عزت کاسوال ہے

گھر میں بیوی اور دس سال کے بیٹے کے ہوتے ہوئے باہر ایک رقصہ کے ساتھ

ناجائز تعلقات بناتے ہوئے تمہیں اس خاندان کی عزت کاخیال نہیں آیاتھاان کے

۔اس طرح سے کہنے پراماں بی بھڑک اٹھی

جبکہ ان دونوں کے مذاکرات سنتے ہوئے اندر سکون سے ناشتہ کرتے دامیش شاہ

کے چہرے پر مسکراہٹ کھل چکی تھی۔

یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ دادی اس سے ان سب کے بارے میں ضرور پوچھیں گی لیکن

اس کو اس بات کا بھی اچھے سے اندازہ تھا کہ دادی کے سامنے جہانگیر شاہ کی شکایات

کسی کھاتے میں نہیں آتی۔

•••••••••

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں واپس آ گیا تھا کمرہ اوپر کی طرف ہونے کی

وجہ سے دادی کا یہاں آنا تقریباناممکن تھا کیونکہ وہ اپنے پیروں پر چل نہیں سکتی

تھی اور ویل چیئر کے ساتھ وہ سیڑھیاں نہیں چڑ سکتی تھی۔

وہ آفس جانے کی تیاری کرتے ہوئے دادی کے ہر سوال کا جواب دینے کے لیے تیار

تھا

مکمل تیاری کے بعد وہ نیچے آیا تو دادی اسی جگہ بیٹھی پودوں کی چھان بین کر رہی تھی

اس نے آتے ہی مسکرا کر دادی کو سلام کیا اور ان کے سامنے سر جھکا کر ان سے پیار

لینے لگا

اب وہ ان کے سوال کا انتظار کر رہا تھا لیکن کافی دیر وہ اس کے چہرے کو دیکھنے کے

بعد بھی کچھ نہ بولی ۔

آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں ۔۔۔!!

وہ لاشعوری طور پر ان کی ڈانٹ کا انتظار کر رہا تھا لیکن اب تو وہ اسے ڈانٹ بھی نہیں

تھی

۔کیونکہ اس کے انداز سے وہ اس بات کا اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ ان کی عزت کرتا

ہے ان سے محبت تو وہ کرتا ہی نہیں شاید وہ اپنے آپ سے بھی محبت نہیں کرتا تھا

میں تم سے کیا کہوں گی۔اللہ تمہیں ہدایت دے اور کبھی کسی غلط راستے پر چلنے کی

توفیق نہ دے۔اس کے سوال کے جواب میں وہ اسے دعائیں دینے لگی تو وہ مسکرا دیا

بہت شکریہ۔وہ مسکرا کر جانے لگا جب پیچھے سے آواز آئی

بھلا اپنوں کی دعاؤں کا بھی کوئی شکریہ ادا کرتا ہے۔دادی کے لہجے میں ایک عجیب

۔ سی تھکن تھی

۔ آپ کی طبیعت توٹھیک ہے۔۔۔!!وہ ان سے پوچھنے لگا

مجھے کیا ہوگا جس کا جوان پوتا اس کے ہر وقت ساتھ رہتا ہو اس کا اتنا خیال رکھتا

ہو اس سے بھلا کیا ہوگا ۔۔۔!!

آئی تھنگ رات میں 'میں کچھ زیادہ پی گیا تھا وہ دراصل رات کو دوستوں کے ساتھ

اس نے کچھ کہنا چاہا

اپنے باپ کو ذلیل کر کے آئے تھے تمہارا باپ شکایت لگا کے جا چکا ہے دادی اس کی

بات کاٹتے ہوئے بولی تو اس کے چہرے پر پھر دلکش مسکراہٹ سی آرکی تھی

شاید اب وہ ان کی ڈانٹ کا انتظار کر رہا تھا

دامیش میری ایک خواہش پوری کروگے۔۔۔۔!!وہ بے بسی سے پوچھ رہی تھی

دامیش نے ان کا چہرا دیکھا آج کل وہ بہت بیمار لگنے لگی تھی

جی ضرور کروں گا وہ ان کے قریب زمین پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے بولا

۔ شادی کرلو دامیش

تھک گئی ہوں تمہیں سنبھالتے سنبھالتے اب اپنی زندگی میں آگے بڑھو ایک پیاری

سی لڑکی ڈھونڈو جو تمہیں بہت اچھی لگے جو تم سے محبت کرے اور بدلے میں تم

۔ بھی اسے محبت دو

دامیش میں چاہتی ہوں اس کے چہرے کے تاثرات کو نظرانداز کیے وہ اپنی ہی دھن

میں بول رہی تھی

رات کو جلدی آنے کی کوشش کروں گا ان کے قریب سے اٹھ کو وہ جانے کے لیے

مڑتے ہوئے بولا

۔ دادی کہتے کہتے خاموش ہو گئی

اس نے جب سے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تھا دادی ہر ممکن طریقے سے شادی کے

لئے منا چکی تھیں لیکن اس کے نزدیک کسی لڑکی کی کوئی اہمیت ہی نہ تھی وہ تو ہر

لڑکی کو اپنی ماں کی طرح سمجھتا تھا جو طلاق کے چار دن کے بعد اپنے بوائے فرینڈ

۔ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے امریکا جا چکی تھی

اور پھر اس کے سامنے جب کسی دوسری عورت کا ذکر ہوتا تھا تو اس کے ذہن میں

۔ سوتیلی ماں آتی تھی

ان دونوں عورتوں سے اگر نفرت ختم ہو جاتی تو اس کی بہن سامنے آجاتی جو اس کے حق پر ڈاکہ ڈالے بیٹھی تھی ۔

عورت ذات کے لئے اس کے اندر نفرت ہی نفرت تھی تو وہ کہاں سے محبت لاتا ۔ عورت ذات سے نفرت کا ہی اثر تھا کہ وہ اپنی دادی تک پر یقین نہیں کر پاتا تھا

اور یہ بات دادی سے بھی چھپی ہوئی تو نہ تھی

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے دادی کی باتوں کے بارے میں سوچنے لگا

ہر دو دن بعد شادی کی باتوں کو لے کر اس کا موڈ آف ہو جاتا ہزار بار تو انہیں سمجھا چکا تھا کہ وہ شادی میں انٹرسٹڈ نہیں ہے

۔ اور نہ ہی فی الحال شادی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے

۔ اس کے گھر میں تو کوئی فیمیل ملازمہ تک نہ تھی یہاں تک کک تک میل تھے

۔ اس کے آفس میں کوئی فی میل ورکر کام نہیں کرتی تھی

۔ اسے عورتوں کے وجود سے چڑ تھی

کبھی ٹریفک یا پبلک پلیس میں اسے چوڑیوں کے کھنکنے یا پائل کے چھنکنے کی آواز آ

۔ جاتی تو عورت ذات سے اس کی نفرت میں اضافہ ہونے لگتا

لیکن وہ خود نہیں جانتا تھا کہ آخر کب تک وہ اسی طرح سے عورت ذات سے نفرت

کرتا رہے گا

!!۔۔۔ کیا اتنا آسان تھا اللہ کی بنائی سب سے خوبصورت تخلیق کو نظر انداز کرنا

اس نے سوچا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کسی عورت کا وجود نہیں آنے دے گا۔ کیونکہ عورت سوائے بے وفائی کے اور کچھ نہیں کرتی وہ کبھی کسی کی بے وفائی کی نظر نہیں ہو گا ۔

وہ کبھی کسی عورت کو اپنے دل میں وہ مقام نہیں دے گا کہ وہ اس کے دل کو ٹکروں میں تقسیم کر دے۔ وہ کبھی کسی عورت سے محبت نہیں کرے گا۔ لیکن سب کچھ انسان خود اپنی مرضی سے تو نہیں کرتا۔ کس کے نصیب میں کیا لکھا ہے یہ تو سوائے اس پاک ذات کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ۔

آج عورت سے بھاگنے والا شخص ممکن ہے کہ کل کسی عورت سے عشق میں ہر انتہا پار کر دے

دادی کی باتوں کا ہی اثر تھا کہ آج شام ایک پارٹی میں اس نے اچھا خاصا ہنگامہ کر دیا جب ایک میڈیا کے نمائندے نے اس سے شادی کے لئے سوال کیا اور سوال کرتا ہی چلا گیا جس پر مجبور ہو کر غصے میں اس نے ہاتھ اٹھایا اور اب ہر نیوز چینل اور نیوز پیپرز پر وہ فرنٹ پیج پر چھپا ہوا تھا۔ جس سے اس کی ٹینشن میں اچھا خاصا اضافہ ہو گیا تھا

اور اس کی ہر ٹینشن کا علاج صرف اور صرف ڈاکٹر داؤد کے پاس تھا کل صبح وہ سب سے پہلے داود کے پاس جانے والا تھا

OOOOOOOOOOO

صبح فجر کی اذانوں کے ساتھ اس کی آنکھ کھلی۔وہ جلدی سے اٹھ کر وضو کرنے لگا

۔تاکہ اپنے رب کی عبادت میں مصروف ہو سکے۔روز کی بانسبت آج سردی زیادہ

تھی لیکن اسے ہمیشہ سے ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کی عادت تھی اور اپنی عادت

کے مطابق آج بھی وہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا نماز ادا کرنے کے لیے جائے نماز

۔ پر آ کھڑا ہوا

یہ وہ جگہ تھی جہاں اسے سکون ملتا تھا جہاں وہ دنیا کا ہر غم ہر دکھ بھلا کے صرف اور

صرف اپنے رب سے ہم کلام ہوتا تھا وہ صبح کی نماز نہ پڑھے تو اس کا سارا دن خراب

۔ جاتا شاید صبح کی نماز سے اسے سب سے زیادہ محبت تھی

۔ یہ نماز سارا دن اس کے چہرے کی تازگی اور مسکراہٹ کو برقرار رکھتی تھی

نمازادا کرنے کے بعد وہ اپنے سب عزیزوں کے لئے دعا مانگنے لگا اور پھر اس ہستی

۔ کے لئے جس کی وجہ سے آج وہ اپنے رب کے اتنے قریب آچکا تھا

۔ جس نے اسے عشقِ دنیا سے عشق حقیقی کا راستہ بتایا تھا

جس نے اسے سمجھایا تھا کہ یہ دنیا صرف چند دن کی ہے وہ دن دور نہیں جب یہ

سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ یہ اونچی اونچی عمارتیں یہ مغرور مجسمے یہ دولت کے نشے

میں چُور لوگ سب فنا ہو جائیں گے

۔ رہ جائے گی تو بس ایک ذات جس کا کوئی ثانی نہیں

ہاں وہ یہ سب کچھ سمجھ چکا تھاوہ سمجھ چکا تھا کہ اللہ کی ذات یکتاو تنہا ہے وہ شخصیت

اسے سب کچھ سمجھا چکی تھی۔ لیکن اسے دنیا اور آخرت کی پہچان بتا کر وہ اس سے

۔ بہت دور جا چکی تھی

اتنا دور کے جہاں سے کوئی واپس نہیں آسکتا وہ اللہ کے نیک انسانوں میں سے تھی

یقیناً جنت اس کا مقدر ہو گی۔ وہ ہر روز اللہ سے دعا کرتا تھا کہ اس کی اس عزیز و جان

۔ ہستی کو جنت میں اعلی ترین مقام عطا ہو

وہ جو ایک غافل شخص کو اللہ کے اتنے قریب کر گئی تھی۔ جو ایک مغرور شخص کو

عرش سے فرش پر گرا گئی تھی۔ جو اسے بتا کر گئی تھی کہ زمین پر اکڑ کر چلنے سے تم

زمین کے خدا نہیں بن جاؤ گے۔ جو خدا ہے خدا اسی کو رہنے دو تمہیں خدا بننے کی

ضرورت نہیں تم وہ کام کرو جس کے لیے تمہیں اس زمین پر بھیجا گیا ہے اللہ کی

عبادت کرو اس کی ذات کو سمجھو نہ کہ اللہ کے بندوں کے لیے مشکلات کا سبب بنو

۔

وہ ایک گناہگار شخص تھا اس نے اس شخص کو تکلیف پہنچائی تھی جس سے وہ بے پناہ

محبت کرتا تھا۔ وہ کتنا مغرور شخص تھا کہتا تھا جس چیز کو چاہوں گا اسے حاصل کروں

گا اور اس نے حاصل کر بھی لیا جسے چاہا اسے پا بھی لیا لیکن پھر بھی ہاتھ کیا آیا

بیشک غرور خاک ہے اس کا غرور بھی خاک ہو گیا جب وہ اس کی ہو کر اس کے نکاح

میں آکر موت کو گلے لگا چکی تھی ۔

بس ایک دعا مانگی تھی اس نے اپنے رب سے رو رو کر یا اللہ مجھے کسی غافل شخص کی

ہم سفر نہ بنانا شاید اللہ کو بہت عزیز تھی تبھی تو اللہ نے اس کی سن لی۔اور وہ اسے

۔ پا کر بھی لا حاصل رہا

وہ کہتی تھی تم اللہ سے کچھ بھی مانگو وہ تمہیں دے گا اب اس کے دل میں کوئی

خواہش نہیں تھی بس ایک دعا تھی یا اللہ اپنے راستے سے کبھی بھٹکنے نا دینا میں تیرا

۔ گنہگار بندہ سہی لیکن اپنی رحمت کی نظر کرم سے مجھے کبھی محروم نہ کرنا

اے اللہ میں ایک بھٹکا ہوا شخص ہوں مجھے تھام لے۔مجھے اس دنیا کی روشنیوں میں

۔ کہیں گم نہ کرنا مجھے ہمیشہ اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھنا

وہ کتنی ہی دیر دعائیں مانگتا رہا یہاں تک کہ آنسو اس کی آنکھوں سے بہنے لگے ہر روز کی طرح آج بھی آنسوؤں کا ایک ریلا اس کے گالوں پر آ رکا شاید وہ صبح صبح رو کر اپنا ہر غم اللہ سے شیئر کر کے سارا دن پر سکون رہتا تھا ۔

اب وہ نماز ادا کر کے سکون سے باہر لان میں آ کر رکا تا کہ تازہ ہوا سے لطف اندوز ہو سکے ۔

چڑیوں کے چہچاہٹ ماحول میں ایک الگ تاثر پیدا کر رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بھی اپنے رب کی حمد و ثنا میں مصروف ہیں ۔

انسانوں سے بہتر تو یہ پرندے اور یہ جانور تھے جنہیں فرق پتا تھا دنیا اور آخرت کا

اس کے گھر کے سامنے بلند و بالا حویلی میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ بڑی بڑی شیشے کی

دیواریں اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ جس میں ہر روز کی طرح وہ اس بات کا

اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کے اندر رہنے والے مکین آج بھی اپنے رب سے غافل نیند

۔ کی گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں

لیکن وہ خاموشی سے پلٹ آیا اسے کیا حق تھا کسی کی ذات کو جانچنے کا۔ وہ خاموشی

سے واپس آیا اور کچن کی طرف قدم بھرائے۔ اب اسے ہلکی ہلکی بھوک محسوس ہو

۔رہی تھی

اس نے جلدی سے اپنے لئے ناشتہ بنایا۔ اور چائے کے ساتھ اپنا ناشتہ ختم کرتے

۔ ہوئے اپنے کمرے میں آیا جہاں روز کی طرح آج بھی اس کا موبائل بج رہا تھا

جی سسٹر عائشہ بس دس منٹ میں پہنچتا ہوں۔آپ میرے پیشنٹ کو میڈیسن دے

دیں۔اس نے مسکراتے ہوئے اپنی نرس کو ہدایت دی اور اپنے کپڑے چینج کرتے

ہوئے فوراً ہسپتال آیا اور لاکر روم کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے اپنا ٹیلیسکوپ اور

۔اپنا لیپ کوٹ اٹھایا

اوراب روز کی طرف راؤنڈ نگ کے دوران وہ اپنے سب پیشنٹ سے خوش اخلاقی

سے بات کرتے ہوئے ان سے ان کے مسائل جاننے کی کوشش کر رہا تھا اسے دیکھ

کر کوئی عام انسان کی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک سائیکالوجسٹ ہے۔ہاں وہ ایک ایسا

۔ شخص تھا جو انسان کے دماغ کے اندر جاکر اس کے اندر کا حال جان سکتا تھا

وہ ابھی اپنے پیشنٹ کو چیک کر کے فارغ ہی ہوا تھا جب سسٹر عائشہ نے آ کر بتایا کہ

آج پھر دامیش صاحب آئے ہیں

اس انسان کا کچھ نہیں ہو سکتا اسے میں کتنا بھی سمجھادوں یہ وہی کرے گا جو وہ کرنا

چاہتا ہے۔ یااللہ اس کو ہدایت دے وہ دعا مانگتا ہوا اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا

•••••

دیکھو دامیش تم اپنے غصے پر کنٹرول کرنے کی کوشش کیا کرو اس طرح سے ہزاروں

لوگوں کی پارٹی کے بیچ میں مار پیٹ کر کے تم نے ہر نیوز چینل کو اپنی طرف متوجہ

کر لیا ہے

" یہ دیکھو ان نیوز پیپرز کو

مشہور بزنس مین دامیش شاہ کی بیچ پارٹی میں مار پیٹ

ینگ ٹیلنٹڈ بزنس ٹائیکون دامیش کا اپنے آپے سے باہر ہوتے ہوئے میڈیا کے

" نمائندے پر ہاتھ اٹھانا

!!_\ دامیش اتنا غصہ اتنا جذباتی پن کس لیے

دامیش تم اتنی بڑی کمپنی کو اکیلے سنبھال رہے ہو اور اگر اس میدان میں تمہیں

آگے بڑھنا ہے تو تمہیں اپنے غصے کو کنڑول کرنا ہو گا۔اب بھی وقت ہے دامیش

چھوڑو یہ دنیاوی رنگ و رونق رب کی طرف پلٹ آؤ ڈاکٹر داود جو سائیکالوجسٹ

۔ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا بہترین دوست بھی تھا اسے سمجھاتے ہوئے بولا

دو دن پہلے وہ اس کے ساتھ اس کی خوشی کو منا رہا تھا لیکن اب دامیش نے پھر وہی

کیا جس کا اسے ڈر تھا اس کا غصہ اس پر سوار ہوتا تو وہ اس کی ہر سمجھائی ہوئی بات

بھول جاتا تھا

یار خدا کے لئے ہر بات میں بس ایک ہی بات مت کیا کرو میں نے کب کہا کہ میں

کافر ہوں یا خدا کو نہیں مانتا وہ میں اپنی دوا کھانا بھول گیا تھا کل شاید اسی لیے

مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔اس طرح سے تو میں نے میڈیا کو بہت بڑی نیوز دے

دی وہ خود بھی بہت پریشان تھا۔جب کہ داود کی باتیں اسے مزید چڑ چڑا کر رہی تھی

ابھی بزنس کی دنیا میں قدم رکھے ہوئے اسے مشکل سے چار سال ہی تو ہوئے تھے

ابھی لوگوں نے اسے ٹھیک سے جاننا شروع کیا تھا

کہ کوئی نہ کوئی غلطی اس سے ہو جاتی۔ لیکن اس کی غلطیوں کو صرف اور صرف

داؤد ہی سمجھ سکتا تھا اور کسی پر وہ اپنی غلطیاں ظاہر ہی نہیں ہونے دیتا

اس کے دادا نے مرنے سے پہلے اس کو اپنی دولت کا وراث بنا دیا

اور ان کے انتقال کے بعد وہ اپنے کام خود سنبھالنے لگا

وکالت کی ڈگری لینے کے بعد بھی اپنے باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے اس نے بزنس

کا راستہ اپنا لیا

لیکن اپنے غصے کی وجہ سے اکثر اس سے کوئی نہ کوئی غلطی ہو جاتی لیکن اس کی وجہ

سے پرافٹ کے معاملے میں دامیش اپنے باپ سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں تھا بلکہ

۔ اپنی ذہانت کی وجہ سے وہ اس سے بہت آگے نکل آیا تھا

داؤداور دامیش میں زمین آسمان کا فرق تھاداود دامیش کی طرح سخت دل نہیں تھا

پہلے پہلے اس نے بھی بہت غلطیاں کی تھی وہ بھی اسی کے جیسا تھا بچپن سے جوانی

تک وہ دونوں ہر غلط کام ایک ساتھ کرتے تھے لیکن ایک وقت آیا جب داؤد

سنبھل گیا وہ دامیش کی طرح انتہا کا سفاک اور سرد انسان نہیں تھا وہ بھی اپنی ذات

کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا لیکن کسی کے لیے اپنے دل میں نفرت پیدا

کر کے تا قیامت اس سے نفرت کرتے رہنا اس کی بس کی بات نہ تھی ۔

دامیش ایک بار کسی سے ضد لگا لیتا تو ہر حد پار کر جاتا برسوں سے دامیش جہانگیر شاہ

امیر خاندان کا بگڑا ہوئے نوجوان کہلاتا آیا تھا اور بزنس میں قدم رکھنے کے بعد بھی

اس کا یہ لقب بدلا نہ تھا

ہائی سوسائٹی میں گرل فرینڈر کھنا یا شراب پینا یا پھر جوا کھیلنا کوئی بہت بری بات نہ

تھی

دامیش تو حد سے زیادہ شراب پیتا تھا کیونکہ اس کے دکھ بھی تو بڑے تھے لیکن

سب سے اہم بات وہ آج تک کسی لڑکی کی طرف متوجہ نہ ہوا تھا

اسے عورت ذات سے نفرت تھی سوائے اپنی دادی کے شاید محبت تو وہ ان سے بھی

نہیں کرتا تھا لیکن ان کی عزت کرتا تھا ان کی ہر بات ماننا اپنا فرض سمجھتا تھا آج تک

اس نے کبھی ان کی کوئی بات ٹالی نہیں تھی

اور جہاں تک بزنس کی بات ہے وہ ہر قدم میں اپنے دماغ کا استعمال کرتا تھا اس کے

آگے بڑھنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے باپ کو پیچھے رکھنا چاہتا تھا

جہانگیر صاحب کے والد۔نے مرنے سے پہلے نہ تو اپنے بیٹے کے نام کچھ کیا اور نہ

ہی ان کی دوسری شادی سے پیدا ہوئی بیٹی کے نام کچھ لکھا

بلکہ اس کے پیدا ہوتے ہی جہانگیر صاحب کے والد نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا

کہ اس بچی سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ ان کے خاندان میں کوئی وراثت

رکھتی ہے

لیکن جہانگیر صاحب کو اپنی بیٹی بہت پیاری تھی اسی لئے اسی وقت بزنس میں سے

اپنا حصہ مانگ کر اپنے الگ گھر میں شفٹ ہو گئے اور ان سب میں انہوں نے

دامیش کو شامل کرنے کی غلطی نہ کی تھی اس سے تو انہوں نے ایسے اپنا دامن

چھڑایا تھا جیسے وہ ان کا بیٹا ہے نہیں اور پہلی بیوی کو طلاق دے کر گھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا

جس کے بعد انہیں بہت نقصان ہوا کیونکہ ان کے کمپنی سے الگ ہوتے ہی شاہ کمپنی الگ ہی لیول پر جا پہنچی ۔

اور دن رات ترقی کے بعد آج وہ پاکستان کی ٹاپ کمپنیوں میں سے ایک تھی جس کا مالک جہانگیر شاہ نہیں بلکہ ان کا بیٹا دامیش شاہ تھا

جو اپنے باپ اور اپنی ماں سے اتنی نفرت کرتا تھا کہ ان کی شکل دیکھتے ہوئے بھی چہرا پھیر لیتا لیکن بزنس کی جس دنیا سے ان کا تعلق تھا وہ اس تعلق کو ختم نہیں کر سکتے تھے

جہانگیر صاحب نے اپنی محنت کا ہنر دکھاتے ہوئے پاکستان میں اپنا نام بنایا جس کی

وجہ سے ان کے نام کے ساتھ کہیں نہ کہیں دامیش کا نام جڑتا تھا جو دامیش چاہ کر

۔ بھی اپنے نام سے الگ نہیں کر سکتا تھا

اسی طرح سے ایک بہت بڑے خاندان سے ڈاکٹر داؤد کا بھی تعلق تھا لیکن ایک

وقت آیا جب وہ ہر چیز ترک کر کے اللہ اور اس کے بندوں کی خدمت میں لگ گیا وہ

اپنا سب کچھ حاصل کر کے بھی کھو چکا تھا۔ عشقِ دنیا سے عشقِ خدا کا سفر کرنے لگا

میرے دوست میرا فرض ہے تمہیں سمجھانا اور میں تو اپنے آخری وقت تک سمجھاتا

رہوں گا مسلمان صرف نام کا مسلمان نہیں ہوتا وہ اپنے کام سے مسلمان بنتا ہے

تھوڑی سی ہمت دکھاؤ ایک بار نماز ادا کر کے تو دیکھو چھوڑنے کا دل نہیں کرے گا

" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

تھوڑا سا بڑھا ہونے دے پھر دیکھنا میری نمازیں دا میش نے ہمیشہ والی بات کر کے

۔ اس کا موڈ آف کیا

جوانی کی عبادت سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہوتی وہ میں کہاں پیچھے رہنے والا تھا

تو تُو کر تو رہا ہے جوانی میں عبادت میرے لیے دعا کر دینا وہ ایک آنکھ دبا کر مسکراتا

ہوا باہر نکل گیا کیونکہ اسے پتہ چل چکا تھا کہ یہاں اس کے مسئلے کا کوئی حل نہیں

ہے اسی لیے اپنا ٹائم ویسٹ کرنے سے بہتر تھا کہ وہ سیدھا اپنے آفس جاتا

....

پر یا بیٹا تم بہت اچھا کام کر رہی ہو لیکن میں معذرت کرتا ہوں میں تمہارے کام کا

ٹھیک سے معاوضہ نہیں دے پا رہا جس بات کا مجھے بہت افسوس ہے سر نے اسے

کتابیں ٹھیک کرتے دیکھ کر کہا

نہیں سر آپ جتنا معاوضہ مجھے دے رہے ہیں یہ بھی کم نہیں ہے میں تو آپ کی شکر

گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا اور جہاں تک کام کی بات ہے تو اس کام

میں تو مجھے مزہ بھی بہت آتا ہے

کالج کے اکثر سٹوڈنٹ لائبریری سے کتابیں اٹھا کر کبھی کلاس میں کبھی کینٹین میں

تو کبھی کہیں پر پھینک جاتے سارا دن پڑھائی کے ساتھ ساتھ وہ ان کتابوں کو بھی

سنبھالتی تھی

اوراس کام کے لیے سر اسے معاوضہ دیتے تھے کیونکہ یہ کام سر کا اپنا تھا لیکن اب

اس عمر میں بار بار اٹھنا ان کے لیے بہت مشکل تھا اب تو ان کی ریٹائرمنٹ بھی

قریب آنے والی تھی جس کی وجہ سے پریا بہت پریشان رہنے لگی تھی اگر سر ریٹائر

ہو گئے تو پھر اسے پیسے کون دے گا۔۔۔۔!

یہ سوچ اس پر اکثر سوار ہو جاتی اتنے تنگ حالات میں اس کے پاس یہی تو بس ایک

نوکری تھی اس کے پاپا ایک ٹرک ڈرائیور تھے جنہوں نے ساری زندگی بہت ہی

ایمان داری سے کام کیا اگر وہ بے ایمانی میں ہاتھ ڈالتے تو بے ایمانی کی بھی انہیں

بہت ساری آفرز آئی تھی ٹرک کے بے شمار سامان میں غیر قانونی سامان ایک جگہ

سے دوسری جگہ لے کر جانا مشکل نہ تھا

لیکن ناصر صاحب نے اپنی بیٹی کو حرام کا ایک نوالہ بھی نا کھلایا تھا۔ ساری زندگی

ٹرک پر کام کرتے رہے آسان مشکل ہر حالات میں حلال کمایا اور حلال کھایا

انہیں تو اتنے پیسے کی آفر ز آئی تھی جس سے ان کا نہ صرف گھر سنبھل جاتا بلکہ آج

اس بیماری کا بھی علاج ہو جاتا جس سے وہ پچھلے ایک سال سے لڑ رہے تھے

اپنی بیٹی کو لائبریری میں کام کرتے دیکھ کر ان کا دل بری طرح سے جلتا تھا ان کی

انیس سالہ معصوم سی بچی سارا دن لائبریری میں گزارتی اور لائبریری میں بھی

اسے کوئی تھوڑا سا کام نہیں ہوتا تھا اور اوپر سے میڈیکل کی مشکل ترین پڑھائی

اب تو وہ اس کی میڈیکل کا خرچہ بھی نہیں اٹھا سکتے تھے ان کا کینسر بری طرح سے بگڑ رہا تھا وقت پر اسپتال نہ داخل ہونے کی وجہ سے ان کی زندگی اب بہت مشکل دہرائے پر کھڑی تھی

انہیں بس ایک ہی فکر کھائے جا رہی تھی اگر انھیں کچھ ہو گیا تو ان کی معصوم بیٹی کا کیا ہو گا اس کی ماں تو دس سال کی عمر میں اس سے بچھڑ گئی تھی ۔

اور اب وہ خود بستر پر پڑے اپنی بے بسی کا رونا رو رہے تھے زندگی نے ان سے بہت کچھ چھین لیا تھا ان کی زمین ان کا گھر اور شاید اب یہ زندگی ان کی سانسیں بھی بہت جلد چھیننے والی تھی

اپنی بیماری کے ساتھ ساتھ ان کو سب سے بڑی ٹینشن اپنی بیٹی کی تھی خاندان والے

توان کی بیماری کا سنتے ہی اپنادامن چھڑا چکے تھے اور پریہ کتنی مشکل سے ان کی

۔ دوائیوں کا خرچہ پورا کرتی تھی صرف وہی جانتی تھی

اور اپنے باپ کو ہر طرح سے مطمئن کرتی کہ اسے لائبریری میں زیادہ کام نہیں

کرنا پڑتااور وہ مسکرا کر کہتے کہ جیسے میں توکچھ جانتا ہی نہیں جس پر وہ خاموش ہو

جاتی

اس وقت بھی وہ ہر کلاس سے کتابیں ڈھونڈتی اپنے باباکے بارے میں سوچ رہی

تھی اور اپنے باباسے زیادہ ٹینشن اسے اس وقت سر کی تھی جو اگلے ماہ میں

ریٹائرمنٹ لینے والے تھے

اور وہ اگر ریٹائر ہو گئے تو اس کی زندگی مزید مشکل ہو جائے گی جیسے سوچتے ہوئے

وہ واپس لائبریری میں آکر کتابیں رکھنے لگی سر اس کی پریشانی کو بہت دیر سے نوٹ

کر رہے تھے

لیکن اب وہ بھی مجبور ہو چکے تھے اب انہیں بھی یہ نوکری چھوڑنی تھی اب ان کی

عمر اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ مزید یہ جاب کریں اسی لیے وہ مجبور

تھے اس کی اس پریشانی میں اس کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے۔

لیکن انہوں نے اپنے ایک دوست سے اس کے لیے نوکری کی بات کی تھی جس

میں پہلے وقت وہ اپنے کالج میں پڑھ سکے اور دوسرے وقت نوکری کر سکے۔

وہ بھی ایک بہت بڑی لائبریری تھی۔اوراس میں بھی زیادہ تر یہی کام تھا لیکن پھر

بھی وہاں پر زیادہ پیسے ملنا بہت مشکل تھااور پر یا یہ نوکری کیوں کرنا چاہتی تھی یہ

بات سرا چھی طرح سے جانتے تھے کہ کینسر کے مریض کی دوائیاں اتنے سے

۔ پیسوں میں نہیں آسکتی

اور گھر کے اخراجات وہ شام کولائبریری میں ہی بچوں کو ٹیوشن دے کر پورا کرتی

تھی وہ اس غریب کی زندگی کے تمام پہلو سے اچھے سے واقف تھے۔اور اکثر اس

کے گھر میں اس کے بابا کی طبیعت کے بارے میں جاننے کے لئے بھی آتے تھے

لیکن اب ناصر صاحب دن بدن کمزور ہوتے جارہے تھے بیٹی کی ٹینشن نے انہیں

بہت برے حالات تک پہنچادیا تھا۔ سر ان کی بہت مدد کرنا چاہتے تھے لیکن وہ بھی

۔ کیا کر سکتے تھے ان کے اپنے بھی بیوی بچے تھے

اوران کی تنخواہ سے مشکل سے ان کے گھر کا نظام چل سکتا تھا اپنے بچوں کی پڑھائی

اور روزگار کی فکر کرتے ہوئے وہ ہمیشہ ہاتھ کھینچ لیتے لیکن پریا کو اس کے کام کی رقم

۔ ٹھیک سے ادا کرتے تھے کیونکہ یہ اس کا حق تھا

اوران کا ماننا تھا کہ اگر حقدار کو اس کا حق ادا نہ کیا جائے تو انسان اللہ کی محبت سے دور

ہو جاتا ہے۔اور کون مسلمان اللہ کی محبت سے دور ہونا چاہے گا۔اسی لیے لائبریری

میں پریا جتنی زیادہ محنت کرتی تھی سر اسے اتنا ہی معاوضہ دینے کی کوشش کرتے

تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ پریا کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے تھے جس کا

انہیں بہت افسوس تھا

....

کیا بات ہے مہرش تمہارا موڈ کیوں اتنا خراب ہے سب کچھ ٹھیک تو ہے وہ کالج آئی

تو اپنی کلاس میں جا کر بیٹھ گئی مہرش اور اتنی اداس لیلیٰ پریشانی سے اس کے پیچھے

کلاس میں آئی تھی

جہاں ان کے گروپ کی لڑکیاں پہلے ہی اس کے قریب بیٹھی تھی

لیکن وہ سب اس کی خاص دوستو میں سے ہر گز نہیں تھی جتنی کہ لیلیٰ تھی۔ لیلیٰ

پریشانی سے اس کے قریب آگئی تھی جب کہ ان دولڑکیوں کی باتوں پر اسے سخت

غصہ آرہا تھا

لیلیٰ تو اس بات کو لے کر پریشان تھی کہ اس کے دوست اتنے دن کے بعد امریکہ

سے واپس لوٹی ہے اور مہرش کیسے بنا اہمیت دیے اندر چلی گئی لیلیٰ اور مہرش ہائی کلاس

فیملی سے بلاونگ کرتے تھے اسی لیے ان کی دوستی بھی باکمال تھی

اپنا اپنا منہ بند رکھو اور خبر دار جو کسی نے میری سہیلی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا وہ

غصے سے ان دنوں لڑکیوں پر چلائی تھی جو کہ مہرش کو دلاسہ دینے کی بجائے تانے

دے رہی تھی

کیاہو گیاہے لیلیٰ یار ہم نے ایسا بھی کر کیا کر دیاہم جو کہہ رہے ہیں یہ وہ سچ ہی تو ہے

ایک ہفتے سے تو نیوز پیپرز میں یہ نیوز آرہی ہے مہری جہانگیر انکل کی جائز نہیں بلکہ

شٹ اپ یو۔۔۔۔۔ مہرش چلاتے ہوئے بولی تھی میں کون ہوں کون نہیں یہ

تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اگر میں ناجائز ہوتی تو ڈیڈ مجھ سے دور

ہوتے نہ کہ وہ دامیش شاہ سے جب میں پیدا ہوئی تھی تب میرے ڈیڈ اسے چھوڑ کر

۔ آگئے تھے میرے پاس کیونکہ میں ان کی اصل بیٹی ہوں

اور مجھے اس بات کے لئے کسی کو ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں تم

لوگوں کی بکواس سننے کے لیے یہاں بیٹھی ہوئی ہوں اس سے پہلے کے میں تم

دونوں کو اس کلاس سے بلکہ کالج سے بھی آؤٹ کروادوں دفع ہو جاؤ یہاں سے وہ

۔ غصے سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی

جب کہ دونوں لڑکیاں منہ میں بڑبڑاتے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے باہر نکل چکی

۔ تھیں باہر جاتے جاتے بھی وہ ان کی آواز کو بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی

دفع کروان بدتمیز لوگوں کو تم مجھے بتاؤ آخر ہوا کیا ہے مسلہ کیا ہے لیلیٰ نے پریشانی

سے اس کا اداس چہرہ دیکھا ہمیشہ فریش اور بیوٹیفل دیکھنے والی لڑکی اتنی اداس اور

مرجھائی ہوئی اس نے تو اپنی دوست کو ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا

لیلیٰ میں جس دن سے پیدا ہوئی ہوں میرا مسئلہ دامیش شاہ ہے جو کوئی طریقہ نہیں

چھوڑتا مجھے بدنام کرنے کا محفل میں اس نے سب کے سامنے کہا ہے کہ میں ڈیڈ کی

۔ ناجائز بیٹی ہے

میں جہاں جاتی ہوں میڈیا والے کیمرے لے کر میرے پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے

۔ مجھ سے سوال پوچھتے ہیں کہ کیا میں جہانگیر شاہ کی اصلی بیٹی ہوں

لیلیٰ میرا دل کرتا ہے میں اس شخص کی جان لے لوں اور اب میں ایسا ہی کروں گی

میرا دل چاہتا ہے میں اسے جان سے ماردوں اور لیلیٰ یقین کرو میں اسے ماردوں گی

وہ کچھ نئے انداز میں بولی تھی۔ جیسے ارادہ سچ میں اسے قتل کرنے کا ہو

ریلیکس میری جان کچھ نہیں ہوا بس وہ جلتا ہے تم سے کیوں کہ تمہارے بابا تم سے

اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں وہ تمہارے ڈیڈ کے تمہارے ماما کے ساتھ رہنے کی

وجہ سے جلتا ہے تمہارے ڈیڈ نے تمہاری ماما کی وجہ سے اس کی ماما کو چھوڑ دیا اسی

لیے وہ تم سے جلیس ہوتا ہے وہ اس لیے یہ سب کچھ کرتا ہے

تم اس کو اتنا سیریس مت لو دفع کرو اگنور کرو دیکھو اپنی سکن کو کتنی رف ہو گئی ہے

آج کالج بنگ کرتے ہیں پہلے پالر چلتے ہیں۔کیا حالت بنا کے رکھی ہوئی ہے تم نے

اپنی لیلیٰ کو اس کی بات کی گہرائی سے زیادہ اس کی سکن کی فکر کھائے جا رہی تھی

وہ بھی ریلکس ہونے کے لئے اٹھ کر اس کے ساتھ ہی آ گئی اس کے دماغ میں اس

وقت سے صرف دامیش کی باتیں چل رہی تھی کتنی آسانی سے وہ اسے ناجائز کہہ

گیا تھا وہ بھی سب کے سامنے اور اس وقت سب کے سامنے سوالیہ نشان بنی ہوئی

تھی ۔

لیلیٰ میں چاہتی ہوں میں اس شخص کو ہرادوں اور اتنے برے طریقے سے ہراوں کہ

وہ جیتنے کے آرزو چھوڑدے میں چاہتی ہوں وہ جیناہی چھوڑدے لیلیٰ میں چاہتی

ہوں میں اس کا غرور توڑدوں وہ جس کے بل بوتے پر کہتا ہے کے دامیش شاہ کبھی

بھی نہیں ہار سکتا میں وہ غرور توڑنا چاہتی ہوں ۔

لیلیٰ میں چاہتی ہوں وہ میرے سامنے سسک سسک کر مر جائے وہ میرے سامنے

مرتے ہوئے مجھ سے آخری بار پانی مانگے اور میں اسے مرتے دم تک پانی بھی نہ

دوں۔وہ انتہائی نفرت سے کہتی لیلیٰ کو دیکھ کر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی

ایک وہی تو تھی اس کی سہیلی جس کے ساتھ کو اپنی ہر بات شیئر کرتی تھی کبھی کبھی

لیلیٰ اس کی باتیں سن کر دہل کر رہ جاتی اور کبھی کبھی اس کے جنون کو دیکھ کر مسکرا

۔ دیتی یہ ساری نفرت اسے کسی غیر سے نہیں بلکہ اپنے بھائی سے تھی

لیلیٰ تو اپنے بھائی پر جان چھڑکتی تھی ہاں لیکن سگے اور سوتیلے بھائی میں زمین آسمان

کا فرق ہوتا ہے اسے اپنی دوست بہت پیاری تھی جس کے لیے وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ

کرنے کو تیار رہتی اور اپنی سہیلی کے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بھی اس نے

ایک آئیڈیا نکالا تھا جس پر وہ جلد ہی عمل کرنے والی تھی

لیکن یہ سب کچھ وہ اسے بتائے بغیر کرنے والی تھی کیونکہ وہ اسے سرپرائز دینا چاہتی

تھی وہ اپنے بھائی کو ہارتے دیکھنا چاہتی تھی اور لیلی نے اس کو ہرانے کی ٹھانی تھی

کہنے کو یہ ایک بہت مشکل کام تھا لیکن لیلیٰ جیسی لڑکی کے لیے اتنا بھی مشکل نہیں تھا اس نے ایک پلان سوچا تھا جس پر وہ عمل کرنے والی تھی تاکہ وہ اپنی سہیلی کو خوش کر سکے

••••••••

ثقلین صاحب نے گھر میں قدم رکھا تو ملازم نے انہیں بتایا کہ ان کی بیٹی ام لیلیٰ شام سے ان کا انتظار کر رہی ہے

ان کی لاڈلی بیٹی کو آج ان کی یاد کیسے آگئی انہیں خوش گوار حیرت ہوئی وہ حیران ہوتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوئے جہاں ان کی جان سے عزیز بیٹی ٹی وی لگائے

ہوئی تھی لیکن دھیان اس کا اپنے موبائل فون پر تھا.اس کے اس انداز پر وہ مسکرا کر

آگے بڑھے

میں نے سنا ہے کہ میری چندہ میرا انتظار کر رہی ہے وہ خوشی سے اندر داخل ہوئے تو

لیلیٰ اٹھ کر ان کے پاس آئی اور ان کے سینے سے لگ گئی

ڈیڈ کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی وہ ان کے سینے

سے لگی لاڈ سے بولی تو وہ مسکرا دیئے

میرا بچہ مجھے فون کر دیتی میں دوڑا چلا آتا۔میں آج کی میٹنگ کینسل کر کے اپنی

پیاری بیٹی کے پاس آجاتا۔کیونکہ آج کی میٹنگ بے حد بورنگ تھی اور آپ کے بابا

کا بھی بالکل دل نہیں لگا وہ اپنی اکلوتی لاڈلی بیٹی کو محبت سے دیکھتے ہوئے بولے

آووو ہو باباآپ کی ساری میٹنگز ہی بورنگ ہوتی ہیں وہاں کسی کا دل کیسے لگ سکتا

ہے لیلیٰ کندھے اچکا کر بولی تو بابا کھل کر ہنس دیے

کہنے کو تو ان کے دو بیٹے بھی تھے لیکن وہ دونوں ہی اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے

تھے بیٹی کو ہر طرح کی آزادی دینے کے بعد انہیں بھی یہ احساس ہوا تھا کہ لیلیٰ کو

بھی ان کی ضرورت نہیں۔ لیکن پھر بھی ان کے پاس بیٹی کا سہارا تھا اپنی

پارٹیز اور فیشن سے باہر نکل کر اکثر اسے اپنے بابا کی یاد آجایا کرتی تھی

بزنس کی دنیا میں مگن وہ ابیزار سے زندگی گزار رہے تھے

ایسے میں لیلیٰ کا ان کا انتظار کرنا ان کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا اسے اپنے سینے سے

لگائے وہ صوفے پر آبیٹھے

تو میری جان اب آپ بتا بھی دیں کہ آپ بابا کا انتظار کیوں کر رہی تھی وہ مسکرا کر

پوچھنے لگے

کیونکہ شاید آپ بھول گئے ہیں کہ اگلے ہفتے آپ کی پرنسز کی برتھ ڈے ہے وہ منہ

بنا کر بولی

میری پرنسز آپ کے بابا یہ دن کبھی نہیں بھول سکتے جب آپ ان کی زندگی میں

آئی تھی۔آپ تو اپنے بابا کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہیں وہ اس کا ماتھا چومتے

بہت محبت سے بولے

وہ تو ٹھیک ہے ڈیڈ لیکن مجھے جسٹ پارٹی نہیں چاہیے میں اپنے اس برتھ ڈے پر

کچھ اسپیشل کرنا چاہتی ہوں

وہ کچھ ایکسائیڈ ہو کر بولی

جی میری جان ضرور کریں آپ جو کرنا چاہتی ہیں کریں آپ کو بھلا کوئی کچھ کہہ سکتا

ہے

یہ آپ کا دن ہے آپ اپنی خوشی سے جس طرح چاہے گزاریں آپ کو کسی بھی چیز

کی ضرورت ہو تو آپ میرے مینیجر کو جیسٹ میسج کر دیا کریں وہ آپ کو اماؤنٹ سینڈ

کر دے گا وہ اسے ہر طرح کی آزادی دیتے ہوئے بولے

ڈیڈ میں چاہتی ہوں کہ اس دفعہ میری برتھ ڈے پارٹی پر سلبی ٹری گیسٹ کو

انوائٹ کیا جائے

کیوں نہیں میری جان اب جیسے کہیں گے ہم بلا لیں گے آپ کی خواہش سے زیادہ

ہمیں اور کچھ عزیز نہیں

بتائیں کسیے بلانا چاہتی ہیں آپ کسی سنگر کو کسی ایکٹر کو یا کسی اور کی فن ہو گئی ہیں

میں دامیش شاہ کو اپنی برتھ ڈے پر انوائٹ کرنا چاہتی ہوں ڈیڈ وہ ان کی بات کاٹتے

ہوئے بولی ثقلین صاحب اسے دیکھنے لگے

بزنس کی دنیا سے دور رہنے والی لڑکی جسے بزنس کی باتوں سے بھی چڑ تھی وہ اپنی

برتھ ڈے پارٹی پر ایک بزنس مین کو انوائٹ کرنا چاہتی تھی ۔ یہ اتنی ذرا سی بات تو

نہیں تھی کہ ثقلین صاحب کو جھٹکا نا لگتا

دامیش شاہ کا چہرہ ان کی نظروں کے سامنے گھوم گیا وہ مغرور اور بد مزاج انسان

انہیں بالکل پسند نہیں تھا

وہ 28 سال سے بزنس کر رہے تھے اور اس شخص نے دو ہی سال میں ان سے اچھے

سے اچھا کنٹریکٹ چھین کر اپنی پارٹی کو دے ڈالا تھا

وہ ہر کام دماغ سے کرتا تھا اسی لیے بزنس کی دنیا کے لوگ اسے کم ہی پسند کرتے

تھے

وہ کہنے کے لئے تو ان سب کے سامنے بچہ تھا لیکن اتنی آسانی سے وہ ان سے

کنٹریکٹ چھین رہا تھا جیسے ان کا باپ ہو

وہ دامیش شاہ کو اپنی پارٹی نے کبھی بھی انوائٹ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن یہ ان کی

بیٹی کی خواہش تھی جسے پورا نہ کر کے وہ اپنی بیٹی کو ناراض نہیں کر سکتے تھے

بیٹا آپ دامیش شاہ کو اپنی پارٹی میں انوائٹ کرنا چاہتی ہیں وہ تو بزنس مین ہیں آپ

کو تو بزنس مین سے چڑ ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے تو وہ کھلکھلا کر ہنسی

چڑ ہے نہیں ڈیڈ چڑ تھی

دامیش شاہ کے آنے سے پہلے تھی مجھے تھوڑی نہ بتا تھا کہ بزنس میں اتنے ہینڈ سم

لوگ آنے والے ہیں

وہ چہکتے ہوئے لہجے میں بولی

تو ثقلین شاہ کے چہرے پر پریشانی سی پھیل گئی جس پر وہ قہقہ لگا اٹھی

ڈیڈ اپنا چہرہ تو دیکھیں کیا ہو گیا ہے آپ کو اتنا بھی پسند نہیں آ گیا مجھے کہ آپ پریشان

ہو جائیں

وہ ہنستے ہوئے بولی تو ثقلین صاحب بھی مسکرا دیئے

میری دوست کا بھائی ہے اسٹیپ برادر میری دوست نے بتایا ہے کہ بہت مغرور ہے

میں اسے اپنی پارٹی میں انوائٹ کر کے دیکھنا چاہتی ہوں کہ آخر اسے کس بات کا

غرور ہے

ابھی تک تو میں نے اسے دیکھا نہیں ہے لیکن اب اسے دیکھنے کا تجسس ہو گیا ہے آخر

ایسی بھی کون سی توپ چیز ہے وہ ایک بار تو دیکھنا بنتا ہے بس اسی لیے میں اسے اپنی

۔پارٹی میں انوائٹ کرنا چاہتی ہوں

اس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تو ثقلین صاحب نے ہاں میں سر ہلایا ٹھیک ہے جیسی

آپ کی مرضی ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے

آپ کی برتھ ڈے پارٹی آپ کی مرضی کے مطابق ہو گی

لیکن اس مغرور شخص کو انوائٹ کرنے جائے گا کون وہ بدمزاج انسان ہے سیدھے

منہ تو کسی سے بات بھی نہیں کرتا میں تو جانتا بھی نہیں تھا کہ یہ آپ کی دوست کا

اسٹپ برادر ہے

میرے خیال میں وہ جہانگیر شاہ کا بیٹا ہے وہ بزنس کا جانا مانا نام ہے لیکن جب سے

ان کا بیٹا بزنس میں قدم رکھ چکا ہے تب سے جہانگیر شاہ کا بھی بول بالا کم ہونے لگا

ہے

ایک وقت تھا جب جہانگیر شاہ میرے مقابلے میں کھڑا ہوتا تھا

لیکن اس نے بزنس لائن بدل لی تو ہماری ملاقات کم ہونے لگی۔اور اب یہ کہنا غلط

نہیں ہوگا کہ وہ اپنے ہی بیٹے سے بری طرح سے ہار رہا ہے

میں اور جہانگیر دوست تو کبھی نہیں رہے لیکن جتنا میں جانتا ہوں جہانگیر شاہ پچھلے

دنوں کافی نیوز میں تھا

خیر ایک بزنس مین کو اور کیا چاہیے ہوتا ہے نیوز میں رہنے سے ہی تو پر موشن ہوتی

ہے

نام ہونا چاہیے چاہے بدنام ہی کیوں نہ ہو

وہ اپنی فلاسفی اسے سنانے لگے تھے جس پر لیلیٰ کا موڈ خراب ہونے لگا

اوڈیڈ یہ ساری باتیں بعد میں چلیں آئیں ڈنر کرتے ہیں مجھے بہت بھوک لگی ہے

۔ایک تو میں صبح سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں اور آپ آتے ہی مجھے اپنی بزنس

فلاسفی سنانے بیٹھ گئے ہیں

پھر کل صبح میں جاؤں گی دامیش شاہ کو اپنی برتھ ڈے پارٹی میں انوائٹ کرنے کے

لئے

وہ ان کا بازو تھامتی انہیں اپنے ساتھ ڈنر ٹیبل پر لے کر جانے لگی تو وہ ہنستے ہوئے اس

کے ساتھ جانے لگے

OOOO

معذرت مس آپ اس طرح سے اندر نہیں جا سکتی سیکرٹری نے اسے انکار کرتے

ہوئے کہا تو اسے بے حد غصہ آیا

ایسے کیسے میں اندر نہیں جا سکتی تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے میں اندر جاؤں

گی ابھی کھڑے کھڑے نوکری سے نکالوا دوں گی

مجھے دامیش شاہ سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت مجھے کوئی نہیں روک سکتا راستہ چھوڑ

دو میرا وہ بے حد غصے سے بولی

اس ملازم کی اتنی اوقات کہ وہ لیلیٰ کو روکے نونیور۔۔اس کا دل چاہا کہ ایک تھپڑ لگا

کر اسے اس کی اوقات یاد دلا دے لیکن وہ یہاں ایسا کرنے کا رسک نہیں لے سکتی

تھی وہ دامیش کی نظروں میں خود کو کچھ اور ظاہر کرنے والی تھی

نہیں میم آپ اندر نہیں جا سکتے اگر آپ اندر گئی تو میری نوکری خطرے میں پڑ

جائے گی وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا دامیش شاہ کو عورتوں سے کتنی نفرت تھی یہ

اس کا سیکرٹری بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا

وہ نہ تو کسی عورت کے ساتھ فرینڈشپ کرتا تھا اور نہ ہی اس کے آفس میں کوئی بھی

لڑکی ورکر کے طور پر کام کرتی تھی

ایسے میں اس لڑکی کو آفس میں بھیج کر وہ اپنی موت خود نہیں بُلا سکتا تھا اسے اپنی

نوکری بہت عزیز تھی

میں نے کہا راستے سے ہٹو میں کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ ثقلین ملک کی بیٹی ہوں تم

جیسے اچھوں کو ٹھیک کیا ہے میرے بابا نے بہتر ہو گا کہ میرا راستہ چھوڑ دو ورنہ

تم ابھی مجھے جانتے نہیں وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولی سیکرٹری نے ایک ٹھنڈی سانس بھری

میں آپ کو جانتا ہوں میم آپ کسی ثقلین ملک کی صاحبزادی ہیں اور یہ بات آپ پہلے بھی چار بار بتا چکی ہیں لیکن آپ کے کسی ثقلین ملک کی بیٹی ہونے سے میں آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔ کیونکہ یہ آفس کسی ثقلین ملک کا نہیں بلکہ دامیش شاہ کا ہے اور یہاں کوئی بھی منہ اٹھا کر نہیں آسکتا کسی ثقلین ملک کی بیٹی بھی نہیں وہ اسے اسی کے انداز میں سمجھاتے ہوئے بولا

پلیز آپ واپس جائیں سر اس وقت کسی سے نہیں ملتے اور خاص کر کسی محترمہ سے وہ ملاقات کرنے کا کوئی شوق نہیں رکھتے اب آپ تشریف لے کر جا سکتی ہیں

اپنی اتنی توہین پر لیلیٰ کا غصے سے برا حال ہو گیا

وُہ پیر پٹکتی اس کی بات کو نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی

تم دو ٹکے کے ور کر تمہارا تو میں وہ حال کروں گی کہ ساری زندگی یاد رکھو گے

اس کے اس طرح سے دامیش کے آفیس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے پر

سیکرٹری نے ایک سرد آہ بھری

اگر اسے خود اپنی عزت عزیز نہیں تھی تو وہ کیا کر سکتا تھا اسے یقین تھا تھوڑی دیر

میں دامیش کے چیخنے چلانے کی آواز کے ساتھ ہی گارڈز اس کو باہر پھینک دیں گے

پھر نہ تو اس کی کوئی عزت رہے گی اور نہ ہی ثقلین ملک کی

ضروری نہیں کہ ثقلین ملک کی بیٹی سب کی لاڈلی ہو

خیر وہ صرف افسوس کر سکتا تھا

ooooo

وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب سامنے سے اچانک دروازہ کھلا اور ایک دوشیزہ اس کے سامنے نمودار ہوئی کوئی شک نہیں کہ وہ ایک بے حد حسین لڑکی تھی لیکن دامیش شاہ کے لیے اس کا حسن کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا شاید اس سے پہلے وہ اس سے کبھی نہیں ملا تھا

اس لڑکی سے زیادہ غصہ اس وقت اسے اپنے سیکٹریری پر آرہا تھا جس نے ایک لڑکی کو بنا اس کی اجازت اس کے آفس میں بھیج دیا تھا

وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے ٹیبل کے قریب آئی اس کی ہیل کی آواز اسے آئرٹٹ

کررہی تھی

ہائے میرا نام ام لیلیٰ ہے میں ثقلین ملک کی بیٹی ہوں

میرے بابا بھی آپ کی طرح بزنس مین ہیں شاید آپ ان کو جانتے بھی ہوں گے

یقیناآپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ اس آفس کے اندر آپ کسی کو نہیں آنے دیتے

تو میں یہاں کیسے آئی تو میں خود ہی آپ کو بتادیتی ہوں کہ میں آپ سے ملنے کے

لیے سب سے باہر لڑ کر آرہی ہوں

مجھے آپ تک پہنچنے کے لیے بہت کچھ فیس کرنا پڑا لیکن فینز تو اپنی منزل تک

پہنچانے کے لیے ہر حد پار کر جاتے ہیں بس میں نے بھی آپ کے رولز توڑ دیئے اور

اس وقت آپ کے سامنے کھڑی ہوں

مجھے یقین نہیں آرہا میری نظروں کے سامنے میرا وہ کرش ہے جسے میں پچھلے ایک

سال سے دن رات فالو کر رہی ہوں

میں آپ کی بہت بڑی فین ہوں دامیش جب سے آپ کو دیکھا ہے بس آپ ہی کے

بارے میں سوچتی ہوں میرے کمرے میں آپ کے بڑے بڑے پوسٹر ہیں لوگ

ایکٹرز اور سنگرز کے فین ہوتے ہوں گے لیکن جس دن سے میں نے آپ کو دیکھا

ہے میں آپ کی فین ہو گئی ہوں

آپ مجھے کوئی پیچھے پڑ جانے والی فین ہر گز مت سمجھیے گا میں بس ایک عام سی لڑکی

ہوں جو آپ کے انداز آپ کی پرسنلٹی کی دیوانی ہو گئی ہے

میں آپ کو بہت بہت زیادہ لائک کرتی ہوں یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ آپ بہت

ساری لڑکیوں کا کرش ہو گے ایون میری کلاس میں ہی بہت ساری لڑکیاں ہیں جو

اکثر آپ کے بارے میں بات کر کے مجھے جلا کر رکھ دیتی ہیں

کبھی کبھی تو ان کے ساتھ میری اچھی خاصی لڑائی بھی ہو جاتی ہے لیکن کیا کروں

آپ پر میرا ایسا کوئی حق دعویٰ نہیں کہ میں انہیں آپ کے بارے میں بات کرنے

سے منع کر سکوں ۔

مس آپ کے پاس یہاں ایک درخواست لے کر آئی تھی جانتی ہوں آپ کے پاس

ٹائم نہیں ہو گا آپ بہت بزی ہیں آخر آپ اتنی بڑی کمپنی کے مالک ہیں لیکن آپ

اپنے فینز کی خواہش تو پورا کرتے ہوں گے آپ مجھے بھی اپنا ایک فین سمجھ کر میری

اس خواہش کو پورا کر دیجئے گا

وہ انویٹیشن کارڈ سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بہت عاجزی سے بول رہی تھی جس

انداز میں وہ باہر سے اندر آئی تھی اسے سامنے پاتے ہی بالکل ٹھنڈی ہو چکی تھی

اس کی سحر انگیز شخصیت نے سچ میں اس پر اثر کر دکھایا تھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا

کہ رش (مہرش) کا بھائی اتنا ہینڈسم اور روبدار پر سنیلٹی کا مالک ہو گا

اس نے تو بس ایک دو بار بزنس میگزین کور پر ہی اس کی تصویر دیکھی تھی

سامنے بیٹھا شخص ان میگزین سے کہیں درجہ زیادہ ہینڈسم پر سنیلٹی کا مالک تھا

وہ کب سے اس کی باتیں سنتا اس کے ہر انداز کو نوٹ کر رہا تھا۔اس کے چہرے کی

سختی سے جاننا مشکل تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے وہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی کتنی

دیر تو وہ کچھ بولا ہی نہیں

لگتا ہے میں نے آپ کا بہت وقت لے لیا اب مجھے چلنا چاہیے کافی دیر کے بعد لیلیٰ

نے کہا اتنی سب باتوں کے بعد بھی اس کا ایک لفظ بھی نہ بولنا لیلیٰ کو پریشان کر گیا تھا

مطلب اتنی خوبصورت لڑکی اس کی فین ہے یہ بات اس کے لیے سرے سے کوئی

اہمیت نہیں رکھتی تھی

اتنا وقت بھی نہیں لیا آپ نے میرا سچ کہوں تو آپ کے چہرے سے نظر نہیں ہٹا پا

رہا مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اتنی خوبصورت لڑکی خود چل کر میرے پاس آئی ہے مجھے

انوائٹ کرنے کے لیے وہ ٹیبل سے کارڈ اٹھا کر دیکھنے لگا لیلیٰ کے دل میں کچھ ہوا تھا

مطلب آپ آئیں گے وہ خوشی سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

اگر آپ اتنی محبت سے بلائیں گئی تو آنا تو پڑے گا۔ لیکن اس کے لیے پہلے آپ کو مجھ

سے کچھ وعدہ کرنا ہو گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو لیلیٰ کے چہرے پر پریشانی چھا گئی

کون سا وعدہ اس نے سوچا

اسے کون سا کوئی وعدہ نبھانا تھا لیکن پوچھنے میں کوئی حرج بھی نہیں تھا

ٹھیک ہے میں کیا کر سکتی ہوں آپ کے لئے وہ خوشی سے بولی

کل دوپہر کا لنچ وہ دراصل کل کا میرا سارا دن بہت برا گزرنے والا ہے اگر آپ

ساتھ نہ رہی تو

افکورس کیوں نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ جب کہیں جہاں کہیں میرے لیے

یہ بہت خوشی کی بات ہو گی کہ میں اپنے کرش کے ساتھ لنچ کروں گی میری ساری

۔ دوست مجھ سے جل کر پاگل ہو جائیں گی

وہ خوشی سے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی دامیش اسکے چہرے کی اکسیڈمنٹ کو

بہت غور سے دیکھ رہا تھا

ٹھیک ہے تو پھر کل ملاقات ہو گی میں آپ کا انتظار کروں گا وہ مسکرا کر بولا اس کی مسکراہٹ بہت پر کشش تھی لیلیٰ کو اپنے دل میں ہلچل سی محسوس ہوئی وہ جلدی سے جلدی یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی

اس کی شخصیت اور اس کا انداز بیان لیلیٰ کے دل پر بہت بری طرح سے اثر انداز ہو رہا تھا

میرا نمبر لینے سے شاید آپ کو میرا انتظار نہ کرنا پڑے وہ اپنا کارڈ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ شکار اتنی آسانی سے اس کے جال میں پھنس گیا

اس نے تو سن رکھا تھا کہ دامیش بہت مغرور انسان ہے یہ بدمزاج شخص اتنی آسانی سے کسی کے ہاتھ نہیں آتا اور یہاں وہ کتنی آسانی سے اسے شیشے میں اتار چکی تھی

آپ کے آنے کا شکریہ وہ اس کے ہاتھ سے کارڈ تھامتا نمبر اپنے موبائل پر نوٹ کرنے لگا ام لیلیٰ کے بیگ میں اس کا موبائل بجا تو اس نے فوراً فون نکال کر اس کا نمبر سیو کر لیا

تو پھر کل ملاقات ہو گی وہ مسکرا کر کہتی باہر جانے لگی وہ کافی دیر اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا

اوور ایکٹریس۔۔۔۔کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا وہ سرگوشی نما آواز میں بولا اور

ایک بار پھر سے اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گیا سیکٹرٹری اسے خوشی سے باہر نکلتا

دیکھ کر پریشان ہوا تھا

اندر سے دامیش کے چلانے کی آواز نہیں آئی تھی سب کچھ بہت نارمل تھا

شاید اس کا باس اسے جانتا تھا تب ہی تو سب کچھ اتنا نارمل تھا ورنہ کسی لڑکی کو دیکھ کر

اس کے باس کا کیا حال ہوتا تھا وہ اس سے چھپا ہوا تو نہ تھا

اس کے جاتے ہی وہ اپنے پرانے انداز میں واپس آچکا تھا وہی روکھا سوکھا انداز اس

نے اپنے سیکرٹری کو آفس میں بلا کر حکم دیا تھا کہ کل لنچ وہ کسی شاندار ہوٹل کی ٹیبل

بک کروادے

ٹیبل دو نام سے بک کروائی گئی تھی دامیش شاہ اور دوسرا ایلی ثقلین ملک

لیکن اس کا سیکرٹری جانتا تھا دامیش شاہ گھٹے کا سودا نہیں کرتا

○○ ○○

دادی اگر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو آپ نہ جائیں اتنا بھی ضروری نہیں ہے

اس فنکشن کو اٹینڈ کرنا وہ ناشتہ کرتے ہوئے بولا جہاں سامنے دادی بالکل تیار بیٹھی

تھی کسی فنکشن پر جانے کے لئے

ان کی طیبت ٹھیک نہیں تھی دامیش نہیں چاہتا تھا کہ وہ کہیں بھی جائیں لیکن وہ

اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی

انہوں نے بہت چاہت سے بلایا ہے اور سب سے خاص بات ان یتیم بچوں کا ہے ہی

کون ہمارے علاوہ اگر وہ معصوم بچے کچھ پر فارم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان کی مدد

کرنی چاہیئے

تاکہ دنیا کے سامنے کھڑے ہو کر بولنے کے قابل بنے ان کا غریب یا یتیم ہونا ان کی

غلطی نہیں ہے دامیش اور یہ بات وہ تب سیکھیں گے جب وہ کچھ لوگوں کے سامنے

بولنے کے قابل ہوں گے آج وہ چند لوگوں کے سامنے سر اٹھا کر بات کریں گے اور

کل ان شاءاللہ زندگی میں وہ سب کے سامنے سر اٹھا کر بات کریں گے

ان بچوں کو لگتا ہے کہ وہ یتیم ہیں غریب ہیں اس لیے ان کی کوئی اہمیت نہیں لیکن

میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ اہمیت کسی کی غریبی یا نام نہ ہونے سے نہیں ہوتی

بلکہ اہمیت ان کی ہوتی ہے جو سر اٹھا کر بات کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں جو اپنی بات

دوسرے کے سامنے بیان کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں

مجھے وہ معصوم بچے بے حد پسند ہیں میں ان کے ساتھ تھوڑی دیر وقت گزار کر

جلدی واپس آجاؤں گی دادی نے بات ختم کرتے ہوئے اپنے ملازم کو اندر آنے کا

اشارہ کرنے لگی انہیں ابھی نکلنا تھا ان کے ساتھ دامیش اٹھ کر باہر کے جانب آیا

سنو رضوان دادی کا خیال رکھنا ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے شکایت کا موقع

نہیں ملنا چاہیے ورنہ چمڑی اڈھیر دوں گا تمہاری دادی کو تو کچھ بھی کہنا اس کے بس

سے باہر تھا لیکن ڈرائیور کو وران کرنا نہیں بھولا

ooooo

کیا ہوا کن سوچوں میں گم ہو وہ لیلٰی کو مسکراتے دیکھ کر اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے

لگی رش ڈارلنگ میں تمہیں بہت جلدی ایک بہت بڑی خوشخبری سنانے والی ہوں

لیلٰی اسے دیکھتے ہوئے بولی تو رش نے آئی برو اچکائی

کیسی خوشخبری پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت زیادہ پریشان تھی اور لیلٰی اسے کسی نہ کسی

طریقے سے خوش کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی

بس میری جان تھوڑی دیر انتظار کر لو پھر دیکھنا کیسا سرپرائز ملے گا تمہیں

وہ اٹھتے ہوئے بولی تو مہرش بھی اس کے ساتھ ہی اٹھی

کہاں جا رہی ہو تم وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

تم میرے ساتھ آؤ کہیں آؤٹنگ کرتے ہیں مہرش اس کے ساتھ باہر آنے لگی تو لیلیٰ

نے نامیں سر ہلایا

سوری جانو لیکن آج میں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ ڈیٹ پر جارہی ہوں تمہارے

ساتھ نہیں آسکتی ہم دونوں بعد میں چلیں گے لیلیٰ نے فوراسے اسے بتایا تو مہرش

مسکرادی

لیکن ایان تو یہاں ہے ہی نہیں تم کس کے ساتھ جارہی ہوں ڈیٹ پہ وہ اس کے

بوائے فرینڈ کے نام لیتی ہوئی بولی

ایان کے ساتھ میرا بریک اپ ہو چکا ہے وہ بھی دو مہینے پہلے میں نے تمہیں بتایا تھا

اس بارے میں یہ میرا نیو بوائے فرینڈ ہے وہ اس انداز میں بولی کہ مہرش محض اسے

گھور کر رہ گئی

نیو بوائے فرینڈ تم نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کون ہے وہ بتاؤ مجھے وہ

کافی پریشان لگ رہی تھی

اگر بتاؤں تو یقین نہیں کروں گی لیلٰی مسکرائی

یقین کیوں نہیں کروں گی کسے بوائے فرینڈ بنالیا کیا ٹام کروز یہاں آیا ہے تمہارے

لیے وہ بہت ایکسائٹڈ تھی جاننے کے لیے

دامیش شاہ کانام سناہے کبھی وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے اس انداز

میں بولی کہ مہرش کے چہرے پر غصہ نمایاں ہونے لگا

اس کانام لے کر میرا موڈ آف کرناچاہتی ہو وہ غصے سے بولی اور اپنابیگ اٹھائے قدم

تیزی سے آگے بڑھائے

نو بے بی بالکل بھی نہیں میں بھلااپنی جانو کاموڈ کیوں آف کروں گی میں توبس

تمہیں ایک بات بتارہی ہوں

ویسے مجھے یہ بوائے فرینڈ کچھ زیادہ پسند نہیں ہے آج وہ مجھے ڈیٹ پر لے کر جارہا

ہے اور پھر وہ میری برتھ ڈے پر آئے گا

اور پھر میں اپنی پارٹی میں اس کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ مار کر بریکپ کروں گی

بڑی محفل میں جب اس کی انسلٹ ہو گی تب میری سہیلی کو خوشی ملے گی اسے

سکون ملے گا

اتنے دنوں سے اس کا جو موڈ آف ہے وہ ٹھیک ہو جائے گا وہ مسکراتے ہوئے بولی تو

مہرش کو اپنی سہیلی پر بے حد پیار آیا

میری جان کیا تم یہ سب کچھ میرے لئے کر رہی ہوں وہ بہت خوشی سے بولی

اور کس سے اتنا پیار کرتی ہوں تمہاری اداسی دور کرنے کے لئے میں ایکشن کا ری

ایکشن دوں گی کیوں کہ آج اس لانچ کے بعد اور پھر اس ویک میں اس کے اتنے

قریب چلی جاؤں گی کہ وہ پارٹی میں بھی میرے اتنے ہی قریب آنے کی کوشش

کرے گا

اور پھر جب اتنے بڑے بزنس ٹائیکون کی پوری پارٹی میں انسلٹ ہو گی تو وہ کسی کو

منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا ہر چینل پر اس کے بے عزتی کی خبریں چل رہی

ہو گی جتنی تمہاری انسلٹ ہوئی اس سے ڈبل اس کی نہ کروائی تو میرا نام ام لیلیٰ

ثقلین ملک نہیں اور پھر ہم دونوں پارٹی کریں گے

وہ مہرش کو دیکھ کر بولی جس کا خوبصورت چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا

آئی لو یو آئی لو یو سوچ وہ اس کے گلے لگتی چہکتی ہوئی بولی

ooooo

اپنی طبعیت کی خرابی کو وہ صبح سے محسوس کررہی تھی لیکن دامیش کو نہیں بتایا

لیکن اب ان کی حالت اور زیادہ خراب ہو رہی تھی

وہ گاڑی میں واپس آرہے تھے جب انہیں محسوس ہوا کہ اب ان کی طبیعت سنبھل

نہیں سکتی انہوں نے رضوان سے پانی مانگا

جبکہ ان کی خراب طبیعت کو نوٹ کر کے رضوان بے حد پریشان ہو چکا تھا

کیا ہوا بی بی.جی آپ کی حالت بہت خراب لگ رہی ہے مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ

رہی کہیں تو گاڑی ہسپتال کی طرف موڑلوں

وہ پریشانی سے ان سے پوچھنے لگا

بیٹا۔۔۔پانی لے آؤ۔۔۔وہ بہت مشکل سے لفظ ادا کر پارہی تھیں

اپنی طبیعت کی خرابی تو وہ یتیم خانے سے نکلتے ہوئے ہی محسوس کر چکی تھی لیکن اتنی

تکلیف ہو جائے گی اس بات کا انھیں بالکل اندازہ نہیں تھا

انہیں اپنی بائیں جانب درد محسوس ہوا تھا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے وہ اس درد کو کم

کرنے کی کوشش کرنے لگی جب کہ رضوان بری طرح سے گھبرا کر آس پاس کسی

دکان کو تلاش کرنے لگا تا کہ وہ انہیں پانی لا کر دے سکے

بی بی جی لگتا ہے پچھلی گلی میں کوئی دکان ہے میں ابھی پانی لے کے آتا ہوں آپ پلیز

گاڑی سے مت نکلیے گا۔ میں بس ایک ہی منٹ میں واپس آ جاؤں گا

وہ ان سے کہتا بھاگتے ہوئے پچھلی گلی میں غائب ہو گیا جبکہ درد ان کے بس سے باہر

ہو گیا

oooo

وہ آج زیادہ لیٹ ہو گئی تھی بابا یقیناً گھر پہ اس کا انتظار کر رہے ہوں گے وہ جلدی

جلدی بھاگ کر گھر کی جانب جا رہی تھی جب آگے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک گاڑی

کھڑی نظر آئی

جس میں ایک عورت بری طرح سے تڑپ رہی تھی

یااللہ رحم وہ بھاگتی ہوئی اس گاڑی کے پاس آئی ایک بوڑھی عورت اپنے دل پہ ہاتھ

رکھے بری طرح سے مچل رہی تھی پریا نے فوراً دروازہ کھولا اور اس عورت کو دیکھنے

لگی

کیا ہوا ہے آپ کو آپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب لگ رہی ہے آپ کے ساتھ

کون ہے یا اللہ رحم وہ عورت کچھ بھی بول نہیں پا رہی تھیں

پریہ نے ان کے سینے پہ ہاتھ رکھا وہ انہیں اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اٹھ

نہیں پا رہی تھی تکلیف سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے کچھ بھی بولا نہیں جا

رہا تھا

تب ہی ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا

بی بی جی پانی لیں یہ پانی وہ بہت زیادہ گھبرایا ہوا تھا پریہ کو اس کی حالت دیکھ کر سمجھ آ

گیا تھا کہ وہ اس عورت کا ڈرائیور ہے اور اس عورت کی وجہ سے بے حد خوفزدہ ہے

بھیا مجھے لگتا ہے ان کے دل میں تکلیف ہے آپ جلدی سے انہیں ہو سپیٹل لے کر

جاؤان کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے

اس سے پہلے کہ طبیعت بگڑ جائے انہیں ہسپتال پہنچانا ہو گا ان کی طبعیت کے پیش

نظر پریہ نے کہا

بہن میں کیا کروں میں ان پڑھ ہوں مجھے کسی چیز کی سمجھ نہیں ہے میں کیسے

سنبھالوں گا ہسپتال والے ہزار سوال کریں گے اور ہسپتال تو یہاں سے بہت دور

ہیں اگر صاحب جی کو فون کر کے بتایا تو وہ مجھے جان سے مار ڈالیں گے اس کے ہاتھ

بری طرح سے کانپ رہے تھے

دیکھیں بھائی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے آپ جلدی سے گاڑی سٹارٹ کریں

میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں باقی اللہ رحم کرے گا

اس طرح کسی انجان کے ساتھ جاتے ہوئے پریا پریشان تو تھی لیکن وہ انسانیت

چھوڑ نہیں سکتی تھی آج اگر وہ اس عورت کو یوں ہی تڑپتے مچلتے چھوڑ دیتی تو شاید اللہ

اسے کبھی معاف نہ کرتا وہ انسانیت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس شخص کے ساتھ

جانے کو تیار ہو گئی

بھائی آپ کس طرف جا رہے ہیں ہم کسی بڑے ہسپتال میں پہنچتے ہوئے بہت دیر کر

دیں گے آپ انہیں کسی بھی ہسپتال لے جائیں یہی پاس میں ایک ہسپتال ہے

پلیز وہاں چلیں

بہن آپ ہمارے صاحب کو نہیں جانتی وہ ان چھوٹے ہسپتالوں میں نہیں جاتے

فی الحال ہمیں انکی جان بچانی ہے ان کا اسٹینڈر نہیں دیکھنا فی الحال ان کی جان اہمیت

رکھتی ہے اگر اس بڑے ہسپتال میں پہنچنے سے پہلے ان کی جان چلی گئی تو کیا جواب

دیں گے آپ اپنے صاحب کو جلدی سے گاڑی دوسری طرف موڑ دیں تا کہ ہم

جلدی ہسپتال پہنچ سکیں

اس کی بات پر وہ غصے سے بولی تو ڈرائیور نے فوراہی گاڑی اس ہسپتال کی طرف موڑ

دی

یہ لڑکی بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی کسی بڑے ہسپتال تک پہنچتے ہوئے ان کی جان بھی جاسکتی تھی اور وہ اتنا بڑا رسک نہیں اٹھا سکتا تھا

oooo

لیلی آپ یہاں آئیں مجھے بہت خوشی ہوئی یقین مانے آج آپ نے میری تنہائی بانٹ لی وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو لیلیٰ کو اپنا دل بے ترتیبی سے دھڑکتا ہوا محسوس ہوا ایسا تو اس نے کبھی ایان کے وقت بھی محسوس نہیں کیا تھا

وہ اور ایان ایک دوسرے کے کافی زیادہ قریب تھے دونوں کا رشتہ اگلے لیول کی طرف بڑھ رہا تھا

جب اسے محسوس ہوا کہ ایان اس کے معیار کے مطابق نہیں ہے

ایان کا روک ٹوک کرنا اسے بے باک ڈریسنگ کرنے سے روکنا اس کی نظر میں

تنگ نظری تھی جس کے بعد اس نے ایان سے بریک اپ کرنا ہی بہتر سمجھا

تقریبا دو ماہ سے وہ اس کے ساتھ ہر قسم کا رابطہ ختم کر چکی تھی اور وہ پاکستان چھوڑ کر

جا چکا تھا

وہ دونوں ہی بہت امیر فیملی سے تعلق رکھتے تھے ایسے رشتے بنانا اور توڑنا ان کے

لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی

آپ نے بلایا تو میں کیسے نہیں آتی میں آپ کی بہت بڑی فین ہوں ایک سال سے

آپ کو فالو کر رہی ہوں مجھے تو یہاں آنا ہی تھا آپ کے ساتھ لنچ کرنا میرے لئے

خوش قسمتی ہے۔وہ مسکراتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ

مضبوطی سے رکھ دیا

لیلیٰ میں نے آج تک کسی سے دوستی نہیں کی مجھے ایک دوست چاہئے جو مجھے سمجھتی

ہو مجھے جانتی ہو میرے ساتھ وقت گزارے جسے میں بور انسان نہ لگوں

میں تنگ آچکا ہوں اپنی روٹین سے سوچتا ہوں کے کیا ہے میری زندگی۔اور کب

تک میں گزاروں گا یہ بے رونق زندگی

مجھے ایک ساتھی چاہیے ایک دوست چاہیے جس سے میں اپنی ہر پریشانی کو شیئر کر

سکوں کیا تم میری دوست بنو گی

وہ اس کا ہاتھ تھامیں بے حد عاجزی سے پوچھ رہا تھا لیلیٰ کا تو دل چاہا کہ اس کے

قدموں میں بچھ جائے

کیوں نہیں دامیش میں تمہاری دوست بنوں گی میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں

۔ تمہیں جب بھی کسی دوست کی ضرورت ہو تو مجھے کہہ سکتے ہو

وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولی تو دامیش محض مسکرا کر اسے شکریہ کہنے لگا

لیلیٰ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کے دماغ کے ساتھ کس طرح سے

کھیل رہا ہے

oooo

ڈاکٹر داؤد بہت خوشی ہوئی کہ آپ ہمارے چھوٹے سے ہسپتال میں آئے اگر آج

آپ وقت پر نہ آتے تو شاید ان کی جان نہیں بچ سکتی تھی آپ نے ہم پر بہت بڑا

احسان کیا ہے ڈاکٹر اسامہ اسے دیکھتے ہوئے بولے

میں نے آپ پر یا کسی اور پر کوئی احسان نہیں کیا صرف اپنا فرض نبھایا ہے اور ہسپتال

چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا بس یہاں جان بچائی جاتی ہے اور یہ تو اللہ کی طرف سے ایک

تحفہ ہے کیونکہ اس علاقے میں اور کوئی ہسپتال نہیں آپ بہت نیک کام کر رہے

ہیں وہ ان کے ساتھ چلتے ہوئے بولا

بس ہم نے تو ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے کامیابی تو اللہ نے دی ہے

اور ان شاء اللہ اللہ اور کامیابی دے گا ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں آپ اپنا خیال

رکھیے گا

وہ مسکرا کر نکلنے ہی والا تھا کہ سامنے اس کی نظر آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑے

دامیش کے ڈرائیور پر پڑی

جو بہت زیادہ بوکھلایا ہوا تھا

وہ تیزی سے اس کی جانب آیا تھا۔یقیناً اس بیچارے کو اس کی ضرورت ہو سکتی تھی

۔اور ویسے بھی وہ ذرا ذرا سی باتوں پر بری طرح سے گھبرا جاتا تھا

کیا ہوا رضوان تم یہاں کیا کر رہے ہو خیریت تو ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ

فوراً اٹھ کر سلام کرنے لگا

وعلیکم سلام تم یہاں کیا کر رہے ہو کون ہے ہسپتال میں داؤد کی عادت تھی کہ وہ ہر

انسان کا خیال رکھتا تھا وہ سب سے بہت الگ تھا اس کے لیے کیا غریب کیا امیر سب

برابر تھے

اور یہاں پر بھی وہ صرف اور صرف رضوان کی مدد کے لیے ہی آیا تھا اس کی جگہ

اگر دامیش شاہ ہوتا تو نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتا لیکن وہ نہیں کر سکتا تھا اس کا

دل اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتا تھا

صاحب جی اندر بی جی ہیں راستے میں اچانک ہی ان کی طبیعت خراب ہو گئی مجھ

سے پانی مانگا تو جب تک میں پانی لے کر آتا ان کی طبیعت مزید خراب ہو گئی

ڈاکٹروں نے کہا کہ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے

وہ تو شکر ہے اللہ کا یہ بی بی انہیں میرے ساتھ یہاں تک آئی اور انہوں نے ڈاکٹر کو

سب کچھ سمجھایا مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا اگر ہمیں تھوڑی سی دیر ہو جاتی تو بی

بی جی نہیں رہتی وہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

جب کہ دادی کی اس حالت پر وہ بھی پریشان ہو گیا تھا

تم نے دامیش کو بلایا یہاں وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولے تو رضوان نے نہ میں

سر ہلایا

نہیں صاحب جی میں نہیں بھلا سکتا اور نہ ہی میں بلاؤں گا اگر میں نے بلایا تو صاحب

غصہ ہوں گے اور مجھے گولی مارنے میں بھی ایک منٹ نہیں لگائیں گے

اگر دادی کو کچھ ہو گیا تو صاحب جی مجھے نہیں چھوڑیں گے وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھا

رضوان کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نا میں خود اسے بتا دوں گا تم یہاں بیٹھو آرام سے

تمہیں تو بخار ہو رہا ہے رضوان اتنی ٹینشن کیوں لے رہے ہو میرے بھائی سب

ٹھیک ہے اور جو ٹھیک نہیں ہے وہ ہم ٹھیک کر لیں گے وہ اسے دیکھتے ہوئے نرس کو

آواز دینے لگا

اس کی طبیعت خراب ہے آپ پلیز اسے کوئی میڈیسن دیں

اس نے نرس سے کہہ کر رضوان کو زبردستی اندر بھجوایا جبکہ پریا خاموشی سے اسے

دیکھ رہی تھی ۔اسے یہ شخص کافی اچھا لگا تھا جو اپنے نوکر کی بھی اتنی فکر کر رہا تھا

اس نے وائٹ کوٹ پہنا تھا مطلب کہ وہ یہاں ڈاکٹر تھا۔رضوان کو بھیج کر وہ اس کی

طرف متوجہ ہوا

تھینک یو سو مچ بہنا آپ نے آج ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے اگر آپ ساتھ نہ ہوتی تو

شاید رضوان یہ سب سنبھال نہیں پاتا ہم آپ کے بہت شکر گزار ہیں میں ابھی

پیشنٹ کے گھر والوں کو فون کرتا ہوں اس کے بعد آپ گھر چلی جانا

ہماری وجہ سے آپ کو بہت مصیبت اٹھانی پڑی وہ اخلاقیات سے بات کرتے ہوئے

بولا تو پریہ مسکرائی

شکریہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تو میرا فرض ہے اور ان شاءاللہ ایک دن آپ

کے فرائض سرانجام دوں گی وہ مسکراتے ہوئے بولی ڈاکٹر اسے شروع سے پسند

تھے اور وہ خود بھی ڈاکٹر بننا چاہتی تھی اس کے انداز پر داؤد مسکرا دیا

ان شااللہ ضرور آپ کا حوصلہ اس بات کی گواہی ہے کہ آپ انشاءاللہ ضرور ڈاکٹر بنے گی اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو آپ بلا جھجک میرے ہسپتال میں آکر مجھ سے پوچھ سکتی ہیں وہ اپنا کارڈ اسے تھماتے ہوئے بولا

ان شاءاللہ ضرور تھینک یو سوچ پریا نے خوشی سے اس کا کارڈ تھام لیا

اگر مائنڈ نہ کریں تو تھوڑی دیر یہاں رو کیں تب تک میں ڈاکٹر سے مل کے آتا ہوں اور پیشنٹ کی فیملی کو بھی فون کر کے بتانا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو پریا نے ہاں میں سر ہلایا

ٹھیک ہے آپ جائیں آرام سے فون کر کے آئیں اور تب تک میں یہی بیٹھتی ہوں

اس کے کہنے پر وہ مسکرا کر وہاں سے نکلا

جب اچانک آپریشن تھیٹر سے نرس باہر نکلی

میم آپ جلدی سے یہ دوائی لے کر آئیں نیچے سٹور سے پشنیٹ کو اس کی ضرورت

ہے کنڈیشن زیادہ خراب ہو رہی ہے

نرس ایک پرچی اس کے ہاتھ میں تھماتی ہوئی واپس اندر بھاگ گئی

جبکہ پیشنٹ کی کرٹیکل حالت کو سوچتے ہوئے وہ فورن اسٹور کی طرف بھاگ گئی

تھی

تاکہ جلدی سے جلدی وہ میڈیسن آپریشن تھیٹر میں پہنچا سکے

oooo

وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی میڈیسن لے کر واپس آئی تھی اس کے پاس پیسے کم پڑ گئے

تھے لیکن اس نے کہا کہ پیشنٹ ڈاکٹر داؤد کی کچھ لگتی ہیں جس پر سٹور والے نے

فوراہی دوائی اس کے حوالے کردی

وہ شکر کا کلمہ پڑھ کر تیزی سے اوپر آرہی تھی جب اچانک ہی سامنے سے آتا وجود

اس سے ٹکرایا وہ چٹان سا وجود اسے بری طرح سے ہلا کر رکھ گیا تھا اس کی آنکھوں

کے سامنے تارے ناچنے لگے

۔ یااللہ رحم وہ اپنا سر مسلتے ہوئے سامنے دیکھ رہی تھی

سامنے والے کے ہاتھ میں موجود کولڈ کافی اس کے قیمتی کپڑوں کو برباد کر چکی تھی

وہ آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے وہ بے حد غصہ سے اسے دیکھ رہا تھا

وہ شکل سے ہی کافی مغرور لگتا تھا پریا کو یقین تھا کہ وہ ضرور اسے سنانے والا ہے وہ

جلدی ہی اس سے معافی مانگ کر وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی بس ایک بار

میڈیسن آپریشن تھیٹر تک پہنچا دے پھر وہ اس شخص سے لڑنے کے لیے بھی تیار

تھی

ایم ریلی سوری مجھے جانا ہے میرا جانا ضروری ہے میں بعد میں آپ سے معافی مانگ

لوں گی وہ بس اتنا کہہ کر جانے والی تھی کہ سامنے والے نے اس کا بازو تھام کر اسے

اپنی جانب کھینچ لیا

سوری کی بچی حالت دیکھی ہے میری شرٹ کی کیا حال کر دیا ہے تم نے تمہیں چلنے

کا سنس نہیں ہے

پتانہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں منہ اٹھا کر چلنے پھرنے کی تمیز نہیں ہے

اپنی حرکت کی طرف غور کرو تمہیں چاہیے کہ تم یہاں مجھ سے معافی مانگو اور تم

بھاگ رہی ہو۔اس طرح سے انسان اپنی غلطیوں سے بھاگ سکتا ہے لیکن کامیاب

کبھی نہیں ہو سکتا تمہیں اندازہ بھی ہے یہ شرٹ کتنے کی تھی جسے تم نے ایک سیکنڈ

میں برباد کر دیا۔وہ بے حد غصے سے گھورتے ہوئے بولا

دیکھیں میرا جانا بہت ضروری ہے وہ اندر بہت زیادہ بیمار ہیں یہ میڈیسن ان تک

پہنچانا بہت ضروری ہے ورنہ ان کی حالت خراب ہو سکتی ہے وہ اسے سمجھاتے

ہوئے بولی

میں یہ سب کچھ سننے کے موڈ میں نہیں ہوں جلدی سے معافی مانگو وہ بھی ہاتھ جوڑ

کر سر جھکا کر اس طرح سے تم یہاں سے جا ہی نہیں سکتی

وہ کسی بھی طرح اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا

دیکھیں پلیز آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اندر پیشنٹ بیمار ہے مجھے بس

ایک منٹ دے دیں میں یہ میڈیسن دے کر واپس آجاتی ہوں پر یہ کو اس کی باتوں

پر غصہ آنے لگا تھا

بند کرو یہ فضول باتیں اور معافی مانگو ۔ وہ اپنی ضد پر قائم تھا

کیا آپ کا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا اندر وہ عورت مر رہی ہے اور آپ اپنی انا کی

تسکین کے لیے مجھے جھکانا چاہتے ہیں

پریا کو اچھا خاصا غصہ آگیا تھا اس بد دماغ شخص پر

بکواس بند کرو اور میں نے کہا معافی مانگو اپنی غلطی کی وہ اس کا بازو مزید غصے سے

جکڑتے سرد لہجے میں بولا

آخر اس لڑکی میں ایسی بھی کون سی اکڑ تھی کہ وہ اس سے معافی نہیں مانگ سکتی تھی

۔اب تو اسے جھکائے بغیر وہ اسے جانے کی اجازت دے ہی نہیں سکتا تھا

مجھے کوئی مطلب نہیں ہے کوئی جی رہا ہے یا مر رہا ہے مجھے بس اتنا پتا ہے کہ تمہاری

وجہ سے میری شرٹ کا یہ حال ہے یا تو ابھی کے ابھی اس شرٹ کی قیمت ادا کرو

ورنہ سر جھکا کر معافی مانگو

اللہ۔۔کیسا انسان ہے۔بے حسی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے پریہ سوچ کر رہ گئی

فائن بتائیں کیا قیمت ہے آپ کے شرٹ کی

ایسے گھٹیا شخص سے معافی مانگنے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

تمہاری اوقات سے باہر۔۔۔۔وہ تمسخرانہ انداز میں مسکراتا ایک جملہ ادا کر گیا

جس پر پریا کو اس شخص سے مزید چڑ محسوس ہوئی

اس شرٹ کی قیمت ادا کرنا تمہارے بس کی بات نہیں اس لیے سر جھکاؤ معافی مانگو

کیونکہ یہاں سے تم اسی کنڈیشن میں جاسکتی ہو۔وہ مغرورانہ انداز میں کہتا اس کے

جواب کا انتظار کر رہا تھا

پریا کا دل چاہا کہ ایک رکھ کر لگادے اس کے خوبصورت چہرے پر یہ شکل سے جتنا

خوبصورت دل سے اتنا ہی بدصورت تھا

اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اندر وہ عورت اپنی جان سے جا رہی ہے

لیکن پر یہ اتنی بے حس نہیں تھی وہ اس کی شرٹ کی قیمت ادا نہیں کر سکتی تھی لیکن

معافی مانگ سکتی تھی کیوں کہ یہاں سوال اس کی انا اس کی عزت نفس کا نہیں بلکہ

اس عورت کی زندگی کا تھا

میری وجہ سے آپ کی شرٹ گندی ہوئی میں شرمندہ ہوں ٹھیک کہا آپ نے آپ

کی شرٹ کی قیمت میں ادا نہیں کر سکتی اس لئے مجھے میرے رویے پر معاف کریں

اور جانے دیں اگر میں نے یہ میڈیسن اندر نہیں پہنچائی تو ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا

ہے وہ اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی نہ جانے کیوں اس چھوٹی سی لڑکی کو جھکا کر

دامیش شاہ کو الگ ہی سکون ملا تھا

اس کے چہرے پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ تھی۔ لیکن وہ اس لڑکی کو اتنی

آسانی سے معاف تو ہر گز نہیں کرنا چاہتا تھا

میں نے سر جھکا کر معافی مانگنے کے لئے کہا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا پریا نے

ایک نظر غصے سے دیکھا اس کا غصہ بھی اسے سکون دے رہا تھا

اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتا داؤد بھاگتے ہوئے اس کے پاس آیا

شکر ہے دامیش تم آگئے دادی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔انہیں گاڑی میں

ہارٹ اٹیک ہوا ہے وہ تو شکر ہے کہ مس پریہ نے وقت رہتے انہیں ہسپتال پہنچایا

ورنہ پتا نہیں آج کیا ہو جاتا ڈاکٹر داؤد نے پریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو

دامیش اسے دیکھ کر رہ گیا

مطلب کے وہ جس عورت کے مرنے کی بات کر رہی تھی وہ اس کی اپنی دادی تھی

۔پریہ بنا اس کی جانب دیکھے آگے بڑھ چکی تھی

جبکہ وہ صرف خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ لیکن زیادہ دیر شرمندہ

رہنا اسے آتا کہاں تھا وہ اس کا احسان چکا دے گا سوچ کر وہ سر جھٹک گیا

پھر اسے نظر انداز کرتا داود کے ساتھ دادی کی خیریت معلوم کرنے چلا گیا ۔لیکن

ڈاکٹر نے اسے اندر آنے سے منع کر دیا جبکہ داود دادی کو دیکھنے جا چکا تھا

وہ لڑکی دادی کے روم کے باہر سے اپنا بیگ اور کچھ ضروری چیزیں اٹھا رہی

تھی۔اتنے میں داود بھی دادی کو دیکھ کر واپس باہر آگیا

ٹھیک ہے اب میں چلتی ہوں آپ اپنی پیشنٹ کا خیال رکھیے گا وہ اس کے بجائے داؤد

کو مخاطب کرتے ہوئے بولی

اس کا نظر انداز کرنا دامیش کو اندر تک جلا گیا تھا

وہ جانے لگی تو دامیش نے اسے پیچھے سے پکڑ کر روک لیا

یہ رکھ لو تمہاری نیکی کی قیمت اپنی جیب سے چند 5000 ہزار کے نوٹ نکال کر

اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا

پریا نے ایک نظر اس بے مروت شخص کو دیکھا تھا جو اس کی نیکی کی قیمت ادا کر رہا تھا

ان پیسوں سے آپ اپنی دادی کا صدقہ دیجئے گا اور ہو سکے تو ان کا خیال رکھیے گا تا کہ

دوبارہ ان پر یہ وقت نہ آئے

مجھے آپ کے ان پیسوں کی ضرورت نہیں ہے اگر میرے دل میں آپ کے جیسے

خود پسندی ہوتی تو ضرور کہتی کہ تھینک یو بولیں مجھے

لیکن میں ایسا بھی نہیں کہوں گی کیونکہ مجھے آپ کے تھینک یو کی بھی ضرورت

نہیں ہے

کیوں کہ کچھ الفاظ احساس کے ساتھ بولے جاتے ہیں لیکن کچھ دیر پہلے مجھے یہ

احساس ہوا کہ آپ کے اندر احساس نام کی کوئی چیز نہیں ہے

آپ کے اندر درد تو تب جگا جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ اندر موجود عورت آپ کی

دادی ہے ورنہ آپ کے لئے آپ کی معافی اہمیت رکھتی تھی

آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی جیتا ہے یا مرتا ہے

اور ایسے لوگوں کے لئے میں اپنے الفاظ ضائع نہیں کرتی

وہ غصے سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جو دل میں آیا سنا گئی

جبکہ دامیش کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

کچھ بھی الٹا سید ھا مت سوچ یار بے چاری نے بہت مشکل سے سب کچھ ہینڈل کیا

ہے ورنہ رضوان کو تو تیرے ڈر سے بخار چڑھ گیا تھا

داؤد اس کا دھیان اس لڑکی سے ہٹانا چاہتا تھا جو سچ میں ایک بہت مشکل کام تھا

ooooo

دامیش ایک ہفتے سے دن رات گھر پر تھا زیادہ وقت دادی کے کمرے میں ہی گزارتا

تھا دادی اس کے ساتھ اپنی باتیں کرتیں کافی جلدی ریکور کر چکی تھیں

لیکن ڈاکٹر نے انہیں اکیلے چھوڑنے سے بالکل منع کر دیا تھا ہر وقت ان کا کسی نہ کسی

کے ساتھ ہونا بہت ضروری تھا

ان کی حالت کبھی بھی خراب ہو سکتی تھی اور دامیش کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا

چاہتا تھا اس لیے پچھلے ایک ہفتے سے وہ ہر وقت ان کے ساتھ ایک نرس کا انتظام

کر چکا تھا جو ہر وقت ان کے ساتھ رہے

دادی نے تو بہت منع کیا تھا کہ انہیں کسی نرس کی ضرورت نہیں وہ پہلے بھی اکیلے

رہتی ہیں انہیں کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن اس نے اپنا فرض نبھایا اسے عورت

کے وجود سے چڑ ہونے کے باوجود بھی وہ ان کے لیے نرسز کا انتظام کر چکا تھا

آج پورے ایک ہفتے کے بعد وہ خود آفیس جانے والا تھااور رات کو پارٹی بھی تھی تو

وہاں جانا بھی بہت ضروری تھا کیونکہ وہ لیلی کو پچھلے ایک ہفتے سے تقریباً مکمل

نظر انداز کر چکا تھا

آفس جانے سے پہلے اس نے سختی سے اپنے ایک ملازم کو نرسز کو چند باتیں

سمجھانے کا کہہ دیا تھاوہ توان نرسوں کے منہ بھی نہیں لگنا چاہتا تھا عورت ذات سے

بات کرنا بھی وہ اپنی توہین سمجھتا تھا

یہ الگ بات تھی کہ آج وہ ایک لڑکی کی ہی برتھ ڈے پارٹی پر جانے والا تھا ام لیلیٰ

ثقلین ملک کی برتھ ڈے پارٹی تھی جو ایک بہت بڑے پیمانے پر منعقد کی گئی تھی

وہ اس پارٹی کا اسپیشل گیسٹ تھا جسے وہ خود اس کے آفیس میں آکر انوائٹ کر گئی تھی

۔اسے اگلے ہی دن ان دونوں کی ملاقات ایک ہوٹل میں ہوئی تھی دونوں نے بے تکلف ماحول میں لنچ کیا تھا اس نے خود بھی لیلیٰ کو غلط فہمیوں کی دیوار بلند کرنے کی اجازت دے ڈالی تھی

وہ اس کے ساتھ کافی بے تکلف اور بے باک ہو چکی تھی۔ جبکہ دامیش اسے بالکل نارملی ہینڈل کر رہا تھا جیسے اس کا قریب آنا اس کا چھونا اسے بہت اچھا لگتا تھا

اسی لیے لیلی بھی اپنی غلط فہمیوں کی دیوار بہت بلند کر چکی تھی فی الحال وہ صرف اپنی سہیلی کا بدلہ لینا چاہتی تھی لیکن اس شخص میں کچھ تو ایسا تھا کہ وہ اس میں کھوتی ہی چلی جارہی تھی وہ یہ ساری باتیں اپنی سہیلی کو نہیں بتا سکتی تھی اسی لیے اپنے آپ میں ہی اپنی دل لگی کو چھپائے بیٹھی تھی

لیکن وہ چیل کی نظر رکھنے والا اچھے طریقے سے سمجھتا تھا کہ لیلیٰ اس کے بارے میں

کیا سوچ رہی ہے اور اس کے دماغ میں اس کے لئے کیا چل رہا ہے

اور وہ اس بات سے بھی اچھے سے باخبر تھا کہ وہ اس کے دماغ سے دل تک کی رسائی

حاصل کر چکا ہے لیکن وہ اتنی آسانی سے لیلیٰ کو جیتنے نہیں دے سکتا تھا لیلیٰ یہ سوچ

رہی تھی کہ وہ اس کے ارادوں سے انجان ہے

اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس کے دماغ میں چلنے والی ہر سازش کو بخوبی

سمجھتا ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ جس دامیش کے ساتھ کھیلنے کی کوشش

کر رہی ہے وہی دامیش شاہ خود اس کے دماغ سے کھیل رہا ہے

لیکن آج وہ اس محفل میں ظاہر کرنے والا تھا کہ وہ کس طرح سے اس کو اسی کے کھیل میں بری طرح پھنسا چکا ہے

رات پارٹی میں کیا ہونے والا ہے لیلیٰ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا لیلی اسے دو بار فون کر کے بتا چکی تھی کہ آج وہ اس کی پارٹی میں نہیں آیا تو وہ اس سے سخت خفا ہو جائے گی جس پر دامیش نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ وقت پر پہنچ جائے گا

دادی کو ملازموں کے حوالے کر کے انہیں سختی سے بہت ساری ہدایات دے کر وہ پارٹی میں جانے کے لئے ایک دم تیار تھا

دادی کافی خوش تھی کہ آخر وہ بھی اب گھر سے باہر نکلنے لگا ہے کیونکہ جب سے

دادی بیمار ہوئیں تھیں اس نے اپنے آپ کو قید کر لیا تھا وہ اپنی محبت ظاہر نہیں کرتا

تھا لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ دادی کو بے پناہ چاہتا تھا

شاید اسے اظہار کرنا آتا نہیں تھا لیکن وہ دادی کے لئے پریشان تھا اس کے بعد دادی

نے خود ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہیں

بڑے سے بڑا ڈاکٹر ہر روز صبح شام انہیں چیک کرنے کے لئے آتا تھا ان کا کہنا تھا کہ

ہسپتال کے ماحول میں انہیں گھٹن محسوس ہوتی ہے صرف ان کے لئے دامیش نے

ان کے لیے 24 گھنٹے ڈاکٹرز کی ٹیم تیار کر لی تھی۔ جو ہر وقت ان کی خدمت میں

حاضر رہتی

ان کی بیماری کی خبر میڈیا سے بھی چھپی ہوئی نہیں تھی ہر بڑے چینل پر دامیش کی

دادی ہارٹ اٹیک کی خبر پھیل چکی تھی

جہانگیر شاہ بھی آئے تھے انہیں دیکھنے کے لئے اپنی بیٹی اور بیوی کے ساتھ لیکن

دامیش نے کہہ دیا کہ وہ سو رہی ہیں اور وہ ان کی نیند ہرگز خراب نہیں کر سکتا

جہانگیر صاحب کافی دیر بیٹھ کر ان کی نیند پوری ہونے کا انتظار کرتے رہے

جب کہ اس طرح سے وہاں بیٹھنا مسز جہانگیر اور مہرش کو اپنی توہین ہی لگی تھی

ایک تو اپنی اتنی بڑی پارٹی چھوڑ کر یہاں آئے تھے اور یہاں اس دامیش نے انہیں

دادی کی طرف دیکھنے بھی نہ دیا

بلکہ وہ تو ان کے پاس بیٹھا بھی نہیں بلکہ انہیں لانچ میں بٹھا کر خود اپنے کمرے میں

چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو حیران ہو کر کہا ارے آپ لوگ ابھی تک یہی

ہیں گئے نہیں میں نے کہا نہ تھا دادی فی الحال نہیں مل سکتی آپ بعد میں آ جائیں اس

کا انداز مذاق اڑانے والا تھا مہرش تو غصے سے پیر پٹکتی اگلے ہی لمحے وہاں سے واک

آؤٹ کر گئی تھی

جب کہ مسز جہانگیر نے جتانے والے انداز میں کہا تھا

اور بے عزتی کروانے کا ارادہ ہے یا گھر چلیں جہانگیر صاحب ہاں میں سر ہلا کر اٹھ

گئے جبکہ ان کی بے عزتی کر کے دامیش کو ایک الگ ہی سکون ملا تھا

اس نے مروت بھی نہیں نبھائی تھی

یہ سب کچھ خود بڑے مزے سے دادی کو بتایا تھااور ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گیا

تھادادی نے اسے سمجھایا کہ یہ ٹھیک بات نہیں ہے تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

لیکن اس کو کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ وہ یہ سب کچھ کر کے بہت خوش تھا

oooo

وہ سارے اخبارات کھنگال چکی تھی ہر نوکری کے ایڈ پر اعلی تعلیم یافتہ لوگوں کی

ضرورت تھی کہیں پر بھی اس کی جگہ نہیں بنتی تھی

دوسری لائبریری میں اسے نوکری تو مل رہی تھی لیکن اس کے پیسے اتنے کم تھے

کہ اس طرح گزارا کرنا ناممکن تھا

ایسے میں اسے ایک دوسری جاب کی ضرورت تھی جو اس کی مشکلات میں آسانیاں

پیدا کر سکے

حالات مشکل سے مشکل ترین ہوتے جا رہے تھے بہت کوشش کے باوجود بھی وہ

ہر چیز کو ہینڈل نہیں کر پا رہی تھی بابا نے کہا کہ تم اپنی صحت کا خیال رکھو میں اب

ٹھیک ہوں لیکن بابا کی بگڑتی حالت اس سے چھپی ہوئی نہیں تھی

بابا کی دوائیاں ختم ہو چکی تھی اور اسے کہیں سے کوئی وسیلہ نہیں مل رہا تھا اپنی

دوست سے اس نے کچھ پیسے ادھار لیے تھے جو اسے اگلے مہینے تک واپس کرنے

تھے

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اگر نوکری نہ ملی تو وہ پیسے کہاں سے واپس کرے گی اور بابا

کی دوائیوں کے خرچہ کیسے اٹھائے گی

بابا اس کی پریشانی کو اچھے سے سمجھ رہے تھے لیکن وہ خود بستر پر اتنی بری حالت میں

پڑے تھے کہ اپنی بیٹی کی آسانی کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ پریا کی مشکل

آسان کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے بس میں کچھ نہیں تھا کاش وہ اپنی بیٹی کے لیے

کچھ کر سکتے وہ بس آہ بھر کر رہ گئے

کیا زندگی ہے ان کی کہ وہ اپنی بیٹی پر بوجھ بن گئے تھے اب تو تنگ آ کر خدا اسے دعا

مانگتے تھے کہ اب اس لاشے کو اٹھالے اب مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں ہوتا

جبکہ پریا بنا کسی شکوے بنا کسی شکایت کے دن رات ایک کر رہی تھی لائبریری کے

بعد وہ گھر جا کر بچوں کو ٹیوشن دینے لگی

لیکن اس کے بعد بھی حالات میں سدھار آنے کا کوئی نام و نشان نہیں تھا دو تین

جگہ اس کے حساب سے نوکری ملنے کے چانسز تھے

وہ صبح بنا ناشتے کے ہی نوکری ڈھونڈنے نکل پڑی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اللہ بھی اسی کی مدد کرتا ہے جو حوصلہ رکھے وہ حالات سے

ڈرتی نہیں تھی وہ مقابلہ کرنا جانتی تھی اور اس نے خود فیصلہ کیا تھا کہ وہ مقابلہ

کرے گی آخری وقت تک لڑے گی کہیں نہ کہیں کوئی وسیلہ تو بن ہی جائے گا

وہ جانتی تھی وہ اس کے ساتھ بھی کچھ برا نہیں ہونے دے گا اسے یقین تھا اپنی

نمازوں اور بابا کی دعاؤں پر

oooo

اس نے محفل میں قدم رکھا تو محفل اپنی عروج پر تھی لیلٰی بے باکی سے اس کے

قریب آئی اور اسے اپنے گلے لگایا دامیش بھی اسی گرمجوشی سے اس سے ملا تھا

کچھ فیصلے پر مہرش یہ سارا منظر بہت غور سے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

وہ کیسے اس قدر بے تکلف اور بے باک انداز میں اس کی سہیلی باتیں کر رہا ہے

جیسے صدیوں سے جانتا ہو جبکہ اس سے جڑی ہر چیز سے نفرت کرتا تھا تو کیا وہ نہیں

جانتا تھا کہ وہ اس کی دوست ہے

دامیش آؤ میں تمہیں اپنے ڈیڈ سے ملواتی ہوں

وہ اسے زبردستی تھام کر اپنے ساتھ لے گئی جب کہ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر

ملک صاحب بہت خوشی اور گرم جوشی سے اس سے ملے

انہیں کبھی نہیں لگتا تھا کہ وہ ان کی محفل میں شرکت کرے گا۔وہ بے شک ایک

امیر ترین انسان تھے لیکن اس کے باوجود بھی دامیش کے سامنے ان کی کوئی

اوقات نہ تھی

اپنے باپ دادا کی وراثت میں ملی جائیداد سے وہ امیر ترین لوگوں میں شامل ہوتا تھا

لیکن دو سال سے کی گئی اپنی محنت کے بعد اسے ایک الگ پہچان ملی تھی

انہیں وہ بدمزاج اور مغرور انسان لگتا تھا۔ لیکن ان کی بیٹی کے کہنے پر وہ ان کی پارٹی

میں چلا آیا۔ اور ان کی بیٹی اسے کافی پسند بھی کرتی تھی

اگر یہ شخص ان کی بیٹی کا نصیب بن جاتا ہے تو ان کی بیٹی کے نصیب بدل جائیں گے

۔ ہو سکتا ہے کہ اسے بھی لیلیٰ میں انٹرسٹ ہو ورنہ وہ تو عورت ذات سے بھی

نفرت کرتا ہے

اور یہ بات ہر کوئی جانتا ہے لیکن وہ لیلیٰ کے کہنے پر اس پارٹی میں چلا آیا جبکہ اپنی

دادی کی طبیعت کی وجہ سے وہ آج کل کہیں نہیں جا رہا تھا

اور پھر آج سرسری انداز میں ثقلین صاحب نے اپنی بیٹی سے پوچھا کہ دامیش ان کی

پارٹی میں آئے گا یا نہیں تو لیلیٰ نے کہا بابا میں بلاؤں اور وہ نہ آئے ایسا تو ممکن ہی

نہیں اور اس کے انداز پر وہ یہی سمجھے تھے کہ ان کی بیٹی اور دامیش کے درمیان کافی

اچھی انڈرسٹینڈنگ ہے

اور یہ بات ان کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی وہ بہت کچھ سوچ جا رہے تھے یہ

جانے بغیر کہ یہاں اس محفل میں وہ کس مقصد کے لئے آیا ہے یا لیلیٰ نے اسے کس

مقصد سے بلایا ہے

ooooo

ثقلین صاحب آپ کی پارٹی میں دامیش شاہ یہ تو پارٹیز پر جاتا ہی نہیں اور آپ کی

۔ پارٹی میں آنا کوئی عام بات نہیں ہے

آخر چکر کیا ہے ،ہمیں بھی کچھ بتائیں کہیں بیٹی کا رشتہ تو نہیں طے کر دیا عارف

صاحب نے اپنے عزیز دوست سے پوچھا تو وہ مسکرا کر ہنس دیے

ارے نہیں نہیں یار ایسا تو کچھ بھی نہیں میری بیٹی کا دوست ہے ثقلین صاحب نے

اپنی بیٹی کی جانب دیکھا جو دامیش کا سب سے تعارف کروا رہی تھی

پچھلے کچھ دنوں سے وہ اپنے باپ کو دامیش کے بارے میں کافی ساری باتیں بتا چکی

تھی۔جو دامیش کی نیچر کے حساب سے وہ مان نہیں سکتے تھے

اس لیے انہوں نے اپنی لاڈلی کی باتوں پر زیادہ دھیان نہیں دیا تھا لیکن اب ان کو وہ

ساری باتیں سچ لگ رہی تھی

ویسے ابھی میر ایلیٰ کی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے انہوں نے عارف صاحب کے

بات کو غلط تو نہیں کہا تھا

اور ان کا انداز عارف صاحب کو مزید بولنے پر مجبور کر گیا

ارے یار اگر ایسی بات ہے تو میں تو کہتا ہوں کہ اس سے اچھا کچھ ہو ہی نہیں

سکتا دامیش شاہ جیسا امیر کبیر موسٹ پاور فل بزنسمین کے ساتھ رشتہ جڑ جائے

تو انسان کو اور چاہیے کیا

میں تو کہتا ہوں کہ اگر لیلیٰ کی مرضی ہے تو تم انکار مت کرنا بچوں کی ایسی دوستی ہم

بڑوں کا بہت فائدہ کر جاتی ہیں

دامیش شاہ کے ساتھ اپنا نام جوڑنا کوئی عام بات نہیں یہ بندہ انسان کو کہاں سے

۔۔۔۔۔ کہاں لے کر جا سکتا ہے تم جانتے ہی ہو

ان کا انداز سمجھانے والا تھا

۔ارے عارف وہ دونوں صرف دوست ہیں۔۔ تم بہت زیادہ سوچ رہے ہو

تم بھی سوچو اسے مواقعے روز روز نہیں ملتے لیلیٰ اگر سیریس نہیں ہے تو اس کو بولو

کے اب سیریس ہو جائے۔ میں تمہیں ایک اچھا دوست ہونے کے ناتے مشورہ

دے رہا ہوں وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر چلے گئے جبکہ ثقلین کو گہری سوچ میں چھوڑ

گئے

اگرایسا ہو جاتا ہے تو اس سے اچھی اور کوئی بات نہیں تھی لیلیٰ کی زندگی سنبھل سکتی

تھی اور دامیش شاہ کوئی عام انسان نہ تھا اس رشتے سے ان کی ویلیو اور زیادہ بڑھ جاتی

ہر کوئی ان کو اہمیت دیتا اپنے دشمنوں کو وہ منہ کے بل گرا سکتے تھے۔انہیں اس

بارے میں لیلیٰ سے بات کرنی تھی وہ یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتے تھے

اگر ان کی بیٹی دامیش شاہ کو شادی کے لیے منا لے تو انہیں بہت زیادہ فائدہ ہو سکتا

۔ تھا اور لیلیٰ بھی ایک خوبصورت زندگی گزار سکتی تھی

۔اور دامیش کی پرسنیلٹی ہی ایسی تھی کہ انہیں یقین تھا لیلیٰ انکار نہیں کرے گی

OOOOOOOO

اس کے بعد پارٹی میں ان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہر کوئی انہیں خوش قسمت کہہ

رہا تھا کہ دامیش شاہ ان کا ہونے والا داماد ہے۔

انہوں نے کسی کی غلط فہمی کو دور نہیں کیا تھا۔اور لیلیٰ کا انداز بھی سب کو غلط فہمی

میں مبتلا کر رہا تھا ان کو بھی اسی لیے وہ سب کی باتوں پر صرف مسکرا رہے تھے. بلکہ

وہ لیلیٰ کو بھی یہی کہنے والے تھے کہ کوئی اس بارے میں پوچھے تو وہ انکار نہ کرے

انہوں نے لیلیٰ کو الگ بلایا

یس ڈیڈ۔۔۔؟ لیلیٰ ان کے اشارے پر الگ ہو کر باہر آ گئی تھی

لیلیٰ مجھے یقین نہیں آرہا کہ دامیش شاہ اس وقت یہاں پر موجود ہے ہماری محفل میں تم جانتی ہو یہ بات میرے لیے کتنی بڑی ہے۔ کہ دامیش شاہ خود چل کر یہاں آیا ہے

اس کا یہاں آنا کل صبح ہر نیوز پیپر میں چھپ جائے گا میری عزت کو چار چاند لگ جائیں گے وہ کمپنیز جو مجھ سے ہر قسم کا تعلق توڑ چکی ہیں وہ بھی پھر سے میرے ساتھ ہو جائیں گی

کسی بھی کمپنی کو راتوں رات دوبارہ کھڑا کرنے کے لیے دامیش شاہ کا نام ہی کافی ہے

تم نہیں جانتی میری بچی تم نے میرے لئے کیا کر دیا ہے۔ یہاں دو لوگوں نے مجھے

بہت اچھی آفر زدی ہیں وہ بھی صرف دامیش کے یہاں ہونے کی وجہ سے

ثقلین صاحب بے حد خوشی اور بے یقینی کی کیفیت میں تھے جبکہ انہیں اس طرح

سے دیکھ کر لیلیٰ پریشان ہو چکی تھی اس نے تو دامیش شاہ کو کسی اور مقصد کے لئے

یہاں بلایا تھا

۔اگر بابا کو وہ پتہ چل جاتا تو اس سے یقیناً وہ بہت زیادہ غصہ ہوتے

اور یقینا اس کی اس حرکت کی وجہ سے بابا کی عزت بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی

اس نے تو اپنے بچپنے میں ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچا تھا اسے تو بالکل

اندازہ نہیں تھا کہ ان سب میں وہ کتنی بری طرح سے پھنس سکتی ہے

لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں بگڑا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ابھی مہرش سے اس

سب کے بارے میں بات کر لے گی

اور اسے سمجھا دے گی وہ فی الحال اس کے لئے ایسا قدم نہیں اٹھا سکتی یہی سب

سوچتے پریشانی سے مہرش کی طرف جا رہی تھی جب اس کی نظر سامنے فور پیس ڈنر

سوٹ میں اپنی تمام تر وجاہت لیے دامیش شاہ کی طرف اٹھی

اس شخص کی پرسنیلٹی اتنی سحر انگریز تھی کہ وہ ایک پل کے لیے اس سے نظریں

ہی نہ ہٹا پائی

جبکہ اس نے شرارت سے بے حد دلکش مسکراہٹ کے ساتھ آنکھ دبائی تو لیلیٰ مسکرا

کر نظر جھکا گئی یہ اسے کیا ہوتا جا رہا تھا اس کا دل بے ترتیب ہونے لگا

جب اچانک کسی نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا وہ جو سامنے والے کی پرسنیلٹی

میں ہر چیز بھلائے بیٹھی تھی ہربڑا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی اور سامنے ہی مہرش

کو دیکھ وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ تھامتی گھسیٹتی ہوئی اندر لے گئی

کیا ہے لیلیٰ تم شاید بھول رہی ہو کہ تم نے اس شخص کو اس محفل میں کیوں انوائٹ

کیا تھا

اپنے مقصد سے ہٹنے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ یار اپنا کام کرو ڈرنے کی ضرورت

نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بول رہی تھی

میری بات سنو مہرش فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے بابا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بہت بڑا

آدمی ہے اگر ہم نے اس کے ساتھ ایسی حرکت کی تو بابا بہت بڑی مصیبت میں

پھنس سکتے ہیں

یہاں ایسا ممکن نہیں ہے مہرش میں ایسا یہاں نہیں کر سکتی لیکن تم فکر مت کرو میں

جلد ہی اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لوں گی آج نہ سہی پھر کبھی لیکن تمہاری

بے عزتی کا بدلہ میں لے کر رہوں گی

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو مہرش نے خراب موڈ کے ساتھ ہاں میں سر ہلا دیا

شاید وہ ٹھیک کہہ رہی تھی اس کی اس حرکت کی وجہ سے کچھ بھی ہو سکتا تھا

اس کی بات سمجھنے پر لیلیٰ نے خوشی سے اسے اپنے گلے سے لگا یا

○○○○○

وہ واپس باہر آئی۔داامیش وہی کچھ لوگوں کے ساتھ مصروف تھا۔اس محفل میں

مہرش کو وہ اس طرح سے نظرانداز کر رہا تھا جیسے وہ اسے جانتا تک نہیں

جبکہ مہرش کا انداز بھی کچھ ایسا ہی تھا

وہ بھی اسے بالکل بھی اہمیت نہیں دے رہی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کو

نظرانداز کر رہے تھے لیکن وہ دونوں جانتے تھے کہ اگر وہ دنیا میں کسی کو نظرانداز

نہیں کر سکتے تو وہ ان کے لیے ایک دوسرے کے ذات تھی

ایک دوسرے کو ہرانے کی جنگ میں وہ ایک دوسرے کے بارے میں چھوٹی سے

چھوٹی سے لے کر بڑی سے بڑی معلومات سے واقف تھے

یہ ایک سمندری کھیل تھا جہاں بڑی مچھلی چھوٹی ساری مچھلیوں کو نگل لیتی

ہے۔لیکن ایک چھوٹی مچھلی تگنی کا ناچ نچاتی ہے

۔جس کو ہرانے کے لیے بڑی مچھلی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔اور چھوٹی مچھلی جو

اپنی اوقات اچھے سے سمجھتی ہے پھر بھی اس سے لڑتی رہتی ہے اور بڑی مچھلی یہ

جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس کے سامنے اس چھوٹی سی مچھلی کی کوئی اوقات نہیں ہے

اسے اہمیت دیتی ہے اسے اپنے مقابلے میں کھڑا کر دیتی ہے

اس کھیل میں بڑی مچھلی دامیش تھا جس کے سامنے چھوٹی مچھلی مہرش تھی وہ خود

بھی جانتی تھی کہ وہ دامیش کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس کے سامنے اس کی کوئی اوقات

نہیں ہے لیکن دامیش نے پھر بھی اس کو اپنے سامنے کھڑا کیا ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ

اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

لیکن پھر بھی وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے چیلنج کرے اس سے لڑے اسے ہرانے کی

کوشش کرے اس نے ایک نظر سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا اور پھر مسکراتے

ہوئے آگے بڑھ گیا

جیسے وہ اسے جانتا ہی نہیں جبکہ لیلیٰ باپ کے اشارے پر اسے کمپنی دینے اس کی

طرف بڑھ گئی تھی لیکن جیسے ہی لیلیٰ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اگلے ہی لمحے

دامیش نے پوری شدت سے اس کے نازک چہرے پر اپنے ہاتھ کی چھاپ چھوڑ دی

۔پارٹی میں سناٹا چھا گیا تھا جیسے سب کو سانپ سونگ گیا ہو

یہ کیا بدتمیزی ہے مس امہ لیلیٰ ثقلین ملک کیا آپ گھر آئے مہمانوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتی ہیں

دامیش کا ہاتھ اتنا بھاری تھا کہ اگلے ہی لمحے وہ زمین پر جا کر گری تھی جب کہ اسے ایک ہی جھٹکے میں کھینچ کر کھڑا کرتا وہ باتیں سنانے سے باز نہیں آیا تھا

مجھے لگا تھا کہ آپ ایک شریف انسان کی بیٹی ہے لیکن آپ کی حرکتوں سے ناواقف تھا میں پتہ نہیں کیا سوچ کر اس پارٹی میں آگیا کیا لگتا ہے آپ کو یہ بازو میں ہاتھ ڈالنا کبھی کھینچنا کبھی چومنا یہ سب کر کے آپ میری نظر میں اہمیت حاصل کر لیں گی ۔ یہی سب کچھ سیکھایا ہے آپ کے والد نے آپ کو

اگر میں آپ کے بلانے پر یہاں آگیا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میرے ساتھ اس طرح کی حرکتیں کریں اپنے بے قابو جذبات کو لگام دیں مس لیلیٰ آپ کی عمر کی بچیوں کو ایسی حرکتیں سوٹ نہیں کرتی

میرا دماغ خراب تھا جو میں ثقلین صاحب کا مان رکھنے کے لئے یہاں آگیا لیکن اب میں مذید یہاں نہیں رک سکتا وہ اپنا کوٹ درست کرتا بے حد غصہ سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا ۔

جبکہ ایک نظر دلکشی سے مسکرا کر مہرش کو دیکھنا نہیں بھولا اسے بتانا بھی تو تھا کہ وہ اسی کا کھیل اسی پر الٹا کر گیا ہے

لیلیٰ بے یقینی سے کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ ثقلین صاحب کا تو مانو چہرہ ہی جھک

گیا۔

لوگ عجیب عجیب باتیں کرنے لگے تھے کوئی ان کی تربیت پر سوال اٹھا رہا تھا تو کوئی

ان کی بیٹی کو بے لگام اور بے ادب کہہ رہا تھا

کہیں کہیں تو یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ بن ماں کی بیٹی کو ثقلین صاحب ٹھیک سے سنبھال

نہیں پائے اب اس کی شادی کی عمر ہو چکی ہے

اس سے پہلے کہ یہ کوئی گل کھلائے اسے رخصت کر دینا چاہیے پارٹی میں موجود

نمائندوں کو تو بریکنگ نیوز مل چکی تھی

جبکہ مہرش دوستی کا فرض نبھاتے ہوئے اس کا بازو تھامیں اسے سہارا دیتی کمرے

میں لے گئی

اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا وہ تو اپنے کھیل کو مکمل طور

پر تیار کیے ہوئے تھیں گیم اس طرح سے الٹ کر انہی پر آ جائے گا انہوں نے کبھی

سوچا بھی نہیں تھا

وہ دامیش شاہ کو بہت ہلکے میں لے رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ سوچ اور

کھیل کے ہر قدم پر اس سے آگے رہتا ہے

پارٹی ختم ہو چکی تھی ملازم سب مہمانوں کو رخصت کر رہے تھے

لیکن سب کی زبان پر ایک ہی قصہ چل رہا تھا دامیش شاہ اور لیلیٰ کا

وہاں ماجود تقریباسب ہی لوگ دیکھ رہے تھے کہ دامیش اور لیلٰی ایک دوسرے

کے بہت قریب تھے

لیکن اب سب کی زبان پر لیلٰی کی برائیاں چل رہی تھی کیونکہ جو پاور میں تھا اسی کی

چلتی تھی اور یہاں پاور میں دامش شاہ تھا۔۔اور اس کی پاور کے سامنے کسی کی نہیں

چل سکتی تھی

OOOO

۔۔۔۔۔۔سنو بیٹی

۔۔۔۔؟ سنو لڑکی۔۔۔۔۔۔۔نرس۔۔۔تم باہر ہو کیا

دادی دو تین بار اسے پکار چکی تھی لیکن باہر بیٹھی نرس کان میں ہیڈ فون لگائے نہ

جانے کیا دیکھنے میں مصروف تھی

جو ان کے اتنے پکارنے کے بعد بھی نہ آئی

وہ بہت ہمت کر کے بیٹھی تھی انہیں واش روم جانا تھا وہ اپنے سہارے چل نہیں

سکتی تھیں لیکن نرس شاید باہر تھی ہی نہیں

۔ تبھی ان کی پکار پر آئی نہیں تھی وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتی اٹھنے لگی جب ان کا سر

چکرا گیا اور وہ زمین پر جا گری

ان کے پورے جسم پر کپکپی طاری ہو چکی تھی

اور اب ان کی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی نہ جانے کتنی دیر وہ اسے پکارنے کی

کوشش کرتی رہی اور پھر ان کی آواز بھی بے جان ہوگئی

جبکہ باہر بیٹھی نرس اپنے ہی شغل میں مصروف تھی انجیکشن لگانے کے بعد وہ اپنے

موبائل میں نیٹ کنیکٹ کر کے اپنی تفریح میں مصروف ہوگئی۔اب اسے کوئی

مطلب نہ تھا کہ اندر کوئی جیتا ہے یا مرتا ہے

شاید اسے یاد بھی نہیں تھا کہ ایک انسان اس کے رحم و کرم پر بیٹھا ہے

جسے کبھی بھی اس کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے۔اور اس کام کے لیے وہ اچھی

خاصی رقم بھی لے رہی تھی

OOOOOO

دامیش جلدی گھر واپس آگیا تھا جب سے دادی بیمار ہوئی تھیں وہ زیادہ دیر باہر نہیں

رکتا تھا وہ نہ ہی زیادہ باہر جاتا تھا اسے ہر وقت دادی کی فکر رہتی تھی

گھر میں آتے ہی اس کی پہلی نظر باہر صوفے پر بیٹھی نرس پر پڑی تھی جو اسے دیکھتے

ہی اٹھ کر کھڑی ہو کر سلام کرنے لگی

دادی کیسی ہے وہ بے حد سرد آواز میں بولا کیوں کہ اس لڑکی کا اس انداز میں مسکرانا

اسے بے حد برا لگا تھا اسے یہاں اس نے اپنی دادی کی کیئر کرنے کے لیے رکھا تھا

خود پر لائن مارنے کے لیے نہیں

وہ بالکل ٹھیک ہیں سر میں ان کا بہت خیال رکھتی ہوں ہر وقت ان کے ساتھ رہتی

ہوں انہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو پہنچا دیتی ہوں تھوڑی دیر پہلے ہی میں نے

ان کو انجیکشن دیا تھا اور جب وہ سو گی یہاں باہر آ گئی تا کہ وہ ڈسٹرب نہ ہوں اس کے

انداز نے اسے منٹوں میں پروفیشنل انداز میں آنے پر مجبور کر دیا تھا

وہاں میں سر ہلا ہلاتا دادی کے کمرے کی جانب چلا گیا جبکہ پیچھے نرس اس کی

پرسنیلٹی دیکھتی سرد آہ بھر کر رہ گئی

جس کا بھی نصیب ہو گا یقیناوہ لڑکی نصیبوں کی ملکہ ہو گی کاش وہ اسے مل جائے اس

نے بے ساختہ دعا مانگ کر آمین کہا

لیکن اگلے ہی لمحے کمرے سے آنے والی سرد ترین آواز پر وہ بھاگتے ہوئے کمرے کی

جانب گئی تھی ۔

اس نے سامنے زمین پر دادی کو بے ہوش پڑے دیکھا وہ تیزی سے انہیں باہوں میں

بھرتا اٹھا کر بیڈ پر رکھ رہا تھا جب کہ ان کا سارا جسم نیلا پڑ چکا تھا

اسٹوپڈ لڑکی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو ڈاکٹر کو فون کرو فوراً وہ غصے سے دھاڑا تھا اس

کی دھاڑ پر وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگتی ڈاکٹر کو فون کرنے لگی اسے اندازہ لگانے

میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا کہ اس کی نوکری جا چکی ہے

oooooo

دادی کو 18 گھنٹوں کے بعد ہوش آیا تھا اس دوران دامیش کا برا حال تھا ایک واحد

یہی رشتہ تھا اس کے پاس جو آج ایک نرس کی لاپرواہی کی وجہ سے اس سے دور

ہونے والا تھا ۔

وہ خود پر کنٹرول رکھتا تھا اسے رولانا آسان نہ تھا لیکن دادی کو کھونے کے ڈر سے آج

اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر داود پریشان ہو گیا داود اس کے قریب آیا اور پھر

اسے گلے سے لگالیا

داودا گر آج دادی کو کچھ ہو جاتا نہ میں جیتے جی مر جاتا۔ یتیم تو میں بہت عرصہ پہلے ہو

گیا تھا آج میرے پاس موجود میرا آخری رشتہ بھی چھن جاتا

میرے پاس کچھ بھی نہیں بچتا داؤد وہ روتے ہوئے بولا

حوصلہ رکھو دامیش جب دادی بیمار تھیں تب تو ہمت نہیں ہارے اور اب جب

دادی ٹھیک ہو گئیں ہیں۔ان کو ہوش آگیا ہے میں تمہیں ان کے ٹھیک ہونے کی

خبر سنا رہا ہوں تو تم رو رہے ہو پاگل آدمی تمہیں خوش ہونا چاہیے وہ اسے سمجھاتے

ہوئے بولا

داود نے ایک اچھے دوست ہونے کا فرض نبھاتے اس کا حوصلہ بڑھایا تو دامیش نے

۔صرف سر ہلایا

جبکہ داؤد تو یہ سوچ کر پریشان تھا ابھی کچھ دن پہلے کی بات تھی کہ دادی کو ہارٹ

اٹیک ہوا تھا طبیعت حد درجہ خراب ہو گئی تھی لیکن تب بھی وہ ہمت نہ ہارا تھا

پریشان تھا لیکن اس نے ظاہر نہ ہونے دیا کہ دادی کو کچھ ہو جانے سے وہ اس طرح

سے ٹوٹے گا شاید کل دادی کا نیلا پڑتا وجود دیکھ کر وہ پوری طرح ناامید ہو چکا تھا شاید

وہ یقین کر چکا تھا کہ دادی اب اس دنیا میں نہیں

لیکن سچ ہے زندگی دینے والا خدا ہے۔کسی کی لاپروائی سے کچھ نہیں ہو سکتا۔جب

تک اللہ کی رضا نہ ہو۔پتا بھی نہیں ہل سکتا

لیکن اس نرس کی لاپروائی وہ اسے اس ہسپتال سے نکلوانے کا فیصلہ کر چکا تھا اگر

ہسپتال اس کے خلاف ایکشن نہ لیتا تو وہ ہسپتال کو بند کروانے کا فیصلہ بھی کر چکا تھا

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟داؤد نے کچھ دیر کے بعد پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

ہاں میں ٹھیک ہوں تو دادی کے پاس رک میں زرا ایک بار اس ڈاکٹر سے مل کے آتا

ہوں۔وہ اسے ایک نظر دیکھ کر اس دروازے کو دیکھتا ہوا بولا جہاں ابھی ڈاکٹر کے

کمرے میں وہ نرس تھوڑی دیر پہلے گئی تھی

دا میش مجھے لگتا ہے فلحال کوئی رسک نہیں لینا چاہیے میرا نہیں خیال کہ تجھے ابھی

کسی بھی پنگے میں پڑنے کی ضرورت ہے چھوڑو دفع کرو دادی اب ٹھیک ہیں ہمیں

اسی میں خوش ہونا چاہیے داود نے اسے سمجھانا چاہا

میں بہت خوش ہوں لیکن آج ڈر گیا تھا یار دادی کو کھونے کے ڈر سے میں تو ٹوٹ

چکا تھا یار آج میں ختم ہو جاتا۔اس لڑکی نے مجھے ختم کرنے کی کوشش کی۔دادی مر

سکتی تھیں داود ہمیشہ کے لئے مجھے چھوڑ کر جا سکتی تھیں مجھ سے میرا واحد رشتہ چھینا

جا رہا تھا اسے تو اس کے کیے کی سزا ضرور ملے گی

میں اس غیر ذمہ دار لڑکی کو اس کے انجام تک پہنچادوں گا۔تاکہ ساری زندگی یہ

کسی اور کے ساتھ ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے جب تک میں اس

لڑکی کو اس کے انجام تک نہ پہنچادوں مجھے سکون نہیں ملے گا اس کی زندگی کی سب

سے بڑی غلطی یہ ہے کہ اس نے میری دادی کے ساتھ لاپروائی کرتے ہوئے انہیں

موت کے منہ تک پہنچادیا

میں ہوں خود غرض داود مجھے دنیا سے کوئی مطلب نہیں ہے مجھے اس دنیا سے کوئی

لینادینا نہیں ہے کوئی جیتا ہے یا مرتا ہے لیکن میری دادی کیوں اس نے میری دادی

کو مارنے کی کوشش کی ہے میں اسے اتنی آسانی سے چھوڑ نہیں سکتا میں اسے معاف

نہیں کروں گا وہ اسے دیکھتا کافی غصے سے بولا

وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس طرح کے کسی بھی کام میں پڑے

ابھی تو دادی ٹھیک ہوئی تھیں وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ فی الحال کسی بھی قسم کے الٹے

سیدھے پنگے میں پڑے۔یقیناجب دادی کو یہ بات پتا چلتی تو انہیں بہت تکلیف ہوتی

ہے

وہ ایک لڑکی کی زندگی خراب کر رہا تھا اگر اسے اس ہوسپیٹل سے نکال دیا جاتا تو اسے

کہیں پر بھی نوکری نہیں ملتی اور دامیش کا تو جیسے مقصد ہی بن گیا تھا کہ اس نے ایسا

ہی کرنا ہے۔

اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اسے نوکری سے نکال دینے کے بعد اس لڑکی کے

ساتھ کیا ہو گا اسے بس یہ پتا تھا کہ اس کی وجہ سے آج اس کا واحد رشتہ اس سے دور

ہونے والا تھا اسے عجیب سے ضد ہو گئی تھی

اور اب وہ اپنی ضد پوری کرنے کے لیے ہی وہاں جا رہا تھا

داود کے پاس بولنے کے لئے کچھ نہیں تھا اس الٹی کھوپڑی والے انسان کو سمجھانا

تقریباً ناممکن تھا اسی لیے تو داود نے اس کا راستہ چھوڑ دیا

۔ اور اپنے کام پر لگ گیا

دامیش کا غصہ صاف کہہ رہا تھا کہ آج تو اس لڑکی کی نوکری پکا جائے گی ہی جائے گی

اس لئے وہ بھی مزید اس سے بحث کرنے کے بجائے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا

ایک بار اس کا دل چاہا کہ وہ دادی کو اس بارے میں بتائے کسی کی اس طرح سے

نوکری جاتے دیکھنا اس کے بس کی بات نہ تھی سچ تھا کہ وہ ایک بہت ہی صاف دل کا

مالک تھا وہ کسی کے لیے بھی اپنے دل میں کسی قسم کی کوئی غلط سوچ نہیں رکھتا تھا

ٹھیک ہے اس لڑکی سے غلطی ہو گئی تھی وہ مانتا تھا

لیکن سزا کے طور پر اس کا سارا کرئیر خراب کر دینا کوئی انصاف تو نہ تھا وہ اسے

وارننگ بھی تو دے سکتا تھا یقیناوہ لڑکی آئندہ ایسی غلطی کبھی نہ کرتی لیکن دامیش

اپنی ضد پر قائم تھا

ooooo

پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی میں تو انہیں نیند کا

انجکشن دے کر گئی تھی

یہ کیسے اٹھی اور کیسے بے ہوش ہوئی مجھے بالکل بھی پتہ نہیں ہے وہ گہری نیند میں

تھی جب میں ان کے کمرے سے باہر گئی وہ مکمل نیند میں تھی اور انجکشن کے زیر

اثر ان کی آنکھ کیسے کھلی میں نہیں جانتی

سر پلیز یہ میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیں۔اگر نوکری چلی گئی تو

میری زندگی مشکل ہو جائے گی۔ سر پلیز سمجھنے کی کوشش کریں

آپ جانتے ہیں مجھے پہلے ہی یہ نوکری کتنی مشکل سے ملی ہے سر میں کہاں جاوں گی

اگر اس ہسپتال سے نکال دیا گیا تو مجھے اور کہیں جاب نہیں ملے گی سر پلیز ایسا نہ

کریں

نرس ڈاکٹر کے سامنے کھڑی اس کی منتیں کر رہی تھی کیوں کہ سامنے بیٹھا ڈاکٹر

اسے غیر زمہ دار ہونے کا سرٹیفکیٹ دے رہا تھا اب اسے کسی بھی ہسپتال میں کوئی

جاب نہیں مل سکتی

آئی ایم ریلی سوری امامہ آپ ایک غیر زمدار نرس ہیں آپ کو احساس تک نہیں تھا

کہ ایک انسان کو آپ کی ذمہ داری پر چھوڑا گیا ہے انہیں وہاں زمین پر تقریبا دو گھنٹے

سے زیادہ کا وقت گزر چکا تھا ورنہ ان کا جسم نیلا ہر گز نہ پڑتا

ان کی جان جا سکتی تھی ملازم کا کہنا ہے کہ آپ سارا وقت ڈیوٹی کے ٹائم بھی اپنا

موبائل یوز کرتی ہیں ایک زمہ دار نرس کو سب سے پہلے اپنے پیشنٹ کا خیال ہونا

چاہیے نہ کہ فالتو کی ایکٹیوٹیز کا

ہم آپ کو اس نوکری سے نکال رہے ہیں کیونکہ آپ اس نوکری کے لائق نہیں ہیں اور اب آگے آپ کو کہیں نوکری نہیں ملے گی بہتر ہو گا کہ آپ ایک اچھی انسان بننے کی کوشش کریں

ایک نرس یا ڈاکٹر بننے کے لیے سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے کہ لوگوں کی خدمت کریں اپنی ذمہ داریوں کو نبھائے اور کم از کم آپ کی طرح غیر زداری کا مظاہرہ نہ کرتے ہوئے ایک قابل انسان ہونے کا ثبوت دیں

لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ جیسی نا قابل اور غیر ذمہ دار نرس ہمارے ہسپتال میں موجود تھی وہ اس کے پیپر زپر مہر لگاتے ہوئے کسی بھی قسم کی رعایت کے بغیر بولے

جبکہ دامیش اٹھتا ہوا اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتا کمرے سے باہر نکلنے لگا لیکن

دروازے پر مڑ کر دیکھا۔ڈاکٹر اس کی وجہ سے پریشر میں تھا اگر اس لڑکی کو وہ جاب

سے نہ نکالتا تو دامیش یہ ہسپتال ہی بند کروا دیتا

ڈاکٹر اسرار اس لڑکی کو کہیں بھی نوکری نہیں ملنی چاہیے تاکہ اسے احساس ہو اس

نے کس کے سامنے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے۔وہ اسے دیکھ کر بولا تو اس نے نظریں

جھکا لی

جی جی سر ایسا ہی ہو گا آپ بے فکر ہو جائیں ڈاکٹر کرسی سے اٹھتے ہوئے ہوا

آگر آج میری دادی کو کچھ ہو جاتا تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دیتا وہ انتہائی غصے

سے اسے کہتا ہوا پوری شدت سے دروازہ بند کرتا وہاں سے نکل چکا تھا

جب کہ امامہ نامی نرس بری طرح سے اپنا کریئر خراب ہونے پر رو رہی تھی

اب رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں مس امامہ آپ کو اپنی لاپرائی پر غور کرنا چاہیے

۔پہلے بھی آپ کی بہت سے شکایات آتی رہی ہیں

مگر ہم نے نظر انداز کر دیا۔انسان اتنا تو احساس کرتا ہے کہ وہ اس کام کے لیے آپ

کو پچاس ہزار دے رہا تھا۔جبکہ آپ کی سیلری اس ہسپتال میں بیس ہزار بھی نہیں

ہے انسانیت کے ناطے نہ سہی کم از کم پیسوں کے لیے اپنی زمہ داری کا کچھ احساس

کرتی

آج آپ کی وجہ سے ہمارا ہسپتال بند ہونے کے در پر آ گیا تھا آپ اس نوکری کے تو

کیا کسی بھی نوکری کے قابل نہیں ہیں وہ پیپرز اس کے ہاتھ میں تھامتا غصے سے بولا

ooooo

اس نے بابا کو دوائیاں دینے کے لیے بوکس کھولا تو اس میں دن میں دینے والی دو

میڈیسن ختم ہو چکی تھی پریہ نے پریشانی سے بابا کی جانب دیکھا

دوپہر اور صبح کی دوائی وہ خود ہی لے لیتے تھے آج تو اتفاق سے وہ گھر جلدی آگئی تھی

بابا آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ کی میڈیسن ختم ہونے والی ہے میں تو یہ

سوچ کر ریلیکس تھی کہ ابھی ہیں کچھ دن گزارا ہو جائے گا لیکن اب تو بالکل ہی ختم

ہو گئی ہیں کب سے ختم ہے یہ میڈیسن آپ نے بتایا کیوں نہیں آپ یہی رکیں میں

لے کر آتی ہوں

وہ ان سے کہتی اپنے بیگ سے پیسے نکالنے لگی بابا نے ایک نظر اسے دیکھا تھا

چھوڑوا نہیں پر یہ بیٹاوہ اتنی اہم نہیں تھی اور یہ اسی لیے میں نے تمہیں بتایا نہیں یہ

تو بیکار کا خرچہ ہیں

اس دوائی سے تو کچھ نہیں ہوتا جو میری صحت کے لیے وہ تو دوسری ہے وہ تو ابھی

بھی بہت ساری رہتی ہیں اس لیے نہیں بتایا تم بے کار میں پریشان ہو رہی ہو بابا نے

اسے منع کرتے ہوئے کہا تو پریہ مسکرادی

میرے خیال سے یہ بات ڈاکٹر زیادہ بہتر جانتا ہے جس نے یہ استعمال کے لیے دی

ہے۔وہ میڈیسن کا پیپر نکالتے ہوئی بولی

تم یہ پیسے کہاں سے لائی ہو پھر کسی سے ادھار لے لیا ہے کیا بابا نے پریشانی سے اس

کے ہاتھ میں موجود ہزار ہزار کے چند نوٹ دیکھے تھے

نہیں بابا کسی سے ادھار نہیں لیا بلکہ اپنی سونے کی چوڑیوں میں سے دو چوڑیاں بیچ

دی وہ سر جھکاتے ہوئے شرمندگی سے بولی تو بابا نے بے یقینی سے اسے دیکھا

لیکن کیوں پریا وہ تمہاری ماں کی آخری نشانی تھی سوائے ان چوڑیوں کے اور تھا ہی

کیا تمہارے پاس زیورات کے نام پر اور وہ بھی اتنی ہلکی تھی کہ زیورات لفظ کی

توہین ہو جائے کیوں بیچ دی تم نے کل کو تمہاری شادی کرنی ہے اگلے گھر کیا خالی

ہاتھ جاؤ گی

بابا بے حد غصے سے کہہ رہے تھے

مجھے کسی اگلے گھر نہیں جانا مجھے اس گھر میں رہ کر آپ کی جان بچانی ہے آپ سے

زیادہ اہم میرے لئے اور کچھ نہیں ہے آپ ٹھیک ہو جائیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی

نا میری جان ساری زندگی کیا اس بوڑھے کے سہارے بیٹھی رہو گی۔۔۔۔۔ میں

تمہیں کیا دے سکتا ہوں میں تو خود تمہارے سر پر بوجھ بن گیا ہوں

کیسا باپ ہوں میں دن رات مرنے کی دعائیں کرتا ہوں پھر بھی مجھے موت نہیں

آتی بلا مجھ جیسا مسکین بھی ہو گا اس دنیا میں جو اپنی بیٹی کے سر پر بوجھ بن گیا ہے

میری بیٹی دن رات میری صحت کے لیے اپنی زندگی برباد کر رہی ہے ذرا سوچو مجھے

کیسا لگتا ہو گا

بابا کی آنکھیں نم ہونے لگی تو پریہ ان کے پاس آئی اور ان کے سینے سے لگ کر رونے

لگی بابا پلیز ایسا نہ کہیں آپ مجھ پر بوجھ نہیں ہیں

بابا آپ تو میری زندگی ہیں آپ کے ہونے سے میں ہوں آپ کے ہوتے ہوئے تو کسی کی اتنی مجال نہیں ہوتی کہ کوئی مجھ پر گندی نگاہ ڈال سکے آپ کا نام ہی مجھے گر کر اٹھنے کی ہمت دیتا ہے بابا

آپ ہیں تو میں ہوں پلیز اس طرح کی باتیں نہ کریں آپ کو کچھ نہیں ہوگا میں آپ کو بچاؤں گی میں آپ کو بچانے کے لیے کسی بھی حد سے گزر جاؤں گی

وہ روتے ہوئے بولی بابا کا دل چاہا کہ وہ اسے بتائیں کہ زندگی اور موت انسان کے نہیں بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہے

وہ جسے چاہے زندگی دے لیکن اس کے روتے بلکتے وجود کو دیکھ کر وہ اپنے الفاظ نہ کہہ پائے

بیٹا دعا کرو کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اسے ہمت

۔دینے لگے۔اس کے علاوہ وہ کیا کر سکتے تھے

ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں ابھی آپ کی میڈیسن لے کر آتی ہوں وہ

ان

کے قریب سے اٹھتے ہوئے اپنے آنسو صاف کر کے بولی تو بابا نے کوئی جواب نہ دیا

جب کہ پریہ چادر اوڑھتی پیسے مٹھی میں دبائے سیدھی میڈیسن شاپ جانے کے

لیے نکل گئی۔اسے شاپ والے انکل کو بھی پیسے دینے تھے ان کا بھی کافی ادھار ہو

۔ گیا تھا وہ کہتے تو نہیں تھے لیکن جو چیز دینی تھی وہ دینی تھی

ooooo

بیٹا مجھے کسی نرس کی ضرورت نہیں ہے اب میں بالکل ٹھیک ہوں ماشاءاللہ سے اور رضوان ہر وقت میرے ساتھ رہتا ہے. تم مت رکھو کسی بھی نرس کو میرے لئے نرس یاڈاکٹر کے قریب ہوتے ہوئے میں اپنے آپ کو بیمار محسوس کرتی ہوں

وہ اسے سمجھا رہی تھی لیکن دامیش کے منہ پر تو صرف ایک ہی لفظ تھا

" نہیں "

----- آپ سے کسی نے پوچھا

جو میں کہہ رہا ہوں وہی ہو گا سوچ رہا ہوں کہ ٹی وی یا نیوز پیپر پر اشتہار دے دوں کہ ایک اچھی اور قابل ذمہ دار نرس کی ضرورت ہے جو آپ کا بہت اچھے سے خیال رکھ سکے وہ سوچتے ہوئے بولا

بالکل بھی نہیں اس کی ہر گز بھی ضرورت نہیں ہے کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں

کوئی بھی اشتہار دینے کی رضوان ہے تو سہی دادی نے پھر سمجھاتے ہوئے کہا

رضوان کوئی لڑکی نہیں ہے دادی آپ کو واش روم جانے کے لیے ایک لڑکی کی

ضرورت ہوتی ہے میں آپ کو ایک لمحے کے لئے بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتا رضوان

ہر وقت یہاں آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتا

اسی لئے نرس آئے گی اور ضرور آئے گی جو ذمہ دار ہو گی اور اپنی ذمہ داری کو اچھی

طرح سے سمجھتی ہو گی

وہ فیصلہ کرتے ہوئے فون نکال کر داود کو کال کرنے لگا

تم نے کونسا میری کوئی بات آج تک مانی ہے جواب مانو گے میں ہی پاگل ہوں جو

تمہیں سمجھاتی رہتی ہوں دادی ناراضگی سے بولی

انہیں لگا تھا کہ اس طرح سے کہنے پر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی بات سے پلٹ جائے لیکن

دامیش شاہ کے الفاظ تو کچھ اور ہی تھے

اگر آپ کو یہ بات پتا ہے تو کیوں فضول کی بحث کرتیں ہیں میرے ساتھ بات ماننا تو

میں نے کبھی اپنے باپ کی بھی نہیں سیکھی آپ تو پھر باپ کی ماں ہیں وہ انہیں دیکھتے

ہوئے بولا اس کے لبوں پر بے حد دلکش مسکراہٹ تھی

دادی تو بس اس کی نظر ہی اتار سکتی تھی بے ساختہ ان کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا جبکہ

وہ داود کے کال اٹینڈ کرتے ہی کمرے سے باہر نکل گیا

جبکہ دادی یہ سوچ رہی تھی کہ اب پچھلی فیشن دیوا کی طرح ایک اور دیوا ان کے گھر آنے والی ہے پہلے ہی وہ امامہ کی ہائی ہیل کی ٹک ٹک کی وجہ سے کافی زیادہ اکتا چکی تھی

○○○○○○

انکل یہ ساری دوائیاں دے دیں تقریباً ایک مہینے کی ہیں اور دھیان سے ان میں سے کوئی بھی چھوڑیے گا نہیں اور بالکل صحیح حساب سے دیجئے گا کہ کوئی کم نہ پڑ جائے بعد میں وہ شاپ کیپر کو دوائیوں کی لسٹ پکڑاتے ہوئے بولی ۔

اور ساتھ ہی انہیں ادھار کے پیسے دینے لگیں جو وہ پہلے ان سے لے کر گئی تھی

ہاں ہاں بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ساری دوائیاں دے دوں گا

۔اور یہ پیسے تم ابھی رہنے دو ہو سکتا ہے ضرورت پڑ جائیں

برے وقت کا پتا نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ تو پاس ہونا ہی چاہیے پیسے اپنے پاس ہی رکھو

جب نوکری لگ جائے گی تو واپس کر دینا انکل نے انسانیت نبھاتے ہوئے کہا پر یہ کو

ان کی بات بلکل ٹھیک لگی فلحال انہیں پیسوں کی ضرورت تھی

انکل ان شاءاللہ جیسے ہی میری نوکری ملے گی میں سارے پیسے لٹا دوں گی اس نے

پیسے واپس مٹھی میں دباتے ہوئے کہا

۔ انکل نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا

پریہ کی ہمت سے تو اس محلے کے سب لوگ ہی واقف تھے وہ اکیلی جان اتنا کچھ کر

رہی تھی اس چھوٹی سی لڑکی کی ہمت پر تو ہر کوئی حیران رہ جاتا تھا

انکل دوائیاں ڈھونڈنے لگے تھے تو وہ وہیں ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی ٹی وی چل رہا

تھا اور نیوز چینل پر کوئی تازہ ترین خبر چل رہی تھی وہ سرسری سے انداز میں سننے

لگی

اس نے بس ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو اپنے ہی کلاس کی سب سے ماڈرن لڑکی لیلیٰ نظر

آئی

پھر وہ مغرور شخص جو اسے ہسپتال میں ملا تھا اس شخص نے لیلیٰ کے منہ پر طمانچہ

دے مارا اور اپنے الفاظوں کے تیر مار کر اسے لہولہان کر ڈالا

وہ بے یقینی سے دیکھ رہی تھی یہ وہی شخص تھا اسے پہچاننے میں بالکل بھی غلطی

نہیں ہوئی تھی لیکن لیلیٰ کو کیا ضرورت تھی ایسے گھٹیا شخص کے منہ لگنے کی

لیلیٰ ان لڑکیوں میں سے تھی جو کپڑوں کی طرح بوائے فرینڈ بدلتی تھی پچھلے دو

سال سے وہ ایک ساتھ پڑھ رہی تھیں اور ان سالوں میں اس نے ایک بار بھی کبھی

لیلیٰ کو مخاطب نہیں کیا تھا اور لیلیٰ بھی اپنے سٹینڈرڈ کے لوگوں سے ہی بات کرتی تھی

سکالرشپ پر آئی لڑکی سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں تھا۔اور نہ ہی وہ اس طرح کی کسی

لڑکی کو وہ منہ لگانا پسند کرتی تھی

دیکھو بیٹا کیا زمانہ آگیا ہے امیر لوگ اس طرح سے بدلے نکالتے ہیں انکل جو

دوائیاں ڈھونڈنے میں مصروف تھے ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے تبصرہ کرنے

لگے

کیا زمانہ ہے عورت ذات کو تو اپنی شرم وحیا کی بالکل فکر ہی نہیں ابھی اس لڑکی کو ہی

دیکھ لو اس لڑکی نے اس لڑکے کو اپنا سمجھ کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا تو اس نے

آگے سے تھپڑ جھاڑ دیا

بیٹا حیرانگی ہوتی ہے ان کی تربیت پر۔ماں باپ مر گئے ہیں جو یہ اس طرح کی

حرکتیں کرتی ہیں نہ پہننے اوڑھنے کی تمیز نہ چلنے پھرنے کی تمیز یہ ساری ان کے

والدین کی دی ہوئی چھوٹ ہے آج کل کی لڑکیوں کو اپنی عزت کا ذرا احساس نہیں

ہے اگر یہ ایسی حرکت نہیں کرتی تو اس بے عزتی سے بچ جاتی

پتہ نہیں آجکل کی بچیوں کو ہو کیا گیا ہے اور اوپر سے ان جناب کو بھی دیکھو پہلے کس

طرح آرام اور سکون سے اسی لڑکی کی باہوں میں باہیں ڈالے گھوم رہے تھے اور

پھر جب وہ لڑکی ذرا قریب ہوئی تو تھپڑ لگا دیا

اور ثابت کر دیا کہ میں تو اچھا اور نیک ہوں لڑکی ہی خراب ہے

انکل نے اپنے تبصرے میں اسے پوری بات بتائی تھی ٹی وی کی آواز بند تھی

نیوز کاسٹر کیا کہہ رہی تھی اسے ایک لفظ بھی پتا نہیں تھا لیکن انکل نے سب کچھ بتا

دیا

انکل آپ کو یہ ساری بات کیسے پتا میرا مطلب ہے کیا آپ یہ نیوز پہلے دیکھ چکے ہیں

ارے ہاں بیٹا یہ امیروں کی خبریں ٹی وی پر صبح سے یہی سب کچھ تو چل رہا ہے

میں خبریں سنتا رہتا ہوں ان کی خبریں تو اکثر آتی ہیں یہ کوئی بہت بڑا بزنس مین ہے

اور یہ لڑکی بھی کسی بہت بڑے بزنس مین کی بیٹی ہے

خبروں میں یہ بھی بتا رہے تھے کہ یہ تمہاری والی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے تم ذرا بچ

کر رہنا ایسی لڑکیوں سے بالکل منہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے خیر یہاں تمہاری

یونیورسٹی میں بھی کم ہی پڑھتی ہو گی ان کے نخرے ہی ختم نہیں ہوتے لیکن اس

لڑکے نے اچھے سے اس کی عقل ٹھکانے لگا دی ہے

تم لو یہ ساری دوائیاں اور میری بات مانو تو ان بے حیا لڑکیوں سے دور ہی رہنا تمہارا

الگ سٹینڈر رہے تم تو ہمارے محلے کی شان ہو جلد ڈاکٹر بنو گی ایسے ہی تو نہیں کالج

سے پہلی پوزیشن لے کر اتنی بڑی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیا

تمہیں تو اللہ اور کامیاب کرے گا

لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا یہ سارے ڈاکٹر لوگ جو ہمارے محلے سے نکل کر

بڑے بڑے ہسپتالوں میں لگ گئے ہیں نا ان کی باتوں میں مت آنا

تم یہی پر اپنے محلے میں ایک ہسپتال بنانا تاکہ ہمارے علاقے کے غریب لوگ جو

بڑے بڑے ہسپتالوں میں نہیں جا پاتے وہ تمہارے پاس آئیں علاج کروانے کے

لیے اور دوائیاں ساری میں دیا کروں گا تمہیں

اللہ تمہارے ہسپتال کو بڑا ہسپتال بنائے گا تمہیں ترقی دے گا تم امیروں سے پہلے

۔ غریبوں کے لئے سوچنا

امیر لوگ کیا دیں گے صرف پیسے علاج کروا کر چلے جائیں گے غریبوں کے پاس

پیسے نہیں ہوتے لیکن دعائیں ہوتی ہیں اور وہ دعا ہی اللہ کے پاس جاتی ہے اور کامیابی

دعائوں سے ملتی ہے۔ پیسوں سے نہیں یہ میری بات ہمیشہ یاد رکھنا وہ اسے مشورہ

دے رہے تھے یا سمجھا رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی لیکن ان کی بات غلط نہیں تھی

پر یہ مسکرائی

اچھا اب تم بھی جاؤ کیا باتوں میں لگا لیا تمہیں بھی میں نے تمہارا باپ انتظار کر رہا ہو

گا

سوچ رہا ہو گا کہ عبداللہ نے پھر سے اپنی فلاسفی شروع کر دی انکل نے مسکراتے

ہوئے کہا تو پریہ بھی مسکرائی

آپ کی باتیں فلاسفی نہیں انکل حقیقت ہیں آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں امیر لوگ

صرف منہ پر پیسے مار سکتے ہیں دعائیں دینے کی ہمت صرف اور صرف غریبوں میں

ہی ہوتی ہے

اس نے ایک نظر ٹی وی پر دیکھا وہ آدمی لیلیٰ کو باتیں سناتے ہوئے تھپڑ مار رہا تھا

سکرین پر بار بار ایک ہی منظر دکھایا جا رہا تھا

جو اسے بار بار اس شخص کی یاد کروا دیتا تھا

۔ جو اس دن اس کی نیکی کی قیمت اسے ادا کر رہا تھا

وہ نفی میں سر ہلاتی اپنے گھر کی جانب چلی گئی یقیناً بابا اس کا انتظار کر رہے ہوں گے

انکل نے سچ میں آج اپنی باتوں میں بہت وقت لگا دیا تھا

OOOOOO

سنو پر یا اخبار میں اشتہار آیا ہے ایک بوڑھی عورت ہے لیکن بہت امیر ہے اسے

اپنے لیے ایک نرس کی ضرورت ہے. بے چاری کافی بیمار ہے اور ہارٹ پیشنٹ

ہے۔وہ کافی غور سے نیوز پیپر پڑھ رہی تھی

اچھا تو ہم کیا کر سکتے ہیں پر یہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تو اس نے اسے غور کر

دیکھا

تم ڈاکٹر تو نہیں ہو لیکن یہ جاب کر سکتی ہے کیونکہ تم کسی کا بھی خیال آسانی سے رکھ

سکتی ہو کل سر بھی کتنی تعریف کر رہے تھے تمہاری ویسے بھی تمہیں نوکری چاہیے

نا یہ بہترین موقع ہے یہاں اپلائی کر ہو سکتا ہے یہ نوکری تیرے لیے ہی ہو اس کی

سہیلی نے اسے نیوز پیپر دکھاتے ہوئے کہا

نہیں یار میری قسمت اتنی اچھی نہیں ہے اور میں ایک اسٹوڈنٹ ہوں یہ نوکری صبح

9 سے رات 9 بجے تک ہے اتنی دیر میں کیسے کروں گی میری پڑھائی بھی تو ہے

اور میں بابا کو اتنی دیر اکیلے نہیں چھوڑ سکتی ویسے بھی یہ لوگ مجھے کیوں رکھیں گے

میں کوئی نرس تھوڑی ہوں انہیں نرس چاہیے

پریہ نے انکار کرتے ہوئے نیوز پیپر بند کر دیا

دیکھ پریا اب شاید تجھے میری بات بری لگے لیکن تجھے پیسوں کی ضرورت ہے تو

نے اپنے کنگن بیچ دیے تیرے پاس چار کڑے تھے جن میں سے دو بیچ کر تو نے بارہ

ہزار روپے لیے اور باقی کے دو بھی بارہ ہزار میں بک جائیں گے اور جب وہ بارہ ہزار

بھی خرچ ہو جائیں گے تب کیا کرے گی ؟۔۔۔

پھر کسی سے ادھار مانگے گی ؟۔۔۔۔۔

پھر کسی کے ترلے کرے گی ؟۔۔۔

یہ لوگ اس جاب میں 35 سے 50 ہزار روپے دے رہے ہیں تو انتی لائق ہے مجھے

یقین ہے یہ نوکری تجھے مل سکتی ہے اس سے تجھے بہت آسانی ہو جائے گی

لائبریری کی 8 ہراز کی تنخواہ میں تیرا گزارا نہیں ہو سکتا

انکل کی ایک وقت کی دوائیاں بھی ہزاروں روپے میں آتے ہیں

میں تجھے یہی مشورہ دوں گی کہ تجھے جہاں امید کی کرن نظر آتی ہے وہاں کوشش

ضرور کر اپنے لیے نہیں اپنے بابا کے لیے باپ کے بنا زندگی بہت مشکل ہو جاتی ہے

پر یہ باپ کا سایہ ہی بیٹی کی کل کائنات ہے اس کے بنا بیٹی کی کوئی اہمیت نہیں اور

ویسے بھی یونیورسٹی سے چھٹیاں ہونے والی ہیں

تو آسانی سے کوئی بھی نوکری جوائن کر سکتی ہے ایک بار کوشش تو کر میں کونسا کہہ

رہی ہوں کہ تجھے یہ نوکری کرنی ہی کرنی ہے اگر مل گئی تو کر لینا

اگر نہ ملے تو اللہ وارث وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو پریا نے ہاں میں سر ہلاتے

ہوئے نیوز پیپر اپنے بیگ میں رکھ لیا

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔بنا کوشش ہمت ہار

جانا مطلب اپنی قابلیت پر یقین نہ ہونا

قابل انسان آخری سانس تک کوشش کرتا ہے

اور اگر اسے یہ نوکری مل جاتی تو 35 سے 50 ہزار اس کے بابا کے علاج کے لیے کم

تو ہر گز نہیں تھے

اور اگر یہ نوکری نہیں ملتی تو بھی تو گزارا ہو ہی رہا تھا آگے بھی ہو ہی جاتا لیکن

کوشش نہ کرنا خود کے ساتھ زیادتی تھی۔اور وہ خود کے ساتھ نہ انصافی نہیں کر

سکتی تھی۔وہ اپنے بابا کی ہمت تھی امید تھی جسے وہ ٹوٹنے نہیں دے سکتی تھی

OOOOOO

۔یار اس نوکری کے لئے تو بہت سارے لوگ اپلائی کر رہے ہیں

تقریباستر سے زیادہ لوگوں کی کالیں آچکی ہیں۔اور میلز کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہو

پارہا اس کو دیکھتے ہوئے میں نے ایک انٹرویو رکھ لیا ہے

۔جس میں ہمارے ساتھ چار اور ڈاکٹرز بھی ہوں ہیں۔کافی قابل ڈاکٹرز ہیں جو کچھ

اہم سوالات کے لیے رکھے ہیں۔وہ ان لوگوں سے دادی کی کنڈیشن کے حساب

سے سوال کریں گے پھر ریزلٹ ان کے جوابوں کے مطابق ہو گا لوگ بہت زیادہ

ہیں ہم دونوں اکیلے ہینڈل نہیں کر پائیں گے۔اسی لیے میں ان چاروں کو شامل کر

لیا ہے

کل صبح 9 سے رات 9 بجے تک انٹرویوز ہوں گے ان میں سے جو بہتر لگی گی انہیں

سلیکٹ کر لیں گے اور پھر انہیں دادی کے سامنے لے جائیں گے دادی کو جو بہتر لگی

وہ اپنے لئے رکھ لیں گی داؤد نے اس کے آفیس کے اندر قدم رکھتے ہوئے بتایا

یہ سارا کام تجھے اکیلے ہی کرنا ہو گا کل تو میں میٹنگ کے لئے جارہا ہوں۔اور ویسے

بھی مجھے ان ڈاکٹرز کی کوئی خاص سمجھ بھی نہیں ہے تجھے تو پتا ہے نہ میں اس معاملے

میں تیری مدد نہیں کر سکتا دامیش نے کچھ پریشانی سے کہا

تو میں نے کب کہا تجھے کہ تو کرے گا میں ہی کروں گا تجھے تو کوئی بھی لڑکی پسند نہیں

آئے گی تیرے ہوتے ہوئے کسی کی نوکری نہیں لگے گی پتا ہے جب بھی کسی لڑکی

کی بات آتی ہے تیری لیڈیز الرجی شروع کیوں ہو جاتی ہے اگر تجھ پر چھوڑوں تو یہ

نوکری کسی کو نہیں مل سکتی

اور تجھے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی چیک کرلوں گا جو

اچھی لگی وہ دادی کے سامنے لے جاؤں گا

پھر دادی سلیکٹ کرلیں گی تو آرام سے اپنا کام کر میں اکیلا نہیں ہوں میرے چار

دوست بھی ساتھ ہوں گے ویسے بھی کل سنڈے ہے تو ہم بالکل فری ہوں گے

کوئی کام نہیں ہے یہی کرلیں گے اور دادی کے لیے ایک اچھی اور ذمہ دار نرس کو

ڈھونڈ لیں گے جو دادی کا پوری ایمانداری سے خیال رکھے گی پچھلی والی نے تو اچھا

خاصا شرمندہ کروادیا

اسے خود بھی اس لڑکی پر بے حد غصہ آرہا تھا جسے وہ لوگ ہسپتال کی سب سے ذمہ

دار اور اچھی نرس سمجھتے تھے اس نے دادی کی زندگی خطرے میں ڈال دی تھی

۔لیکن دامیش نے بھی سہی نہیں کیا وہ اس معاملے میں کبھی دامیش کا ساتھ نہیں

دے سکتا تھا دامیش تو اب ان پر یقین کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا

تھا۔اسی لیے تو دادو پر ڈال دیا تھا سب کچھ

وہ ان پورا ہسپتال بند کراونے والا تھا ان لوگوں پر کیس کرنے والا تھا۔اس نے بہت

مشکل سے اسے سمجھایا تھا اس نرس نے اس ہسپتال کے سارے اسٹاف کو شرمندہ

کر کے رکھ دیا تھا

شکریہ دوست کاش میں بھی کبھی تمہارے لیے کچھ کر پاوں اس نے حسارت سے

کہاتوداود مسکرایا

ان شااللہ وہ دن بھی آئے گا وہ مسکرایا

تم دیکھ لینادادی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے

جو دادی کو ٹھیک لگے رکھ لینااس نے داؤد کے آئیڈیاپر غور کرتے ہوئے کہا۔تواس

نے صرف ہاں میں سر ہلایا

ooooooo

پریابیٹایہ تم کیاکر رہی ہو۔۔۔۔جب سے آئی ہوپڑھے جارہی ہوں۔۔ کیا کوئی

۔۔۔؟ٹیسٹ ہے تمہارا۔۔یہ تمہاری کورس کی کتاب تو نہیں ہے

کھانا کھانے کے بعد بابا کو دوائیاں دے کر وہ اپنی چارپائی پر بیٹھی کچھ یاد کرنے میں

مصروف تھی۔جب بابا نے اسے کتاب میں اتنا مگن دیکھ کر پوچھا

بابا میں کل ایک نوکری کے لیے اپلائی کرنے جارہی ہوں نرس کی نوکری ہے تو وہ

لوگ کوئی بھی سوال پوچھ سکتے ہیں۔کہا جارہا ہے کہ بہت بڑے بڑے پسپتالوں

سے ڈاکٹرز ہیں میں سارے جواب اچھے سے یاد کر رہی ہوں تاکہ یہ نوکری مجھے مل

جائے آپ بھی دعا کیجئے گا

بیٹا کس نوکری کی بات کر رہی ہو جو نوکری ہے تمہاری لائبرری میں وہ اچھی ہے

کیوں خود کو مزید ہلکان کر رہی ہو۔۔؟کیوں خود کو مشکل میں ڈال رہی ہو

۔۔۔۔؟ کیوں خود کو تھکا رہی ہو۔۔۔۔؟اور کوئی بھی نوکری کرنے کی بالکل

ضرورت نہیں ہے ہمارا گزارہ ہو رہا ہے اپنی پڑھائی پر دھیان دو بابا نے سختی سے کہا

نہیں بابا گزارہ ہی تو نہیں ہو رہا اور گزارہ کرنے کے لیے ہی میں نے اس نوکری کو

کرنے کا سوچا ہے۔آپ پریشان نہ ہوں

آپ بس دعا کریں بابا کے ناراض ہونے پر وہ انہیں سمجھاتے ہوئے ان کے پاس آ

بیٹھی

بیٹا ہمارے پاس پیسے ہیں تو سہی فی الحال ہمارا گزارہ ہو رہا ہے۔بہت پیسے ہیں ابھی

کے لیے بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی مشکل

میں پڑنے کی اپنی پڑھائی پر دھیان دو بابا کے چہرے سے پریشانی صاف جھلک رہی تھی

میں نے کہا نہ بابا آپ بالکل پریشان نہ ہوں میری پڑھائی میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی اور ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں بارہ ہزار سے ہمارا گزارہ ممکن نہیں ہے ہمیں محنت کرنی ہو گی آپ بس میرا ساتھ دیں۔میرے لیے دعا کریں

وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی تو بابا نے ہمت ہارتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا

میرے پیارے بابامیری ہر بات کو سمجھتے ہیں وہ ان کے سینے سے لگی مسکرا کر بولی تو

بابا بھی نرمی سے مسکرا دیئے۔ کل کو لے کر وہ پریشان تو تھی لیکن وہ پوری تیاری

کے ساتھ جانے والی تھی

پریہ کو صرف اتنا ہی پتہ تھا کہ کسی عورت کی دیکھ بھال کرنی ہے جو ہارٹ پیشنٹ

ہے مطلب کسی کی خدمت کرنی ہے کسی کا خیال رکھنا ہے

یہ کام تو وہ بہت شوق سے کرتی تھی اس کی اندر کی ڈاکٹر ہمیشہ لوگوں کی مدد کے لیے

تیار رہتی تھی۔اسے یقین تھا کہ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو عنقریب وہ ایک اچھی

ڈاکٹر ہو گی

OOOOOOO

وہ بڑی مشکل سے یہاں تک پہنچی تھی آج سے پہلے وہ یہاں کبھی نہیں آئی یہ جگہ

ان کے گھر سے بھی بہت زیادہ دور تھی

۔اس نے آفس کے اندر قدم رکھا تو یہاں بے شمار لوگوں کی لائنیں لگی ہوئی تھی

چھوٹی عمر کی لڑکیوں سے لے کر بڑی عمر کی ہر عورت یہاں موجود تھی ان سب

کے بیچ وہ اپنے آپ کو اس نوکری کے قابل ہر گز نہیں سمجھ رہی تھی

وہ آہستہ سے سائیڈ سے لگی ایک کرسی پر بیٹھ گئی

اس کا نمبر دو سو ستر کے بعد تھا۔اور اسے یقین تھا ان دو سو ستر میں سے ہی لڑکیاں

سلیکٹ کر لی جائیں گی اور اس کی باری ہی نہیں آئے گی۔اتنے لوگوں کو دیکھ وہ

۔ناامید سی ہونے لگی تھی

اندر انٹر ویو چل رہے تھے تقریبا چار ڈاکٹرز تھے جو انٹر ویو لے رہے تھے یہ بہت بڑا

ہسپتال تھا اور اس نے کبھی اس ہسپتال کا نام بھی نہیں سنا تھا وہ یہاں تک کیسے پہنچی

تھی یہ تو وہ صرف خود ہی جانتی تھی

ہر کوئی دعائیں مانگ رہا تھا کہ نوکری اسے مل جائے جب کہ وہ تو اتنی سب دعاؤں

کے بیچ اپنے لیے دعا بھی نہ مانگ پائی

لسٹ کم ہوتی جا رہی تھی اور اس کی ٹینشن بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ لڑکیاں کھانا

کھانے کے لئے اٹھ کر چلی گئیں لیکن واپس آئیں تو لسٹ میں ان کا نام اینڈ پر رکھ دیا

گیا اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ کہیں اٹھ کر نہیں گئی

اب وہ لڑکیاں سیکریٹری سے لڑ رہیں تھی۔ جبکہ پر یہ اس نوکری کی اتنی زیادہ طلبگار تھی کہ اتنی شدید پیاس کے باوجود بھی وہ اٹھ کر پانی پینے نہ گئی۔اب تو اسے بھوک بھی بہت لگ رہی تھی

اس نے بابا کے سامنے ظاہر نہیں کیا لیکن حقیقت یہی تھی کہ یہ نوکری اس کی ضرورت تھی جو اس کے لیے بہت سی آسانیاں پیدا کر دیتی۔ وہ اس پر کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی

OOOOOO

صبح سے شام ہو چکی تھی تقریباً ساری ہی لڑکیاں نہ امید ہوتی جا رہی تھی باہر اندھیرہ ہو رہا تھا اسے پریشانی بھی ہونے لگی کہ وہ گھر واپس کیسے جائے گی

تھوڑی دیر کے بعد تو رکشہ ملنا بھی بند ہو جائے گا بابا نے نہ جانے کتنی بار فون کر کے

پوچھا تھا کہ تمہاری باری آئی کہ نہیں اور اگر نہیں آئی تو چھوڑو گھر واپس آجاو نہیں

چاہیے نوکری

لیکن وہ نہیں جاسکتی تھی۔ہر بار اس کی طرف سے جواب انکار میں ہی تھا

وہ ابھی تک باہر بیٹھی انتظار کر رہی تھی انٹرویو لمبے ہوتے جا رہے تھے نہ جانے وہ

لوگ کیا سوال پوچھ رہے تھے

سب لوگ ہی مایوسی سے باہر آتے اور وہاں سے نکل جاتے لیکن مجال ہے جو کسی کو

کوئی بتاتا ہو کہ اندر کون سے سوال پوچھے گئے تھے

وہ بس پریشانی سے ان رنگین آنچل کو آتے جاتے دیکھ رہی تھی

لسٹ قریب آتی جا رہی تھی اب صرف دس یا بارہ عورتیں ہی باقی رہ گئی تھیں ان

کے انٹرویوز بھی اور اس کے بعد اس کی باری آجانی تھی

وہ خاموشی سے بیٹھی اپنی باری کا انتظار کرنے لگی وہ خود کو مکمل تیار کر چکی تھی اسے

کانفیڈنس سے جواب دینا تھا

اس کے ساتھ بیٹھی مغرور سی آخری عورت بھی مایوسی سے باہر آئی تو اس کی باری

آگئی اس نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے آفس کی جانب قدم بڑھائے

دروازے کے پاس رک کر اس نے پوری شدت سے دعا مانگی تھی کہ جو بھی سوال

آئے آسان ہو اور نوکری اسی کو ملے جو اس نوکری کے قابل ہے دروازہ اندر دھکیلتے

ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور نظر جھکائے ہی دروازہ بند بھی کر دیا

OOOOOO

سامنے دو ڈاکٹر عورتیں بیٹھی تھی جبکہ تین مرد حضرات تھے بیچ والی کرسی پر بیٹھا

شخص کون تھا اسے پہچاننے میں زیادہ وقت نہ لگا

یہ ڈاکٹر داؤد تھا اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا

مس پریا آپ یہاں۔۔۔میں تو انتظار کر رہا تھا کہ کب آپ وائٹ کوٹ پہن کر مجھے

کسی سرجری میں اسیسٹ کر رہی ہوں گی اور یہاں آپ نرس کی جاب کے لیے آئی

ہے داؤد نے مسکراتے ہوئے کہا تو پریہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا

جی سر مجھے اس نوکری کی ضرورت ہے ڈاکٹر بننے سے پہلے مجھے بہت کچھ سیکھنا ہے

ابھی اور یہ نوکری میری ضرورت بھی ہے میں جھوٹ نہیں بولوں گی کہ میڈیکل

کی اسٹوڈنٹ ہوں اس لیے یہ نرس کی جاب کرنا چاہتی ہوں یا پہلے اس جاب کو

ایکسپیرینس کرنا چاہتی ہوں

ایسا کچھ بھی نہیں ہے مجھے اس نوکری کی ضرورت ہے میرے بابا کو کینسر ہے اور

میرے پاس ان کے علاج کے لیے پیسے نہیں ہیں مجھے ان کے علاج کے لیے یہ تو کیا

کوئی بھی نوکری ملے تو میں خوشی خوشی کر لوں گی

مجھے میرے بابا کی جان بچانی ہے فی الحال میں ڈاکٹر نہیں بنی اسی لیے شاید میں ان کی

بیماری کو سمجھ نہیں پا رہی اور ان کی بیماری کو سمجھنے کے لئے مجھے اپنے بابا کی جان

بچانی ہو گی تب ہی تو ان کا علاج کر پاؤں گی

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کر گئی جب کہ اس کا لو جک نہ سمجھتے ہوئے بھی

پاس بیٹھی ڈاکٹر کو اس کی باتیں اچھی لگی تھی

کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ یہ نوکری آپ کو مل جائے ساتھ بیٹھے ڈاکٹر نے سوال کیا

نہیں بالکل بھی نہیں میں ایسا ہر گز نہیں چاہتی۔ کہ مجھ پر ترس کھا کر یہ نوکری مجھے

دی جائے میں بس یہ چاہتی ہوں کہ جو انسان اس نوکری کے قابل ہے اسے یہ

نوکری مل جائے میں جانتی ہوں

میری ایجو کیشن کمپلیٹ نہیں ہے لیکن میں بہت سارے پریکٹیکلز کر چکی ہوں مجھے

یقین ہے کہ میں کسی بھی انسان کو آسانی سے سنبھال سکتی ہوں

اور اسی یقین کے ساتھ میں یہاں آئی ہوں آپ مجھے نوکری پر رکھیں یا نہ رکھیں یہ آپ کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن مجھے اس نوکری کی ضرورت بھی ہے اور میرا یقین کہتا ہے کہ میں یہ نوکری کر بھی سکتی ہوں اس نے فل کانفیڈنس سے جواب دیا

ٹھیک ہے اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ یہ نوکری کر سکتی ہیں اور آپ کو یہ نوکری کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا تو ہم آپ کو ایک موقع دیتے ہیں

آپ فرض کریں کے آپ کے سامنے ایک انسان کو چوٹ لگی ہے اس کا خون بہت زیادہ بہہ رہا ہے تو آپ کیا کریں گی ۔

داؤد نے اس کا کانفیڈینس دیکھتے ہوئے سوال کیا

وہ ایک پل کو رکی جیسے ان کا سوال اسے سمجھ نہ آیا ہو

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے سامنے کسی شخص کو چوٹ لگ جائے تو آپ

کیا کریں گی اس میں اتنا سوچنے والی کوئی بات نہیں ہے ظاہری سی بات ہے آپ

ڈاکٹر کو بلائیں گی کیونکہ آپ ایک ڈاکٹر نہیں بلکہ ایک نرس ہیں اس کے چپ ہو

جانے پر ڈاکٹر داود نے جواب دیا

نہیں ہر گز نہیں میں دیکھوں گی اگر میں اس کا علاج کر سکتی ہوں اس کا خیال رکھ

سکتی ہوں تو میں خود پہلے کوشش کروں گی اگر کنڈیشن زیادہ خراب ہو جائے تب

میں ڈاکٹر سے رجوع کروں گی

اگرڈاکٹر بزی ہو یا کسی اور پیشنٹ کو چیک کر رہے ہوں تو یقیناوہ کہیں گے کہ وہ بزی ہیں ابھی اسے چیک نہیں کر سکتے تو تب تک میں اس پیشنٹ کو مرنے تو نہیں دے سکتی نا مجھے خود بھی کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا

اور اگر کسی کو کوئی ذرا سی چوٹ لگ جائے تو زخم کے مطابق ٹیوب لگا کر پٹی کرنا اتنا بھی مشکل نہیں ہوتا کہ ڈاکٹر کا انتظار کیا جائے یہ کام تو تین بار میں پریکٹیکل کی صورت میں کر چکی ہوں اس نے ڈاکٹر کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا

مطلب کہ اگر کسی کو چوٹ لگ جائے اور ڈاکٹر بزی ہوں تو آپ خود ڈاکٹر بن جائیں گی ڈاکٹر کے لہجے میں طنز تھا

۔ جی میں ڈاکٹر بن جاؤں گی ان شاءاللہ

ان شاءاللہ ایسی کنڈیشن بھی تب ہی آئے گی جب میں ڈاکٹر بن چکی ہوں گی۔اور

تب جو نرس میرے ساتھ کام کر رہی ہو گی اسے میں ان چوٹی موٹی چیزوں کا خود

سامنا کرنے کی ہمت دیا کروں گی

۔ تاکہ میرا انتظار کیے بنا پیشنٹ کا علاج ہو سکے

اس نے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا ڈاکٹر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اس نے

داؤد کو دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

جب کہ داود نے اٹھتے ہوئے ایک لیٹر اس کی طرف بڑھایا تھا

کل صبح اس ایڈریس پر پہنچ جانا کچھ لڑکیوں کی سلیکشن ہوئی ہے اور ان میں سے جو

لڑکی ہماری پیشنٹ کا خیال رکھے گی اس کی سلیکشن ہماری پیشنٹ خود کریں گیں

داؤد نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تو اس نے صرف ہاں میں سر ہلا کر وہ لیٹر

تھام لیا

مطلب کی میری سلیکشن ہو گئی ہے اس نے بے یقینی سے پوچھا تو داؤد نے ہاں میں

سر ہلایا

یہاں سے تو ہو گئی ہے اب آگے سے ہو جائے تو تمہاری نوکری پکی اس نے

مسکراتے ہوئے اس معصوم سی لڑکی کا چہرہ دیکھا تھا جہاں بے یقینی کے بہت

سارے رنگ تھے

آپ کے سامنے ہو گئی نہ تو آگے تو ہو ہی جائے گی کیونکہ وہاں جو شخص ہو گا کم از کم

ڈاکٹر جیسا پتھر دل تو نہیں ہو گا

اور میں جانتی ہوں میں اس قابل ہوں کہ یہ نوکری مجھے ملے اس نے مسکراتے

ہوئے لیٹر اپنے بیگ میں رکھا جب اس کی نظر سامنے رکھے واٹر کولر پر پڑی

اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں تھوڑا سا پانی پی سکتی ہوں صبح سے پانی کا ایک قطرہ

بھی نہیں پیا کیونکہ جو بھی عورت وہاں سے اٹھ کر باہر جاتی اس کا نمبر اینڈ پر لگا دیا جاتا

اور میں ایسا رسک نہیں لے سکتی تھی اس نے شرمندگی سے سر جھکاتے مدھم آواز

میں بتایا

تو داؤد نے خود پانی کا گلاس بھر کر اس کی جانب بڑھایا تھا

جبکہ پریا پانی کا گلاس پی کر جیسے ہی باہر نکلی ایک پیون بھاگتا ہوا اس کی جانب آیا

میم یہ لیں یہ بر گراور جوس سر داود نے آپ کے لئے بھیجا ہے اور نیچے آپ کے

لئے گاڑی بھی تیار ہے رات کے دس بج چکے ہیں ڈرائیور آپ کو گھر تک چھوڑ آئے

گا

اور سر نے کہا ہے کہ یہ سب کچھ وہ اس لئے نہیں کر رہے کیونکہ آپ کو سلیکٹ کر

لیا گیا ہے بلکہ اس لیے کر رہے ہیں کیونکہ آپ نے ان کے بہت ہی عزیز انسان کی

جان بچائی ہے وہ کسی روبوٹ کی طرح بول رہا تھا

پریا جو یہ سوچ کر بہت پریشان ہو گئی تھی کہ وہ واپس کیسے جائے گی داود کی اس

مہربانی پر مسکرادی

اس نے بر گر اور جوس تھام لیا بھوک تو ویسے بھی اسے بے حد لگی تھی لیکن گاڑی

میں بیٹھنے سے پہلے اس نے ایک اچھی بیٹی کا فرض نبھاتے ہوئے بابا کو فون کر کے بتا

دیا

اور بابا کے بعد اس نے اپنی سہیلی کو میسج کر کے بتایا تھا جس نے اسے حوصلہ دیا اتنا بڑا

قدم اٹھانے کا

ooooo

پر پایا بیٹا یہ تو بہت خوشی کی بات ہے کہ تمہیں سلیکٹ کر لیا گیا ہے لیکن تم اس قدر پر

امید ہو اس نوکری کے لیے اگر تمہیں یہ نوکری نہ ملی تو تمہارا دل ٹوٹ جائے گا بیٹا

اور میں ایسا نہیں چاہتا

بابا اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہے تھے کیونکہ وہ بہت خوش نظر آرہی تھی بابا نہیں

چاہتے تھے کہ اس کا دل ٹوٹ جائے

ارے بابا آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ میں کتنے لوگوں میں سے سلیکٹ ہوئی

ہوں چار سو سے زیادہ لوگ تھے اور میں پاس ہو گئی

میں وہاں پر سلیکٹ ہو گئی ہوں کل تو صرف دس بارہ لوگ ہوں گے ان میں بھی

میں سلیکٹ ہو جاؤں گی وہ بے فکر لگ رہی تھی جب کہ اس کا یہ انداز بابا کو پریشان

کر رہا تھا

دیکھو بیٹا جو لوگ آئے ہیں وہ بھی تمہاری طرح قابل ہیں اسی لئے تو آگے بڑھے

ہیں ہر انسان کے اندر قابلیت ہوتی ہے جس طرح سے وہ لوگ آگے آئے ہیں اسی

طرح وہ بھی پر امید ہوں گے کل کے لیے جس طرح سے تم ہو بیٹا

ہو سکتا ہے کل ان لوگوں میں سے کوئی سلیکٹ ہو جائے میں بس یہ چاہتا ہوں کہ

تم نا امید نہ ہو بابا اسے بے حد پیار سے سمجھا رہے تھے ان کے انداز پر وہ مسکرا دی

میں آپ کی بات کو سمجھ رہی ہوں بابا میں جانتی ہوں آپ نہیں چاہتے کہ میرا دل

ٹوٹے آپ فکر نہ کریں اگر مجھے نوکری نہ بھی ملی تو بھی میں نا امید نہیں ہوں گی

کیونکہ آج کے اس انٹرویو نے مجھے بہت زیادہ ہمت دی ہے اگر میں اتنے لوگوں

کے بیچ سے کامیاب لوگوں کی لسٹ میں شامل ہو سکتی ہوں تو انشاءاللہ آگے بھی

کامیابی حاصل کر سکتی ہوں

میں تو خوش ہوں کہ اللہ نے مجھے اس میدان میں کامیاب کیا اور کل کا بھی مجھے پورا

یقین ہے اور اگر میں نہ بھی سلیکٹ ہو پائی تو بھی مجھے یقین ہے کہ کہیں اور مجھے

اچھی نوکری ضرور مل جائے گی

آپ بالکل پریشان نہ ہوں وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے انہیں بے فکر کرنے لگی تو وہ

بھی مسکرا دیئے

OOOOOO

صبح صبح نماز پڑھ کر اس نے اللہ سے دعا مانگی تھی کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو جائے۔ جانتی تھی جس اللہ نے اسے یہاں تک پہنچایا ہے وہ اسے مایوس تو ہر گز نہیں ہونے دے گا

وہ صبح صبح ہی اپنی تیاری مکمل کر چکی تھی کیونکہ جس جگہ کا ایڈریس اسے دیا گیا تھا وہ کافی زیادہ دور تھی اور اتفاق ایسا تھا کہ ہسپتال کے ساتھ ساتھ وہ اس جگہ پر بھی کبھی نہیں گئی تھی

اس کے شہر میں کتنا کچھ تھا دیکھنے کے لائق لیکن اس کی زندگی اتنی مشکلات سے بھری ہوئی تھی کہ اسے اپنے گھر کے ہی مسائل سے فرصت نہ ملی کہ وہ کہیں گھومنے جاتی

صبح صبح بابا کو ناشتہ کروا کے اس نے انہیں میڈیسن دی اور ساتھ ہی پڑوس کے ایک

چھوٹے بچے کو بابا کی خبر لینے کے لیے کہا

وہ اکثر اسے کہہ کر جاتی تھی اور وہ دوپہر میں دو تین بار چکر لگا جاتا تھا جس سے بابا کی

۔ طبیعت کو لے کر وہ بے فکر رہتی تھی

آپ نوکری کے لئے انٹرویو دینے جارہی ہو وہ چھوٹا سا حمزہ اسے تیار دیکھ کر پوچھنے لگا

ہاں حمزہ میں جاب کے لئے انٹرویو دینے جارہی ہو تم بابا کا خیال رکھنا اگر مجھے نوکری

مل گئی نا تو میں تمہیں وہ گانو والا بائیک لے کر دوں گی لیکن اس کے لیے تمہیں

میرے بابا کا بہت خیال رکھنا ہو گا

وہ اسے لالچ دیتے ہوئے بولی تو حمزہ کی آنکھیں چمک اٹھی

آپ بالکل فکر نہ کریں مجھے پورا یقین ہے یہ نوکری آپ کو ضرور ملے گی اور اگر آپ کو نوکری نہ ملی تو پھر بھی آپ نے پریشان نہیں ہونا اللہ آپ کو کوئی اور نوکری دے دے گا

اللہ ہم سے بہت پیار کرتا ہے اور ہمیں جو بھی چیز چاہیے ہوتی ہے اگر ہم اس سے مانگتے ہیں تو وہ ہمیں ضرور دیتا ہے۔اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ نوکری ضرور ملے گی اور پھر آپ مجھے چوکلیٹ کا بڑا والا ڈبہ لے کر دینا ۔

وہ یقین سے بولتا ساتھ ہی اپنی فرمائش بھی نوٹ کروا گیا

پریہ نے پیار سے اس کے بال بکھیرے اور بابا کو اللہ حافظ کہتی وہاں سے نکل گئی ۔

دل میں کہیں یہ بھی تھا کہ جتنی وہ پر سکون ہے پر اعتماد ہے۔ کہیں یہ سب کچھ دھرا

کا دھرا نہ رہ جائے

یہ تو اسے یقین تھا کہ آگے کا سفر آسان نہیں ہو گا اگر نوکری نہ بھی ملی تو بھی اسے

اپنے بابا کے سامنے نارمل رہنا ہو گا کیونکہ بابا کو وہ بالکل پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

لیکن اتنی آگے پہنچ کر اب وہ مایوس بھی نہیں لوٹنا چاہتی تھی کل اتنے سارے

لوگوں میں سے جب اس کا سلیکشن ہو سکتا ہے تو یہاں بھی سلیکشن مشکل نہیں تھا

اور یہاں کوئی بہت اعلی تعلیم یافتہ ڈاکٹر نہ

تھے بلکہ ایک عورت تھی جس نے اپنے لئے ان سب میں سے کسی کو سلیکٹ کرنا

تھا

جو اس کا خیال رکھ سکے اس کے پاس رہ سکے اور یہ مشکل نہیں تھا۔بس اس کی سلیکشن ہو جائے اس کی ساری پریشانیاں ختم ہو سکتی تھیں اس کے سارے مسائل حل ہو سکتے تھے

بابا کا بہتر علاج ہو سکتا تھا اور ضروریات زندگی کے لیے بھی اسے زیادہ پریشانی نہ اٹھانی پڑتی یہ اس کے لئے ایک موقع تھا اپنی زندگی سوارنے کا

بابا کی بیماری کو دیکھتے ہوئے اس وقت اسے کوئی بھی نوکری ملتی تو وہ ہنسی خوشی کر لیتی اور یہاں تو اسے ایک بہترین موقع مل رہا تھا جس میں وہ ہر حال میں کامیابی چاہتی تھی۔اور اسے اللہ پر پورا یقین تھا وہ اسے کبھی مایوس نہیں ہونے دے گا

وہ بس اسٹاپ پر کھڑی بس آنے کا انتظار کرنے لگی۔ تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار

کے بعد اس کے ساتھ بے شمار لوگ اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے

....

وہ اس جگہ پہنچ تو آئی تھی لیکن اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ جانا کس طرف ہے

کیوں کہ یہاں تو دور دور تک کوئی بھی انسان نہیں تھا جس سے وہ ایڈریس پوچھ پاتی

ہوں یہاں کسی قسم کا کوئی بورڈ بھی نہیں لگا تھا جو اس کے لیے آسانی پیدا کر سکتا

بس وہ چاہتی تھی کہ وہ کسی غلط راستے کی طرف جا کر لیٹ نہ ہو جائے سامنے تین

راستے تھے اس نے پکی سڑک کی طرف جانا بہتر سمجھا عجیب سنسان جگہ تھی وہ

خاموشی سے قدم آگے بڑھانے لگی

شایداس طرف لوگوں کی آمدورفت بے حد کم تھی یا شایداس جگہ کسی کادور دور

تک کوئی گھر ہی نہیں تھابس ڈرائیور نے کہا کہ یہاں سے آگے چلے جائیں آگے ہمارا

راستہ بدل جائے گااور جہاں کاایڈریس آپ دکھارہی ہے وہی پر آگے ہے

اس کادل چاہاڈرائیور کو خوب سنائے جواسے آدھی ادھوری بات بتاکر چلا گیا تھا کم

از کم بتاکر تو جاتاکہ ان میں سے کون ساراستہ اختیار کرناہے یہ امیر لوگ بھی نااپنے

راستے بھی ہمارے لئے مشکل بنادیتے ہیں تاکہ ان تک کوئی پہنچ نہ پائے اللہ بڑا بے

نیاز ہے

ان کے الٹے سیدھے راستوں کو نظرانداز کر کے ان تک اپنی رحمت پہنچاتا ہے

خیر مجھے کیا پتا کے وہ لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں یا نہیں یہ تو اللہ اور بندے کا معاملہ

ہے مجھے بس اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا چاہیے وہ دوپٹے سے پسینہ پہنچتی خود

سے ہی باتیں کرتی آگے بڑھ رہی تھی

سامنے موجود اچھی خاصی چڑھائی دیکھ کر اس کی پھولی ہوئی سانس مزید پھول گی

یا اللہ ایسا تو نہ کریں یہ تو زیادتی ہے میرے ساتھ وہ چڑھائی چڑتی اللہ سے مخاطب

تھی

تقریبا 30 منٹ کا لمبا راستہ طے کرنے کے بعد اس نے پندرہ منٹ تو اس چڑھائی پر

لگا دیے تھے لیکن چڑھائی کے سامنے وہ محل نما بنگلہ نظر آیا

اس کے اندر تک سکون اتر گیا تھا فائنلی وہ وہاں تک پہنچ چکی تھی۔ لیکن اگر اسے

نوکری مل جاتی تو روز یہ راستہ اسے اس کی نانی یاد دلانے کے لیے بہت تھا وہ ایک

نظر پیچھے کے راستے پر ڈالتی اس خوبصورت بنگلے کو دیکھنے لگی جو ابھی تک اس سے

تقریبا پانچ منٹ کے فاصلے پر تھا

کوئی بات نہیں پر یا تو شیرنی ہے یہ تو کچھ بھی نہیں تو اس سے بڑے بڑے راستے بھی

طے کرے گی وہ خود کو حوصلہ دیتی قدم آگے کی جانب بڑھانے لگی۔

اگلے پانچ منٹ میں وہ اس محل نما گھر کے دروازے کے سامنے تھی جس کے باہر دو

گارڈ کھڑے تھے

میڈم کیا آپ انٹرویو دینے کے لیے آئی ہیں سامنے کھڑا گارڈ اسے دیکھ کر اس سے

پوچھنے لگا اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

اندر چلی جائیں انٹرویو اندر ہو رہے ہیں اندر ملازم ہیں وہ آپ کو تفصیل سے بتائے گا

وہ گیٹ کھولتے ہوئے اسے راستہ دیتے ہوئے بولا

بہت شکریہ وہ اس کا شکریہ ادا کرتی مسکراتے ہوئے اس محل نما گھر کے اندر داخل

ہوئی تھی ۔

سفید خوبصورت بنگلہ جس کے باہر بڑے بڑے لفظوں میں دامیش پیلس لکھا ہوا

تھا۔اسے یہ نام کہیں سنا سنا سا لگا پھر اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کارڈ دیکھا جس پر

یہی نام لکھا تھا

شاید یہی سے پڑھا ہو گا وہ بڑبڑائی

گیٹ سے اندر آتے ہی سامنے ایک رستہ بنا ہوا تھا اس کے دونوں اطراف

خوبصورت پھولوں کی لمبی قطار تھی یہاں ہر نسل کے پودے تھے جو اس لان کی

خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے

جس نے بھی یہ پودے لگائے تھے اس کے ذوق کو وہ داد دیئے بنا نہ رہ سکی

اگر کبھی میرا اپنا بڑا سا گھر ہوا تو یہ سارے پودے میں لگاؤں گی وہ حسرت سے ان

پودوں کو دیکھتی قدم آگے کی جانب بڑھانے لگی ماربل کے خوبصورت فرش پر

اسے جوتے پہن کر چلنا بالکل پسند نہیں آیا تھا

صفائی کا خاص خیال رکھا جا رہا تھا اسے یاد تھا جب وہ اپنے گھر کا فرش دھوتی تھی بابا کو

بھی جوتے پہن کر فرش پر چلنے نہیں دیتی تھی کہ اس کی محنت ضائع ہو جائے گی

فرش گندہ ہو جائے گا

اور بابا اس کی محنت کی قدر کرتے ہوئے جوتے اتار دیتے تھے کبھی کبھی تو چارپائی

سے نیچے بھی نہیں اترتے تھے اس کے گھر کا فرش تو خیر جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا تھا جس

سے وہ کل پرسوں ٹھیک کروانے کا سوچتی اور سوچتی ہی رہ جاتی

اپنے گھر کے فرش کو یاد کرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سے اپنے پیروں تلے

ماربل کے اس فرش کی جانب دیکھا سفید صاف ستھرے پتھر جو دیکھنے میں بے حد

مہنگے نظر آرہے تھے

آنے والے ہر انسان کا پہلا دھیان تواس فرش پر جاتا ہو گا یا باہر لان کی خوبصورتی کی

جانب اس نے گھر کے اندر قدم رکھا جیسے نگاہیں ہٹنا بھول گئی اسے بالکل اندازہ

نہیں تھا کہ یہ گھر جتنا باہر سے خوبصورت ہو گا اندر سے اس سے کہیں درجہ زیادہ

رونقیں سمیٹ کر بیٹھا ہو گا

اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اس سے پہلے اس نے اتنی خوبصورتی کسی اور جگہ دیکھی ہو گی

مہنگاترین قالین لوگوں کے پیروں میں بچھا ہوا تھا۔ چھت پر ہر سائز کے شیشے کے

فانوس تھے جن کی قیمت کا اندازہ لگانا بہت مشکل تھا

نوکروں کی بڑی تعداد تھی لیکن سب لوگ ایک باقاعدہ یونیفارم میں تھے سب

ادھر ادھر گھوم رہے ہیں کوئی نہ کوئی کام سرانجام دے رہے تھے سامنے بیٹھا ایک

شخص بڑے سے شیشے کے میز کو چمکانے میں مصروف تھا جو پہلے ہی صاف ستھرا تھا

وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے پاس آگئی تھی۔اس شخص نے ہاتھ روک کر اس کا چہرہ

دیکھا جیسے پوچھ رہا ہوں جی باجی فرمائیں کیا کام ہے آپ کو ؟۔۔۔

اسے لگا اس کے پاس آکر پریا نے اس کا قیمتی وقت ضائع کر دیا

جی میرا نام پریا ہے اور مجھے یہاں انٹرویو کے لیے بلایا گیا ہے کل ایک سلیکشن ہوئی

تھی جس میں لڑکیوں کو سلیکٹ کیا گیا تھا ان میں سے ایک میں بھی ہوں مجھے

انٹرویو دینا ہے لیکن کس طرف جانا ہے یہ نہیں پتا وہ اسے تفصیل سے بتانے لگی اس

نے اپنی زبان کو بڑی مشکل سے یہ کہنے سے روکا تھا

کہ مہربانی کر کے مجھے بتا دیجئے کہ مجھے کس طرف جانا ہے کیوں کہ اس محل میں

مجھے گم ہو جانے سے ڈر لگتا ہے

باجی انٹرویو دینے کے لیے آئی ہیں انٹرویو اوپر گیلری میں ہے وہاں تین

کمرے دائیں طرف ہیں اور تین کمرے بائیں طرف ہیں آپ دائیں طرف کے

تیسرے کمرے میں چلی جائیں وہی پر انٹرویو ہو رہے ہیں

بی بی جی کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی نہ اسی لیے یہ صاحب نے بی بی جی کا کمرا

اوپر ہی شفٹ کر دیا ہے تاکہ کوئی مسئلہ نہ ہو وہاں وہ بھی ان کے قریب ہوتے ہیں

رات کو توان کے لئے آسانی رہے یہاں سے سیڑھیاں چڑھ جائیں وہ سیڑھیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے بتانے لگا پریہ نے شکر گزار نظروں سے اسے دیکھا جو اپنا اہم ترین کام چھوڑ کر اسے راستہ سمجھا رہا تھا۔وہ اس کا شکریہ ادا کرتی سیڑھیوں کی جانب جانے لگی جبکہ وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا وہ اس انداز میں میز کو صاف کر رہا تھا جیسے اسے یقین تھا کہ آج ان کے صاحب نے ان کی چیزوں کا ٹیسٹ لینا ہے

ooo

پریہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اوپر کی جانب آئی کس طرف جانا تھا اسے سمجھ نہیں آیا سامنے بہت سارے کمرے تھے جو تقریبا ایک جیسے تھے اسے یہ تو پتا تھا کہ اسے

دائیں جانب کے تیسرے کمرے میں جانا ہے لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ ملازم کے دائیں

جانب یا اپنے ۔۔۔

کیا مجھے ایک بار پھر سے پوچھ لینا چاہیے اس نے نیچے کی جانب دیکھا جہاں وہ زورو

شور سے اپنے کام میں مصروف تھا اسے ڈسٹرب کرنا پریا کو بالکل اچھا نہیں لگا

اس نے جیسے ہی قدم آگے بڑھے کسی سے بری طرح ٹکرا گئی

اپنی بے اختیاری پر وہ آنکھیں بند کرتی خود کو ہونے والی تکلیف کی منتظر تھی جو نیچے

گرنے کے بعد اسے ہونے والی تھی لیکن اپنی کمر پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس

کرتی اگلے ہی لمحے وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی جو بے حد غصے سے اسے گھور رہا

تھا

سامنے موجود شخص وہ تھا جس کا چہرہ وہ ابھی تو کیا کبھی بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اس نے اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی وہ کسی اچھوت کی طرح خود سے پرے دھکیل چکا تھا اور اب بے حد نفرت سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اس کا یہاں ہونا اس کے لئے نا قابل برداشت ہو اس کے دھکا دینے کی وجہ سے وہ پیچھے رکھے واس سے ٹکرائی تھی وہ تو شکر تھا اس نے وقت رہتے اسے تھام لیا ورنہ وہ قیمتی واس نیچے گر کر اپنی خوبصورتی کھو دیتا اس نے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا جو بے حد نفرت سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں کی نفرت اسے بالکل سمجھ نہیں آئی وہ اسے پہچان تو چکی تھی

لیکن یہ گھر اسی کا تھا اسے نوکری ملنے سے پہلے ہی کھوتی ہوئی محسوس ہوئی اس کی

آنکھوں سے نکلتے شرارے اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ اس کا یہاں ہونا

اسے بالکل پسند نہیں آیا اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر اسے کچھ بھی کہتا ایک

ملازم تیزی سے کمرے سے نکلتا اس کے پاس آیا

مس سرداود کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ کو اس کمرے میں آنا ہے وہ

اسے پریشان کھڑا دیکھ کر بولا

جبکہ دامیش اسے نظرانداز کرتا نیچے جا چکا تھا

اس کے نیچے جاتے ہی ایک شور سا برپا ہوا

۔سر آگئے

سر کا ناشتہ لاؤ

۔ سر کی گاڑی تیار کرو

۔۔۔۔۔؟ سر آپ کیا لیں گے بریک فاسٹ میں

۔ سر یہ سر وہ نیچے سر کی گردان شروع ہو چکی تھی

پریا اس سر نامے سے اکتا کر اس ملازم کے ساتھ ایک کمرے میں گھس گئی تھی یہ کمرہ پورا محل جیسا تھا اندازہ لگانا بہت مشکل تھا اس کمرے کے اندر بھی تین چار کمرے تھے

اس کے اندر آتے ہی وہاں موجود چار لڑکیاں اسے دیکھنے لگی باقی کہاں تھی اسے

اندازہ نہیں تھا۔شاید انٹرویو میں فیل ہو کر واپس جا چکی تھی یا پھر اور اتنی کم لڑکیاں

دیکھ کر اسے تھوڑی سی گھبراہٹ ضرور ہوئی تھی

جب سامنے ایک کمرے سے داؤد نکلا۔جو اسے دیکھ کر مسکرایا اور سلام دعا کرنے

کے بعد داؤد نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔شاید سارے انٹرویو ہو چکے تھے یا

داؤد نے اسے پہلے بھیجا تھا

۔۔جو بھی تھا اس کے ایک اشارے پر ہی وہ فوراً کمرے کے اندر جانے لگی تھی

جبکہ داود اب لڑکیوں سے باتیں کرنے لگا۔اگر وہ یہاں باہر بیٹھ گیا تھا تو یقیناً انٹرویو

لینے والی عورت اکیلی ہو گی

پتا نہیں وہ اس سے کیا کیا سوال کرے گی۔۔۔دامیش کو یہاں دیکھ کر اسے اتنا تو

اندازہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ عورت وہی ہوں جسے وہ ہسپتال لے کر گئی تھی

لیکن ضروری نہیں کوئی اور بھی ہو سکتا تھا دروازے پر رک کر اسے جتنی بھی

سورتیں آتی تھی اس نے پڑھ کر خود پر پھونک لی۔اور آہستہ سے دروازہ کھول کر

کمرے کے اندر داخل ہو گئی

ооооо

اس نے آہستہ سے کمرے کے اندر قدم رکھا تو بیڈ پر وہ مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر اس

کے لبوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی

اسے دیکھتے ہی انہوں نے اپنی باہیں پھیلاتے ہوئے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ تیزی سے چلتی ان کے پاس جا بیٹھی

میں صبح سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ داؤد نے مجھے بتایا کہ تم بھی کل لڑکیوں میں سلیکٹ ہوئی ہو تو یقین کرو مجھے بے حد خوشی ہوئی میں تو تمہاری ویسے بھی شکر گزار تھی

تمہیں کافی ڈھونڈنے کی بھی کوشش کی لیکن تم ملی ہی نہیں رضوان سے پوچھا تھا کہ وہ تمہیں کہاں چھوڑ کر آیا ہے۔ پھر سوچا طبیعت تھوڑی ٹھیک ہو گی تو خود جاؤں گی تم سے مل کر تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لیے

لیکن ابھی میرا پوتا ہے نہ بہت ضدی ہے وہ مجھے ملنے تک نہیں دے رہا کہیں جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ ورنہ ضرور آتی اس کے ہاتھ تھامے وہ بے حد شفقت سے بول رہی تھیں

آپ کو یہاں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے یقین مانے اس دن کے بعد میں کافی دن آپ کے بارے میں سوچتی رہی کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہو گی۔ ایک بار تو اس ہسپتال بھی گئی تھی لیکن مجھے بتایا گیا کہ آپ کو کسی دوسرے ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا ہے

پھر شفاء کی دعا مانگ کر میں واپس اپنے گھر چلی گئی کچھ دن پہلے اخبار پر اشتہار دیکھا تو

نوکری کے لیے اپلائی کیا لیکن یقین کریں تب مجھے بالکل بھی پتا نہیں تھا کہ یہاں پر

آپ ہونگی

آپ کو دیکھ کر مجھے سچ میں بے حد خوشی ہوئی اللہ آپ کو صحت یاب کرے نہ جانے

کیوں لیکن انہیں دیکھ کر پریا کو سچ میں بے حد خوشی ہو رہی تھی جو لبوں پر

خوبصورت مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہی تھی

اگر اس دن تم میری جان نہیں بچاتی تو شاید آج میں یہاں تمہارے سامنے نہیں

ہوتی اس دن انسانیت کے ناطے تم نے اپنی پرواہ کیے بغیر مجھے ہسپتال پہنچایا یقینا

تمہارے والدین نے تمہاری پرورش میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑی

ورنہ آج کے دور میں کوئی کسی کو کہاں پوچھتا ہے۔آج کل کا زمانہ ایسا ہے کہ اپنوں

کو دیکھ کر اپنے چہرہ پھیر لیتے ہیں تم نے ایک غیر ہو کر میری اتنی زیادہ مدد کی یقین

کرو رضوان تو اتنے چھوٹے دل کا مالک ہے کہ کبھی بھی یہ ساری صورت حال

ہینڈل نہیں کر پاتا

تم نے سچ میں بہت ہمت دکھائی ہے کہاں سے لائی اتنی ہمت اس چھوٹی سی لڑکی نے

۔وہ اس کا ہاتھ تھامے پیار سے اس کا چہرہ چھوتی پوچھنے لگیں

ہمت تو اللہ دیتا ہے میڈم۔وہ جسے چاہے اسے نوازتا ہے۔اس دن آپ کی حالت

دیکھ کر میں آپ کو وہاں چھوڑ نہیں پائی آپ کو دیکھتے ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ

کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے

میں کوئی نرس یا پھر ڈاکٹر تو نہیں ہوں لیکن میڈیکل کالج میں پڑھتی ہوں وہاں پر

ہمیں بہت سارے پریکٹیکلز کروائے گئے ہیں جس میں ایک ہارٹ سپیشل پریکٹیکل

۔ تھا اس میں ہمیں ایسی بہت ساری چیزیں بتائی گئی

بس وہی تھوڑا بہت سیکھا ہوا تھا جو اس دن کام آگیا سچ کہوں تو میں بھی بہت زیادہ

گھبرا گئی تھی کسی کو پہلی بار ایسی سچویشن میں دیکھا تھا لیکن پھر ہمت کر کے آپ کو

ہسپتال پہنچایا آپ کے ڈرائیور تو بری طرح سے کانپ رہے تھے

ہسپتال پہنچتے ہوئے انہیں بخار چڑھ گیا تھا وہ بھی ٹینشن کی وجہ سے۔ پھر ڈاکٹر داؤد

نے ان کا بھی علاج کروایا۔اور اب تو اللہ کا شکر ہے سب کچھ ٹھیک ہے

وہ انہیں سب کچھ بتاتی ہوئی دامیش اور اپنی ملاقات کو نظر انداز کر گئی تھی وہ انہیں

نہیں بتانا چاہتی تھی کہ ان کا پوتا کتنا بے دل اور ظالم انسان ہے

اس شخص کو صرف اور صرف اپنی ناک اونچی رکھنی تھی۔ابھی تھوڑی دیر پہلے اس

سے ہوئی ملاقات کے بعد اسے وہ اور بھی زیادہ برا لگنے لگا تھا۔یہ وہ پہلا شخص تھا جو

بے وجہ اسے اتنا زیادہ برا لگ رہا تھا

کچھ دن پہلے ٹی وی پر اس نے اسے لیلیٰ کو تھپڑ مارتے دیکھا تھا۔شاید اس آدمی کا نیچر

ہی ایسا تھا وہ کسی سے بھی نرم اور پر سکون لہجے میں بات کر ہی نہیں سکتا تھا ابھی

تھوڑی دیر پہلے گھر کے نوکر کیسے اس کے دائیں بائیں لگے ہوئے تھے اور وہ ہر کسی پر

۔ حکم چلاتا انہیں کیڑے مکوڑے سمجھ رہا تھا

تو پھر کیا تم ہمیشہ کے لئے میرا خیال رکھوں گی رہو گی میرے پاس وہ اپنی سوچوں

میں گم تھی جب دادی نے آہستہ سے اس سے پوچھا وہ بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی

اگر آپ رکھیں گئی تو کیوں نہیں اگر یہ نوکری مجھے آج مل جائے تو اس سے بڑی اور

۔ کوئی بات میرے لئے ہو ہی نہیں سکتی

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے آج سے تم یہی پر رہو گی تمہاری نوکری پکی لیکن میں پہلے بتا رہی ہوں

میں بہت نخرے کرتی ہوں بالکل ٹائم پر میڈیسن نہیں لیتی۔اور پرہیز تو مجھ سے

بالکل بھی نہیں ہوتا میرا پوتا بھی بہت ڈانٹتا ہے مجھے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی انداز

میں بلا کی شرارت تھی

تو پھر تھوڑی سی ڈانٹ مجھ سے بھی کھا لیجئے گاان کے شرارتی انداز پر وہ بھی غیر

۔ سنجیدگی سے بولی۔ جس پر دادی بے اختیار مسکرا دی

لیکن میڈم باہر لوگ جو کل سلیکٹ ہوئے ہیں یقیناوہ مجھ سے زیادہ قابل ہوں گے

اور مجھ سے زیادہ انہیں اس نوکری کی ضرورت ہو گی اپنی خوشی میں اسے اچانک ہی

باہر بیٹھی عورت کی یاد آئی تھی

تم پریشان مت ہو ان کے لیے داؤد نے حل نکال لیا ہے انشاءاللہ ان لوگوں کو بھی

کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ لیکن اپنے لیے تو میں نے تمہیں سلیکٹ کیا ہے۔ اور ابھی

سے نہیں بلکہ مجھے تو صبح سے ہی تمہارے آنے کا انتظار تھا میں تو داؤد کو پہلے ہی بتا

چکی تھی کہ اگر وہ تمہارے بارے میں بات کر رہا ہے تو یہ نوکری تمہیں ہی ملے گی

اسی لیے تو میں تمہارا انتظار کر رہی تھی انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

تھینک یو سو مچ میڈم میں اپنے بابا کو یہ خبر سنا کے آجاؤں۔وہ بھی میری وجہ سے کافی زیادہ پریشان تھے وہ ان سے اجازت مانگ رہی تھی

ہاں میری جان کیوں نہیں تم اپنے بابا کو یہ خوشخبری سنا لو جب تک میں یہی بیٹھ کے تمہارا انتظار کرتی ہوں پھر داؤد اور نرس تمہیں سارا کام سمجھا دیں گے انہوں نے خوش دلی سے اجازت دی تو وہ مسکراتے ہوئے ان کے قریب سے اٹھتی کمرے کے کونے میں چلی گئی

OOOOOO

کیا مطلب ہمارے انٹرویوز نہیں ہوں گے۔۔۔؟ وہ چالیس پینتالیس سالہ

عورت داؤد کو دیکھ کر پوچھنے لگی چہرے پر پریشانی صاف واضح تھی

انٹرویو تو کل ہو چکے ہیں۔ لیکن جس مقصد کے لیے انٹرویو ہوئے تھے اس کے لیے

سلیکشن ہو چکی ہے آپ لوگوں کو یہ نوکری نہیں مل سکتی لیکن آپ لوگوں کو

پریشان ہونے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے

کیونکہ آپ لوگ بہت قابل ہیں۔ کل کے انٹرویو میں آپ لوگوں کی سلیکشن ہوئی

تھی۔ یہ نوکری نہ سہی لیکن آپ کو میرے ہسپتال میں نوکری ضرور ملے گی مجھے

ویسے بھی چند نرسز کی ضرورت ہے

میں آپ کو اچھی تنخواہ اور ماحول فراہم کروں گا اگر آپ لوگ انٹرسٹڈ ہیں تو مجھے خوشی ہو گی آپ جیسے قابل لوگوں کو اپنے ساتھ رکھتے ہوئے

داؤد نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ ان کے چہرے کی رونق واپس لوٹ آئی تھی کیوں کہ یہاں پر تو کسی ایک کو ہی نوکری ملی تھی لیکن داود ان سب لڑکیوں کو نوکری دے چکا تھا

اس کا اپنا ہسپتال شروع ہوئے ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا۔اسے کچھ قابل نرسز کی ضرورت تھی یہ فیصلہ تو وہ کل ہی کر چکا تھا کہ جس لڑکی کی سلیکشن ہو گی اس کے علاوہ باقی کی لڑکیوں کو اپنے ہسپتال میں بطور نرس ملازمت دے گا

تھینک یو سوچ سر مجھے نوکری کی اشد ضرورت تھی سامنے بیٹھی عورت نے کہا جبکہ

اس کے ساتھ ہی دوسری بھی بول پڑیں

جی سر میں بھی آپ کی ہسپتال میں نوکری ضرور کروں گی مجھے بھی نوکری کی

ضرورت ہے۔اوراس کے ساتھ آہستہ آہستہ سب عورتوں نے حامی بھرنا شروع

کردی

اسے یقین تھا کہ کوئی بھی انکار نہیں کرے گا کیوں کہ اس کا ہسپتال بہت کم عرصے

میں بڑے ہسپتالوں میں شامل ہونے لگا تھا۔ہسپتال کے بہترین ماحول اور بہترین

ڈاکٹر اسٹاف کی وجہ سے وہ کافی مشہور بھی تھا

ایسے ہسپتال میں نوکری کرنا کوئی عام بات تو ہر گز نہیں تھی جہاں کسی ایک لڑکی کو

نوکری ملنے والی تھی وہی سب کو مل چکی تھی ان کے چہرے پر جو پریشانی صبح سے

تھی اب ختم ہو چکی تھی ۔

جبکہ داؤد بھی ریلیکس ہو کر انہیں اپنے ہاسپٹل کا بتا کر نیچے جا چکا تھا جہاں دا میش

ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکل چکا تھا۔ وہ صبح صبح ہی دادی سے مل کر گیا تھا آج اس

کی بہت اہم میٹنگ تھی ورنہ آج اسکا جانے کا ارادہ نہیں تھا دادی نے بھی خوشی

خوشی اسے جانے کی اجازت دے ڈالی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ وہ پریا میں

کسی قسم کی کوئی کمی نکالے

وہ ہر چیز میں پرفیکشن چاہتا تھا یقینی سی بات تھی جب دادی بنا کسی وجہ کے پریا کو

نوکری پر رکھ لیتی تو وہ ضرور سمجھانے کی کوشش کرتا اور پھر پریا کے علاوہ سب کے

۔ انٹرویو لینے میں مصروف ہو جاتا

۔ اور جو اسے سب سے قابل لگتی یقیناً وہ اسی کو نوکری پر رکھ لیتا

لیکن دادی کو تو جب سے پتہ چلا تھا کہ جس لڑکی نے انہیں ہسپتال پہنچایا تھا وہ بھی

انٹرویو کے لیے آئی ہے انہوں نے تب ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ اس نوکری پر وہ اسی کو

رکھیں گی

لیکن دامیش نے ایسا نہیں ہونے دینا تھا۔اسی لئے تو اس کی میٹنگ کا سنتے ہی انہوں

نے فوراً ہی اسے جانے کی اجازت دے ڈالی۔ جس پر وہ حیران تو ہوا تھا کیونکہ رات

تو دادی کہہ رہی تھیں۔اتنی ساری لڑکیاں ہیں تم بھی میرے ساتھ رہو تاکہ مجھے

سلیکشن کرنے میں آسانی رہے

لیکن پھر اب دادی نے اچانک ہی کہہ دیا تم جاؤ میں سنبھال لوں گی اور ویسے بھی

داؤد میرے ساتھ ہی ہے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اس بات کو سن کر اسے تھوڑی سی

حیرانی ہوئی تھی لیکن اس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا کہ وہ دھیان دے پاتا

اسی لئے داود کو چند ایک بات بتانے کے بعد خود ہی وہاں سے چلا گیا

جبکہ اس کے بعد دادی تو داود کے پیچھے ہی لگ گئی تھی کہ ابھی تک وہ لڑکی کیوں

نہیں آئی تین بار تو وہ اسے گیٹ پر بھی بھیج چکی تھیں

کہ وہ لڑکی آخر رہ کہاں گئی وہ آئے گی بھی یا نہیں انہیں تو پریشانی لاحق ہو گئی تھی

ایک تو وہ اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھیں کیوں کہ آج کے دور میں اتنا ہمدرد کوئی

بھی نہیں ہوتا زندگی اتنی مصروف ہو چکی ہے کہ ایک انسان کے پاس دوسرے

انسان کے لیے وقت ہی نہیں ہوتا

ایسے میں پریا نے سچ میں انسانیت کا فرض نبھاتے ہوئے ان کی جان بچائی تھی آج وہ

زندہ تھی تو اسی کی وجہ سے

اور دوسری وجہ یہ نوکری وہ اسی کو دینے کا فیصلہ کر چکی تھیں۔ کیونکہ داؤد نے انہیں

بتایا تھا کہ اس لڑکی کے بابا کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے جس کی وجہ سے وہ

نوکری کرنے کے لیے آئی ہے

اسے نوکری کی بے حد ضرورت تھی۔اور وہ اس برے وقت میں اس کے کام آنا

چاہتی تھیں جس طرح سے وہ ان کے برے وقت میں نہ صرف ان کے کام آئی بلکہ

۔ ہمت کرتے ہوئے کافی زیادہ بھاگ دوڑ بھی کی

دادی اس کا احسان تو نہیں چکا سکتی تھی لیکن اس کی مدد ضرور کرنا چاہتی تھی اور پریا

انہیں ویسے بھی بہت پسند آئی تھی اس کے بات کرنے کا انداز اس کی چال ڈھال اب

تک ان کا خیال رکھنے والی ساری لڑکیوں سے الگ تھا

......

اس کا دن بہت اچھا گزرا تھا۔ میڈم ایک بہت ہی اچھی اور نیک خاتون تھیں۔ وہ اپنی باتوں اور انداز سے اسے بلکل بھی غیر یا اجنبی نہ لگی وہ بہت جلدی ان سے گھل مل گئی تھی آج کا دن کس طرح سے گزرا اسے بالکل بھی اندازہ ہی نہ ہو سکا نوکری کا پہلا ہی دن اتنا اچھا گزرے گا اسے بالکل نہ لگا تھا۔ اسے لگا تھا کہ یہ نوکری اس کے لئے مشکلات سے بھری ہوئی ہو گی لیکن میڈم کا انداز اتنا شگفتہ تھا کہ اسے بالکل بھی وقت گزرنے کا احساس نہ ہوا وہ ہر چیز کو بے حد محبت سے اسے سمجھاتی رہی۔

ان کے ساتھ ایک دن گزار کر وہ یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی کہ انہیں پودوں سے بے حد محبت ہے

اور اس کے علاوہ وہ اپنے نک چڑے پوتے سے بے حد محبت کرتی ہیں۔اسے تو وہ

دیکھنے میں ہی پسند نہیں تھا لیکن یہ اس کی مجبوری تھی کہ اب اسے اسی گھر میں ہی

نوکری کرنی تھی جہاں وہ رہتا تھا

اسے گھر چھوڑنے کے لیے میڈم نے گاڑی بھیجی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ اب روز

اسے صبح لینے اور چھوڑنے گاڑی آیا کرے گی

اس کی ٹرانسپورٹ کا مسئلہ تو حل ہو گیا تھا۔اچانک ہی سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا وہ گھر

آئی تو بابا اور حمزہ اس کے انتظار میں بیٹھے تھے حمزہ ابھی تک گھر نہیں گیا تھا

یقیناً اس نے بابا کا بہت خیال رکھا ہو گا

باباکافی فکر مند لگ رہے تھے۔ باباکے حساب سے اگر کوئی اتنے زیادہ پیسے دے رہے تھے تو کام بھی بہت زیادہ تھا

نوکری کیسی ہے بیٹا تمہیں کوئی مشکل تو نہیں ہوئی تھکاوٹ ہو گئی ہو گی اس نے صبح ہی بابا کو فون کر کے نوکری کا بتادیا تھا اسی لئے باباکے چہرے کی پریشانی وہ واضح نوٹ کر سکتی تھی

کوئی پریشانی نہیں ہوئی باباکوئی مشکل نہیں ہے نوکری بے حد اچھی ہے اور میڈم تو اس سے بھی اچھی ہیں بہت نرم گو اور نیک عورت ہیں ایسا لگتا ہے جیسے میڈم ہماری زندگی میں ہمارے لیے رحمت بن کر آئی ہیں

جیسے اللہ نے انہیں ہمارے لئے وسیلہ بنا کر بھیجا ہے۔سچ کہوں تو صبح میں بھی بہت

زیادہ پریشان تھی یہ سوچ کر کہ نہ جانے وہاں کا ماحول کیسا ہو گا لوگ کیسے ہوں گے

کام کیسا ہو گا اور کام کا طریقہ کار کیسا ہو گا

لیکن میڈم سے ملنے کے بعد ہر پریشانی ختم ہو گئی اب کوئی مسئلہ نہیں کوئی پریشانی

نہیں ہے نوکری بہت آسان ہے مجھے صرف میڈم کا خیال رکھنا ہے ہر وقت ان

کے ساتھ رہنا ہے اور ٹائم ٹو ٹائم میڈیسن دینی ہے

ان کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھنا ہے انہیں اکیلے بالکل بھی نہیں چھوڑنا باقی

میڈم کسی پر ڈیپنڈ نہیں ہیں۔ صبح 9 بجے سے شام 5 بجے تک مجھے ان کے ساتھ رہنا

ہو گا جب تک ان کا پوتا اپنے کام سے واپس آتا ہے

بس اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کوئی مشکل یا تھکا دینے والا کام ہر گز نہیں ہے

صبح گاڑی لینے آئے گی اور شام کو مجھے گاڑی ہی گھر چھوڑ جائے گی

اور جو میری پڑھائی کا مسئلہ ہے تو آج کل تو یونیورسٹی بند ہے لیکن میڈم نے کہا ہے

کہ اگر ان کی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی تو میں اپنی یونیورسٹی بھی دوبارہ جوائن کر

سکتی ہوں۔

آج کا سارا دن میں نے میڈم کے ساتھ ہی گزارا ہے انہیں بس دو ہی چیزوں سے

سب سے زیادہ محبت ہے ایک ان کے پوتے سے اور دوسری ان کے پودوں سے

تو مجھے میڈم نے کہا ہے کہ ان کے پودے دیکھنا میرا کام ہے تو نہیں لیکن اگر مجھے

وقت ملے تو میں تھوڑا وقت انکے پودوں کے ساتھ گزاروں۔ کیونکہ اس معاملے

میں وہ لوگوں پر بالکل بھروسہ نہیں کر سکتی انہیں وہ حد سے زیادہ عزیز ہیں

آج تو ایک ملازم کو کمرے میں بلا کر انہوں نے بہت سارا ڈانٹا بھی کیونکہ وہ میڈم

کے کسی اسپیشل پودے کی صفائی کرنا بھول گیا تھا جس کی وجہ سے میڈم کو غصہ آگیا

میڈم دو چیزوں میں کبھی کسی قسم کی لاپرواہی نہیں برداشت کر سکتی ایک اپنے نک

چڑھے پوتے کی صحت پر اور دوسرے ان پودوں کی نشو نما پر

ان کے پوتے سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے مجھے صرف اور صرف ان کا خیال رکھنا

ہے اور ان کے پودوں کی صفائی کے دوران نوکروں کی نگرانی کرنی ہے۔تاکہ نوکر

کسی بھی قسم کی لاپرواہی کر کے ان کے پودے خراب نہ کر دیں

اب آپ بتائیں کیا اس میں کچھ بھی ایسا مشکل کام ہے جس کی وجہ سے آپ اتنے

پریشان ہو رہے ہیں اس نے تفصیل سے انہیں بتاتے ہوئے پوچھا

اور ساتھ ہی جلدی جلدی آلو بھی کاٹنے لگی تاکہ کچھ بنا کر کھا سکے

رہنے دو یہ سب کچھ کوئی ضرورت نہیں ہے کرنے کی انڈے پڑے ہیں نا اسی کا

آملیٹ بناؤ کھا لیں گے۔بابا نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا

یہ سچ تھا بے شک وہ ایک بہترین دن گزار کر آئی تھی لیکن اتنی بڑی خوشخبری

والے دن وہ اس سے کام نہیں کروانا چاہتے تھے

بالکل بھی نہیں انڈوں سے آپ کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور یہ بننے میں کتنا

وقت لگے گا حمزہ دوپہر کو بابا کو کھانا دیا تھا وہ ٹوکری میں سے پیاز نکال کر اسے دے

رہا تھا جب اس نے سوال پوچھا اس نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا

گڈ تم نے کیا کیا کیا سارا دن وہ بابا کا رخ کمرے کی جانب موڑتی حمزہ سے پوچھنے لگی

بابا کو مجبور ہو کر کمرے کی جانب آنا پڑا

میں نے کچھ نہیں کیا صبح آیا ناصر چاچا کی خیریت پوچھی تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا

اور پھر باہر کرکٹ کھیلتا رہا جب میں آؤٹ ہو گیا تب پھر آیا تھا ناصر چاچا کو دیکھنے کے

لئے وہ بیڈ پر بیٹھے تھے میں نے ان کی کرسی اٹھا کر باہر رکھی اور ان کو بولا کہ مجھے

کھیلتے ہوئے دیکھیں

بیچارے اندر بور ہو رہے تھے نہ اسی لیے۔ پھر جب میں آؤٹ ہو گیا تب ان کو کھانا

دیا

پھر مدرسے چلا گیا وہاں سے واپس آیا تو پھر باہر لڑکوں کے ساتھ پتنگ اڑائی چاچا

سے ملنے کے لئے ان کے دوست آئے تھے تھوڑی دیر تک وہ ان کے پاس بیٹھے

رہے

اب چاچا مجھے کوئی کہانی سنا رہے تھے کہ آپ واپس آ گئی اور اب گھر جاؤں گا اس نے

پوری تفصیل سے بتایا پر یہ مسکرا کر اس کی باتیں سنتے ہوئے ساتھ ساتھ آلو بھی

چولہے پر چڑھا چکی تھی

شاباش میرا پیارا بچہ تمہارے سکول کب سے لگنے والے ہیں وہ اسے دیکھ کر

مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی وہ بس یہی چاہتی تھی کہ اس کے بابا کی وجہ سے اس کی

موج مستی ختم نہ ہو

اور یہ ایک طرح سے اچھی بات تھی کہ محلے کے بچے اسی کے گھر کے باہر آکر کھیلنے

لگے اللہ کی طرف سے کرم نوازی تھی کہ محلے کے سب لوگ ہی ان کی مجبوری کو

سمجھتے تھے بس رشتے داروں نے انہیں بے آسرا چھوڑ دیا تھا

سکول تو ابھی ہیں پندرہ سولہ دن آپ سکون سے اپنا کام کرو جب تک میرا اسکول لگتا ہے تب تک آپ کو عادت ہو جائے گی پھر آپ مینیج کر لو گی اور میں سکول سے سیدھا یہی آ جاؤں گا۔ پھر آپ شام کو گھر آ کر مجھے ٹیوشن دے دینا آپ کا کام بھی ہو جائے گا میرا بھی وہ اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے بولا تو پریہ مسکرائی

۔ واہ میرے سیانے خرگوش تم نے تو ساری پلاننگ کر رکھی ہے

اور نہیں تو کیا اگر زندگی میں کامیاب ہونا ہے تو ہر چیز کی پلاننگ کرنی پڑتی ہے وہ مزید ہوشیار بننے کی کوشش کرنے لگا تو پریہ ہنسی

وہ ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا اسے کھلانے پر مجبور کرتا رہا حمزہ کے ساتھ وقت کیسے گزرتا

تھا اس کا اندازہ تو وہ خود بھی نہیں لگا پاتی تھی ہاں لیکن حمزہ کے ساتھ وقت گزارنا

اسے بہت اچھا لگتا تھا

....

وہ گھر واپس آیا تو دادی کو کافی پر سکون اور خوش پایا

جی تو کون سی لڑکی کو رکھا ہے آپ نے نوکری پر وہ ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے

پوچھنے لگا آجکل وہ کھانا ان کے ساتھ ان کے کمرے میں ہی کھا رہا تھا

لڑکیاں تو ساری اچھی اور بہت قابل تھی لیکن جو مجھے سب سے زیادہ اچھی لگی اسے

میں نے رکھ لیا۔ بڑی پیاری لڑکی ہے آج کا سارا دن میرے ساتھ گزارا ہے اس

نے اور میرا بہت زیادہ خیال بھی رکھا ہے اسے یاد کرتے ہوئے دادی کے چہرے پر

مسکراہٹ آگئی

چلیں یہ تو بہت اچھی بات ہے کہاں تک پڑھی ہے اور اس سے پہلے کہاں جاب کر

چکی ہے کوئی ایکسپیرینس ہے اس سے پہلے نرسنگ کا کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے

پہلی والی نرس کی طرح لاپروائی سے کام ہر گز نہ لے۔میں کسی قسم کی غلطی

برداشت نہیں کروں گا

وہ ان کے سامنے بیٹھا کھانا کھاتے بولا

ایک بوڑھی مائی کا خیال رکھنے کے لیے بہت زیادہ پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں اور

ضروری نہیں کہ وہ ایکسپیرینسڈ ہو یا اس نے نرسنگ کا کورس کر رکھا ہو۔اور غلطی

انسان سے ہوتی ہے اور معاف کر دیناہی بہترین سزا ہے اور ماشاءاللہ مجھے اس لڑکی

میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں لگی

مجھے تو لگا جیسے میری اپنی بیٹی میرا خیال رکھ رہی ہو دادی دل سے بولی تھیں

دادی آپ آج کل کی لڑکیوں کو نہیں سمجھتی بہت ہی شاطر اور چالاک ہوتی ہیں

۔ ایسے ہی باتوں ہی باتوں میں اپنے سارے کام نکلوا لیتی ہیں

ہمیں خود ہمارا اپنا خیال رکھنا پڑتا ہے آپ کو اس کی باتوں میں آنے کی ضرورت

نہیں اور وہ ایکسپیرینس ہونی چاہیے کم از کم اسے نوکری کا تجربہ تو ہو اللہ نہ کرے

۔آپ کی طبیعت خراب ہو جائے تو کچھ امداد تو کرنا چاہیے اسے

کسی کو بھی تو اٹھا کر نوکری پر نہیں رکھ لیا نا ایک بات آپ میری اچھی طرح سے

سمجھ لیں سب سے زیادہ ضروری ایجوکیشن ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد اہم ہے

نرسنگ کا کورس اور پھر تجربہ ان چیزوں کی بنا پر ہی نوکری دی جاتی ہے

اگر اس لڑکی میں ان تینوں چیزوں کی کمی ہے تو وہ ہر گز اس نوکری کے قابل نہیں

۔مجھے آپ کے لئے کسی ایسی لڑکی کی ضرورت ہے جو آپ کے لئے مددگار ثابت ہو

کم از کم میں آپ کی زندگی کو اس کا پہلا تجربہ نہیں بنانا چاہتا وہ کھانے سے ہاتھ کھینچ

کر بے حد سنجیدگی سے بول رہا تھا ان کے لہجے سے لگ رہا تھا کہ یقیناً انہوں نے کسی

پر ترس کھا کر یا کسی کی باتوں میں آکر اس کو نوکری پر رکھ لیا ہے

اور اگر ایسا تھا تو وہ بالکل بھی ایسی کسی لڑکی کو برداشت نہیں کر سکتا تھا اسے دادی کی

صحت کی بے حد فکر تھی۔اسے دادی بے حد عزیز تھی وہ انہیں کھونے کے بارے

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

غلط ہو تم دامیش بیٹا ایک نرس کو نوکری پر رکھنے کے لئے سب سے زیادہ اہم ہوتا

ہے اس کی انسانیت ایک ڈاکٹر یا نرس کے اندر اگر انسانیت نہ ہو تو وہ کبھی بھی ایک

کامیاب انسان نہیں بن سکتا

اور جس لڑکی کو میں نے نوکری پر رکھا ہے نہ اس کے اندر کی انسانیت میں بہت پہلے

دیکھ چکی ہوں ایک بات یاد رکھنا آج تمہاری دادی زندہ ہے تو صرف اس لڑکی کی

وجہ سے ۔

اگراس دن وہ لڑکی میری جان نہ بچاتی مجھے وقت پر ہسپتال لے کر نہ جاتی تواب تک

میں مر چکی ہوتی اور تم اپنی دادی کے لیے شاید رو رہے ہوتے وہ اسے دیکھتے ہوئے

سنجیدگی سے بولی تو دامیش ان کا چہرہ دیکھنے لگا

اس طرح کی باتیں کیوں کر رہی ہیں آپ کو کچھ نہیں ہوگا اور نہ ہی میں آپ کو کچھ

ہونے دوں گا ویسے کون ہے یہ لڑکی جس نے آپ کی جان بچائی یہ وہی لڑکی تو نہیں

جو اس دن ہسپتال میں مجھ سے ملی تھی

داؤد نے ملوایا تھا مجھے اس سے داؤد نے کہا تھا کہ اس نے آپ کو ہسپتال پہنچایا ہے کیا

نام تھا اس کا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ذہن پر زور دیتا پریا کا نام سوچنے لگا

پر یہ ناصر۔دادی نے فورانام ادا کیا تھااس نے صرف ہاں میں سر ہلا یا وہ بولا نہیں تھا آج صبح ہی تو وہ لڑکی اس سے ٹکرائی تھی اسے اپنے گھر میں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں غصہ اتر آیا تھا وہ اس لڑکی کو بھلا نہیں سکتا تھا ہسپتال میں اس لڑکی نے اسے کتنا انسلٹ کیا تھا

اسے اس کی باتیں بھولی نہیں تھی ہاں لیکن وہ دوبارہ کبھی اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔دادی کا انداز بتا رہا تھا کہ انہیں وہ لڑکی بے حد پسند ہے اس لڑکی نے دادی کی جان بچائی تھی اور اس کے لیے ان سے زیادہ اہم اور کچھ بھی نہیں تھا

اس دن اس سے پیسے لینے سے وہ صاف انکار کر چکی تھی۔ کیونکہ بقول اس کے اس نے انسانیت نبھائی تھی۔ جو بھی تھا وہ ایک عام سی لڑکی کو اپنی سوچ پر ہر گز سوار نہیں کر سکتا تھا

اس کے ہونے یا نہ ہونے سے دامیش کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اگر وہ یہاں نوکری کر رہی تھی تو شوق سے کرے دامیش کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تھا ہاں لیکن وہ دادی کے معاملے میں کسی بھی قسم کی غلطی کرتی تو وہ اسے نوکری سے نکالنے کا حقدار تھا ۔

بلکہ وہ تو سزا دینے کا بھی حقدار تھا دادی کے معاملے میں وہ آج کل بے حد ٹچی ہو چکا

تھا اسے ہر چیز پرفیکٹ چاہیے تھی وہ دادی کی صحت پر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں

لے سکتا تھا

اس ایک ملاقات میں وہ پریا کو جتنا سمجھا تھا اسے اس بات کا اندازہ تو ہو چکا تھا کہ وہ

لڑکی دادی کی طبیعت میں بالکل بھی لاپرواہی نہیں کرے گی اگر وہ ایک راہ چلتی

انسان کی مدد کے لیے اتنا کچھ کر سکتی تھی یہاں تو وہ نوکری کر رہی تھی یہاں تو اسے

۔ اپنی تمام تر خدمات پیش کرنی چاہیے

چلیں ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی لیکن پھر بھی اس کے کانوں سے نکال دیجئے گا

۔ کہ اس کی کسی بھی غلطی کو قابل معافی نہیں سمجھا جائے گا

اور دوسری بات میرے گھر آنے سے پہلے وہ گھر سے چلی جائے تو بہتر ہے۔ آپ

کے علاوہ اس گھر میں اور کسی عورت کا وجود برداشت نہیں اس کے لہجے میں بلا کے

سنجیدگی تھی دادی نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا اب اس بات پر وہ اس سے بحث تو

ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھیں

میں اپنے کمرے میں چلتا ہوں آپ آرام کریں وہ ان پر کمبل درست کرتا فکر مندی

سے بولا دامیش کا انداز انہیں بے حد اچھا لگا تھا۔ کل تک اسے کسی کی پروا نہیں تھی

کم از کم آج وہ ان کی پرواہ تو کرتا تھا

ان کے ساتھ وقت گزارتا تھا ان کے لئے فکر مند رہتا تھا۔ دادی نے مسکرا کر اسے

دعا دی اور اس کا ماتھا چومتے ہوتے ہوئے شب بے خیر کہا

اس ہارٹ اٹیک کے بعد انہوں نے اس میں واضح تبدیلی محسوس کی تھی وہ بہت

بدل چکا تھا۔اس کا ہر وقت چیخنا چلانا ملازموں پر غصہ کرنا۔آدھی آدھی رات تک

گھر سے باہر رہنا شراب پینا۔تقریبا وہ ہر چیز ترک چکا تھا

اب وہ نہ صرف وقت پر گھر آ جاتا تھا بلکہ حرام نشہ بھی چھوڑ چکا تھا اس نے یہ کتنے

دن کے لیے چھوڑا تھا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن فی الحال وہ بے حد پر سکون تھی

ان کا دامیش بہت بدل چکا تھا۔شاید اب اس کی سوچ بھی بدل جائے

ہو سکتا ہے اب ان کے خواب پورے ہونے کا وقت آگیا ہو۔ہو سکتا ہے دامیش

اب اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے بارے میں سوچے۔اسے کامیابی چاہیے تھی

اپنے باپ سے زیادہ پیسہ کمانا چاہتا تھا۔اپنے باپ سے زیادہ نام کمانا چاہتا تھا اپنے

باپ سے زیادہ شہرت چاہتا تھا اسے سب کچھ مل چکا تھا

وہ اپنے باپ کو ہرا کر سکون محسوس کرتا تھا اسے وہ سکون مل چکا تھا۔اس لئے دادی

کے حساب سے اب اسے بدل جانا چاہیے کہ یہ ہار جیت چھوڑ کر اپنی زندگی میں

۔ آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے

۔ اب اسے اپنی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہیے

وہ تو کئی سالوں سے اسے شادی کیلئے فورس کر رہی تھیں لیکن عورت کے وجود سے

اسے اتنی نفرت تھی کہ وہ اس بات کو برداشت ہی نہیں کر پاتا تھا وہ یہ الفاظ بھی

کہنے نہ دیتا۔ کہ وہ شادی کر لے

دادی نے تو کتنی ہی بار باتوں ہی باتوں میں اسے شادی کی طرف متوجہ کرنے کی

کوشش کی لیکن اس کا یہی جواب تھا عورت کے وجود سے اسے سوائے درد کے اور

کچھ نہیں ملا ۔

اس کی ماں طلاق کے چند دن بعد ہی کسی انگریز کی بیوی بن کر ہمیشہ کے لیے اس

سے دور ہو گئی اور پھر اس کی سوتیلی ماں جو خود ایک طوائف تھی جس نے کبھی اسے

ماں کا لمس محسوس تک نہ کرنے دیا اور پھر اس کی بہن جو ایک طوائف کے باطن

سے پیدا ہوئی

اور اسے ہرانے کی ہر ممکن کوشش کر ڈالی۔ وہ اسے نیچا دکھانے کے لئے اس حد تک

گر گئی کے اسی کے ایک عزیز دوست کی گرل فرینڈ بننے سے بھی پیچھے نہ ہٹیں ۔

اس نے زندگی کے ہر قدم پر عورت ذات سے صرف نفرت ہی کی تھی۔اور سب سے زیادہ نفرت اپنے ہی خاندان میں موجود عورتوں سے کی دادی کی یہ بات کبھی مکمل ہی نہیں ہونے دیتا تھا لیکن آج پریا کو دیکھ کر دادی کے دماغ میں ایک بار پھر سے دامیش کی شادی کی سوچ شروع ہو گئی

انہیں لگا کہ پریہ ہی وہ لڑکی ہے جو دامیش کو اس کی تنہائیوں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لا سکتی ہے۔پریا کا انداز اس کی فکر مندی اس کی شرم وحیا اس کی پاکیزگی اس کے چہرے کا نور ایک ایک چیز نے انہیں اس کی جانب متوجہ کر دیا تھا

وہ ایک ہی دن میں انہیں بے حد عزیز ہو گئی تھی۔ان کے بس میں ہوتا تو وہ ایک ہی دن میں اسے اپنی بہو بنا کر لے آتیں۔ لیکن یہ ان کے بس میں نہیں تھا وہ چاہے کتنی ہی کوشش کیوں نہ کر لیتی دامیش کبھی بھی شادی کے لیے تیار نہیں ہو سکتا تھا لیکن اب وہ فیصلہ کر چکی تھیں اس بار وہ پیچھے نہیں ہٹیں گی وہ ہر بار دامیش کی ضد کے سامنے ہار جاتی تھی لیکن اس بار دامیش کو ہرانا تھا۔پریہ کے لیے آئی ان کے ذہن میں یہ سوچ وہ جھٹلانا نہیں چاہتی تھی

پریا انہیں اپنے پوتے کے لیے بالکل پرفیکٹ میچ لگ رہی تھی اور وہ اس پرفیکٹ میچ کو حقیقت بنانا چاہتیں تھیں ۔

یہ سوچ آج ان کے دماغ میں نہیں آئی تھی بلکہ جب سے انہیں ہوش آیا تھا وہ پریہ سے ملنا چاہتیں تھیں ایک لڑکی جسے وہ تکلیف کی حالت میں ہی دیکھ پائی تھیں انہیں ۔ اتنی بھا گئی تھی کہ انہوں نے اسے اپنے پوتے کے لیے پسند کر لیا تھا

اس دن وہ اتنی زیادہ تکلیف میں تھی کہ ان کے دل سے بے ساختہ یہ خواہش نکلی کہ ۔ وہ مرنے سے پہلے ایک بار اپنے پوتے کی خوشیاں دیکھ سکے

وہ اپنے پوتے کو ایک خوشحال زندگی گزارتے دیکھ سکیں۔اور پریا کے اندر انسانیت دیکھ کر ہی انہوں نے دعا مانگی تھی کہ کاش یہ لڑکی ان کے پوتے کی زندگی میں شامل ہو جائے

ان کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی تو وہ داؤد سے اکثر اس لڑکی کے بارے میں پوچھنے لگیں۔داؤد کو جتنا بھی اس لڑکی کے بارے میں پتا تھا وہ سب کچھ بتاتا رہا اور پھر اس نے بتایا تھا کہ کل انٹرویو دینے کے لیے وہ لڑکی بھی آئی تھی جس نے ان کی جان بچائی تھی

پھر کیا تھا انہیں لگا اللہ بھی ان کے ساتھ ہے وہ بھی یہی چاہتا ہے جو ان کی خواہش ہے انہوں نے داود کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ اس نوکری کے لیے اسی لڑکی کو ہی ۔سلیکٹ کریں گیں

باقی وہ ساری نرسز کا کیا کرے گا یہ فیصلہ وہ خود ہی کر لے یقیناً وہ ساری بھی بہت ہی

قابل ہوں گئی لیکن ان کے لئے پریا ہی کافی ہے یہی وجہ تھی کہ داؤد بھی اسی کا انتظار

۔ کرنے لگا وہ سب سے لیٹ آئی تھی شاید ٹرانسپورٹ کا کوئی مسئلہ تھا

اور اسے یہ نوکری مل گئی اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی داؤد بھی اسے دیکھ کر مسکرا

دیا یہ لڑکی جب بھی اس سے ملی تھی اس نے اسے امپریس کیا تھا۔بہت بہادر لڑکی

تھی اور وہ یہ نوکری ڈیزور

بھی کرتی تھی۔اسے یقین تھا کہ وہ دادی کا بہت خیال رکھے گی

لیکن دادی کے دماغ میں کیا چل رہا تھا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔ جبکہ دادی اب صرف اللہ سے دعا مانگ رہی تھیں جس نے ان کے لیے اتنی آسانیاں پیدا کی تھیں وہ آگے کا راستہ بھی آسان کر دے گا

ooooo

وہ کمرے میں آیا تو اس کا فون بج رہا تھا۔ اس کے ایک بہت عزیز پرانے دوست اسامہ کی کال آ رہی تھی۔ کبھی یہ دوست اس کے لئے بہت اہم ہوا کرتا تھا۔ لیکن آج اسے چڑ محسوس ہوتی تھی ۔

کیوں کہ اس کے اس دوست کے ساتھ بھی مہرش کی ذات جڑی ہوئی تھی۔ وہ

مہرش سے اتنی نفرت کرتا تھا کہ اسے یاد تک نہیں کرنا چاہتا تھا اور اسامہ سے تو وہ

اپنا تعلق دو سال پہلے ہی توڑ چکا تھا

اسے لگا تھا کہ مہرش صرف اور صرف اسے نیچا دکھانا چاہتی ہے اس سے جیتنا چاہتی

ہے لیکن وہ اس سے اتنی نفرت کرتی تھی کہ اس نے اپنے آپ کو گرا لیا۔ اسے

ہرانے کے لیے وہ اس کے اس دوست کی گرل فرینڈ بن گئ تھی۔ اسے زندگی میں

سب سے زیادہ شرمندگی اسی بات سے ہوئی تھی

جب بھری محفل میں اسامہ نے اس سے کہا تھا کہ بہت جلد میں تیرا بہنوئی بننے والا

ہوں اور ایسا کرنے کے لئے اسے مہرش نے کہا تھا اس نے اسامہ سے ہر قسم کا تعلق

ختم کر دیا وہ ایسے دوست رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا اور یہ بھی حقیقت تھی کہ داؤد کے

علاوہ اسے کوئی بھی دوست اتنا عزیز نہیں تھا۔ داؤد اس کی زندگی کے بارے میں

سب کچھ جانتا تھا

مہرش نے جب اسامہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے اسامہ کو

بہت سمجھایا کہ وہ صرف اور صرف اسے ہرانے کے لیے گیم کھیل رہی ہے لیکن

اسامہ نے کہا کہ وہ اپنی بہن سے اس حد تک نفرت کرتا ہے کہ اس کے خلاف

جھوٹی باتیں بناتا ہے

اس نے اسامہ سے تعلق ختم کیا تو مہرش بھی اپنی ہار سمجھ کر اس سے الگ ہو گئی اسے

ایسے انسان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا جس کا دامیش سے کوئی واسطہ نہیں تھا

۔بعد میں اسامہ اس سے ملنے بھی آیا تھا لیکن اسے ایسے دوست کی ضرورت ہی نہیں تھی جو دوست پر یقین کرنے کی بجائے کسی دوسرے پر بھروسہ کر کے دوستی ختم کر دے

اسامہ کے ساتھ تعلق جوڑ کر مہرش بہت پچھتائی تھی اسامہ بہت اوپن مائنڈ قسم کا انسان تھا اس کی نظر میں گرل فرینڈ بوائے فرینڈ کے بیچ کسی قسم کی کوئی شرم وحیا یا پردہ داری نہیں ہوتی

وہ اس سے ہر قسم کا تعلق رکھنا چاہتا تھا

یہی وجہ تھی کہ مہرش نے وقت رہتے خود ہی اس سے ہر قسم کا رشتہ ختم کر لیا۔اس کا مقصد صرف اور صرف دامیش کو بے عزت کرنا تھااس کا سر جھکانا تھااور اسامہ اس کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہوا تھاتواس نے خود ہی اسامہ سے ہر رشتہ توڑ لیا

نہ جانے کتنی بار اس کا فون بجا پھر بند ہو گیااس نے بالکل پروانہیں کی تھی جن سے تعلق ہی نہیں ان کی پرواہ کیا کرنی

اپنافون سائلینٹ پر لگا کر اس نے ایک طرف پھینکا اور بیڈ پر ڈھیر ہو گیا اپنے دماغ سے ہر قسم کی بری سوچ نکال کر اس نے اپنی آنکھیں موندلیں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ گہری نیند میں اتر چکا تھا ۔

وہ بے فکر ہو کر سو گیا تھا کل کی میٹنگ گیارہ بجے کے بعد ہونی تھی وہ دادی کے

ساتھ تھوڑا وقت گزار سکتا تھا۔دادی بھی اسے گھر پر دیکھ کر خوش ہو جائیں گی

OOOOOO

ابھی پریہ ناشتہ کر کے فارغ نہیں ہوئی تھی جب ڈرائیور اسے لینے آگیا اور اسے آکر

۔ بتایا کہ دادی اس کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہیں

اسے یہاں کل چھوڑنے بھی رضوان ہی آیا تھا اور آج صبح لینے بھی وہی آیا کیونکہ

دادی جانتی تھیں کہ رضوان کے ساتھ اس کی جان پہچان ہو چکی ہے تو دادی نے

۔ رضوان کو ہی یہ کام دیا تھا

راضون بھی اسے اپنی بہن کی طرح سمجھتا تھا رضوان کے برے وقت میں اس نے

اس کا بہت ساتھ دیا تھا اگر وہ وہاں نہ ہوتی تو رضوان اکیلے وہ سب کچھ کبھی بھی

ہینڈل نہیں کر پاتا وہ اس کا بے حد شکر گزار تھا ۔

بابا کو میڈیسن دے کر وہ اس کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی ایک اور نئے دن کی

شروعات ہو چکی تھی کام تو وہ سارے کل ہی سمجھ چکی تھی اور اچھی طرح ذہن

نشین بھی کر لیا تھا تا کہ اسے کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ نہ ہو

وہ نہیں چاہتی تھی کہ میڈم کو اس سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت ہو وہ اپنا سارا کام

بہت ایمانداری سے کرنے والی تھی اسے یقین تھا کہ میڈم کو اس کا کام بے حد پسند

آئے گا ۔

کل کی طرح گاڑی انہی راستوں سے گزری تو اسے کل کی تھکاوٹ یاد آگئی اتنی

مشکل سے اس نے یہ رستہ طے کیا تھا اور یہ امیر لوگ گاڑیوں پر بیٹھ کر کیسے فوراً اپنی

منزل تک پہنچ جاتے تھے ۔

بھلا ہو میڈم کا جنہوں نے اس کے لئے پیک اینڈ ڈراپ سروس رکھ دی ورنہ یقیناً

آج بھی وہ کل کی طرح انہیں راستوں کی خاک چھان رہی ہوتی ۔

گاڑی تیزی سے اس خوبصورت محل نما بنگلے میں داخل ہوئی اور اسے اس کی منزل

تک پہنچا دیا وہ رضوان کا شکریہ ادا کرتی اندر کی جانب چلی گئی یقیناً دادی اس کا انتظار

کر رہی ہوں گی

کل کی طرح آج بھی بہت سارے ملازم ایک جیسی یونیفارم پہن کر اپنے اپنے کام میں مصروف تھے اس نے اونچی آواز میں سلام کیا کچھ لوگوں نے مسکرا کر اس کے سلام کا جواب دیا تو کچھ لوگ حیرانگی سے اسے دیکھ کر رہ گئے یقیناً ان کے لئے یہ بات بھی بالکل نئی تھی کہ دامیش شاہ کے علاوہ اس گھر میں کسی اور کی اتنی اونچی آواز گونجے

.....

ان سب کو اپنے کام میں لگے دیکھ کر وہ بھی سیڑھیاں چڑھ گئی۔ کیونکہ اس کا سارا کام اوپر ہی تھا کیونکہ میڈم اوپر رہتی تھیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ابھی آخری سیڑھی پر پہنچی ہی تھی کہ سامنے سے آتا شخص اس سے ٹکرا کر اس کا دماغ ہلا

گیاایک سیکنڈ کے لیے وہ بھول ہی گئی کہ وہ ہے کون۔۔۔پھر سامنے والے کی نگاہیں

۔خود پر جمی دیکھ اس کی یاداشت واپس آگئی

نہ بات کرنے کی تمیز ہے نہ چلنے کی تم میری دادی کا کیا خیال رکھو گی بڑے طنزیہ

۔ لہجے میں سوال کیا گیا

وہ اس وقت اس شخص کے منہ لگ کر اپنا منہ کڑوا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اب یہ

راستے میں آگیا تھا۔اگر وہ اس کا راستہ روک کر نہ کھڑا ہوتا تو وہ اسے نظر انداز کر

۔ کے آگے بڑھ جاتی

لیکن وہ تو اتنی مجبور تھی کہ اس کی جانب نگاہ تک نہ اٹھا پا رہی تھی کیونکہ اس نے اپنا بدن ڈھکنے کے لیے کوئی بنیان تک نہ پہن رکھی تھی ایسے میں اس سے روبرو بات کرنا پریہ کے بس میں ہرگز نہیں تھا۔

وہ نگاہیں جھکائے بس یہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی لیکن اس آدمی کو تو شرم و حیا نام کی کوئی چیز چھو کر بھی نہ گزری تھی کیسے بے باکی سے ایک لڑکی کے سامنے کھڑا اپنی باڈی کی نمائش کر رہا تھا۔

تمہیں یہاں کس مقصد کے لیے رکھا گیا ہے اپنے ذہین میں رکھنا فالتو ایکٹیویٹیز میں ٹائم ویسٹ مت کرنا تم یہاں دادی کے لیے رکھی گئی ہو مائنڈاٹ ورنہ تم جانتی ہو کیا ہو گا بار بار بتانے کا عادی نہیں ہوں میں۔

ویسے مجھے یہاں دیکھ کر حیران تو نہیں ہوئی ہو گی تم وہ کیا تھا تمہارا لیکچر وہ انسانیت

اینڈ آل ڈیٹ واٹ ایور کیا کہہ رہی تھی تم اس دن مجھے کچھ یاد نہیں

اور نہ ہی وہ میرے یاد رکھنے کے لائق تھا

لیکن مجھے پتا ہے تمہیں سب یاد ہو گا اور یقیناً تم اپنے وہ سارے ڈارمے یہاں بھی

کرنے کے ارادے رکھتی ہو گی۔ وہ پتا نہیں کیا کیا بولے جا رہا تھا جبکہ پریہ بس

خاموشی سے اسے سن رہی تھی

تو یہاں کھڑی کیوں ہو چلو شروع ہو جاؤ کہاں سے سٹارٹ کرو گی تم اپنے ڈرامے

تو تم اب یہ ڈرامہ کرو گی کہ اگر تمہیں پتا ہوتا کہ تمہیں یہاں میری دادی کی دیکھ بھال کے لیے رکھا گیا ہے تو تم کبھی یہاں آتی ہی نہیں وہ سو کولڈ غیرت تم جیسی تھرڈ کلاس لڑکیوں کی اوقات کو اچھے طریقے سے سمجھتا ہوں میں۔اب تم ڈرامے کرو گی کہ تم جانتی ہی نہیں تھی کہ یہاں میری دادی کی دیکھ بھال کی بات کی جارہی ہے

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا تو پریہ نے نفی میں سر ہلایا

میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ مجھ میں اور آپ میں ایک چیز کا فرق ہے اور وہ فرق ہے "انسانیت" کا

اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہاں آپ کی دادی ہیں جن کی کیئر نگ کے لیے مجھے یہاں بلایا

گیا ہے تب بھی میں انکار نہیں کرتی۔

کیونکہ میں آپ کی طرح رشتے دیکھ کر انسانیت نہیں نبھاتی

یہاں آپ کی دادی کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو بھی میں اس نوکری کے لیے کبھی

انکار نہیں کرتی۔ کیونکہ انہیں سچ میں کیئر ٹیکر کی ضرورت ہے

اور جہاں تک آپ میری اوقات کی بات کر رہے ہیں تو مسٹر دامیش شاہ اگر آپ

مجھے پچاس ہزار روپے دے رہے ہیں تو اس کے بدلے میں آپ کی دادی کی خدمت

کروں گی

آپ سے خیرات نہیں مل رہی مجھے کہ میں آپ کی فضول باتیں سنوں گی۔

اور ایک اور بات مجھے یہاں دادی کی نوکری کے لیے رکھا گیا ہے آپ کی فضولیات

سننے کے لئے نہیں جاب کی ایگریمنٹ کے مطابق اس نوکری سے مجھے صرف اور

صرف دادی نکال سکتی ہیں تو پلیز آپ اپنا فضول کا ایٹیٹیوٹ کہیں اور جا کر دکھائیں

مجھے نا تو آپ کی پرسنیلٹی سے کوئی لینا دینا ہے اور نہ ہی آپ کے سکس پیکس سے

مجھے کوئی مطلب ہے تو برائے مہربانی جا کر اپنی شرٹ پہنے ہر کوئی آپ کی باڈی دیکھ

۔ ہر آہیں نہیں بھرنے بیٹھا

وہ ایک لمحے میں اس کی سکس پیکس پر چوٹ کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ

دامیش حیرانگی سے کھڑا اب تک یہ سوچ رہا تھا کہ یہ چیونٹی جتنی لڑکی اسے اتنا کیسے

سنا کر چلی گئی۔اور وہ سنتا رہا

اس لڑکی کی اتنی ہمت کے مجھے اتنی باتیں سنا گئی اور میں چپ رہا میں نے کچھ کہا

کیوں نہیں اسے کیا لگتا ہے میں اسے نوکری سے نکال نہیں سکتا

میں دامیش شاہ ہوں میں جو چاہے کر سکتا ہوں وہ بے حد غصے سے اس کے پیچھے

جانے لگا جب داود کا فون آیا

ہاں داود بولو وہ فون کان سے لگاتے ہوئے کہنے لگا

فون اٹھانے سے پہلے کبھی السلام علیکم کہہ دو تو یقین کرو گفتگو خوشگوار ہو جائے گی

وہ اپنے انداز میں بولا تو دامیش نے آنکھیں گھمائیں

یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے اس نے سرد لہجے میں پوچھا داؤد اس کے انداز سے اس

کے غصے کو سمجھ گیا تھا

اب کس بات پر غصہ آرہا ہے تمہیں وہ اپنی جو بات کرنے والا تھا وہ ایک طرف رکھ

کر اس سے پوچھنے لگا

وہ لڑکی وہ لڑکی تمھیں یاد ہے جو ہسپتال میں ملی تھی جس نے دادی کو ہسپتال پہنچایا

تھا اس کے نخرے بات تو ایسے کر رہی تھی جیسے میں نہیں بلکہ وہ اس گھر کی مالک

ہوں

دل تو کر رہا تھا اس چیونٹی جتنی لڑکی کو مسل کر رکھ دوں۔ کہتی ہے کہ میں اسے

نوکری سے نہیں نکال سکتا میں اسے ابھی کے ابھی اس نوکری سے فارغ کرنے جا

رہا ہوں۔ زبان کیسے چلا رہی تھی وہ دامیش شاہ کو جانتی نہیں ہے وہ بے حد غصے سے

بولا تھا

اس کے کہنے پر داؤد پورا الرٹ ہو کر اسے سمجھانے لگا

ریلیکس میرے یار ریلیکس کیا ہو گیا ہے تجھے دادی نے اس لڑکی کو خود پسند کر کے رکھا ہے ہر لڑکی کو انکار کر کے صرف اور صرف اسے سلیکٹ کیا ہے اسے نوکری سے نکال کر تم دادی کو ہرٹ نہیں کر سکتے سمجھنے کی کوشش کرو دادی کو برا لگے گا اور فی الحال ہمیں وہ کرنا چاہیے جو دادی کو اچھا لگے ہم دادی کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتے

اگر تم پریہ کو نوکری سے نکال دو گے تو کیا سوچیں گی دادی کے ان کی پسند کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے تو ان سے سلیکٹ کروایا ہی کیوں داؤد اسے بے ڈھنگی سی وجہ بتانے لگا پریا کو نوکری سے نہ نکالے کی

یار کیا بکواس کر رہے ہو دادی کو میں سمجھالوں گا۔وہ میری دادی ہیں میں انھیں سنبھال سکتا ہوں انہیں بتا سکتا ہوں کہ وہ بے وقوف بد تمیز لڑکی مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔اور جب اس کی بدزبانی کے بارے میں انہیں بتاؤں گا وہ خود ہی اسے نکال دیں گی۔وہ فورا بولا

ہاں یہ تو ہے بتادو وہ وہی کریں گی جو تم چاہتے ہو وہ تو ہمیشہ سے ہی وہی کرتی آئی ہیں لیکن ذرا سوچو تو سہی دادی نے اپنی پسند سے لڑکی سلیکٹ کی ہے اس طرح سے اچھا نہیں لگتا دامیش ہم ان کی سوچ کو ایک لڑکی کے گرد گھومنے نہیں دے سکتے ہمیں دادی کو ٹھیک کرنا ہے جلد سے جلد انہیں ٹھیک ہونا ہے اور انہیں ٹھیک کرنے کے لیے ہمیں تھوڑا بہت کمپرومائز تو کرنا ہو گا

جس لڑکی کو ہم نے پہلے نوکری پر رکھا تھا وہ تو تمہیں یاد ہی ہو گی کتنے زیادہ مسئلے میں پڑ گئے تھے ہم لوگ اس لڑکی کو دادی نے خود اپنی پسند سے رکھا ہے تو یقیناً وہ بری نہیں ہو گی اور ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ تمہارے یا میرے ساتھ کس طرح سے بات کرتی ہے ہمیں فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ وہ دادی کو کس طرح سے ہینڈل کرتی ہے

دادی کا خیال کس طرح سے رکھتی ہے اگر تمہیں دادی کی طرف سے کوئی لاپروائی دیکھنے کو ملی تو تم بے شک اسے نوکری سے نکال دینا لیکن فی الحال اسے رہنے دو دادی خود اسے پسند کر چکی ہیں میرا نہیں خیال کہ تمہیں ذرا سے بات کے لیے اسے

نکال دینا چاہیے اس میں تمہاری نہیں بلکہ دادی کی خوشی کی بات ہے وہ اسے

سمجھاتے ہوئے بولا

اب پتا نہیں وہ سمجھا تھا یا نہیں لیکن فون بند کر دیا تھا

تھوڑی ہی دیر میں گھر ایک شور سا برپا ہونے لگا دامیش کو آفس جانا تھا اور وہ اپنا سارا

غصہ ملازموں پر نکال رہا تھا

پریہ تو بے حد پریشانی سے دادی کو دیکھنے لگی جبکہ دادی بالکل ریلیکس ہو کر اسے بتا

چکی تھی کہ ان کے پوتے کا دماغ خراب ہو چکا ہے بالکل فکر کرنے کی ضرورت

نہیں جب اس کا دماغ خراب ہوتا ہے وہ ایسے ہی حرکتیں کرتا ہے

دادی کے منہ سے ان کے پوتے کی ایسی تعریف سن کر وہ کھلکھلا کر ہنس دی اور پھر

تھوڑی دیر پہلے ہونے والے قصے کو بھی فل مصالحہ لگا کر بتایا جس پر دادی بھی منہ

کھولے حیرت سے اسے دیکھنے لگی ان کے پوتے کے سامنے آواز اٹھانے کی ہمت

کون کر سکتا تھا

لیکن یہاں تو پریہ تھی جو انہیں بے حد پسند تھی ابھی تو وہ جانتی تک نہیں تھی کہ

دادی اس کے بارے میں کیا کیا سوچے ہوئے ہیں بس وہ اپنی ہی مستی میں مگن اپنے

کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی

دادی نے بس ایک ذرا سی خواہش کی تھی نہ جانے اسے پورا ابھی ہونا تھا یا نہیں

ooooo

دامیش اتنی انسلٹ کے بعد رات دادی کے پاس بھی آیا تھاان کی چہیتی کی شکایت لگانے کے لیے لیکن دادی نے کہہ دیا کہ وہ ان کا بہت زیادہ خیال رکھتی ہے اور وہ اسے بہت زیادہ پسند بھی ہے اسی لیے بہتر ہو گا کہ تم اس کے سامنے ہی مت جاؤ ویسے بھی وہ تمہارے آنے سے پہلے ہی چلی جاتی ہے کبھی کبھی تو تمہارے صبح جانے کے بعد آتی ہے میں کوشش کروں گی کہ وہ تمہارے سامنے زیادہ نہ آیا کرے

ناتمہارے سامنے آیا کریں گی اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو گا بس اسے اس کا کام کرنے دو تم اپنا کام کرو

دادی کی طرف سے صاف جواب مل گیا تھا یعنی کہ دادی اسے نکالنے کا کوئی ارادہ

نہیں رکھتی تھی داؤد کی باتیں بالکل ٹھیک ہیں وہ دادی کی پسند تھی اور دادی کو

تکلیف تو وہ بھی نہیں دینا چاہتا تھا

اسی لیے اس نے بھی اس معاملے پر مکمل خاموشی اختیار کر لی اب وہ پریہ کو دیکھنا

تک پسند نہیں کرتا تھا

ان دونوں کی اپنی اپنی روٹین تھی دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی مطلب نہیں

تھا

پریا اگر اس کے گھر پر ہوتے ہوئے صبح پہنچ جاتی تو یہی کوشش کرتی کہ اس کے

سامنے بھی نہ جائے اسے بد دماغ بے عقل بدتمیز اور نہ جانے ایسے کتنے ہی نام دے

چکی تھی

جبکہ دامیش تو اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر دیتا جیسے اس سے زیادہ بے کار چیز اس دنیا میں

موجود ہی نہ ہو لیکن پریہ کو بھی وہ کوئی خاص پسند نہیں تھا کہ اس کے رویے سے

۔ اسے برا لگتا

وہ جس انداز میں اسے نظر انداز کرتا تھا اسی انداز میں پریا کی طرف سے بھی نظر

اندازی کا سامنا کرنا پڑتا

لیکن اس کے انداز پر دامیش کو واپس غصہ آجاتا تھا اس کی اتنی اوقات کہ یہ دامیش

شاہ کو نظرانداز کرے وہ ایک سیکنڈ میں اسے اس کی اوقات یاد کرواسکتا تھا لیکن وہ

ایسا نہیں کرتا تھا کیونکہ وجہ اس کی دادی تھی وہ انہیں کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف

نہیں دینا چاہتا تھا

ورنہ ایسی لڑکیاں توہزاروں کی تعداد میں اس کے آگے پیچھے گھومتی تھی جنہیں وہ

منہ لگانا پسند نہیں کرتا تھا

OOOOOO

اسے یہاں آئے ایک ہفتہ ہوچکا تھا دادی کی نیچر کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی

تھی دادی کے لیے سب سے اہم ان کے پودے تھے ان کا پوتا ہوتا تو خود کو سنبھال

لیتا تھا لیکن ان کے پودے ان کے بغیر پروان نہیں چڑھ رہے تھے ایسے میں اس نے خود ہی ان کے پودوں کی حفاظت کرنا شروع کر دی کیونکہ پودوں کی وجہ سے وہ بہت زیادہ ٹینشن لیتی تھی جس کی وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہو سکتی تھی اسی لئے اب وہ خود ہی ان کے پودوں کا خیال رکھنے لگی تھی دادی کا اپنا تو زیادہ کام تھا ہی نہیں صرف اور صرف وقت پر میڈیسن دینا اور ان سے باتیں کرنا تھا کہ وہ اکیلا محسوس نہ کریں اس کے علاوہ بھی وہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھی کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی بات کرتی رہتی

اس کے بابا کہتے تھے باتیں کرنے میں وہ ماہر ہے اور یہاں پر بھی وہ اپنا ماہرانہ کام سرانجام دے رہی تھی دادی کو اس کی باتیں بے حد پسند آتی تھی اور اب تو اس نے

دادی کی سب سے بڑی پریشانی ختم کردی تھی ان کے پودوں کی حفاظت کرنا شروع کردیں تھی ان کے بہت سارے پودے ایسے تھے جو دھوپ میں نہیں رکھے جاتے اور بہت سارے ایسے تھے جنہیں دھوپ لگوانا بے حد ضروری تھا پہلے تو پریا کو یہ سمجھنے میں ہی کتنے دن لگے ایک جیسے بہت سارے پودے تھے ان میں سے ہی کچھ کو دھوپ میں رکھنا تھا اور کچھ کو چھاؤں میں جس کی وجہ سے وہ کافی زیادہ کنفیوز ہو جاتی تھی لیکن دادی نے بہت پیار سے اسے سمجھایا کہ کون سے پودے کہاں پر رکھنے ہیں

اب تو وہ کافی زیادہ سمجھ چکی تھی اب تو وہ سب کچھ خود ہی سنبھال رہی تھی دادی

بالکل ریلیکس ہو چکی تھی وہ نیچے تو نہیں آسکتی تھی لیکن اپنے کمرے کی کھڑکی سے

وہ وہ اپنے پودے دیکھ لیا کرتی تھی

اور اگر کسی پودے میں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو فوراً پریا کو بتا کر اسے ٹھیک بھی کروا

دیتی تھی کیونکہ دامیش کا آرڈر تھا کہ جب تک دادی بالکل ٹھیک نہ ہو جائیں انہیں

نیچے والے کمرے میں شفٹ نہ کیا جائے

وہ تو بچپن سے ہی اوپر والے کمرے میں رہتا تھا اور اسے اپنا کمرہ بے حد عزیز تھا

اپنا کمرہ وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا لیکن دادی کو چھڑوا سکتا تھا دادی کو تو مجبور ہو کر اس کی

بات ماننی پڑتی کیونکہ اگر وہ ناراض ہو جاتا تو تین تین دن تک انہیں اپنی شکل بھی

نہیں دکھاتا تھا۔۔۔ تھا کون ان کا اس کے علاوہ یہی تو ان کی جینے کا واحد سہارا تھا جسے

وہ ناراض کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

○○○○○

وہ صبح صبح ہی کام پر آگئی تھی جبکہ وہ آفس جانے کو بلکل تیار تھا لیکن وہ ابھی تک گیا

کیوں نہیں اسے سمجھ نہیں آئی وہ اسے نظر انداز کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی

تو دامیش نے اسے پکارا

سنو لڑکی مجھے تم سے بات کرنی ہے یہاں واپس آؤ اس نے حکم دیا

میرا نام لڑکی نہیں پریا ہے پریا ناصر اور یہاں پر مجھے صرف دادی کی باتیں سننے اور

ان کا خیال رکھنے کے لیے نوکری دی گئی ہے ہر کسی کا آرڈر فالو کرنے کے لئے نہیں

ایکسکیوزمی اس کے انداز پر وہ جل کر بولی

اگلے ہی لمحے دامیش غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتا ٹیبل پر موجود ساری چیزیں نیچے گرا

چکا تھا اس کی اچانک حرکت نے پریہ کے قدم روک دیے اس کا نازک دل بری

طرح سے کانپنے لگا تھا اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنا سخت ریکشن دے گا

یو سیلی گرل میں تم سے بات کر رہا ہوں۔اپنا یہ انداز خود تک محدود رکھو ورنہ تمہیں

یہاں سے چلتا کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم سے

بات کرنے کا میں تمہیں بلا رہا ہوں دادی کی خاطر

کیا لگتا ہے تمہیں میں دامیش شاہ تم سے بات کرنے کے لئے مر جا رہا ہوں کون سی آسمان سے اتری ہوئی ہو تم جو میں تم سے بات کرنے کے لیے تڑپ رہا ہوں گا کیا ہو تم اوقات کیا ہے تمہاری ایک عام سی لڑکی جس کے پاس نرسنگ کا کوئی ڈپلومہ کورس تک نہیں ہے لیکن پھر بھی یہاں پر ٹکی ہوئی ہیں صرف دادی کی وجہ سے تمہارا بائیوڈیٹا تو میں پہلے دن ہی نکال کے دیکھ چکا ہوں تم صرف ایک میڈیکل اسٹوڈنٹ ہوں جس کی بنا پر یہاں پر عیش کر رہی ہو اپنی اوقات میں رہا کرو زیادہ آسمان پر اڑنے کی ضرورت نہیں زمین تک پٹخنا بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں وہ بنا لحاظ بولا

جبکہ پریا کی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھ کر جانے کیوں چپ ہو گیا

وہ کیا کیا بھول گیا تھا اسے اپنے الفاظ کا احساس نہیں تھا لیکن سامنے والی کی آنکھوں

سے بہتے آنسو اسے خاموش کر گئے تھے

اس میں احساس نامی کوئی چیز نہیں تھی

کسی کا دل اس کی باتوں سے دکھتا ہے یا خوش ہوتا ہے اسے کوئی پرواہ نہیں تھے اس

نے تو کبھی داؤد کی پرواہ بھی نہیں کی تھی وہ اکثر دادی کے سامنے بھی ایسے الفاظ کا

استعمال کر جاتا تھا جو سامنے والے کے دل چیر کر رکھ دیتے

لیکن آج تک کسی نے اسے احساس نہیں دلایا تھا کہ وہ کچھ غلط بول گیا ہے لیکن پریا

کی آنکھوں سے بہتے آنسو اسے یہ سوچنے پر مجبور کر گئے تھے کہ کیا اس نے کچھ غلط

بولا ہے

اس سخت لہجہ اپنے آپ میں نرم ہو گیا

اگر کوئی بھی دادی سے ملنے آئیں تو انہیں دادی سے ملنے نہ دینا چاہے وہ کوئی بھی

کیوں نہ ہو سمجھ رہی ہو میری بات کو وہ نرمی سے کہتا آخر میں پھر سے سخت ہو گیا

پریہ نے تیزی سے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا

ٹھیک ہے جاؤ دادی انتظار کر رہی ہوں گی تمہارا وہ اس کی سرخ آنکھیں نظر انداز

کرتا چہرہ پھیر گیا پریہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب جانے لگے وہ سچ

میں اپنی اوقات بھول گئی تھی شاید وہ بھول گئی تھی کہ وہ یہاں اس گھر میں صرف

ایک چھوٹی سی ملازمہ ہے

اور وہ صرف دادی کی ملازمہ نہیں ہے بلکہ اس شخص کی بھی ہے جو اسے پیسے دینے

والا تھا نہ جانے کیوں اسے ایسا لگا تھا جیسے دامیش اسے بات کرنے کے لیے اسے پکار

رہا ہو

بس اسی لئے اسے احساس ہی نہ ہوا کہ وہ کتنے خراب لفظ استعمال کر گئی لیکن سامنے

والے نے کون سا اس کے الفاظ کا پاس رکھا وہ بھی تو اسے اس کے الفاظ لوٹا چکا تھا

لیکن اس کے الفاظ دل چیر دینے والے تھے

وہ دو منٹ میں اسے اس کی اوقات یاد کروا گیا تھا اسے بتا گیا تھا کہ وہ صرف اس گھر

میں ایک عام سی نوکرانی ہے اگر وہ دادی کے لیے اہم ہے تو اس کا یہ ہرگز مطلب

نہیں کہ وہ سب کے لئے اہم ہو گی باقی سب کے لیے وہی ہے جو بن کر آئی تھی

دادی کی کیئر ٹیکر

اس نے سوچ لیا تھا کہ آج کے بعد وہ کبھی بھی دامیش کے سامنے اونچی آواز میں

بات نہیں کرے گی وہ لمحے میں سامنے والے کو اس کی اوقات یاد کروا دیتا تھا اور پریا

ہر گز اس کے سامنے اپنے آپ کو ڈی گریڈ نہیں کرنا چاہتی تھی

اپنے آنسو صاف کرتی وہ ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ دادی کے کمرے میں

داخل ہوئیں جو یقیناً اسکی منتظر تھی

OOOOOO

میں کب سے تمہاراانتظار کر رہی تھی اتنی دیر لگادی تم نے آنے میں تمہیں پتاہے

جو جو پوداتم نے آکر یہاں لگایاتھانہ وہ پوداالگ گیاہے میں نے تو جتنی بھی دفعہ اس

پودے کو لگایانہیں لگالیکن تمہارے ایک بار لگانے پر ہی وہ لگ گیامجھے اتنی خوشی ہو

رہی ہے کہ میں بتا بھی نہیں پارہی میں کتنے سالوں سے اسے لگانے کی کوشش کر

رہی تھی

لیکن ہمیشہ مجھے مایوسی ہی ہوئی تھی اور آج جب وہ پوداالگ گیایقین مانومیری خوشی

کی کوئی انتہانہ تھی رضوان کے پاس تصویر بھی ہے پودے کی اس نے دکھایامجھے

دادی بے حد خوشی سے بتارہی تھی پریاان کے پاس آگئی تھی

دیکھامیرے ہاتھوں کا کمال ہے یہ تو کچھ بھی نہیں میرے ہاتھوں میں جادو ہے میں جو بھی پودالگاتی ہو وہ ضرور لگتا ہے آپ کے جو پودے نہیں لگ رہے نہ سارے منگوالیجیے میں آپ کو سارے لگا کے دوں گی وہ خوشی سے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

ناشتہ کرلیاآپ نے یاابھی کریں گی وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی اس کھڑوس نے خود سامنے بٹھا کر کروایاہے یار مجھ سے نہیں کھایاجاتا یہ پرہیزی کھانا میں کہتی ہوں کہ اب میں بالکل ٹھیک ہوں تو تھوڑاسا کھانے میں نمک مرچ ڈال دیا کرو نہیں کھایاجاتاہے

ایسا کھانا ویسے میں مروں یا نہیں لیکن اتنا بدذائقہ کھانا کھا کر میں ضرور مر جاؤں گی

دادی اکتائے ہوئے لہجے میں بولی

ایسی باتیں مت کیا کریں دادی آپ کو پتہ ہے آپ کے جانے کے بعد آپ سے

جڑے لوگ کتنی تکلیف سے گزریں گے میں نے کبھی اپنی امی کا لمس محسوس نہیں

کیا میرے پیدا ہوتے ہیں وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی لیکن آپ میں اپنی امی کو

دیکھتی ہوں

آپ کے ہاتھوں کا لمس مجھے میری ماں کی یاد دلاتا ہے پلیز ایسی باتیں مت کیا کریں

میں دوسری بار اپنی ماں کو نہیں کھونا چاہتی وہ بے ساختہ ہی آنسو بہانے لگی تو دادی

نے اسے خود سے لپیٹ لیا

بس میری جان بس بالکل بھی نہیں رونا ماں کا رشتہ بے حد خوبصورت ہوتا ہے تم نے اسے محسوس نہیں کیا تو کیا ہوا میں ہوں نا اگر مجھ میں تم اپنی ماں کو محسوس کرتی ہوں تو آج کے بعد تم مجھے دادی کہہ کر بلایا کرو میڈم نہیں میڈم پرایا لگتا ہے دادی تمہارے لبوں سے بہت پیارا لگے گا اور اب تم رونا نہیں جب بھی تمہیں کوئی بات بری لگے یا کوئی تمہیں ہرٹ کرے یا پھر تم اداس ہو تو میرے پاس آجانا

جیسے ہر بچہ اپنے باتیں اپنی ماں سے شئیر کرتا ہے تم مجھ سے کیا کرنا اب سے تم میری بچی ہو میری جان ہو میں بہت جلد تمہیں اپنا بنا بھی لونگی وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے آدھی بات دل میں بولی جب کے ان کا لمس محسوس کرتی پریا بے حد خوش تھی

میں آپ کی میڈیسن لے کر آتی ہوں وہ مسکرا کر بولی تو دادی کا منہ بن گیا جس پر وہ

کھلکھلا دی

اب میں آپ کی بیٹی بن گئی ہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی من مانی چلے گی

ایسا بالکل بھی نہیں ہو گا میڈیسن تو آپ کو لینی ہو گی چاہے آپ میری دادی بننے کی

بجائے مجھے اپنی دادی بنا لیں

وہ بے حد شرارت سے بولی تو دادی نے اسے مخصوص انداز میں گھورا جس پر وہ

کھلکھلاتے ہوئے ان کی میڈیسن لینے چلی گی

OOOOOOO

دامیش نیچے نہیں تھا شاید وہ کام پر جا چکا تھا صرف اس سے بات کرنے کے لیے

یہاں رکا تھا کہ دادی کو کسی سے بھی ملنے نہ دیا جائے وہ اب ان کو کسی سے ملنے نہیں

دے سکتی تھی کیونکہ ذرا سی ٹینشن پر ان کی طبیعت بگڑ سکتی تھی

وہ اس بات کا خاص خیال رکھتی تھی انہیں کسی بھی قسم کی ٹینشن نہیں ہونے دیتی

تھی کیونکہ ڈاکٹر نے انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھنے کے لئے کہا تھا یہاں

تک کہ ٹی وی پر آتی دل دہلا دینے والی خبروں سے بھی دادی کو دور رکھنے کے لیے

کہا گیا تھا کیونکہ اس عمر میں ایسی خبروں پر بھی انسان حد درجہ ٹینشن لیتا ہے

وہ جتنا ہو سکے دادی کا خیال رکھ رہی تھی

دادی کو ٹی وی سے بھی دور رکھا گیا تھا اور ایسے لوگوں سے ملنے سے بھی منع کیا گیا تھا کمرے میں ملازموں کا بھی آنا منع تھا صرف رضوان اور پریا کا ہی آنا جانا تھا ورنہ اکثر ملازموں کی عادت تھی وہ اپنا رونا رو دھو کر ان سے اکثر پیسے نکلواتے رہتے تھے وہ خود تو اپنا مطلب پورا کر کے چلے جاتے تھے لیکن دادی ذہنی دباؤ کا شکار رہتی تھی۔اسی لئے دامیش نے ان کے کام کے لئے بھی سب کو منع کر دیا کمرے میں سوائے رضوان اور ان کی خاص نرس کے علاوہ کوئی نہیں جا سکتا تھا اور نہ ہی باہر سے آئے مہمان دادی کے پاس جا سکتے تھے مہمانوں کا اکثر آنا جانا لگا رہتا تھا جن کی خوب مہمان داری بھی کی جاتی تھی لیکن دادی سے ملنے کا موقع نہیں ملتا

وجہ یہ تھی کہ ان کے جاتے ہی دادی پریشانیوں کا شکار ہو کر اپنی طبیعت خراب کر لیتی تھی

اور اس بات کو پریا نوکروں کی زبانی جان چکی تھی۔ لیکن پھر بھی دامیش نے اسے بتانا ضروری سمجھا کہ چاہے کوئی بھی کیوں نہ آئے تم کسی سے بھی دادی کو نہیں ملنے دو گی اور وہ بھی اس بات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے اسے یقین بھی دلا چکی تھی کہ وہ دادی کو کسی سے نہیں ملنے دے گی

اس نے ایک بات نوٹ کی تھی دامیش خود بہت کم بولتا تھا اگر اسے کچھ کہنا ہو تو نوکروں کے ہاتھوں پیغام بھیجواتا تھا آج پہلی بار صبح اس نے خود اسے مخاطب کیا لیکن وہ اس سے بات کر کے پچھتائی تھی

لیکن جو بھی تھا اتنا ہی کافی تھا کہ وہ دادی کے لئے بہت اہم ہے

دادی کے پودوں کو ہر طرح سے دیکھتی انہیں پانی دینے لگی اور پھر کچھ اسپیشل

پودوں کو تھوڑی دیر کے لئے اٹھا کر دھوپ میں رکھوایا

ملازم کے سر پر کھڑی رہ کر پورے لان کی صفائی کروائی کیوں کہ دادی کو گندگی

ہر گز پسند نہیں تھی۔ دادی اسے یہ سب کچھ کرتے ہوئے اوپر کھڑکی سے دیکھ رہی

تھی اور ساتھ ساتھ میں ملازموں کو ہدایات بھی دے رہی تھی۔ جنہیں ملازم کم

۔ پریا خود زیادہ فالو کر رہی تھی

وہ دادی کے ہر حکم پر فوراً انکا کام کر دیتی تھی اور اب تو اس نے انٹرنیٹ پر انہیں

بہت ساری ویڈیوز دکھائی تھی جواب سے پہلے رضوان انہیں دکھایا کرتا تھا

ہر ویڈیو میں اگر انہیں کوئی پودا پسند آتا تو وہ فورا اس کا نام کاپی پینسل پر نوٹ کروا

کے کہتی کہ یہ دامیش کو دینا ہے وہ منگوا دے گا ان کے انداز سے وہ سمجھ گئ تھی کہ

وہ ان کی ہر خواہش کو پورے احترام کے ساتھ پورا کرتا تھا

ooooo

آج ٹریفک بہت زیادہ تھا اس کی تو گاڑی نکلنا ہی مشکل ہو گئی تھی ایک اسے ٹریفک

سے حد درجہ نفرت تھی اس سے تو بہتر لندن تھا جہاں ان سب چیزوں کے لیے

اصول بنائے گئے تھے اور یہاں سارا سارا دن انہی سڑکوں پر گزر جاتا تھا اور ٹریفک

ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی

گاڑیاں چیونٹی کی رفتار سے رینگ رہی تھی وہ بھی آہستہ آہستہ اپنی گاڑی آگے لے

کر جا رہی تھی جب اچانک ہی اس کی گاڑی کے سامنے بچہ آگیا اور اگلے ہی لمحے وہ

زمین پر گر گیا اس کے پیر پر چوٹ لگی تھی

وہ فوراً گاڑی سے نکل کر اس بچے کے پاس آئی

بدتمیز تمہیں اتنا نہیں پتہ کہ ٹریفک کے دوران اس طرح گاڑیوں کے بیچ سے نہیں

گزرتے اب لگ گئی نا چوٹ مل گیا ہوگا سکون جب تک ان دو ٹکے کے لوگوں کو

لگ نہ جائے سکون کہاں ملے گا

کیا منہ کھول کر روئے جا رہے ہو بالکل ٹھیک ہو تم ذرا سی چوٹ لگی ہے پیچھے

کھڑی عورت کے سامنے کچھ نوٹ کئے جو اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر رونے لگی تھی

یہ سچ تھا چوٹ زیادہ گہری نہیں لگی تھی لیکن اس کی سفاکی پر شاید اس کی آنکھوں

میں آنسو آگئے تھے یا شاید وہ ان کی غربت کا مذاق اڑانے کے لیے چند نوٹ مار رہی

تھی

تمہیں بات کرنے کی تمیز نہیں ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنی عقل کا

استعمال ہر بندے کے سامنے کرو

کیا تمہیں نظر نہیں آرہا کہ بچے کو چوٹ لگی ہے خون بہہ رہا ہے احساس نام کی کوئی

چیز تمہارے اندر ہے یا نہیں

پیچھے کھڑا آدمی غصے سے اسے دیکھ کر بولا مہرش نے پلٹ کر دیکھا شاید وہ اسے

پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی

ہاں توپیسے دے دیے ہیں گھر والوں کو اپنا علاج کروالے گا بند ہو جائے گا خون بھی

اور کونسا سارا خون بہہ گیا ہے ذرا سی چوٹ لگی ہے وہ پیر پٹختی آگے بڑھنے لگی جب

اگلے ہی لمحے داؤد نے انتہائی بے رحمی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کھینچا

یہ تو کراچی کا ٹریفک تھا اتنی جلدی نہیں کھلا تھا ورنہ یقینا یہاں پر اچھا خاصا ہنگامہ ہو

چکا ہوتا مہرش نے غصے سے اپنے بازوں کی جانب دیکھا داؤد کی انگلیاں اس کے بازو

پر کافی سخت پکڑ رکھے ہوئے تھی

تم تب تک یہاں سے نہیں جا سکتی جب تک تم اس بچے کو ہسپتال لے کر نہیں

جاتی۔یہ بچہ تمہاری وجہ سے اس کنڈیشن میں پہنچا ہے اس کے پیر پر چوٹ لگی ہے

خون بہہ رہا ہے اور تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم اسے ہسپتال پہنچاؤ۔تمہیں ابھی اور اسی

وقت اسے اپنی گاڑی میں ہسپتال پہنچانا ہو گا۔وہ اسے احساس دلانے کی کوشش کر

رہا تھا

کیا مطلب تم چاہتے ہو کہ میں اس گندگی کے ڈھیر کو برداشت کروں اور میں پیسے

اس کے منہ پر مار چکی ہوں۔میں ایسے گندے لوگوں کو اپنی گاڑی کو چھونے نہ دوں

۔اور تم کہہ رہے ہو میں اسے اپنے ساتھ ہسپتال لے کر جاؤں نونیور

ان کی اوقات ہے کہ یہ میری گاڑی میں بیٹھیں۔میں تو انہیں اپنی گاڑی کو چھونے

بھی نہ دو وہ انتہائی نفرت سے انہیں دیکھ کر بولی

تم چاہے جو بھی کہہ لو لیکن جب تک تم اس بچے کو ہسپتال نہیں پہنچاتی تب تک

یہاں سے نہیں جاسکتی آپ یہ پیسے انہیں واپس کریں کیا عزت سے بڑھ کر ہیں یہ

پیسے وہ عورت کے ہاتھ میں تھامے چند نوٹ دیکھتے ہوئے بولا تو اگلے ہی لمحے اس

عورت نے وہ روپے اس کے ہاتھ میں تھما دیئے مہرش نے نفرت سے اسے دیکھا

یو اسٹوپڈ وومین کس بے وقوف کی باتوں میں آ رہی ہو تمہیں یہ بھی حاصل نہیں

ہوں گے اس کا انداز مذاق اڑانے والا تھا

آپ میرے بچے کو ہسپتال لے کر جائیں پتہ نہیں میرے بچے کی پیر سے اتنا زیادہ

خون کیوں بہہ رہا ہے اللہ نہ کرے اس کے ساتھ کچھ برا ہو جائے نہیں مجھے اپنے

بچے کی زندگی چاہیے نہ جانے کیسے اتنی بے عزتی کروا کر بھی وہ عورت بہت عزت

سے بولی تھی ۔

آہستہ آہستہ لوگ گاڑیوں سے نکل کر اس کی گاڑی ہٹانے کے لیے کہنے لگے باقی

تقریباساری گاڑیاں جانے لگی تھی جبکہ داؤد اسے یہاں سے ملنے بھی نہیں دے رہا

تھاداؤد کے ساتھ دو تین لوگ اور بھی شامل ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہاں اچھا

خاصا ہنگامہ ہو گیااور لوگ جمع ہونے لگا

بی بی جی چھوڑو اور بچے کو ہسپتال لے کر جاؤ اللہ نہ کرے کوئی نقصان ہو جائے اب تو

خون بھی بہت زیادہ بہنے لگا ہے آپ سمجھدار ہیں

یہ تو تمہاری بھول ہے محترمہ چار پیسے کیا ہیں تمہارے پاس تم تو دنیا کو اپنے پیر کی

جوتی سمجھتی ہو جب دل چاہے کسی کو روند کر آگے بڑھ جاؤ گی جب تک تم اس بچے کو

۔ ہسپتال نہیں پہنچاتی تب تک یہاں سے جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت

تم لوگوں کے باپ کی غلطی ہے جس نے اتنی چھوٹ دے رکھی ہے کہ اپنے سامنے

موجود لوگوں کو کیڑے مکوڑے سمجھتی ہو داؤد کے ساتھ بہت سارے لوگ اسے

باتیں سنانے لگے تھے یہاں رکنا اسے اپنی انسلٹ محسوس ہونے لگا سب سے زیادہ

غصہ تو اسے داؤد پر آرہا تھا جس نے اپنی جیب سے ایک کارڈ نکالتے ہوئے زبردستی

اس کے ہاتھ میں تھمایا

اس بچے کو اس ہسپتال میں لے کر جاؤ اور اس کے علاج میں جتنا بھی خرچ ہو گا تم

اٹھاؤں گی اور خبر دار جو کوئی بھی چالا کی کرنے کی کوشش کی پولیس کیس بنے گا اور

دیکھ لو گواہ کتنے ہیں وہ ہجوم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا

پہلے ہی آجکل دامیش کے پارٹی میں ہونے والے اس ہنگامے کی وجہ سے وہ ہر نیوز کا

حصہ بنی ہوئی تھی وہ مزید کسی بھی قسم کا کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی تھی آخر ہار مانتے

ہوئے وہ اس بچے اور اس کی ماں کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی

میری گاڑی بالکل گندی نہیں ہونی چاہیے اس کا پیر نیچے کرو سیٹ سے وہ بچے کا خون

آلود پیر دیکھتے ہوئے بولی اور گاڑی فل سپیڈ میں آگے بڑھاتے ہوئے اپنے چہرے پر

ماسک چڑھا دیا اسے ان غریب لوگوں سے گھن محسوس ہو رہی تھی اس میں قصور

اس کا نہیں بلکہ اس کی تربیت کا تھا

وہ عورت بس نفی میں سر ہلا کر رہ گی۔ لیکن داؤد نے اسے بالکل صحیح سبق سکھایا تھا

یہ عورت بالکل بھی نرمی کے قابل نہیں تھی

OOOOO

وہ انہیں احسان کرنے والے انداز میں ہسپتال لائی تھی بچے کو دیکھتے ہی نرس کو

اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے پیر کو ضرور بہت گہری چوٹ لگی ہے

آپ لوگوں کا دھیان کہاں ہوتا ہے ڈرائیونگ کرتے ہوئے چھوٹے بچے

بھی آپ کو نظر نہیں آتے

یہ بچہ خود اپنی مرضی سے میرے سامنے آیا تھا سمجھی میں نے کچھ نہیں کیا وہ بے حد

غصے سے بولی

کیا ایک ڈیڑھ سال کا بچہ خود اپنی مرضی سے آپ کے پاس آیا تھا لیکن آپ کی اپنی

عقل کہاں تھی اور وہ بھی ٹریفک کے دوران آپ دیکھ نہیں پائی کے آپ کی گاڑی

کے سامنے بچہ ہے۔ جبکہ ٹریفک میں تو گاڑیاں رک رک کر چلتی ہیں کوئی سپیڈ بھی

نہیں ہوتی تو پھر ایکسیڈنٹ کیسے ہوا بچے کے پیر کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے اور زخم بھی

بہت گہرے آئے ہیں

نہ جانے گاڑی ہاتھ میں آتے ہی آپ لوگ اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگتے ہیں۔ نرس کو

تو جیسے موقع مل گیا تھا کہ کسی پر اپنی بھڑاس نکالنے کا

دیکھو لڑکی مجھے بالکل بھی نہیں پتا کہ یہ بچہ اچانک میری گاڑی کے سامنے کیسے آگیا

ہو گیا مجھ سے ایکسیڈنٹ اور میں اس کی پیمنٹ بھی کر رہی ہو تو اپنا منہ بند کرو اور اپنا

کام کرو وہ بے حد غصے سے بولی

جی میں تو اپنا کام کر لوں گی لیکن آپ لوگوں کو نہ جانے کب عقل آئے گی آپ کا کیس تو آگے جائے گا لائسنس کینسل ہو گا آپ کا اپنے آپ کو زمینی خدا سمجھ کے رکھا ہے تم کیا ہو یہ تو میں خبروں میں دیکھ چکی ہوں

وہی ہو نا تم جہانگیر شاہ کی ناجائز اولاد یقیناً اسی کے پیسے کا اثر ہو گا جو سر چڑھ کر بول رہا ہے اللہ ہدایت دے تم جیسے لوگوں کو معصوم لوگوں کی زندگیاں برباد کرتے ہوئے تم لوگوں کو ذرا احساس نہیں ہوتا کہ کل یہی سب کچھ تم لوگوں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے

اس کی باتیں سنتے ہوئے مہرش کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا وہ اسے جانتے ہوئے بھی

اس طرح کی بکواس کئے جا رہی تھی اس کا دل چاہا کہ تھپڑوں سے اس نرس کا چہرہ

لال کر دے وہ کیسے اسے ناجائز اولاد کہہ رہی تھی

نرس تو اس کے بعد بھی خاموش نہیں ہوئی بچے کے پیر پر پلستر چڑھایا جا رہا تھا جبکہ

نرس بولے جا رہی تھی

نرس اسے سناتے ہوئے اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال رہی تھی جب داود کمرے

میں داخل ہوا ۔

کیا رپورٹ ہے سسٹر بچے کا پیپر کیسا ہے وہ پاس آ کر بچے کا پیر دیکھنے لگا شک تو اسے

وہی پر ہی ہو گیا تھا کہ پیر ٹوٹ گیا ہے لیکن پھر بھی وہ مکمل معائنہ کرنا چاہتا تھا اور یہ

بھی چاہتا تھا کہ اس بے وقوف لڑکی کو احساس ہو کہ اس نے کیا کیا ہے چند نوٹ

ہاتھ میں تھما کر وہ کبھی بھی اس بچے کی تکلیف کو نہیں سمجھ پاتی جو ابھی تک بلک بلک

کر رو رہا تھا

گاڑی میں بھی وہ مسلسل روتے ہوئے آیا تھا اس کی ماں اسے چپ کروانے کی ہر

ممکن کوشش کر رہی تھی لیکن پھر بھی اس بچے کی تکلیف کو سمجھنا کسی بھی عام

انسان کے لئے تقریباً نا ممکن تھا

سچ ہی کہتے ہیں جسے درد ہوتا ہے وہی اسے محسوس کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں

سر بچے کا پیر ٹوٹ چکا ہے ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ پلسٹر لگا دیا ہے لیکن انشاءاللہ جلد ہی

ٹھیک ہو جائے گا

انشاءاللہ ہڈی جلد اپنی جگہ پر دوبارہ آجائے گی نرس نے یقین دلاتے ہوئے کہا داؤد

نے ایک نظر اپنے قریب کھڑی اس لڑکی کو دیکھا

دیکھا اپنی لاپروائی کا انجام تم چند پیسے پکڑ کر وہاں سے نکل جاتی کیا تمہیں احساس ہے

کہ یہ بچہ اگر علاج کے بعد بھی اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہو سکا تو کیا ہوگا اس کی ساری

زندگی برباد ہو جائے گی تم تو چند نوٹ پکڑا کر اپنا فرض ادا کر دوں گی لیکن اس بچے

کی زندگی ایک پیر پر کیسے کٹے گی تم کبھی سوچنا بھی نہیں چاہوں گی کیونکہ یہ سوچنا

تمہارا کام نہیں چند پیسے پکڑا کر تم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا وہ نہ جانے کیوں اسے

احساس دلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مہرش کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اسے

احساس ہو گیا کہ یہاں احساس نام کی کوئی چیز نہیں ہے

۔ مجھے افسوس ہے کہ میں پتھر سے سر پٹخ رہا ہوں

لیکن اللہ کا واسطہ ہے تھوڑا سا خیال کیا کرو گاڑی چلاتے ہوئے کم از کم پاؤں زمین پر رکھا کرو ہواوں میں اڑنا بند کرو یہ لوگ تمہارے باپ کی جاگیر نہیں ہیں جنہیں تم روند کر چلی جاؤں گی اور کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا تمہارا لائسنس ہم کینسل کروا رہے ہیں

شکر کرو کہ یہ تم پر کسی قسم کا کوئی کیس نہیں چاہتی ورنہ اس بچے کا پیر توڑنے کے جرم میں کم از کم چار مہینے کی سزا ہوتی ہے تم عزت دار خاندان سے تعلق رکھتی ہوں

۔ تھوڑا سا تو ہوش کرو

مجھے یقین ہے آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گی تمہارا لائسنس چھ ماہ کے لیے کینسل

کروا رہے ہیں ہم مجھے یقین ہے کہ چھ ماہ کے بعد تھوڑا عقل سے کام لوگی کاونٹر پر

پیسے جمع کروادو

وہ اسے حکم دیتا اب اس عورت اور بچے کی جانب متوجہ ہو گیا تھا وہ کتنی ہی دیر غصے

میں کھولتی وہی کھڑی رہی لیکن دو اد اسے اسطرح سے نظر انداز کر رہا تھا جیسے وہاں

پر موجود ہی نہ ہو

وہ غصے سے پیر پٹختے باہر نکلی تو وارڈ بوائے ایک فائل لے کر اس کے پاس آیا جس پر

علاج کی رقم تحریر تھی

جتنے پیسے اس نے اس عورت کو دیئے تھے وہ کافی زیادہ تھے علاج پر اتنا خرچہ نہیں

ہوا تھا لیکن نہ جانے پھر بھی اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی

وہ جلدی سے پیسے بھرتی وہاں سے نکلی تھی اس کے جاتے ہوئے بھی دور دور تک

بچے کے رونے کی آوازیں آتی رہی لیکن نہ تو اس نے پلٹ کر دیکھا اور نہ ہی واپس

جانا ضروری سمجھا ۔

وہ تو شکر ادا کر رہی تھی کہ اس کی جان چھوٹ گئی ان سب چیزوں سے ہاں لیکن

اسے داؤد پر بہت غصہ آرہا تھا جس نے اس کا لائسنس کینسل کروایا تھا لیکن بہت

زیادہ انسلٹ بھی کی تھی اور خاص کر اس نرس سے تو اسے نفرت ہی ہو گئی تھی جو

نیوز سن کر اسے جہانگیر شاہ کی ناجائز اولاد بھی کہہ چکی تھی

لیکن پھر بھی اسے سب سے زیادہ نفرت دامیش شاہ سے تھی جس کی وجہ سے آج

لوگ اسے باتیں سنا رہے تھے دو دو کوڑی کے لوگ جن کی اس کے سامنے کوئی

اوقات ہی نہ تھی وہ بھی اسے باتیں سنا رہے تھے اس کا غصے سے برا حال تھا

وہ تیزی سے ہسپتال سے نکلنے والی تھی جب اچانک ایک آدمی یونی فارم میں اس کے

سامنے آروکا

میڈم آپ کار نہیں چلا سکتی آپ کا لائسنس کینسل کر دیا گیا ہے وہ اسے انفارم کر رہا

تھا

تم ہوتے کون ہو میرا لائسنس کینسل کروانے والے وہ بے حد غصے سے اسی پر چڑھ

دوڑی

میڈم ہم کون ہوتے ہیں کون نہیں یہ فیصلہ آپ نہیں ہم کریں گے آپ کا

ڈرائیونگ لائسنس پوری طرح سے کینسل ہو چکا ہے آپ چھ ماہ کوئی گاڑی نہیں

ڈرائیو کر سکتی آپ گھر سے کسی ڈرائیور کو بلالیں یا پھر رکشا یا ٹیکسی لے لیں

وہ اسے حکم دے رہا تھا مہرش کا دماغ خراب ہونے لگا آج کا دن اس کی زندگی کا سب

سے برا دن گزرا تھا

وہ مزید بحث کے موڈ میں ہر گز نہیں تھی اس نے فوراً جہانگیر شاہ کو فون کیا اور اگلے

دس منٹ میں ڈرائیور اسے لینے آ چکا تھا

ڈاکٹر داؤد تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی اگر اس بے عزتی کا بدلہ نہ لیا تو میرا نام بھی

مہرش جہانگیر شاہ نہیں وہ غصے سے کھولتے ہوئے سوچ رہی تھی

وہ بے حد غصے میں گھر میں داخل ہوئی مسٹر اور مسز جہانگیر کب سے اس کے انتظار میں تھے وہ کہیں جانے کے لئے مکمل تیار تھے اس کے گھر میں داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

جبکہ مہرش اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی وہ سب کچھ نظر انداز کرتی اپنے کمرے کی جانب چلے گی

رک جاؤ مہرش شاید تمہیں یاد نہیں میں نے تم سے کل رات کہا تھا کہ آج ہم تمہاری دادی کو دیکھنے کے لیے جانے والے ہیں انہیں گھر شفٹ کیے ہوئے ایک ہفتہ سے اوپر ہو چکا ہے اور ہم ابھی تک صرف ایک یا دو بار ہی انہیں ملنے کے لیے گئے ہیں بابا نے اسے پیچھے سے پکارتے ہوئے کہا

میں کہیں نہیں جارہی اور میرا نہ ہی کہیں جانے کا موڈ ہے جس کو جانا ہے وہ اکیلے چلا

جائے وہاں میرے کوئی رشتہ دار نہیں رہتے اور نہ ہی آپ کی والدہ ماجدہ مجھے جانتی

ہیں نہ جانے کیوں آپ مجھے بار بار وہاں بے عزت کروانے کے لئے گھسیٹ کر لے

جاتے ہیں ڈیڈ میں کہیں نہیں جانے والی مجھے اس آدمی سے نفرت ہے اسے دیکھتے

ہی میرا دماغ گھوم جاتا ہے

اور آپ کی امی کو بھی مجھ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے وہ مجھ سے بے انتہا نفرت کرتی

ہیں اور مجھے نہیں لگتا کہ انہیں کبھی بھی مجھ سے محبت ہوگی آپ یہ بار بار کوشش

کرنا چھوڑ دیں اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا میرے ہونے یا نہ ہونے سے

انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ مجھے اپنی پوتی مانتی ہی نہیں پتا نہیں آپ بار بار کیوں

وہاں مجھے بے عزت کروانے کے لئے لے کر جاتے ہیں

ماما اتنے سال بے عزتی کروا کے آپ کو سکون نہیں ملا کہ اب آپ نے ان سب

چیزوں میں مجھے بھی گھسیٹنا شروع کر دیا ہے میں مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں کر

سکتی میری طرف سے انکار ہے میں کہیں نہیں جاؤں گی آپ کو جہاں بھی جانا ہے

اپنی بیوی کو لے کر جائیں

وہ بے حد غصہ سے کہتی بدتمیزی پر اتر آئی تھی جہانگیر صاحب نے اس کا لہجہ بہت

شدت سے نوٹ کیا لیکن نہ تو انہوں نے پہلے کبھی اس کی بدتمیزی پر اسے ٹوکا تھا اور

نہ ہی آج ٹوکا

ان کی نظر میں یہ سب کچھ ان کی بیٹی کا بچپنا تھا جسے وہ ہمیشہ سے نظرانداز کرتے

آئے تھے

دیکھو بیٹا سمجھنے کی کوشش کرو وہاں جانا بے حد ضروری ہے تمہاری دادی کی طبیعت

خراب ہے ایسے میں ہم اپنے ان کے پاس نہیں ہوں گے تو کون ہوگا

تم تو میری پیاری بیٹی ہو جاؤ جلدی سے تیار ہو کے آؤں اور میں تم سے وعدہ کرتا

ہوں کہ بہت جلد میں تمہیں ایک بہت بڑی خوشخبری سناؤں گا وہ اسے لالچ دیتے

ہوئے بولے

ڈیڈ مجھے کوئی خوشخبری نہیں سنی اور اگر آپ مجھے خوش کرنا چاہتے ہیں نہ تو پلیز کسی

۔ پریس کانفرنس کے سامنے اس بات کو ثابت کریں کہ میں آپ کی جائز بیٹی ہوں

کیونکہ میں اب یہ سب کچھ سن سن کر تھک چکی ہوں یہ سب کچھ مجھ سے برداشت

نہیں ہوتا اب انتہا ہو چکی ہے

میری یونیورسٹی بند ہو گئی ہے میں کچھ وقت کیلئے پیرس جا رہی ہوں لیلی کے ساتھ

اس دامیش نے پوری پارٹی کے سامنے لیلیٰ کو بے عزت کیا اسے کسی کے سامنے منہ

اٹھا کر چلنے کے قابل نہیں رہنے دیا

وہ اس وقت بے حد ڈسٹرب ہے میں اس کے ساتھ پیرس جا رہی ہوں اور جب

تک میں واپس آتی ہوں تب تک آپ کیسے بھی ثابت کریں کہ میں آپ کی جائز بیٹی

ہوں اس کے بعد دامیش شاہ کو میں خود دیکھ لوں گی

فی الحال میں ذہنی سکون چاہتی ہوں۔ پلیز میرا لائسنس رینیو کروائیں سیٹی ہوسپیٹل

والوں نے میرا لائسنس کینسل کروادیا ہے جس میں ٹریفک پولیس کے کچھ لوگ

شامل ہیں پلیز آپ دیکھ لیجئے گا

وہ لاپروائی سے کہتی اوپر جانے لگی

کیا تم نے پھر سے کسی کا ایکسیڈنٹ کیا ہے تم نے بات ہسپتال تک جانے ہی کیوں

دی پہلے ہی یہ سب کچھ ختم کروادیتی چند پیسے دے کر تمہیں کیا ضرورت پڑی تھی

اسے ہسپتال لے کر جانے کی ایسے تو لائسنس کینسل ہی ہونا تھا جہانگیر نے بے حد

سفاکی سے کہا

انہیں بھی کہیں پر اس کی کوئی غلطی نظر نہیں آئی تھی ان لوگوں نے تو اپنے بچوں کو

یہی سکھایا تھا کہ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو پیسوں سے اس غلطی کا نام ونشان ہی مٹا

ڈالو اس غلطی سے کچھ سیکھنا کچھ سمجھنا یہ امیر زادے اپنی توہین سمجھتے تھے

میں کوئی شوق سے نہیں لے کر گئی تھی اسے ہسپتال اس ڈاکٹر کے بچے نے زبردستی

اس بچے کو میرے گلے میں ڈال دیا تھا مجھے لے کر جانا پڑا۔ خیر ابھی تو میں دو دن بعد

کی فلائٹ سے پیرس جا رہی ہوں لیلیٰ کے ساتھ جب تک میں واپس آتی ہوں تب

تک یہ سارا قصہ ختم کروالیجئے گا

کیوں کہ میرا میری گاڑی کے بغیر گزارا نہیں ہے اور میں اپنی گاڑی کو کسی ڈرائیور

کو چھونے کی اجازت نہیں دے سکتی اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں تھی بلکہ جلد ہی

اپنے کمرے میں بند ہو گی

اس کا غصہ کم ابھی بھی نہیں ہوا تھا ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں زمین پر پھینک

کر اس نے تھوڑی ہی دیر میں اپنے کمرے کا نقشہ بھی بدل ڈالا تھا ہر چیز کی تباہی نکل

چکی تھی

کمرے کا نقشہ بگاڑ کر اس کے غصے کو تھوڑا سکون ملا جب لیلی کا فون آیا

جو خود پچھلے کچھ وقت سے بے حد پریشان تھی اور ایسے میں مہرش نے اچھی سہیلی

ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے بہت سارا وقت اس کے ساتھ گزارا تھا

اس وقت بھی وہ اسے ٹینشن نہ لینے کا کہتے ہوئے پیکنگ کرنے کا کہہ رہی تھی جبکہ لیلٰی بس ایک ہی بات بار بار کیے جارہی تھی اسے دامیش سے بدلہ لینا ہے مہرش کو یقین تھا کہ وہ محفل میں ہوئی اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے کوئی بھی حد پار کر جائے گی

جس میں وہ بھی اس کا ساتھ دینے کے لئے بالکل تیار تھی پیرس سے آنے کے بعد وہ کوئی بہت بڑی پلاننگ کرنے کا سوچ رہی تھی دامیش کو ہرانا اس کی زندگی کا مقصد بن چکا تھا اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا سوائے دامیش کی ہار کے

میڈم باہر کوئی آیا ہے بی بی جی سے ملنے کے لیے باہر ملازم دروازہ کھٹکھٹاتا ہوا پریا کو بتا

رہا تھا پریا دروازہ کھولتے ہوئے باہر آئی اور دروازہ بند کر دیا اس نے سب کو کیا

جواب دینا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی مہمانوں کو ہینڈل کرنا اتنا مشکل نہیں تھا

وہ ملازم کے ساتھ نیچے آئی تو نیچے ہال میں ایک آدمی اور اس کے ساتھ ایک عورت

بیٹھے تھے ان کے رکھ رکھاؤ سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ ہائی اسٹیٹس کے

لوگ ہیں خوبصورت مہنگی ترین ساڑھی جسم پر صرف نمائش کے لیے پہنی گئی تھی

ورنہ اس کا مقصد ان کا جسم ڈھانپنا ہر گز نہیں تھا

اسٹائلش جوتے اور ہاتھوں میں کافی مہنگا موبائل جو کہ شاید نمائش کے لئے سامنے

رکھا گیا تھا ورنہ پرس تو کافی بڑا تھا اس میں آسانی سے موبائل آ سکتا تھا

السلام علیکم سر میم کیسے ہیں آپ لوگ۔۔۔۔؟میں سمجھ سکتی ہوں آپ یہاں پر

میڈم سے ملنے آئے ہوں گے لیکن میڈم اس وقت آرام کر رہی ہیں ڈاکٹر نے ان

کے آرام میں خلل پیدا کرنے سے سختی سے منع کر رکھا ہے

وہ انہیں دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اپنی بات مکمل کرتے ہوئے ملازم کو

ہدایات دینے لگی

نہیں بیٹا ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ملازم کو چائے وغیرہ کا کہتے دیکھ کر جہانگیر

صاحب اٹھ کھڑے ہوئے

میں تو بس امی جی سے ملنے آیا تھا لیکن اگر وہ سو رہی ہیں تو کوئی بات نہیں میں پہلے

بھی دو بار آیا ہوں لیکن میری ملاقات نہیں ہو پا رہی

کوئی بات نہیں میں دوبارہ آجاؤں گا امی کو میرا اسلام دیناوہ مسز جہانگیر کو اٹھنے کا

اشارہ کرتے ہوئے بولے انہیں یہ پیاری سی لڑکی پسند آئی تھی اس گھر میں پہلی بار

کسی نے اتنی عزت سے ان سے بات کی تھی

آپ میڈم کے بیٹے ہیں وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی جہانگیر صاحب نے ہاں میں

سر ہلایا

ایم ریلی سوری سر مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا میڈم جاگ رہی ہیں اندر ہیں آپ اندر آ

جائیں ایم ریلی سوری مجھے بالکل پتہ نہیں تھا کہ آپ ان کے بیٹے ہیں دراصل جو بھی

آتا ہے تو سر کا آرڈر ہے کہ ہم نے یہی کہنا ہے میڈم ریسٹ کر رہی ہیں اسی لیے

آپ کو بھی بول دیا

لیکن میڈم جاگ رہی ہیں اور اندر ہی ہیں آپ جائیں ان سے ملیں میں آپ کے

لئے چائے کا آرڈر دے کے آتی ہوں وہ انہیں کمرے میں جانے کا اشارہ کرتے

ہوئے بولی یقیناً سر نے ان کے لئے منع نہیں کیا ہو گا

ایک ماں اپنے بیٹے سے مل کر یقیناً خوشی محسوس کرے گی آج تو وہ انہیں بھی واپس

بھیجنے والی تھی اسے اچھی خاصی شرمندگی ہو رہی تھی بنا جانے پہچانے وہ کیسے کہہ

سکتی تھی چلے جانے کے لیے

اگر بعد میں یہ سب کچھ میڈیم کو پتہ چلتا تو انہیں کتنا برا لگتا کہ ان کا بیٹا ان سے ملنے

کے لیے آیا اور وہ انہیں باہر سے ہی واپس بھیج چکی تھی

وہ انہیں اندر بھیج کر خود کچن کی جانب آ گئی

سر نے تو منع کرر کھا تھا کسی کو بھی بی بی جی سے نہیں ملنے دینا اور آپ نے انہیں اندر

بھیج دیا صاحب بہت غصہ ہوں گے ایک ملازم نے اسے بتانے کی کوشش کی

ارے کیوں غصہ ہوں گے وہ کوئی غیر نہیں بلکہ ان کے بیٹے ہیں شکر ہے کہ مجھے

وقت پر پتہ چل گیا ورنہ تم لوگوں نے تو مجھے بتانا ہی نہیں تھا

وہ چائے بناتی ہوئی ذرا سختی سے بولی کیونکہ اتنی دیر سے یہ لوگ اندر آئے ہوئے

تھے اور ان لوگوں نے ابھی تک مہمان داری کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا

میڈم آپ سر کو نہیں جانتی آپ نے جو کیا ہے وہ بالکل بھی صحیح نہیں ہے سر بہت

زیادہ غصہ ہوں گے اس کا انداز ڈرانے والا تھا

تو غصہ مجھ پر ہوں گے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ اپنا

کام کریں باہر مہمان آئے ہوئے ہیں اور آپ لوگ یہاں آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں

کتنی غلط بات ہے جلدی سے یہ سب اندر لے کر جائیں وہ ملازم کو کہتی اندر کی جانب

بڑھ چکی تھی

ooooo

وہ انہیں چائے وغیرہ دینے کے بعد واپس کمرے میں نہیں گئی تھی۔ یہ ان لوگوں کا

۔پرسنل ٹائم تھا اس کا بھلا وہاں کیا کام

وہ لوگ تقریبا ایک گھنٹے تک رُکے تھے اس دوران کیا باتیں ہوئی۔ اسے اندازہ

نہیں تھا لیکن ان کے جانے کے بعد دادی کافی زیادہ پریشان تھی

اسے لگا جیسے ان لوگوں کو اندر بھیج کر اس نے کوئی غلطی کر دی ہو جو بھی تھا دادی

کافی زیادہ ٹینشن لے رہی تھی

اس نے دو تین بار دادی سے پوچھا بھی سب کچھ ٹھیک تو ہے تو دادی نے صرف ہاں

میں سر ہلا دیا ہاں لیکن یہ ضرور کہا کہ دامیش کو مت بتانا کہ جانگیر یہاں آیا تھا

وہ وجہ پوچھنا چاہتی تھی لیکن اس نے پوچھی نہیں تھی وجہ جو بھی تھی لیکن اس کی

میڈم کا آرڈر تھا کہ یہ بات آگے نہیں جانی چاہیے تو مطلب نہیں جانی چاہیے

دادی نے خود ہی سارے ملازموں کو بلا کر بھی منع کر دیا سب کا یہی کہنا تھا کہ

دامیش کو کوئی نہیں بتائے گا کہ جہانگیر اور مس جہانگیر یہاں آئے تھے۔اس کی

وجہ یہ تھی کہ دامیش بہت زیادہ غصہ ہوتا لیکن کیوں ہوتا یہاں کسی کو پتا نہیں تھا یہ

تو وہ جان گئی تھی کہ جہانگیر دامیش کا باپ ہے

لیکن بھلا اپنے ہی باپ کو وہ اپنی دادی سے ملنے سے کیوں منع کرتا تھا۔اس کا دل تو

بہت چاہا کہ دادی سے وجہ پوچھے دامیش اس کے لئے مسٹری بنتا جا رہا تھا اس کی

شخصیت بہت پر سرار تھی خود میں قید رہنے والا خاموش انسان اسے بہت عجیب

لگنے لگا تھا۔وہ اس کی سمجھ سے بالکل باہر تھا۔اپنی دادی کو بے حد چاہتا تھا یہ بات وہ

اس کے انداز سے نوٹ کر چکی تھی

لیکن ملازموں کے ساتھ اس کا رویہ بہت لیا دیا تھا۔کہنے کو یہ لوگ 24 گھنٹے اپنے

سر کے پاس رہتے تھے اس کے لیے کام کرتے تھے اس کی ہر چھوٹی سے لے کر

بڑی سے بڑی ضرورت کو پورا کرتے تھے لیکن دامیش کا ان سے رویہ بے حد

ناقابل قبول تھا

چھوٹی سی غلطی پر انہیں اچھا خاصا سنا دیتا تھا اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ سامنے کھڑا

شخص جوان ہے یا بزرگ

اسے اپنا غصہ نکالنا ہوتا تو وہ یہ نہیں دیکھتا تھا کہ وہ کتنی بدتمیزی کرتا ہے۔ وہ اس کے

سامنے بہت کم جاتی تھی اور اسے مخاطب تو ہرگز نہیں کرتی تھی لیکن آہستہ آہستہ

اس کی طبیعت سے اچھے سے واقف ہونے لگی تھی

وہ اپنی ذات میں جینے والا ایک بہت ہی مغرور انسان تھا وہ بے شک اپنے دل و دماغ

کو اس بات پر مطمئن کر چکی تھی کہ دامیش کا ہونا نہ ہونا اس کیلئے ایک برابر ہے

لیکن کہیں نہ کہیں اس کے رویے کی وجہ جاننے کا تجسس بھی تھا

وہ ایسا کیوں تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا لیکن وہ

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب باہر گاڑی رکی اور کچھ ہی دیر میں کسی کے چلانے

کی آواز آئی وہ چلا چلا کر اسے آواز دے رہا تھا

سب ملازموں کو کہہ رہا تھا کہ اس نرس کو بلاؤ اسی سمجھ نہیں آیا کہ وہ اسے کیوں پکار

رہا ہے دادی سو رہی تھی ان کی نیند کی فکر کرتے ہوئے وہ فوراً ہی اٹھ کر باہر نکل آئی

OOOO

اس کے پہلی سیڑھی پر آتے ہی وہ اسے دیکھ چکا تھا شکر ہے اس کا چلانا تو بند ہوا اس نے انگلی کے اشارے سے اسے نیچے بلایا تو وہ بھی بنا آگے پیچھے دیکھتی تیزی سے سیڑھیاں اترتی اس کے پاس چلی گئی

وہ کسی قسم کا کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی وہ اس طرح کیوں کر رہا تھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا

لیکن اس کا انداز اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا

سب ٹھیک ہے سر وہ اس کے سامنے آکر پوچھنے لگی

کس کے کہنے پر تم نے جہانگیر شاہ کو میری دادی سے ملنے دیا اس کا سوال بہت عجیب تھا

کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہیں وہ سچ میں اس کا انداز نہیں سمجھ پائی تھی

میں نے پوچھا کس کی اجازت سے تم نے میری دادی کو جہانگیر شاہ سے ملنے دیا اس

بار وہ دہاڑا تھا

کس کی اجازت سے کیا مطلب ہے آپ کا شاید آپ بھول رہے ہیں جہانگیر شاہ ان

کے بیٹے ہیں اور انہیں اپنی ماں سے ملنے کا پورا حق ہے آپ کون ہوتے ہیں روکنے

والے۔۔۔۔؟اس کے انداز پر پریا غصے سے پوچھنے لگی

اپنی بکواس بند کرو لڑکی اور جتنا میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔؟ کیا تم نے

۔۔۔؟ مجھ سے پوچھا تھا کہ جہانگیر شاہ ان سے مل سکتا ہے

جواب دو مجھے کیا تم نے مجھ سے پوچھا کیا مجھ سے اجازت مانگی وہ بے حد غصہ سے

اسے گھورتے ہوئے بولا

اپنی بے عزتی محسوس کرتے ہوئے پریا نے فورانہ میں سر ہلا یا گھر کے سارے ملازم

اسی کو دیکھ رہے تھے اور سب ہی اس کی خیریت کی دعا بھی مانگ رہے تھے

یہ اس گھر میں آئی پہلی لڑکی تھی ورنہ دادی کے علاوہ عورت کا وجود اس گھر میں

کبھی آیا ہی نہیں تھا

مصطفی لوگ تقریبا چار پانچ سال سے یہاں کام کر رہے تھے اور عورتوں سے

دامیش کی نفرت سے بھی واقف تھے ان کے لیے ملازمہ رکھنا بھی حیرت انگیز تھا

،اور اب جب پریا نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی تب اس کی سزا بھی شاید وہی ہونی

تھی

تو پھر کیوں تم نے کسی کو بھی میری دادی کے کمرے میں بھیج دیا جواب دو مجھے وہ

بے حد غصے سے پوچھ رہا تھا لیکن اس کے چلانے پر دادی جاگ چکی تھی اسی لیے

اونچی آواز میں رضوان کو پکارنے لگی

ان کی آواز پر دامیش نے غصے سے اسے دیکھا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر

چلا گیا اس کے غصے کی پرواکیے بغیر پریہ بھی تیزی سے دادی کے کمرے میں آگئ

کیا ہوا دامیش چلا کیوں رہے تھے سب ٹھیک تو ہے وہ بے حد پریشانی سے دامیش کو

کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر سوال کرنے لگی

جی سب کچھ ٹھیک ہے میں بس آپ کی ملازمہ سے پوچھ رہا تھا کہ اس نے بنا جانے جہانگیر شاہ کو کیوں آپ کے کمرے میں آنے کی اجازت دے دی اسے کس نے یہ بات بتائی تھی یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن اس کے غصے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ جہانگیر شاہ کی آمد سے اچھے سے واقف تھا

میری اجازت سے پریہ مجھ سے پوچھنے کے لیے آئی تھی کہ کیا میں اس سے مل سکتی ہوں تو میں نے اسے اجازت دی میں نے جہانگیر کو خود اسے کمرے میں بلایا تھا پریا تو مجھ سے اجازت لینے آئی تھی۔اس کو غصے میں دیکھ کر دادی نے پریہ کی سائیڈ لی اپنے پوتے کا غصہ سمجھ سکتی تھی اسی لئے پریا کے لئے انہیں جھوٹ بولنے میں بھی کوئی پریشانی نہ ہوئی

اور آپ ان سے کیوں ملنا چاہتی تھیں جن کی وجہ سے

وہ ان سے سوال کرنے لگا

کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے خون ہے میرا جنم دیا ہے میں نے اسے میرا دل کیا اس سے ملنے

کا کیا میں اپنے بیٹے سے مل بھی نہیں سکتی۔۔۔۔؟ وہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھتے

ہوئے بولی جس پر دامیش خاموش ہو گیا

پھر تھوڑے وقفے کے بعد بولا

جی مل سکتی ہیں جب چاہے مل سکتی ہیں لیکن اگر اس شخص کی وجہ سے میری دادی

آپ کو کسی بھی قسم کا نقصان اٹھانا پڑا تو میں اسے بخشوں گا نہیں وہ یہاں کیوں آیا تھا

میں بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں

یہی کہانا اس نے کے مرنے سے پہلے اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنی پوتی کے نام کر کے

جائیں۔تاکہ لوگ اسے اس خاندان کی جائزاولاد سمجھنے لگی۔۔۔۔؟اس نے جیسے ان

کا راز کھولا تھا

ویسے آپ کے بیٹے کو شرم تو نہیں آئی ہو گی نہ اپنی ماں کی موت کے بات کرتے

ہوئے۔میں اس شخص سے نفرت کیوں کرتا ہوں آپ بہت اچھے طریقے سے

جانتی ہیں دادی وہ آدمی آئندہ یہاں نہیں آنا چاہیے اگر وہ یہاں آیا تم مجھ سے برا اور

کوئی نہیں ہو گا یاد رکھیے گا

میں آپ کی لائف پر کسی بھی قسم کا رسک نہیں لے سکتا بہتر ہو گا کہ یہاں آپ

سے ملنے کے لیے تب تک کوئی نہ آئے جب تک آپ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی اور

یہ بات اپنی ملازمہ کو بھی اچھے طریقے سے سمجھادیں میں آپ کی طبیعت پر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لونگا یاد رکھیے گا وہ بے حد غصہ سے کہتا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا دادی اس کی ناراضگی کو اچھے سے سمجھ رہی تھی جبکہ پریا خاموشی سے اس ماحول کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کر رہی تھی

اس کی جاتے ہی جیسے اس کی سانس میں سانس آئی

تھینک یو دادی آج تو آپ نے مجھ کو بچالیا ورنہ آپ کا پوتا تو مجھے جان سے مار ڈالتا شاید مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے انہیں کمرے میں نہیں بھیجنا چاہیے تھا میں انہیں جانتی نہیں تھی اگر وہ آپ کے بیٹے تھے تو مجھے انہیں باہر روکنا بہت عجیب لگا بس

اسی لیے میں نے انہیں کمرے کے اندر بھیج دیا لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اتنا

بڑا ہنگامہ ہو جائے گا وہ شرمندگی سے بولی

کچھ نہیں ہوا سب کچھ بالکل ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو وہ اسے بے فکر کرتے

ہوئے مسکرائی تو پریہ نے مسکرانے کی ناکام سی کوشش کی

○○○○○

وقت کافی تیزی سے گزر رہا تھا اسے یہاں کام کرتے ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا

یہاں کام کرتے ہوئے اسے بالکل اندازہ نہیں ہوا کہ وقت اتنی جلدی گزر جائے گا

۔وہ یہاں ایک پر سکون اور آسان جاب کر رہی تھی دادی کے ساتھ اس کا بہت اچھا وقت گزر رہا تھا۔دادی نے اسے یہاں کسی قسم کی کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی وہ اسے بالکل اپنی بیٹیوں کی طرح رکھتی تھیں۔اسے دادی کے ساتھ ایک ماہ ہی گزرا تھا مگر ایسا لگتا تھا جیسے دادی کو جانتے نجانے کتنے سال گزر گئے ہیں

دادی کی نظر میں اس کی اہمیت دیکھتے ہوئے ہی گھر کے تمام ملازم اسے بے حد عزت دیتے تھے۔گھر میں اس کا ایک خاص مقام بن چکا تھا۔سب لوگ اس سے بہت عزت سے پیش آتے تھے

گھر میں کسی بھی ملازم کو اگر دادی سے کوئی کام ہوتا تو وہ پہلے اس کے پاس آتا کیونکہ

اس کی وجہ سے ان کا کام آسان ہو جاتا تھا اگر کسی کو چھٹی چاہیے ہوتی یا جلدی جانا

ہوتا تو وہ دادی سے اجازت مانگ کر دیتی تھی.

نوکر اسے باجی آپی کہہ کر بلاتے تھے اور جو عمر میں زیادہ بڑے تھے ان میں سے

کوئی گڑیا تو کوئی بیٹا کہہ کر پکارتا تھا ۔

اس گھر میں کسی نے کبھی کسی ملازمہ کو دیکھا ہی نہیں تھا یہاں پر آج تک صرف اور صرف مرد حضرات ہی کام کرتے تھے ملازمہ پہلی بار دیکھی تھی۔اور اوپر سے وہ دادی کی خاص ملازمہ تھی

بلکہ گھر میں کسی بھی کام کی ذمہ داری اس پر نہیں تھی اسے صرف دادی سے جڑے ہوئے کام کرنے تھے جو کہ اس کے لیے نہ ہونے کے برابر تھے

یہاں کام کرنے کے دوران وہ بے حد خوش تھی آج اسے پہلی تنخواہ ملنے والی تھی جسے سوچ کر وہ کافی زیادہ ریلیکس تھی کیونکہ کچھ دن پہلے ہی گھر کے مالک نے آ کر ان سے پیسے مانگے تھے

اس لئے اس نے یہی کہا تھا کہ کچھ ہی دن میں اسے تنخواہ ملنے والی ہے ان شاءاللہ وہ پچھلے تین ماہ کا کرایہ بھی اس بار ضرور دے گی اور آج وہ دن آگیا تھا آج مہینے کی پہلی تاریخ تھی۔یہی وجہ تھی کہ آج وہ وقت سے پہلے تیار ہو کر رضوان بھائی کا انتظار کر رہی تھی ۔

کیونکہ اسکو یہ یقین تھا آج مکان مالک نے بھی ان کے گھر آنا تھا۔اور وہ یہی چاہتی

تھی کہ آج اسے تنخواہ ملے تو وہ سارا قرض واپس کر دے اور بابا کی بھی پورے مہینے

کی دوائیاں ایک ساتھ ہی لے آئے

تاکہ پھر پورے مہینے کی پریشانی ختم ہو جائے حالات اس کی مرضی کے مطابق

ہوتے جا رہے تھے جسے لے کر وہ بے حد خوش تھی اتنے آسان کام کے اتنے زیادہ

پیسے مل رہے تھے

لیکن آگے تھوڑی سی پریشانی شروع ہونے والی تھی کیونکہ کچھ ہی دن میں اس کی

یونی ایک بار پھر سے سٹارٹ ہو رہی تھی

لیکن دادی نے اس سے کہا تھا کہ انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ وقت پہ اپنی یونیورسٹی

جاسکتی ہے وہ بھی یہی چاہتی ہیں کہ وہ اپنی پڑھائی مکمل کرے۔ لیکن ان کے اس

منصوبے کے بارے میں دامیش کو کانوں کان خبر نہیں ملنی چاہیے تھی

ورنہ پھر سے اس نے کوئی نہ کوئی ہنگامہ کر دینا تھا

جبکہ دادی اس کی پڑھائی کے معاملے میں اسے پوری طرح سپورٹ کر رہی تھیں

بلکہ جب اس نے دادی کو یہ بتایا کہ وہ ڈاکٹر بننا چاہتی ہے تو دادی نے بہت خوشی سے

۔یہ بھی کہہ دیا کہ وہ ان کا علاج بھی کرے گی جس پر وہ صرف مسکرا دی تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ زندگی میں آگے کیا ہونے والا ہے ڈاکٹری کی پڑھائی میں خرچہ

بے حساب تھا اور وہ اتنا سب کچھ افورڈ نہیں کر سکتی تھی لیکن ایک چھوٹی سی امید

تھی کہ جس طرح سے کالج میں ٹاپ کر کے اس نے اتنی مہنگی یونیورسٹی میں

ایڈمیشن لے لیا تھا

اسی طرح وہ یونیورسٹی میں بھی ٹاپ کر کے کسی نہ کسی سکالرشپ پر اپنی میڈیکل ۔ کمپلیٹ کرے گی۔ جس کے لیے وہ بہت زیادہ محنت بھی کر رہی تھی

پری بیٹا رضوان آگیا ہے پر یہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ بابا کی آواز سنائی دی اس نے جلدی سے چادر لی اور باہر نکل آئی۔ رضوان بھی باہر گیٹ پر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

اس نے مسکرا کر اسے سلام کیا اور اس کے ساتھ بابا کو بہت ساری ہدایات دے کر حویلی جانے کے لیے نکلی

OOOOO

کہاں مرے ہوئے تھے تم صبح سے میں آواز دے رہا ہوں رضوان کو اندر داخل ہوتے دیکھ وہ پریا کو سرے سے نظر انداز کرتا اس سے بولا

آج تقریباً دو ہفتے کے بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا وہ اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے کام کے لئے نکل جاتا تھا لیکن شاید آج وہ جلدی آ گئی تھی

یاوہ لیٹ تھا مگر اسے دیکھ کر پریہ کو کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی۔وہ سلام کرتی دادی

کے کمرے کی جانب بڑھ گئی جب کہ ہمیشہ کی طرح اس کے سلام کا جواب دینا اس

۔ نے ضروری نہ سمجھا

صاحب پریہ کو لینے گیا تھا۔آج وہ جلدی آنے والی تھی دادی جی نے جلدی آنے

۔ کے لیے کہا تھا اسی لیے میں پہلے ان کو لینے کے لئے چلا گیا

وہ مودبانہ انداز میں بولا

وہ کیا کوہ قاف پر رہتی ہے کہ تم دو گھنٹے کے بعد واپس آئے ہو۔اتنے لاپرواہ انسان

۔ ہو تم یہاں میرا نقصان ہو جائے اور تمہیں کوئی ہوش ہی نہیں ہے

فائل دی تھی کل صبح میں نے تمہیں جا کر وہ فائل لے کر آؤ ابھی کے ابھی وہ بے

۔ حد غصے سے بولا

جی سر فائل تو میں نے پریہ کو دی تھی سنبھالنے کے لیے میں ابھی اس سے لے کر

۔ آتا ہوں۔وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

پر یا اچار ڈالے گی اس کا جو چیز ہوتی ہے اسے پکڑا دیتے ہو سنبھالنے کے لئے وہ کیا تم

سب کی ملازمہ ہے اسے اس گھر میں دادی کے لیے رکھا ہے میں نے تم سب کے

چونچلے اٹھانے کے لئے نہیں

آج کے بعد تم لوگ کوئی بھی کام اسے نہیں کہو گے وہ اس گھر میں دادی کے لیے

۔ رہتی ہے کبھی مہمان آتے ہیں تو وہ کچن میں چائے بنا رہی ہوتی ہے

کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو تم لوگوں سے گھر کی صفائی کروا رہے ہوتے ہو سمجھ کیا رکھا ہے

تم لوگوں نے اس کو وہ بے حد غصے سے کہہ رہا تھا جبکہ پریہ کچھ فاصلے پر کھڑے بہت

غور سے سن رہی تھی

وہ تو پندرہ دنوں سے ایک دوسرے سے ملے بھی نہیں تھے تو اسے یہ سب کچھ کیسے

پتہ تھا

پر یہ نے فائل لا کر اس کے سامنے میز پر رکھی اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور فائل

اٹھا کر فوراً ہی گھر سے باہر نکل گیا خدا حافظ کہنا یا سلام کا جواب دینا تو شاید اس نے

سیکھا ہی نہیں تھا

اس کے باہر نکلتے ہی وہ بھی رضوان کو دیکھنے لگی شاید اس کا سوال وہ بھی سمجھ گیا تھا

سر کے آفس میں سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہیں۔اس نے اس کی نظروں کا سوال

سمجھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

جسے سن کر اسے شوکڈ لگا تھا مطلب کہ وہ گھر میں کیا کرتی ہے وہ سب کچھ دیکھتا تھا

پھر تو یقیناً اسے یہ بھی پتہ ہو گا کہ وہ اس کے بارے میں کیا نادر خیالات رکھتی ہے

۔

اچھا مطلب کے وہ سب کچھ دیکھتے ہیں پھر تو سب کچھ سنتے بھی ہوں گے اس نے

بہت ہمت کر کے سوال کیا جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی رضوان نے مسکرا کر ہاں

میں سر ہلا دیا ۔

ہائے اللہ میں مر گئی۔ مطلب کہ انہیں سب کچھ پتہ ہوتا ہے یہ سی سی ٹی وی کیمرہ

۔ ان کا گونگا نہیں ہوتا اس نے اس ٹینشن میں بے حد سیریس انداز میں پوچھا تھا

نہیں پیاری بہنا یہ گونگا ہرگز نہیں ہوتا۔ہاں لیکن سر گونگا کر ضرور دیتے ہیں وہ

آفس میں اتنے زیادہ مصروف ہوتے ہیں کہ ان کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ سی

سی ٹی وی کیمرے میں ہونے والی باتوں پر غور کر سکے ہاں لیکن دیکھتے ضرور ہیں

مطلب کے ان کے پورے گھر پہ نظر ہوتی ہے وہ اسے مطمئن کرتے ہوئے بولا تو

پریا نے ایک لمبا سانس لیا

کیا رضوان بھائی آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا وہ بے فکر ہو کر بولی تو رضوان بھی

مسکرا دیا

اس کا مطلب تھا کہ یقیناً اس کے خیالات سے اب تک وہ واقف نہیں تھا اور اگر ہوتا

تو یہ مہینہ کبھی آرام سے نہیں گزارتی بلکہ پہلے دن اس کے نادر خیالات سن کر وہ

۔ اسے نوکری سے نکال چکا ہوتا

ہاں اگر سن لیتا تو وہ پر سکون تھی

○○○○○

میں نے تمہیں دادی کے روم کے ساتھ والے روم کا کیمرہ ٹھیک کروانے کے لیے

۔ کہا تھا نہ۔وہ گاڑی میں بیٹھے ڈرائیور سے پوچھنے لگا

جی سر میں نے کل شام کو ٹھیک کروا دیا تھا اب کوئی مسئلہ نہیں ہو گا لیکن سر وہ روم

تو اتنا زیادہ استعمال میں نہیں ہے تو پھر آپ نے وہاں کا کیمرہ کیوں چیک کروایا

ڈرائیور نے نہ سمجھی سے پوچھا کیوں کہ کافی عرصے سے وہ روم کسی کے بھی استعمال

میں نہیں تھا وہ روم دادی کے روم کے ساتھ تھا اسی لئے آج کل وہ پریا کے استعمال

میں تھا جب دادی سو جاتی تھیں پریا اس کمرے میں چلی جایا کرتی تھی تا کہ دادی

ڈسٹرب نہ ہوں

۔ اس محترمہ کے خیالات جاننے کے لئے ہے اس نے جل کر سوچا

تم اپنے کام سے مطلب رکھو تو بہتر ہو گا اور ہاں کیمرے کے بارے میں راضون کو

کیوں بتایا تمہیں جتنا کہا جائے اتنا ہی کیا کرو کیوں کب اس طرح کے سوالات مجھ

سے مت پوچھا کرو اس نے سختی سے جواب دیا تو ڈرائیور ہاں میں سر ہلا کر اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گیا

وہ سب کچھ جانتا تھا پریا اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے اور نوکروں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف کیا کیا بکواس کرتی ہے اسے سب پتہ تھا

پہلے اس کے پاس وقت نہیں تھا اتنی فضول باتوں کا لیکن پر یہ کے ایک بار اتفاقیہ نادر خیالات سن کر وہ اس کی ساری باتوں کو سننے لگا تھا

وہ اسے ہٹلر' بگڑہ ہوا نوابزادہ" کھڑوس "غصے کا ڈبہ "آلو کا پھولا ہوا پراٹھا۔ کڑوی کھانسی والی سیرپ "اور نہ جانے اور کیا کیا کہا کرتی تھی

اور اس کے گھر کے نوکر مزے لے لے کر یہ ساری بکواس سنتے تھے ہر دن وہ اس کے لیے ایک نیا نام نکالتی تو نوکر محظوظ ہو کر اور مزے سے اس کی باتیں سننے پر دھیان دیتے

اور اس کے نادر خیالات سننے کے باوجود بھی وہ اب تک صرف اور صرف دادی کے لیے اس گھر میں تھی کیونکہ اس کے آنے کے بعد دادی بہت خوش رہنے لگی تھیں

رات جب وہ دادی کے پاس بیٹھا تھا ان کی زیادہ تر باتیں پریہ کے بارے میں ہی ہوا کرتی تھی دادی اسے اتنا زیادہ پسند کرنے لگی تھی کہ اب وہ دادی سے اسے ہر گز دور نہیں کرنا چاہتا تھا وہ دادی کی خوشی کی وجہ بن گئی تھی اور دادی کی خوشی میں ہی اس کی خوشی تھی

OOOOO

دادی نے تمام ملازموں کو ان کی تنخواہ دینے کے بعد جب اسے چیک پکڑایا تو اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔ جو دادی کی آنکھوں سے چھپی نہ رہی

کیا ہوا میری جان تم پریشان کیوں ہو گئی ہو کیا کوئی مسئلہ ہے مجھے بتاؤ وہ اس کی پریشانی دیکھ کر بے چینی سے کہنے لگی

اب تو تمام مسئلے حل ہو نگے دادی کچھ نہیں بس جب تمام پریشانیوں کا حل مل جاتا

ہے آنکھیں خوشی سے بھیگ جاتی ہیں اس نے مسکرا کر اپنی آنکھیں صاف کیں ۔

جب تمام پریشانیوں کا حل مل جاتا ہے تب رونا نہیں چاہیے بلکہ مسکرا کے خدا کا شکر

ادا کرنا چاہیے کہ آپ کی مشکلوں کے امتحان ختم ہو رہے ہیں وہ آپ کو خوشیاں دے

رہا ہے ۔

آپ کو چاہیے کہ آپ ان خوشیوں کو حاصل کر کے ہر وقت خدا کا شکر ادا کریں وہ

اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگی تو اس نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے دادی نے

مسکراتے ہوئے بے حد محبت سے اسے اپنے گلے لگایا

اللہ تمہاری زندگی میں بہت ساری آسانیاں لائے تمہارا ہر امتحان ختم ہو جائے ہمیشہ

خوش رہو میری بچی وہ تمہیں ایسا ہی ایک ہمسفر بھی دیگا جو تمہیں بے حد پیار کرے

گا وہ تمہارے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رکھے گا کیوں کہ تم مسکراتے ہوئے بے حد

پیاری لگتی ہو ان کے کہنے پر وہ پھر سے مسکرائی۔جب کہ اس کے گال بھی لال ہو

رہے تھے یقیناً دادی نے وہ بات کر دی تھی جو اس نے کبھی سوچی بھی نہیں تھی

OOOOO

پر یہ میری جان میں تو کہتی ہوں تھوڑی دیر انتظار کر لو رضوان آجائے گا اس کے بعد چلی جانا اس کے ساتھ جا کر ہی بابا کی رپورٹس لے آنا۔دادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں مجھے جانا ہو گا کیونکہ میں نے بابا کو بھی بتادیا تھا کہ جلدی گھر واپس آجاؤں گی

اور بابا کی رپورٹس بھی آج ہی لانی ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے ویسے بھی تو میں اکیلی

جاتی رہتی ہوں نا

رضوان بھائی کا کام زیادہ ہے مجھے لگتا ہے ان کو آنے میں اچھا خاصہ وقت لگ جائے

گا میں چلی جاؤں گی گھر سے نکلنے سے پہلے بابا کو بتادیا تھا جلدی آنے کا اب نہیں گئی تو

بابا پریشان ہو جائیں گے۔اور اپنی طبیعت بھی خراب کر لیں گے آپ تو جانتی ہیں نہ

بابا بہت زیادہ ٹینشن لیتے ہیں

اس نے سمجھاتے ہوئے کہا اکثر رضوان اگر شام میں کسی کام میں بزی ہوتا تو وہ اکیلے ہی چلی جاتی تھی اس کے لیے یہ مشکل نہیں تھا اب وہ آسانی سے سفر کر سکتی تھی۔ لیکن دادی اسے اکیلے نہیں جانے دیتی تھیں

دادی کا کہنا تھا کہ وہ ان کے لئے اتنے دور تک آتی ہے وہ اسے اکیلے نہیں جانے دیں گی اسی لئے تو صبح رضوان اسے لینے بھی جاتا تھا اور شام چھوڑنے بھی۔ لیکن اب پچھلے کچھ دنوں سے وہ یہ ذمہ داری نہیں اٹھا رہا تھا

کافی دیر کے بعد دادی نے اسے جانے کی اجازت دے دی اگر آج اسے ضروری کام نہ ہوتا تو وہ اسے اس طرح اکیلے کبھی نہ جانے دیتی

پچھلے سات آٹھ دنوں سے رضوان کو مسلسل ہی دامیش کسی نہ کسی کام سے یا تو آفس بلا لیتا ورنہ کسی کام سے باہر بھیج دیتا جس کی وجہ سے پریہ کو روز ہی ایسے جانا پڑتا ۔

دادی کو یہ بات ہر گز پسند نہیں تھی آج انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ دامیش سے بھی اس بارے میں ضرور بات کریں گی پریا کی پک اینڈ ڈراپ کی ذمہ داری ان

لوگوں نے پہلے دن سے اٹھائی تھی رضوان صبح اسے وقت پر لے آتا تھا لیکن شام جاتے ہوئے اسے مسئلہ پیش آتا

اوراب تو سردیاں آرہی تھی سرِ شام ہی اندھیرا شروع ہو جاتا ایسے میں اکیلی جوان لڑکی اس طرح سے اکیلی جاتی اچھی تھوڑی نہ لگتی تھی

ویسے تو دامیش کو فضول کے سر درد ہرگز پسند نہیں تھے لیکن دادی کی وجہ سے اسے یہ بات ماننی پڑی تھی۔

وہ راضون کو وقت پر ہی واپس بھیج دیتا تھا لیکن پچھلے کچھ دنوں سے اس کے آفس کی وین خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اس کے سارے ورکرز کو آنے جانے میں ۔ مسلہ ہوتا تو وہ اپنی ڈرائیور سے یہ کام کروا رہا تھا

○○○○○

رضوان کو گھر بھیج کر وہ اپنی گاڑی میں آ بیٹھا آج اس کے آفس کی وین ٹھیک ہو گئی تھی تو یقینا دادی کو بھی ناراض ہونے کا کوئی موقع نہیں ملے گا اور دادی کی لاڈلی کو بھی

وہ ایک ماہ سے اسے نظر انداز کر رہا تھا اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ اس کے گھر میں

۔ کوئی ملازمہ کام کرتی ہے

ہاں ایک عام سی ملازمہ ۔دادی کی نظروں میں وہ بہت اہمیت کی حامل تھی لیکن اس

۔کی نظر میں ایک ملازمہ سے زیادہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی

اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ وہ سارا دن کیا کرتی ہے کیا نہیں اسے صرف اور صرف اپنی دادی سے مطلب تھا جن کا وہ کافی اچھے سے خیال رکھ رہی تھی اور اس نے اس کے پہلے مہینے کی پیمنٹ بھی شروع کر دی تھی ۔

یہ وہ پہلی لڑکی تھی جسے وہ ناپسند نہیں کرتا تھا اپنے گھر میں اس کا وجود اسے الجھن میں مبتلا نہیں کرتا تھا ۔

اسے عورت ذات سے نفرت ہوتی تھی وہ دور سے کسی لڑکی کو دیکھ کر اپنا راستہ بدل لیتا تھا لیکن پر یہ سے اسے نفرت نہیں تھی۔ وہ اسے پسند بھی نہیں کرتا تھا لیکن

نفرت کا جذبہ جو وہ آج تک عورت ذات سے محسوس کرتا آیا تھا وہ اسے پریا سے

محسوس نہیں ہوتا تھا ۔

حالانکہ وہ اس کے خلاف اتنی بکواس کرتی تھی سارے نوکروں کو بھی اس نے اپنے

ساتھ ملایا ہوا تھا۔اور اس کے سامنے کیسے معصوم سی شکل بنا لیتی تھی جیسے اس سے

زیادہ معصوم انسان دنیا میں بستا ہی نہیں

اس کے بارے میں سب کچھ جاننے کے باوجود بھی وہ بالکل خاموش تھا وہ اس کے

سامنے اس طرح سے ظاہر کرتا تھا جیسے وہ اس کے بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں

ہر کوئی اسے اہمیت دیتا تھا جو بھی اسے کوئی کام کہتا وہ فوراً اسے کر دیتی ہے اور اسے یہ بات پسند نہیں تھی اس نے پریہ کو دادی کے لئے رکھا ہوا تھا تو باقی کام کرنا اس کی ذمہ داری نہیں تھی

اور یہ بات آج وہ تمام لوگوں پر ظاہر بھی کر آیا تھا

آج وہ جلدی گھر جانا چاہتا تھا لیکن ٹریفک میں بری طرح سے پھنس گیا۔ یہ تو اس کے ساتھ ہمیشہ سے ہوتا آیا تھا جو چیز اسے پسند نہیں ہوا کرتی تھی وہی اس کے ساتھ پیش آتی تھی

بالکل اس وقت جیسے وہ ٹریفک میں پھنسا ہوا تھا اور اسے ٹریفک سے الجھن ہوتی تھی ۔ ہر طرف سے عجیب و غریب آوازیں چھوٹے چھوٹے بچے ہاتھ میں عورتوں کے سنگھار کی چیزیں پکڑے ادھر سے ادھر گھوم رہے تھے

اسے ان سب چیزوں سے عجیب سے نفرت تھی وہ یہاں سے جلدی سے جلدی نکلنا

چاہتا تھا لیکن ٹریفک ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔

اس نے گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائی تو نظر دور اس لڑکی پر پڑی اسے پہچاننے

میں اسے دیر نہ لگی تھی وہ اس وقت یہاں کیا کر رہی تھی ۔

اس نے اس کی طرف دیکھا ہی تھا کہ ٹریفک کھل گیا اس نے گاڑی آگے لے جاتے

ہوئے ٹرن کی اور اس کے سامنے لا کر کھڑی کر دی۔ وہ خود بھی اسے دیکھ کر کافی

حیران ہو گئی تھی

ooooo

وہ ابھی ابھی دوائیاں لے کر دکان سے باہر نکلی تھی یہ ساری دوائیاں اسے اپنے محلے

کے میڈیکل اسٹور سے نہیں ملی تھی ۔

ان کی قیمت بھی کافی زیادہ تھی اور بابا کے لیے یہ بہت زیادہ اہم بھی تھی وہ ہر حال

میں آج ان ہی میڈیسن کو لینا چاہتی تھی ۔اور بابا کی رپورٹس بھی لینی تھی

بابا کی صحت پر تو وہ اس وقت بالکل رسک نہیں لے سکتی تھی ڈاکٹر نے سختی سے منع

کیا ہوا تھا کوئی بھی دوائی چھوڑنے سے

پہلے بھی کبھی اس کے ساتھ گاڑی میں نہیں بیٹھی تھی اور اب وہ میڈیکل سٹور سے

نکل کر کسی ٹیکسی رکشے کی تلاش میں تھی جب اچانک گاڑی اس کے سامنے آکر

رکی۔

گاڑی میں بیٹھو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

نہیں سر میں چلی جاؤں گی تھینک یو سوچ۔پریہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔وہ پہلے بھی

کسی لڑکے کے ساتھ گاڑی میں کبھی نہیں بیٹھی تھی۔اور نہ ہی وہ کبھی ایسی آفر قبول

کرتی تھی

رضوان کے علاوہ اس نے کبھی بھی اکیلے کسی کے ساتھ سفر نہیں کیا تھا اور اسے

رضوان پر پورا اعتبار تھا بے اعتباری تو دامیش پر بھی نہیں تھی لیکن وہ اس کا باس تھا

۔

۔ اپنا اور میرا وقت برباد مت کرو آکر گاڑی میں بیٹھو اس نے سخت الفاظ میں کہا

سر میں نے کہا نہ میں چلی جاؤں گی اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ میرے لیے اپنا وقت برباد مت کرو اس نے بہت مؤدبانہ انداز میں کہا تھا کہ اسے اس کی مدد کی ضرورت نہیں ہے

دیکھو لڑکی تم میرے تین منٹ برباد کر چکی ہو اب میں دوبارہ نہیں کہوں گا اس کا انداز بے حد سخت تھا ۔

پریہ کوڈر تھا کہ کہیں پریہ کے انکار پر اس کی انانہ جاگ جائے اور اپنی انا کی تسکین

خاطر وہ اسے نوکری سے ہی نکال دے اسی لیے وہ جلدی سے اس کی گاڑی میں آ

بیٹھی ۔

دامیش نے گاڑی ٹریفک سے نکلتے ہوئے کم رش والی روڈ پر لائی

رضوان تمہیں تمہارے گھر چھوڑنے جاتا ہے نہ تو پھر تم یہاں کیا کر رہی ہو کیا آج

رضوان نے تمہیں گھر نہیں چھوڑا گاڑی روڈ پر لاتے ہی وہ اس سے پوچھنے لگا ۔

سر دراصل آپ شام کو رضوان بھائی کو آفس بلا لیتے ہیں تو ان کے واپس آنے تک

بہت وقت ہو جاتا ہے مجھے گھر جانا ہوتا ہے بابا کو میڈیسن دینی ہوتی ہیں۔اسی لئے

۔میں جلدی آجاتی ہوں

میرا مطلب ہے میں دادی کے سارے کام ختم کر کے ہی آتی ہوں انہیں کھانا کھلا کر

۔ میڈیسن دے کر اس نے تفصیل سے بتایا

دامیش نے صرف ہاں میں سر ہلایا کیونکہ یہ بات تو وہ خود بھی بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا کہ وہ دادی کا بہت خیال رکھتی ہے اور ان کے معاملے میں کوئی بھی لاپرواہی نہیں کرتی ۔

تمہارا گھر کس طرف ہے۔۔۔؟اس نے دور روڈ سامنے آتے دیکھ کر پوچھا تو پریہ نے فوراً اسے اپنے گھر کی طرف جانے کا رستہ دکھایا تھا ۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک محلے نما جگہ میں داخل ہوئے تھے اور یہ جگہ دامیش کو ہر گز پسند نہیں آئی تھی ۔

تم یہاں رہتی ہو وہ اس جگہ کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا پر یہ نے ہاں میں سر ہلایا جی سر یہی میرا گھر ہے آپ اندر آئیں نہ گاڑی روکنے پر اس نے اسے اندر بلانا چاہا

نہیں مجھے نہیں آنا اس جگہ پے تم جاؤ۔ ویسے یہ تمہارا اپنا گھر ہے اس نے چھوٹے سے مکان کو دیکھتے ہوئے کہا

نہیں سر یہ میرا اپنا گھر نہیں ہے ہم یہاں کرائے پر رہتے ہیں بہت عرصے سے آپ اندر آتے تو بابا کو بھی بہت اچھا لگتا۔ اس نے پھر کوشش کی مہمان نوازی کرنے کی

تم کسی اچھی جگہ پر کرائے پر رہ سکتی ہو خیر صبح وقت پر آجانا میں رضوان کو بھیج دوں گا وہ ایک نظر پھر سے اس جگہ پر ڈالتا نفی میں سر ہلاتے وہاں سے اپنی گاڑی نکال کر چلا گیا۔

دامیش کو یہ جگہ بالکل پسند نہیں آئی تھی اور اس سے بھی زیادہ بری بات اسے یہ لگی تھ کہ پر یہ یہاں پر رہتی ہے۔اتنی گندی اور تنگ جگہ پر۔اسے سوچ کر ہی کراہت ہو رہی تھی

یہ جگہ ان کے گھر سے بے حد دور تھی پر یہ کو آتے جاتے کافی زیادہ مسئلہ پیش آتا تھا

وہ اس کے گھر کے اندر انیکسی میں بھی تو رہ سکتی تھی وہاں اتنی زیادہ جگہ تھی

۔یہ کون سا اس کا اپنا گھر تھا جو چھوڑنے میں اسے برا لگتا اس نے سوچ لیا تھا وہ آج

۔ ہی دادی سے اس بارے میں بات کرے گا

یہ جگہ رہنے کے لائق ہر گز نہیں تھی اس کی دادی کی کیئر ٹیکر اتنی گندی جگہ پر رہتی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اس نے آج ہی دادی سے بات کرنی تھی۔وہاں اس کے بابا کی بھی پریشانی کا حل نکل سکتا تھا ۔

ooooo

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے جیسے دیکھا تھا وہ دامیش ہی تھا یا کوئی اور وہ گاڑی تو دامیش کی ہی تھی لیکن اس کے ساتھ کوئی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی دامیش کے ساتھ کسی لڑکی کو بیٹھے دیکھ کر اسے جھٹکا ضرور لگا تھا

اس لڑکی کو دیکھ کر اسے لگا کہ اس نے اسے کہیں پر دیکھا ہے لیکن کہاں وقتی طور پر اسے یاد نہیں آیا

۔لیکن بعد میں اپنے دماغ پر زور دے کر اس نے اس لڑکی کو یاد کر لیا تھا یہ اس کی کلاس فیلو تھی جو اسکالرشپ حاصل کر کے اس کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے چکی تھی

!۔۔۔۔ لیکن یہ لڑکی دامیش کے ساتھ کیا کر رہی تھی

۔۔۔۔۔؟بھلادامیش کے ساتھ اس کا کیا تعلق تھا

دامیش شاہ جو لڑکیوں سے نفرت کرتا ہے اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے کر کیوں گھوم

رہا تھا ۔!

۔اس کی گاڑی میں کسی لڑکی کا ہونا آخر کس طرف اشارہ کر رہا تھا کیا اس لڑکی کے

ساتھ اس کا کوئی رشتہ تھا ۔۔

دامیش اس طرح سے تو کسی بھی لڑکی کو اپنے ساتھ لے کر نہیں گھوم سکتا تھا تو یقینا

اس لڑکی کے ساتھ اس کا کوئی نہ کوئی تعلق ضرور تھا

اس کے سرکل میں دور دور تک کوئی لڑکی کام نہیں کرتی تھی نہ ہی اس کے آفس

میں اور نہ ہی اس کے گھر میں کوئی فیمیل ملازمہ تھی تو اس کا مطلب تھا کہ جس

لڑکی کو وہ اپنے ساتھ لے کر گھوم رہا تھا یقیناً اس کے لیے بے حد عزیز تھی

لیکن ایسا کیسے ممکن تھا اور کیا دامیش کو وہی لڑکی نظر آئی تھی مطلب اتنی لو کلاس

اتنا گرا ہوا سٹیٹس اتنی غریب غربا بہن جی ٹائپ لڑکی دامیش کی پسند نہیں ہو سکتی

ہو سکتا ہے اس کے ساتھ دامیش کے دوسری طرح کے کوئی تعلقات ہوں لیکن وہ لڑکی ایسی لگتی تو نہیں۔یونیورسٹی میں تو بی بی نیک پروین بن کر گھومتی ہے اور یہاں دامیش کے ساتھ کس طرح آرام سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ڈرائیونگ کے مزے لوٹ رہی تھی

کچھ نہ کچھ تو ضرور تھا ورنہ دامیش اس طرح سے کسی بھی لڑکی کو اپنے ساتھ لے کر نہیں گھوم سکتا تھا

مجھے آج ہی پتہ لگانا ہو گا کہ ۔دامیش پریہ کو اپنے ساتھ لے کر کہاں جارہا تھا اور وہ

اسے کیسے جانتا ہے مجھے سب کچھ پتہ لگانا ہو گا

تم نے میری ذات سوالیہ نشان بنادی ہے دامیش شاہ میں تمہارے اس سیکریٹ افیئر

کو دنیا کے سامنے بریکنگ نیوز بنادوں گی۔اس کے لیے بے شک کوئی بدنام ہو یا کوئی

جان سے جائے آئی ریلی ڈونٹ کیئر لیکن اپنی توہین کا بدلہ میں لے کر رہوں گی

پتہ نہیں اس پریا بی بی کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق ہے یا نہیں لیکن یہ پریہ بی بی

۔ میرے بہت کام آئے گی

میری گیم میں یہ لڑکی میرے لیے کافی مددگار ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس سے پہلے مجھے سب کچھ پتہ لگانا ہو گا اس نے کچھ سوچتے ہوئے فیصلہ کیا ۔

OOOO

کیا میں اندر آ سکتا ہوں دادی .....!

اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت مانگی تو دادی نے مسکرا کر اسے اندر آنے کی اجازت دی وہ ان کے پاس بیڈ پر آ بیٹھا

دادی میں آپ سے آپ کی ملازمہ کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں آج میں نے اسے بازار میں دیکھا تو سوچا اسے لفٹ دے دوں۔ میں اسے جس جگہ پر چھوڑنے گیا وہ کافی گندی سی تھی مجھے اس کا وہاں رہنا مناسب نہیں لگا

اور اوپر سے یہاں آنے جانے میں بھی کافی زیادہ مسئلہ ہوتا ہے گاڑی کبھی ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی۔اور گاڑی ہو بھی تو وہ میڈم رضوان کے علاوہ کسی کے ساتھ نہیں جاتی

تو میں نے سوچا کیوں نہ اس کے لیے آسانی کر دوں میرا مطلب ہے آپ اسے انیکسی والے تین کمرے کیوں نہیں دے دیتی وہاں بھی تو وہ کرائے پر ہی رہتی ہے نا اس سے اس کے آنے جانے کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور رضوان کے کاموں میں بھی کمی آجائے گی

بیچارا اتنا دور جاتا ہے صبح صبح اور پھر شام کو بھی کافی تھک جاتا ہے۔اسی لیے میں سوچ رہا ہوں کے اسے انیکسی ہی دے دیتے ہیں ویسے بھی خالی ہے تو آپ اپنی اس ملازمہ کو وہاں رکھ لیں اس نے سیدھی سے بات کی تھی جو دادی کے دل کو لگی تھی

دامیش تمہیں پہلے بھی سمجھایا ہے وہ کوئی ملازمہ نہیں ہے بلکہ وہ میرا خیال رکھتی ہے میرے لئے اس گھر میں آتی ہے وہ میرے لئے بہت عزیز ہے تم اسے بار بار ملازمہ مت کہا کرو۔دادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو اس نے سر جھٹکا

دادی جو لوگ پیسے کے لیے کام کرتے ہیں وہ ملازم ہی ہوتے ہیں اور اسے بھی آپ کا خیال رکھنے کی پوری قیمت ادا کی جاتی ہے۔آپ اسے زیادہ سر پر نہ چڑھایا کریں ۔خیر آپ بتائیں کیا کہتی ہیں آپ اس بارے میں وہ انہیں جواب دیتے ہوئے واپس اسی موضوع پر لے آیا

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میرے لئے تو یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ وہ میرے پاس رہے گی۔اور اس سے تو اسے بھی کافی زیادہ آسانی ہو جائے گی ایک تو یہ جگہ شہر کے بیچوں بیچ ہے ڈاکٹر بھی یہاں قریب ہے

اس کے بابا کا علاج بھی زیادہ آسانی سے ہو جائے گا اور ہر وقت جو ٹینشن اس کے سر پر رہتی ہے اپنے بابا کو لے کر وہ بھی حل ہو جائے گی میں کل ہی اس سے اس بارے میں بات کروں گی یقیناً اسے بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا

دادی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلایا

چلیں ٹھیک ہے آپ اس سے بات کر لیجیئے گا میں بھی اسی سلسلے میں آیا تھا آج اسے اس کے گھر چھوڑنے گیا۔ تو مجھے وہ جگہ کافی زیادہ گندی لگی

کم از کم میرے گھر کی تو ملازمہ بھی اس جگہ پر نہیں رہ سکتی اسی لیے آپ سے اس

بارے میں بات کرنے یہاں آگیا وہ کمرے سے نکلتے ہوئے بولا

دادی پتا نہیں پر یہ کو لے کر کون کون سے خواب سجا رہی تھی جبکہ دامیش کی نظر

میں وہ ایک ملازمہ سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی

ooooo

تم نے اپنے گھر کے مکان مالک کو کرایہ دے دیا۔۔۔۔۔؟اب تنگ تو نہیں کیا نہ

اس نے۔وہ دادی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی جب دادی نے اس سے سوال پوچھا

دادی کل شام کو ہی دیا تھا وہ بھی خوش ہو گئے کہ ایک ساتھ انہیں تین مہینوں کا

کرایہ مل گیا۔اب ان شاءاللہ ساتھ ساتھ ہی دے دیا کروں گی بہت مسئلہ ہوتا تھا

پہلے اب تو اللہ کے فضل و کرم سے اچھی نوکری لگ گئی ہے

اب کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔اب انہیں بھی ٹائم ٹو ٹائم کرایا مل جایا کرے گا اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا اپنا کوئی بھی مسئلہ ان سے شیئر کرتے ہوئے اسے بے حد اچھا لگتا تھا۔وہ اس کے ہر مسئلے کو ایسے سنتی جیسے ان کا اپنا مسئلہ ہو

اللہ نے چاہا تو ہو جائے گا ویسے تو تمہارے مسئلے کا حل نکل آیا ہے لیکن میں نے بھی تمہارے اس مسئلے کا ایک حل نکالا تھا اگر تم مناسب سمجھو تو میں تمہیں بتاؤں وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

کیوں نہیں دادی ضرور بتائیں آپ نے میرے مسئلے کا کیا حل نکالا ہے اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

ہمارے گھر کے اندر ایک انیکسی ہے۔ جو کافی مدت سے خالی پڑی ہے وہاں کوئی بھی ۔ نہیں رہتا اگر تم مناسب سمجھو تو اپنے بابا کو لے کر اسی انیکسی میں شفٹ ہو جاؤ

تمہارے بابا بیمار انسان ہیں۔ خود اپنا خیال نہیں رکھ سکتے۔ان کے پاس ہر وقت کسی نہ کسی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کینسر پیشنٹ کے لیے زندگی بے حد مشکل ہو جاتی ہے اسی لیے میں چاہتی ہوں کہ تم یہی پر شفٹ ہو جاؤ

کیونکہ تم سارا دن یہاں رہتی ہو تو تمہارے لئے کافی مشکل ہوتی ہو گی۔اور میں تمہیں تمہارے پاپا کے لئے بے حد پریشان دیکھتی ہوں اسی لئے سوچا۔کہ تمہارے لیے آسانی کر دوں اگر تم اپنے بابا کو یہیں پر لے آؤ تو تمہاری ٹینشن میں بھی کمی ہو جائے گی

یہ تین کمروں کا ایک چھوٹا سا مکان ہے جو ہماری حویلی کا حصہ ہے یہ ہم نے اس وقت سے ہمارے ملازموں کے لیے بنوایا تھا۔تم اس گھر کی ملازم ہر گز نہیں ہو بلکہ میری بیٹی ہو اور میں چاہتی ہوں کہ میری بیٹی ہمیشہ میرے پاس رہے

اگر تم مناسب سمجھو تو یہی پر آ جاؤ تمہارے کرایا کا بھی مسئلہ حل ہو جائے گا اور تمہاری ٹینشن بھی کم ہو جائے گی دادی اسے سمجھاتے ہوئے بولی

یہ واقعی اس کے لئے ایک بہت بڑی آسانی تھی جو دادی نے اس کا بھلا سوچتے ہوئے سوچی تھی۔ اگر ایسا ہو جاتا تو اس کی ساری ٹینشن ہی ختم ہو جاتی

دادی میں آپ کو ابھی کچھ بھی نہیں بتا سکتی میں پہلے بابا سے بات کروں گی مجھے تو

کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر بابا کو مناسب لگے تو ٹھیک ہے۔اس نے فوراحامی نہیں

بھری تھی کیونکہ اسے نہیں پتا تھا کہ بابا کیا فیصلہ کریں گے

ooooo

سارادن اس کے دماغ میں یہی بات گھومتی رہی تھی اگر ایسا ہو جاتا تو بہت اچھا ہوتا

اسی لیے اس نے آتے ہی سب سے پہلے بابا سے اس بارے میں بات کی تھی

بیٹا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ہم یہاں کافی عرصے سے رہ رہے ہیں لوگ ہمیں بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں اور بہت اچھے تعلقات بھی تو ہیں ہمارے یہاں پر یوں اچانک چھوڑ کر چلے جانا عجیب لگتا ہے

بابا شاید اپنا محلہ چھوڑنا نہیں چاہتے تھے لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ یہاں پر پریہ کو نوکری کرتے ہوئے بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

میں سمجھ سکتی ہوں بابا لیکن یہ بھی تو دیکھیں کہ اس میں ہمارا کتنا زیادہ فائدہ

ہے۔آپ کا علاج آسانی سے ہو گا اور آپ 24 گھنٹے میرے سامنے رہیں گے تو مجھے

پروبلم بھی نہیں ہو گی اور نہ ہی ٹینشن ہو گی

وہاں ہر وقت یہ سوچ کے پتہ نہیں آپ نے کھانا کھایا ہے یا دوائی لی ہے یا نہیں مجھے

ٹیشن تو نہیں ہو گی نہ وہاں میں جب چاہے آسکتی ہوں آپ کو دیکھنے کے لیے آپ

سے ملنے کے لیے

جو اتنی دور رہ کر میرے لئے کبھی بھی ممکن نہیں ہے پلیز بابا مان جائیں نہ یہ میری ہر ٹینشن دور کر دے گا۔آپ ہر وقت میرے سامنے ہوں گے تو میں اور بھی آسانی سے آپ کا خیال رکھ سکوں گی ۔

ٹھیک ہے بیٹا اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ ہمارے لیے آسان رہے گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں بابا نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا تو خوشی سے اس کا چہرہ کھل اٹھا

تھینک یو سو مچ بابا میں جانتی ہوں آپ اپنا محلہ نہیں چھوڑنا چاہتے لیکن ہمارے لئے

بہت ضروری ہے ضروریات زندگی کے لئے ہمیں یہ قدم اٹھانا ہوگا میں جانتی ہوں

اپنی جگہ چھوڑ کر جانا بہت برا لگتا ہے

لیکن ہمارے لئے یہی مناسب رہے گا۔اس نے بابا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو بابا نے

صرف ہاں میں سر ہلا کر مسکرا دیا انہیں اپنی بیٹی کی خوشی سے زیادہ عزیز اور کچھ

نہیں تھا اور وہ بھی اس کے لیے آسانی کرنا چاہتے تھے نہ کہ اس کی مشکلات میں

اضافہ ۔

پہلے ہی ان کی بیٹی ان کے لئے بہت ساری تکلیف اٹھا رہی تھی۔ان کی بیٹی نے ان

۔ کے لیے بہت دکھ دیکھے تھے اور ان کی بیٹی کی کامیابی کے دن آئے تھے

جب سے اس کی کی نوکری لگی تھی وہ بھی خوش رہنے لگی تھی۔ کیونکہ اس نوکری

۔سے اس کی ساری مشکلات آسانی میں بدل چکی تھی

ان کی بیٹی ہر وقت ہنستی مسکراتی رہتی تھی۔اور اس کی خوشی دیکھتے ہوئے ان کی

۔ طبیعت پر بھی بہت اچھا اثر ہو رہا تھا

ڈاکٹر بھی ان کی کنڈیشن سے بے حد خوش تھے۔وہ ٹائم پر دوائیاں لے رہے تھے

۔لیکن وہ جانتے تھے اس کے باوجود بھی ان کی بیٹی ان کو لے کر بہت زیادہ پریشان

۔ رہتی ہے

ہر وقت اس کی سوچ پر وہی سوار رہتے ہیں اسی لیے وہ اس کی آسانی کے لئے محلہ

چھوڑنے کو تیار تھے

OOOOOO

تقریبا ایک ہفتے میں تمام شفٹنگ ہو چکی تھی ان کا سامان بے حد محدود تھا۔پرانا کوئی بھی سامان اپنے ساتھ لے کر نہیں آئی تھی کیونکہ یہاں پر کوئی بھی سامان رکھنے کی جگہ ہی نہیں تھی ۔

فرنیچر وغیرہ سب کچھ پہلے ہی یہاں موجود تھا۔بلکہ یہاں ان کی سوچ سے زیادہ آسانیاں تھی ان کے لیے۔یہ تین بہت بڑے بڑے کمرے تھے جہاں ضروریات زندگی کے لیے ہر چیز موجود تھی۔یہ دیکھنے میں کہیں سے بھی کسی نوکر کا گھر نہیں لگتا تھا ۔

بلکہ اسے دیکھ کر تو فائیو سٹار ہوٹل کا گمان ہوتا تھا۔یہ حویلی کا ہی پچھلا حصہ تھا جہاں تین کمروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا مکان بنایا گیا تھا جسے وہ لوگ انیکسی کا نام دے چکے تھے ۔

پندرہ سال پہلے ان کا ایک بہت ہی عزیز نوکر اپنی فیملی کے ساتھ یہاں پر رہتا تھا ۔کچھ عرصے میں نوکر اور اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو اس کے بچے بھی یہ گھر چھوڑ کر چلے گئے جس کے بعد یہ خالی تھا ۔

انہیں یہاں پر رہنے لائق کوئی لگا نہیں تو انہوں نے یہ کسی کو بھی نہیں دیا اور وہ خود بھی اس کا استعمال نہیں کرتے تھے اس کا ڈیزائن بالکل حویلی کے ڈیزائن جیسا ہی تھا

۔

دادی نے تو دو تین بار سوچا بھی تھا کہ وہ پریا کو یہاں رہنے کی آفر کریں گی لیکن پھر یہ سوچ کر کے دامیش کو کہی برا نہ لگ جائے انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا ۔

لیکن پھر جب دامیش نے خود ہی ان سے یہ بات کہی تو وہ بے حد خوش ہو گئی۔اور ان کی مرضی کے مطابق پریا یہاں رہنے آچکی تھی۔پریہ کے والد ایک سیدھے ۔ سادے انسان تھے

دادی کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی اسی لئے انہیں نیچے والے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور اب وہ کہیں بھی وہیل چیئر پر آتی جاتی تھیں وہ خود پریہ کے والد سے ملنے آئی تھی

ان سے مل کر وہ بے حد خوشی ہوئی۔ان کی تو زبان پر یہ کی تعریف کرتے ہوئے نہ رکی تھی ۔

جبکہ دامیش نے ہمیشہ کی طرح اپنی ناک اونچی ہی رکھی اس نے تو ان کی طرف پلٹ کر دیکھا بھی نہ تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہاں کوئی رہتا ہے کہ نہیں رہتا اس سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اس کی بلا سے کوئی آئے یا جائے ۔

دادی سے ملنے کے لیے اکثر کافی لوگ آتے رہتے تھے اگر اس گھر میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں تھی تو وہ صرف جہانگیر شاہ تھے جن کے نام سے بھی دامیش کو نفرت تھی ۔

پریا سمیت وہ سب نوکروں کو سختی سے انہیں دادی سے ملوانے سے منع کر چکا تھا ۔اور ایک غلطی کے بعد پریہ نے بھی دوبارہ ایسی غلطی نہیں دہرائی تھی

دادی نے اسے ایک بار تو بچا لیا تھا لیکن بار بار بچانا بے حد مشکل تھا اسی لئے پریا اب ۔خود ہی احتیاط کرتی تھی

اوراب تواحتیاط اور بھی زیادہ ضروری ہوگئی تھی کیونکہ اس کی مشکل زندگی آسان ہوچکی تھی جس پر وہ کسی بھی قسم کا رسک نہیں اٹھانا چاہتی تھی وہ کوئی غلطی کرتی ہی نہیں تھی جس پر دامیش کو غصہ آئے

وہ دن میں پانچ پانچ چکر لگاتی تھی بابا کے پاس اور کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا بلکہ دادی تو خود کہتی تھیں کہ جاؤ اپنے بابا کو دیکھ کر آجاؤ

اور دادی کے ساتھ بھی اسے زیادہ وقت گزارنے کو مل جاتا تھا۔اب تو اتوار کے دن

بھی وہ زیادہ وقت دادی کے ساتھ ہی گزارتی تھی ۔

ooooo

تم نے پتہ لگایا۔۔۔!اس نے فون اٹھاتے ہی پوچھا

جی میڈم میں نے پتا لگایا ہے لیکن آپ کو غلط انفرمیشن ملی ہے دامیش صاحب کا کسی

بھی لڑکی سے کوئی تعلق نہیں ہے

آپ نے جسے دیکھا ہے وہ شاید کوئی اور ہو دامیش صاحب تو کسی بھی لڑکی سے ملنا یا اسے دیکھنا پسند نہیں کرتے آفس میں کوئی لڑکی کام نہیں کرتی اور نہ ہی سر نے کسی بھی لڑکی سے کوئی ڈیل کی ہے

میں نے سر پر پوری نظر رکھی ہے ایک ہفتے سے میں دن رات انہیں فالو کر رہا ہوں لیکن یہاں کوئی لڑکی آتی جاتی نہیں ہے اور نہ ہی سر کسی کلب میں کسی لڑکی سے ملاقات کرتے ہیں

اور وہ عیاش طبعیت کے مالک بھی ہر گز نہیں ہیں آپ کو جس نے بھی یہ خبر دی

۔ ہے بالکل جھوٹی دی ہے سر کا تو کسی بھی لڑکی سے کوئی افیئر تک بھی نہیں ہے

آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ وہ کسی لڑکی کے ساتھ ڈرائیو کر رہے تھے سر تو کسی لڑکی کا

وجود تک آفس میں برداشت نہیں کرتے۔اس کے آفس کا ایک ورکر مہر ش کو

۔ساری انفارمیشن دیتے ہوئے بولا

اووہ شٹ اپ۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے اسے اس لڑکی کے ساتھ جاتے

ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اسے اپنی گاڑی میں کہیں لے کر جا رہا تھا میں کسی کی دی ہوئی

انفرمیشن پر یقین نہیں کرتی سمجھے تم ۔۔۔۔

وہ بے حد غصے سے بولی وہ اسے جھوٹا کہہ رہا تھا اور یہ بات مہرش کو کبھی برداشت

نہیں تھی کیونکہ یہ سب اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ۔

مجھے خود پر یقین ہے کسی اور پر نہیں میں تمہیں ایک ہفتے کا وقت دے رہی ہوں

ایک ہفتے کے اندر اندر مجھے ساری انفارمیشن چاہیے

اور اگر تم نے مجھے انفارمیشن لا کر نہیں دی تو اپنی نوکری سے تو تم ہاتھ دھو گے ہی

لیکن اس کے بعد کہیں اور نوکری تمہیں نہیں ملے گی یاد رکھنا وہ اسے دھمکی دیتے

ہوئے بولی ۔

میڈم میں پوری کوشش کروں گا انفارمیشن نکالنے کی۔یقیناً آپ نے دیکھا ہو گا میں

آج ہی ساری معلومات نکالتا ہوں وہ اسے یقین دلاتے ہوئے کہنے لگا تو مہرش نے

غصے سے فون بند کر دیا ۔

وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کے کمرے کا دروازہ کھلا جہانگیر صاحب نے ایک نظر

۔ اسے دیکھا اور پھر کمرے میں داخل ہوئے

میں تمہاری دادی سے ملنے جارہا تھا سوچا تمہیں بھی اپنے ساتھ لے چلوں۔ چلو آؤ

مل کر چلتے ہیں تمہاری دادی کی خیر خیریت پوچھنے کے لئے سنا ہے کہ اب وہ پہلے

سے کافی بہتر ہیں جہانگیر صاحب نے اسے کمرے میں آنے کی وجہ بتائی

وہ ایک ہفتہ پہلے پیرس سے واپس آئی تھی۔اس کی سہیلی کو اس کی ضرورت تھی

۔اور وہ پچھلے ایک ماہ سے اسی کے پاس تھی

اسے کبھی نہیں لگا تھا اس کے بابا اس کے گھر آتے ہی اسے ایک بار پھر سے اس دادی نامی بڑھیا سے ملوانے کی ضد لے بیٹھیں گے وہ کل سے مسلسل اس سے ایک ہی بات کہہ رہے تھے جو اس کا موڈ خراب کرنے کا سبب بن رہی تھی ۔

بابا میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں ان کے پاس نہیں جانا چاہتی وہ مجھے اپنی پوتی نہیں مانتی تو آپ مجھے زبردستی ان کی پوتی کیوں بنانا چاہتے ہیں ۔۔۔؟ آج وہ غصے سے پھٹ پڑی

اپنی پچھلی بے عزتی کو ہر گز نہیں بھولی تھی ان کا بیٹا اسے ان کی ناجائز اولاد کہتا تھا اور اس کی دادی کے ارشادات بھی کچھ ایسے ہی تھے تو وہ انہیں زبردستی ان لوگوں میں کیوں لے کر جانا چاہتے تھے اسے اپنے باپ کی ضد پر غصہ آتا تھا

دیکھو بیٹا کسی کے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم میری بیٹی ہو اور یہی حقیقت ہے تم نیچے آؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ۔

اوراس بار کوئی بھی بہانہ مت کرنا میں تمہیں ہر حال میں اپنے ساتھ لے کر جانا

چاہتا ہوں تم ان کی پوتی ہو تمہارا بھی فرض بنتا ہے کہ تم بھی ان کی خیر خیریت

دریافت کرو ۔

وعدہ کرتا ہوں واپسی پر ہم دونوں شاپنگ پر چلیں گے اور پھر ایک اچھا سا لنچ اپنی بیٹی

کے ساتھ کروں گا آج کی شام بھی آپ کے نام وہ اسے خوش کرتے ہوئے بولے تو

بابا کے چہرے کی مسکراہٹ کی خاطر اس نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا جب کہ وہ ایسا

نہیں چاہتی تھی لیکن اسے اپنے باپ سے بے حد محبت تھی ۔

۔ اس کے سر ہلانے پر وہ بھی خوش ہو گئے

دامیش کو لگ رہا تھا کہ انہیں دولت کی لالچ ہے لیکن ایسا نہیں تھا ہاں یہ حقیقت تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ ان کی خاندانی جائیداد میں سے کچھ حصہ مہرش کو مل جائے

کیوں کہ ایسا ہونے سے ان کی بیٹی پر لگا داغ دھل سکتا تھا۔جب یہ بات سامنے آجاتی کہ ان کی خاندانی جائیداد کا کچھ حصہ مہرش کے نام ہے تو مہرش کی جو بدنامی ہوئی تھی کہ وہ ناجائز ہے اس پر وہ خاندان کا نام لگا کر دھو بھی سکتے تھے

ہر نیوز پیپر ہر چینل پر یہ بات ظاہر ہو جاتی کہ اس کو خاندانی جائیداد کا حصہ ملا ہے

انہیں کوئی زیادہ حصہ نہیں چاہیے تھے وہ بس خاندانی جائیداد میں سے مہرش کو

صرف پانچ دس پرسنٹ کا مالک بنا دینا چاہتے تھے

اور ایسا کرنے کے لئے دادی کے دل میں مہرش کے لیے محبت ڈالنا بہت ضروری

تھی جو کہ ایک بے حد مشکل کام تھا

○○○○○

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی وہ بے حد غصے سے انہیں

دیکھتے ہوئے بولا اتنی بے عزتی کے بعد بھی وہ اس کے گھر تک آ گئے تھے جبکہ وہ ان

کے آفس میں انہیں گھر آنے سے منع کر چکا تھا

مجھے ماں جی کی طبیعت کا پوچھنا تھا ان سے ملنا چاہتا تھا اس لئے آیا ہوں اور ویسے بھی

ماں جی نے مجھے پچھلے ہفتے فون کر کے کہا تھا کہ اتوار کے دن مجھ سے ملنے آؤ جہانگیر

صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے آنے کی وجہ بتائی

کیا مطلب ہے آپ کا دادی نے آپ کو یہاں بلایا ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑی مہرش اس سارے منظر کو بیزاری سے دیکھ اور سن رہی تھی

۔

ہاں انہوں نے ہی بلایا ہے مجھے اب اگر تمہاری اجازت ہو تو میں ان سے مل لوں وہ

اسے دیکھتے ہوئے سختی سے بولے اس کی روک ٹوک ان کے راستے کی سب سے

۔ بڑی رکاوٹ تھی

اس نے کمرے کی جانب اشارہ کر دیا وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتا تھا آج کا دن وہ

خوشگوار طریقے سے گزارنا چاہتا تھا جوان کا چہرہ دیکھنے کے بعد خوشگوار تو نہیں رہا تھا

لیکن وہ اپنا موڈ برباد نہیں کر سکتا تھا

اس کے باپ کے اندر جاتے ہی مہرش بھی تیزی سے ان کے پیچھے قدم بڑھانے لگی

۔ اس نے بھی دامیش کو اسی انداز میں نظر انداز کیا تھا جس طرح سے اس نے کیا تھا

السلام علیکم ماں جی کیسی ہیں آپ انہوں نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو

۔ ان کے ساتھ ہی مہرش نے بھی سلام کیا

وعلیکم السلام میں نے تمہیں اکیلے آنے کیلئے کہا تھا وہ ایک نظر مہرش کو دیکھتے ان

سے مخاطب ہوئی۔ مہرش نے جتلاتی نظر اپنے باپ پر ڈالی تھی جیسے کہہ رہی ہو دیکھ

لیا آپ نے وہ مجھے اپنی پوتی نہیں سمجھتی بس آپ ہی انہیں زبردستی میری دادی

بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

مہرش بہت پریشان تھی اماں جی آپ کی طبیعت کی خرابی کا سن کر پہلے بھی آئی تھی

آپ سے ملنے کے لیے لیکن دامیش نے ملنے نہیں دیا یہ بھی آپ کی پوتی ہے اس کا

بھی دل کرتا ہے آپ کے پاس آنے کا آپ کے نہ ماننے سے رشتے ختم تو نہیں ہو جائیں گے انہوں نے ایک چھوٹی سی دلیل دی تھی ۔

میرے سامنے یہ ساری باتیں مت کیا کرو جہانگیر اور مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اکیلے میں اسے بھیجو یہاں سے وہ اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی جیسے وہ ایک ناپاک وجود ہو جسے دیکھنے سے ان کی آنکھیں ناپاک ہو جائیں گی

ان کے اسی انداز سے مہر ش ہرٹ ہوتی تھی۔وہ یتیموں مسکینوں کے بچوں کو

پڑھاتی ان کے کھانے پینے کا خیال رکھتی تھی لیکن اپنے ہی بیٹے کی ایک غلطی کو

۔ انہوں نے گناہ تصور کر لیا تھا

مہر ش غصے سے سر پٹختی کمرے سے باہر نکل گئی وہ خود بھی اس ماحول کا حصہ نہیں

رہنا چاہتی تھی

OOOOOO

۔ باہر کسی کو بھی مخاطب کیے بغیر وہ لان کی طرف چہل قدمی کرنے لگی

پتا نہیں بڑھیا نے بابا سے کیا بات کرنی ہو گی۔۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آگے پیچھے گھوم رہی تھی جب کہ سارا دھیان کمرے میں موجود ان دو لوگوں کی باتوں پر ۔ تھا

وہ جانتی تھی ان دونوں کے درمیان اسی کی ذات کو لے کر بات ہو رہی ہو گی۔ایک بار پھر سے اس کی دادی اس کی ذات کو اچھال رہی ہو گی اور اس کا باپ اسے جائز ۔ ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہو گا

خیر یہ کوئی نئی بات نہیں تھی اسے ان سب چیزوں کی عادت ہو چکی تھی اب تو اسے فرق بھی نہیں پڑتا تھا کہ وہ بڑھیا اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے ۔

وہ تو اس کا باپ تھا جو زبردستی اسے اپنے ساتھ گھسیٹ لاتا تھا ورنہ اسے تو اس عورت سے بھی کوئی مطلب نہیں تھا اس کا باپ پتا نہیں کیا سوچ کر ہر بار اسے اپنے ساتھ گھسیٹ لاتا تھا ۔

اس نے بہت بار اپنے باپ کی سوچ کو پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہر بار ناکام ہی رہی تھی

پتا نہیں بابا کتنی دیر میں اس بحث سے فارغ ہوں گے وہ بڑبڑاتی ہوئی سخت بوریت کا شکار تھی جب اچانک اس کی نظر لان میں موجود پودوں کی طرف گئی ۔

یہاں ایک لڑکی تمام پودوں کو پائپ سے پانی لگا رہی تھی اور ساتھ ساتھ خود بھی پوری طرح سے بھیگ چکی تھی تقریبا ایک فٹ کے وقفے سے پائپ ٹوٹا ہوا تھا ۔

پہلے اس نے خود کو بھیگنے سے بچانے کی کوشش کی لیکن جب اسے لگا کے اب ایسا ممکن نہیں ہے وہ بھی اپنی کنڈیشن کو انجوائے کرنے لگی اور خود ہی پانی میں بھیگنے لگی۔

اسے یہ سب کچھ کرتے بہت مزا آرہا تھا جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑی مہرش بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی

وہ پائپ سے پانی آگے پیچھے اچھالتی بالکل بچوں کی طرح گول گول گھوم رہی تھی۔ شاید اسے اندازہ نہیں تھا کہ اسے یہ بچوں جیسی حرکتیں کرتے کوئی دیکھ رہا تھا

وہ پریہ تھی اس کی کلاس فیلو۔اور اس دن اس نے اسے ہی دامیش کے ساتھ گاڑی

میں دیکھا تھا یہ یہاں۔۔۔۔مہرش نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا اسے یہاں دیکھ

۔کر اسے حیرانگی تو ہوئی تھی

لیکن اس حیرانگی کو اس نے زیادہ سر پر سوار نہیں ہونے دیا تھا

کیا تھی پریہ ناصر۔۔۔؟ایک عام سی لڑکی جو سکالرشپ حاصل کر کے اس کی

یونیورسٹی میں اس کی کلاس فیلو تھی اسے اپنی دادی کے گھر پر وہ ایک ملازمہ کے طور

پر ہی تو دیکھ سکتی تھی۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہ تھی جسے لے کر وہ کسی گہری سوچ میں اترتی

لیکن پھر بھی اسے حیرانگی ہو رہی تھی اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑے دامیش شاہ کو دیکھ کر جس کا سارا دھیان اس وقت صرف اور صرف پریہ پر تھا

اور جس چیز نے اسے جھٹکا دیا تھا وہ تھی دامیش کے چہرے پر وہ مسکراہٹ اس کی نرم آنکھیں وہ شخص جو چہرے پر ہمیشہ سختی اور آنکھوں میں بے پناہ سرد تاثر لے کر گھومتا تھا

اس وقت پریا کو دیکھتا ہوا ایک الگ ہی انسان لگ رہا تھا

آج تک اس نے دامیش کو صرف تب ہی مسکراتے دیکھا تھا جب وہ اس پر طنز کرتا تھا یا پھر اس کا مذاق اڑاتا تھا یہ مسکراہٹ بہت الگ تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دل سے مسکرا رہا ہو

لیکن اس کی مسکراہٹ مہرش کو بہت بری لگ رہی تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس سے اس مسکراہٹ کو چھین لے۔اس کی خوشیاں نوچ لے اور وہ ایسا ہی کرنے والی تھی

اور ایسا کرنے میں اس کی مدد یہ لڑکی پر یہ ہی کرنے والی تھی۔جو اس وقت اس کی سوچوں سے انجان اپنی ہی مستی میں مگن تھی

اس نے مسکرا کر ایک نظر دامیش کے کمرے کی کھڑکی کی جانب دیکھا جہاں وہ پورے دھیان سے صرف اور صرف اسی پر اپنی نگاہیں مرکوز کیے ہوئے تھا اسے

کوئی مطلب نہیں تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے اس کا سارا دھیان صرف اس لڑکی پر تھا ۔

مسکراؤ دامیش شاہ مسکراؤ جتنا مسکرانا ہے مسکرالو کیوں کہ اب تمہاری زندگی میں مسکراہٹ صرف چند دن کی مہمان ہے وہ اپنی سوچ سوچتے اپنے باپ کو وہاں سے نکلتے دیکھ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی ۔

اس کی سوچ کس طرف جا رہی تھی اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا اسے بس یہ پتا تھا کہ اسے دامیش سے بدلہ لینا ہے اپنی بے عزتی کا اپنی توہین کا جس کے لیے وہ اب کچھ بھی کر سکتی تھی چاہے اسے دامیش شاہ کی زندگی سے کھیلنا ہی کیوں نہ پڑ جائے

ooooo

وہ چائے کا کپ لئے اتفاقیہ کھڑکی پر آکر کھڑا ہوا اس کا موڈ خراب تھا صبح ہی صبح جہانگیر شاہ کو مہرش کے ساتھ اپنے گھر پر دیکھ کر اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا مہرش کو اس نے کافی دنوں کے بعد دیکھا تھا اس پارٹی کے بعد یہ ان کی پہلی ملاقات تھی

جس میں دونوں نے ایک دوسرے کو بھرپور طریقے سے اگنور کیا تھا۔ لیکن دونوں ہی جانتے تھے کہ ایک دوسرے کو اگنور کرنے کے باوجود بھی وہ ایک دوسرے کو اگنور نہیں کر سکتے ایک احساس ہے جو ان دونوں کو باندھ کر رکھتا ہے اور وہ احساس نفرت کا احساس تھا

مہرش نے ابھی تک اس کے خلاف کوئی بھی کام نہیں کیا تھا مطلب اس نے اپنی سہیلی کی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے کچھ نہیں کیا تھا ویسے اس کی سہیلی پچھلے ایک

ماہ سے پیرس میں تھی یہ بات وہ جانتا تھا لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ بھی اس کے

ساتھ وہی پر ہے

اسے حیرت تھی کہ اب تک اس کی طرف سے کوئی بھی حملہ نہیں ہوا تھا نہ کوئی طنز

نہ ہی خود کو بہتر ثابت کرنے کی کوشش یقیناوہ کوئی بہت بڑی پلاننگ کر رہی تھی

اس بار وہ اس کے لئے بہت بڑا کچھ سوچ رہی تھی اسے یقین تھا وہ کھڑکی کے سامنے

آکر کھڑا ہوا تو بے ساختہ ہی اس کا دھیان لان میں پانی لگاتی پریہ کی جانب گیا

وہ عجیب بچوں جیسی حرکتیں کر رہی تھی کبھی پانی کو خود پر گراتی تو کبھی کھلکھلا کر

ہنستے ہوئے گول گول گھومتی۔

پہلے اس طرح کی حرکتیں اسے بے حد عجیب لگی تھی لیکن اس کا دھیان جیسے اس

کے ساتھ بندھ گیا تھا وہ اپنی نگاہیں اس منظر سے ہٹا نہیں پارہا تھا

اس کے لبوں پر کب مسکراہٹ آئی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا چائے ٹھنڈی ہو چکی

تھی اور اس کا سارا دھیان سامنے موجود پر یہ پر تھا اس کی بچوں جیسی حرکتیں اس

کے لبوں پر مسکراہٹ لے آئی تھی اسے لگا جیسے دنیا میں اس سے خوبصورت منظر

۔ اس نے کبھی دیکھا ہی نہیں ہے

نجانے کیا تھا اس کی نظریں جیسے وہاں قید ہو گئی تھی پر یہ کا بھیگا حسین وجود اسے اپنی

طرف کھینچ رہا تھا اس نے آج تک کسی کے لئے یہ فیلنگ محسوس نہیں کی تھی وہ

۔ پوری طرح اس کے حصار میں قید تھا

اس کا دل چاہا وہ اسے خود میں قید کر لے اس کے بھیگے وجود کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر محسوس کرے اس نے آج تک کسی لڑکی کے لیے ایسا محسوس نہیں کیا تھا اس کا دل اس کی قربت کے لیے مچلنے لگا تھا

وہ اس کے حصار سے نکل نہیں پا رہا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھ سے کپ چھوٹ کر زمین پر جا گرا وہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا ۔

وہ بوکھلا کر زمین کو دیکھتا ایک بار پھر سے باہر کی جانب دیکھنے لگا۔اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی پر یہ اب تک اپنے کام میں مصروف تھی ۔

وہ ایک بار پھر سے اسے دیکھنے لگا اسے ہوش نہیں تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے یا کسی کی نظروں میں اس کی مسکراہٹ چبھ رہی ہے وہ تو بس اسے دیکھ رہا تھا جو اس کی آنکھوں میں ایک الگ دنیا بسا چکی تھی۔

وہ آہستہ سے کھڑکی سے ہٹتا نیچے کی جانب جانے لگا سامنے ملازم اپنے کام میں مصروف تھا

جہانگیر شاہ چلے گئے۔۔۔۔!اس نے نام سے مخاطب کرتے ہوئے ملازم سے پوچھا

تو اس نے فوراًہاں میں سر ہلایا

جی سر وہ جا چکے ہیں آپ کے لئے چائے بنا دوں اس نے پوچھا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے جب طلب ہو گی تب کہوں گا۔ تم اپنا کام کر و وہ آگے

کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تو ملازم ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

۔ جبکہ وہ باہر کی جانب آگیا تھا

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس جگہ پر آگیا تھا جہاں پر یہ اب تک اپنی مستی میں مصروف تھی اسے اپنے پیچھے کسی کا سایہ محسوس ہوا تو اس نے اچانک پلٹ کر اس کی جانب دیکھا ۔

وہ اسے دیکھتے ہی شرمندہ ہو گئی تھی اپنی مستی میں وہ یہ تک بھول گئی تھی کہ اس کے سارے کپڑے بھیگ چکے ہیں اور وہ اس وقت گھر میں تنہا ہر گز نہیں ہے

اس طرف گھر کے نوکر کم ہی آتے تھے لیکن مالک تو کبھی بھی آ سکتے تھے اس نے اپنا دوپٹہ خود پر پھیلایا ۔

ہوش کہاں ہے تمہارا لڑکی کی یہ گھر نوکروں سے بھرا پڑا ہے تمہاری سوچ سے زیادہ نوکر یہاں کام کرتے ہیں اگر اس طرف کوئی نکل آتا ہے یا تمہیں اس حالت میں دیکھ لیتا ہے تو کیا کبھی دوبارہ اس سے نظریں ملا پاؤ گی ۔

ہر وقت خود پر اتنی بڑی چادر ڈال کے رکھتی ہو اور اس وقت اس چھوٹے سے دوپٹے میں یہ بیوقوفانہ حرکتیں کرتی کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم کہ تم کوئی چھوٹی نادان بچی ہو ۔۔۔

وہ اسے گھورتے ہوئے اسے اس کی غلطی بتارہا تھا

سر میرا کوئی قصور نہیں ہے وہ دراصل ان پودوں کو پانی لگانے آئی تھی لیکن پائپ ٹوٹا ہوا تھا میں ساری بھیگ گئی پھر میں نے سوچا کہ پانی لگا کر ہی اندر جاؤں گی ورنہ دھوپ آگئی تو یہ پودے مرجھا جائیں گے

اس طرف زیادہ نوکر نہیں آتے مجھے یہی لگا تھا کہ اس طرف کوئی نہیں آئے گا۔اور آج تو اتوار ہے حویلی کے اندر صرف رضوان بھائی اور اکبر بھائی ہیں لیکن پھر بھی یہ

میری غلطی ہے مجھے خود خیال رکھنا چاہیے تھا مجھے احساس ہی نہیں ہوا کہ آپ بھی آ سکتے ہیں

ایم سوری سر میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گی وہ نظر جھکائے آدھی دوسری طرف مڑی ہوئی تھی ۔

میرے آنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تمہیں ہر روپ میں دیکھنا تو اب سے میرا حق ہے۔ وہ بے حد کم آواز میں بولا جیسے پریہ نے سننے کی کوشش تو کی تھی لیکن سن نہیں پائی کیونکہ وہ اس سے کافی زیادہ فاصلے پر کھڑی تھی ۔

ٹھیک ہے جاؤ جا کر چینج کرو سردی ہو رہی ہے اس طرح سے پانی میں بھیگا مت کرو بیمار پڑ جاؤ گی اور میں تمہاری بیماری برداشت نہیں کر سکتا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔پریہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسی انداز میں ایک طرف سے رخ پھیر کر کھڑی اس سے پوچھنے لگی

مطلب کی اگر تم بیمار ہو گئی تو میری دادی کا کیا ہو گا میں دادی کی صحت پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا اور تمہیں بھی تھوڑا ہوش کرنا چاہیے تمہارے والد کو تمہاری ضرورت ہے

تمہاری لاپرواہی سے ان کی صحت پر بھی برا اثر پڑ سکتا ہے۔وہ اس کنڈیشن میں تو ہر گز نہیں ہیں کہ وہ تمہاری بیماری میں تمہارا خیال رکھ پائیں تو بہتر ہے کہ تم خود اپنا خیال رکھو کچھ عرصے کے لیے۔۔وہ بات ادھوری چھوڑ گیا

کچھ عرصے کے لیے۔۔۔۔وہ پھر سے الجھی لیکن اس بار اس نے آگے سے کچھ بھی پوچھا نہیں تھا بلکہ اپنی انیکسی کی جانب قدم بڑھانے لگ گئی ۔

ہاں ڈارلنگ کچھ عرصہ کے لیے کیونکہ کچھ عرصے کے بعد تم دامیش شاہ کی پناہوں میں ہو گی اور میں ہر طرح سے تمہارا خیال رکھوں گا تیار ہو جاؤ کیوں کہ مجھ جیسے انسان کے ساتھ ہماری زندگی تھوڑی مشکل تو ہو ہی جائے گی ۔

اس نے مسکراتے ہوئے اسے جاتے ہوئے دیکھا

وہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر چکا تھا اسے خود بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ اپنے دل کی

۔ بدلتی کیفیت پر وہ خود بھی حیران تھا لیکن مطمئن تھا

اسے اپنی چوائس پر فخر تھا

اسے اپنے فیصلے پر کسی قسم کا کوئی افسوس نہیں تھا بلکہ پریا جیسی لڑکی کو اپنے جیون

ساتھی کے روپ میں دیکھ کر وہ کافی خوش اور مطمئن تھا

پریا میں کوئی برائی نہیں تھی وہ ایک باپردہ اور خوش اخلاق لڑکی تھی۔ہاں یہ سچ ہے کہ اس نے اپنے لئے کبھی اس طرح کی لڑکی کا تصور نہیں کیا تھا بلکہ اس نے تو اپنے لئے کسی لڑکی کا تصور کی ہی نہیں تھا ۔

پہلے تو اسے خود پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ ایک لڑکی سے یوں اچانک پیار کر بیٹھا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ لڑکی اس کے بارے میں کچھ اچھے خیالات بھی نہیں رکھتی تھی

وہ پریا کی نادر خیالات سے واقف تھا وہ جانتا تھا وہ اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے

اور اس کے بارے میں کیا کیا بولتی ہے

اسے یہ بھی پتہ تھا کہ ان ساری چیزوں میں دادی بھی اس کا خوب ساتھ دیتی ہیں اور

مزہ لیتی ہیں گھر کے نوکر بھی اس کے سامنے بے شک گھبراتے ہیں ڈرتے ہیں لیکن

اس کے پیچھے پریا کے ساتھ مل کر پریا کی باتوں سے خوب مزے لیتے ہیں

وہ خود ہی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ پریا ایک ایسی لڑکی جو اس کے بارے میں

دن رات پتا نہیں کیا کیا فضولیات بولتی رہتی ہے اسے اس لڑکی سے محبت ہو گئی ہے

حقیقت تو یہ تھی کہ اس کے خلاف بولنے والا کوئی بھی شخص اپنے ایک ایک لفظ کا

حساب دیتا تھا لیکن یہاں اس کا دل بری طرح اس کے ساتھ بے ایمانی کر چکا تھا

۔ پریا سے اس کے لفظوں کا حساب کیا مانگتا جبکہ اس کا دل اس کے سامنے ہار گیا تھا

ہاں کبھی نہ ہارنے والا شخص ایک چھوٹی سی لڑکی کے سامنے اپنا دل ہار بیٹھا تھا

وہ پریا کو لے کر تو بالکل بھی کنفیوز نہیں تھا اسے محبت ہی ہوئی تھی اور اسے پتہ تھا

کہ وہ محبت کا ہی شکار ہوا ہے

ہاں کبھی صفت نازک سے دور بھاگنے والا نفرت کرنے والا شخص آج ایک معمولی

۔ سی لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو چکا تھا

وہ اپنی محبت کو خاموشی سے کرنے والا ہر گز نہیں تھا اسے اپنی محبت کا انجام چاہیے

تھا اسے پریا اپنی باہوں میں چاہیے تھی

وہ محبت کر کے بھول جانے والوں میں سے نہیں بلکہ اپنی محبت کو نبھانے والوں میں سے تھا

اور اس محبت کو نبھانے کے لیے پری کو حاصل کرنا ضروری تھا اور پریا کو حاصل کرنے کے لئے سب سے ضروری تھا اس کے باپ سے اسے مانگنا

لیکن دامیش شاہ کو تو کچھ بھی مانگنے کی عادت نہیں تھی وہ تو اپنی چیزوں کو حاصل کر لیتا تھا اور جہاں حاصل نہیں کر پاتا تھا اسے چھین لیتا تھا

لیکن وہ چیزوں اور انسان کا فرق سمجھ سکتا تھا پری اور کسی عام چیز نے اتنا ہی فرق تھا

جتنا زمین اور آسمان میں اسے اپنی پری کے لیے جھکنا تھا

اسے اپنے لئے اس کے بابا سے اسے مانگنا تھا۔اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ آج ہی

اسے مانگ لے گا

وہ اپنی محبت کے لیے تڑپے گا ہر گز نہیں جو اسے چاہئے وہ اسے ہر قیمت پر چاہیے

وہ جانتا تھا پریا اس وقت چھٹی کے باوجود بھی دادی کا خیال رکھنے کے لیے دادی کے پاس آئی ہوئی ہے کیونکہ ناصر صاحب اپنا خیال خود رکھ سکتے تھے

اتنی بڑی بیماری کا شکار ہونے کے باوجود بھی وہ اپنی بیٹی پر اتنا بوجھ ہر گز نہیں ڈالتے تھے ۔

آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتا بنا کسی کو مخاطب کیے گھر سے باہر نکل گیا دادی اتوار کے دن اسے ایسے عام سے گھریلو خلیے میں گھر سے باہر نکلتے دیکھ بالکل بھی حیران نہیں ہوئی تھی

وہ جانتی تھی ان کا پوتا ایسی حالت میں کبھی بھی گھر سے باہر نہیں جائے گا یقیناً وہ باہر لان میں ٹہلنے گیا تھا

لیکن جھٹکا تو انہیں تب لگا یا ملازم نے دوڑتے ہوئے آکر بتایا کہ دامش باہر نہیں بلکہ انیکسی کی جانب گیا ہے

یا اللہ یہ لڑکا وہاں کیوں گیا ہے کہیں پریا کے والد کو کچھ الٹا سیدھا نہ کہہ دے۔دادی نے پریشانی سے سوچا

کیا پریا کو یہ بات بتانی ہے دادی ملازم نے پریشانی سے پوچھا

نہیں وہ پہلے ہی بہت پریشان ہے یہ بات بتا کر اسے مزید پریشان مت کرنا۔دادی کی ایک نظر دروازے کے باہر جبکہ دوسری نظر کیچن کی جانب تھی جہاں پریا ان کے لئے سوپ بنا رہی تھی ۔

اللہ رحم کرے پتا نہیں اب اس لڑکے پر کون سا بھوت سوار ہو گیا ہے

دادی صاحب کا موڈ کافی اچھا تھا مجھے نہیں لگتا کہ وہ کچھ بھی ایسا ویسا کریں گے نوکر

نے ان کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کی

اللہ کرے ایسا ہی ہو دادی نے دل سے دعا مانگی

○○○○○

وہ یہاں آ تو گیا تھا لیکن اب اس نے یہاں کرنا کیا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا سامنے

ایک بزرگ بیٹھے تھے جو کب سے اسے حیرت انگیز نظروں سے دیکھ رہے تھے

شاید وہ بھی اس سے یہاں آنے کی وجہ جاننا چاہتے تھے

لیکن یہ جان کر کے وہ دامیش شاہ ہے وہ بھی خاموشی سے بیٹھے اسے دیکھنے لگے

اب تک ان کی بیٹی دامیش کے بارے میں انہیں ایسی ایسی باتیں بتا چکی تھی کہ

چائے پانی کا خیال ان کے دماغ میں آیا ہی نہیں وہ تو بس اس مغرور شخص کو دیکھ

رہے تھے جو نہ جانے کون سی بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن ابھی تک خاموش تھا

میرا نام دامیش شاہ ہے۔میں وہاں رہتا ہوں سامنے آپ کو حویلی نظر آرہی ہے نا

وہاں وہ اتنا نروس کیوں تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا وہ تو نارملی ان سے بات کرنے آیا

تھا پر یا اور اپنی شادی کے لیے

جی میں جانتا ہوں آپ سامنے والے گھر میں رہتے ہیں اور یہ گھر بھی آپ ہی کا ہے

اور پر یہ مجھے بتاتی رہتی ہے آپ کے بارے میں ناصر صاحب نے کافی دیر کے بعد

جواب دیا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

پر یہ آپ کو بتاتی رہتی ہو گی

میرے بارے میں اپنے نادرہ خیالات کا اظہار کرتی رہی ہو گی کہ میں بہت

۔۔۔۔۔۔۔

جی اس نے بتایا تھا مجھے کہ آپ نے ہمارے لیے اتنا سوچا ہمیں اس گھر میں رہنے کے لئے جگہ دی آپ کی دادی بھی بہت اچھی خاتون ہیں۔ بہت خوشی ہوئی ان سے مل کر آپ سے مل کر بھی مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے

ناصر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو وہ بدلے میں مسکرا بھی نہ سکا کیونکہ وہ جانتا تھا جن اچھی باتوں کا ذکر وہ کر رہے ہیں وہ یقیناوہی ساری باتیں ہوں گی جو وہ سارے نوکروں کے سامنے کرتی ہے

آپ کو یہاں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے میرا مطلب ہے کوئی پرابلم آپ کو کچھ چاہیے ہو تو ہم آپ کے لئے کر سکتے ہیں وہ کافی دیر کے بعد صوفے پر پیچھے کی جانب ٹیک لگاتا اپنی ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے بولا

اس کے ایک ایک انداز سے اس کا ایٹیٹیوٹ نظر آتا تھا ناصر صاحب کو تو کم از کم ایسا ہی لگا

نہیں بیٹا ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگوں نے پہلے ہی ہمارے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ آپ کی دادی بھی ہمارا بہت خیال رکھتی ہیں اور گھر کے ملازم بھی آتے جاتے رہتے ہیں بہت اچھا لگتا ہے

یہاں آکر اپنا ماحول ملا ہے اللہ کا شکر ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو آپ لوگوں سے کہیں گے ناصر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا

گریٹ ضرور چلیں ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں وہ اگلے ہی لمحے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا ناصر صاحب نے اسے رکنے کے لئے ہر گز نہیں کہا تھا اس کے بارے میں جتنا وہ جانتے تھے انہیں پتہ تھا اس شخص کا موڈ کبھی بھی بدل سکتا ہے

پریہ کے گھر سے نکلتے ہی اس نے خود پر لعنت بھیجی تھی اتنی سی بات وہ نہیں کر پایا کہ میں آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں

اتنا مشکل تو نہیں تھا اتنی بڑی سے بڑی ڈیل کو منٹوں میں کر لیتا تھا اور یہاں صرف شادی کے بارے میں بات نہیں کر سکا

اسے خود پر حیرت ہو رہی تھی

مجھے پہلے پری سے ہی اس بارے میں بات کرنی چاہیے اگر وہ ہاں کہہ دے تو اس کے بعد یہ بات اس کے بابا تک لے کر جانی چاہیے میرا ابھی دماغ خراب ہے۔جو پہلے ان سے بات کرنے آ گیا

اگر لڑکی خود راضی ہو گئی تو اس کے بابا منع کیوں کریں گے اور ویسے بھی مجھ میں

کون سا کوئی کمی ہے جو وہ مجھے انکار کریں

نہ تو پریہ مجھے انکار کر سکتی ہے اور نہ ہی اس کے بابا میں کس چیز سے پریشان ہوں وہ

نفی میں سر ہلاتا اپنے گھر کی جانب قدم بڑھا چکا تھا

ооооо

کہاں تھے تم بیٹا فیصل کہہ رہا تھا کہ تم پریا کی اینکسی میں گئے تھے تمہارا وہاں کیا کام۔۔۔؟ وہاں کیوں گئے تھے تم وہ واپس آیا تو دادی باہر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ پریا کچن میں ان کے لئے سوپ بنا رہی تھی

کچھ نہس دادی کام تو کچھ نہیں تھا آج چھٹی پر تھا تو ایسے ہی سوچ جا کر دیکھ لیتا ہوں ۔ سو دیکھ لیا وہ انہیں کوئی پر اطمینان جواب نہ دے سکا

کیونکہ وہ انہیں نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ وہاں کیوں گیا ہے اور ابھی تک تو اس نے پریہ کے والد کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا

بیٹا تم نے پری کے والد سے کوئی ایسی بات تو نہیں کی نا دیکھو وہ پہلے ہی بیمار ہیں دادی کو اپنے ہی اندیشہ لاحق ہونے لگے تھے شاید وہ اپنے پوتے کو ضرورت سے زیادہ ہی جاننے لگی تھی

کمال ہے دادی میں کوئی ان سے ایسی ویسی بات کرنے نہیں گیا تھا میں صرف دو تین منٹ ان کے پاس بیٹھا کیوں کہ اچھا نہیں لگتا اچانک جانا اور پھر واپس آجانا ان سے پوچھا اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ ہمیں کہہ سکتے ہیں اور واپس آگیا وہ بے حد نارمل انداز میں بات کر رہا تھا دادی کو حیرت ہوئی

کیا تم نے سچ میں ان سے یہی کہا دادی کو یقین نہ آیا

میں اور کیا کہہ سکتا ہوں ان کو دادی۔ آپ میرے بارے میں کیا سوچتی ہی بتائیں

مجھے لگتا ہے آپ کو کیا کہا ہو گا میں نے ان سے ان کے حیران ہونے پر وہ انہی سے

سوال کرنے لگا

نہیں کچھ نہیں مجھے بس یہ تھا کہ تم کچھ الٹا سیدھا نہ کہہ دو اس لیے پوچھ رہی تھی لیکن اللہ کا شکر ہے کہ تم نے ان سے کچھ نہیں کہا دیکھو بیٹا وہ بیمار ہیں۔اس وقت ان کی حالت بہت خراب ہے

کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی بات ان کی تکلیف کی وجہ بن سکتی ہے اسی لیے میں کہہ رہی تھی کہ تم ان سے کچھ بھی ایسا مت کہہ دینا جو ان کی تکلیف کی وجہ بنے دادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

دادی میں ان سے ایسا ویسا کچھ بھی کیوں کہوں گا جو ان کی تکلیف کی وجہ بنے گا میں تو

۔ بس ایسے ہی اس طرف نکل گیا تھا سو ان سے ہائے ہیلو کر لی

لیکن آپ فکر نہ کریں میں آئندہ ایسا کچھ نہیں کروں گا بلکہ میں اپنے کمرے سے

باہر ہی نہیں نکلوں گا پتہ نہیں آپ کو کون کون سے اندیشے لاحق ہو جاتے ہیں وہ

نفی میں سر ہلاتا سیڑھیاں چڑھنے لگا

بیٹا مجھے تو کوئی اندیشہ لاحق نہیں ہوتے تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں کہ تمہاری دادی

سوائے تمہارے لیے دعائیں مانگنے کے اور کچھ نہیں کر پاتی

دادی نے بر بڑاتے ہوئے کچن سے نکلتی پریا کی جانب دیکھا اس لڑکی کو دیکھتے ہی ان کے دل میں بہت ساری خواہشات پیدا ہوتی تھی اس لڑکی کو اپنے پوتے کی دلہن بنتے دیکھنا ان کی پہلے دن کی خواہش تھی

۔ جو ان کے پوتے کے موڈ کی وجہ سے شاید کبھی بھی پوری نہ ہوتی

ہاں لیکن پھر بھی اللہ کی رضا کون جانتا ہے وہ جب چاہے جو چاہے کر سکتا ممکن تھا ۔ ان کی یہ خواہش اللہ کے دربار میں ایک قبول دعا بن چکی ہو

OOOO

وہ زیادہ دیر گھر میں نہیں رہ سکتا تھا آخر کار اپنی ہر مصیبت کی طرح اپنے اس مسئلہ میں بھی اسے اپنا دوست داؤد ہی یاد آیا تھا

اور اس وقت وہ داود کے ہسپتال میں بیٹھا اسے اپنی ساری باتیں بتا چکا تھا

پہلے تو داؤد بس اسے سنتا رہا شاید وہ بھی شاک کی کیفیت میں تھا لیکن اب اسے سمجھ

نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے وہ بس اسے گھورے جا رہا تھا

تم مجھے ایسے گھور کیوں رہے ہو محبت ہی ہوئی ہے مجھے

نہیں سیدھی طرح سے بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں مجھے کنفیوز مت کرو داود

پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

بے وقوف آدمی مدد کرو میری میں اس کے باپ سے بات کرنے گیا تھا لیکن میں کچھ کہہ نہیں پایا وہاں جا کر مجھے لگتا ہے کہ مجھے پہلے اسے پرپوز کرنا چاہیے پھر بات آگے بڑھنی چاہیے اس نے خود ہی فیصلہ کرتے ہوئے کہا

ہاں یہ آئیڈیا اور بھی زیادہ اچھا ہے تم پہلے لڑکی کو پرپوز کرو اگر وہ مانتی ہے پھر بات آگے لے کر جاؤ ہو سکتا ہے اس لڑکی کا افیر چل رہا ہو اور وہ کسی اور سے محبت کرتی ہو یا انگیجبٹ ہو سکتا ہے وہ شادی شدہ ہو تمہیں اس کے بارے میں ابھی سے اتنا آگے تک کا نہیں سوچنا چاہیے۔

بکواس بند کرو نہ تو پریا کا کوئی بوائے فرینڈ ہے اور نہ ہی اس کی منگنی ہوئی ہے اور اس کا کوئی شوہر ہو ہی نہیں سکتا اس نے غصے سے داؤد کو گھورتے ہوئے کہا

کیا کہا تم نے پھر سے کہنا وہ پر یہ کیسے وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا

یہی کہ اس کا کوئی بوائے فرینڈ منگیتر یا شوہر نہیں ہے اس کے حیران ہونے پر وہ پھر سے بولا

نہیں نہیں یہ نہیں پوچھ رہا میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ تم نے نام کیا لیا ابھی کیا تم نے

ابھی ابھی پریا کا نام لیا پریا ناصر کا وہ اپنی حیرانگی پر قابو کرتے ہوئے پھر سے پوچھنے لگا

میں نے اسی کا نام لیا ہے جو میرے گھر میں دادی کی ملازم بن کر کام کر رہی ہے اسی

کے بارے میں بات کر رہا ہوں میں اس کی حیرانگی دور کرتے ہوئے دامیش نے

کلیئر بات کی

مطلب کے تمہیں اس لڑکی سے پیار ہو گیا مطلب وہ عام سی سیدھی سادی سی لڑکی

جو سب کی نظروں میں آنے کی کوشش کرتی ہے اسی لیے مدد بھی کرتی ہے لوگوں

کی کچھ ایسا ہی کہا تھا نہ تم نے اس کے بارے میں وہ اس کی پرانی باتیں اسے یاد

کروانے لگا جو اس نے داود کے سامنے کی تھی

جن باتوں کی اب کوئی تک نہیں بنتی تم ان کو بیچ میں کیوں گھسیٹ رہے ہو سیدھی

سی بات ہے میں پریا سے محبت کرنے لگا ہوں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور تم

پرانی باتوں کو پتا نہیں کون کون سے طریقے سے بیچ میں لا رہے ہو

میری ہیلپ کرو میں اسے پرپوز کرنا چاہتا ہوں تمہاری فضولیات سننے کے لیے میں

یہاں ہرگز نہیں آیا اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تو صاف جواب دو یہ طعنہ بازی

۔ عورتوں والے کام بعد میں کرلینا

وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا

ہو گیا تمہارا اب ہم اپنی بات کی طرف واپس آئیں اسے بے تکے ہنستے دیکھ کر وہ غصے

سے بولا

مطلب کے تمہیں سچ میں محبت ہو گئی ہے تم سچ مچ میں اس سے شادی کرنا چاہتے ہو

۔ وہ لڑکی جو تمہیں پہلی نظر میں زہر سے بھی زیادہ کڑوی لگی تھی

وہ اب بھی ہنسے جا رہا تھا

پتہ ہے مجھے میری مدد خود ہی کرنی چاہیے وہ سیٹ سے اٹھتے ہوئے اسے غصے سے

گھورتے ہوئے بولا تو اس کے ساتھ ہی داؤد کھڑا ہو کر اسے پھر سے بیٹھنے کا اشارہ

کرنے لگا

اچھا سوری اب میں کچھ نہیں کہوں گا بیٹھ جاؤ میں یقیناً تمہاری مدد کرنے کی کوشش کروں گا بیٹھو بیٹھو ہم اس بارے میں بات کرتے ہیں تم اسے پرپوز کرنا چاہتے ہو

رائٹ

ٹھیک ہے تو بتاؤ تم اسے کس انداز میں پرپوز کرنا چاہتے ہوں میری مانو تو اپنے دل کی سنو باقی کسی چیز کی سننے کی ضرورت نہیں ہے تم اس سے محبت کرتے ہو اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو اس سے اپنے دل کی بات کہہ دو

اور جہاں تک رشتے یا کسی سے مانگنے کی بات ہے تو وہ کرنے کے لئے دادی ہیں نہ ۔ اس نے ایک مخلص دوست کی طرح اسے مشورہ دیا تھا جو یقینا برا تو ہر گز نہیں تھا

مطلب کے تو یہی کہہ رہا ہے کہ مجھے اسے سیدھا سیدھا طریقے سے پرپوز کر دینا چاہیے اگر میں اسے آج ہی پرپوز کر دو تو ٹھیک رہے گا وہ ضرورت سے زیادہ جلدی کا سوچ رہا تھا

ویسے جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے لیکن اگر تم آج ہی پرپوز کرنا چاہتے ہو تو اس میں کچھ برا ہی نہیں محبت کو جتنی جلدی قبول کر لیا جائے اتنا ہی بہتر ہے اور اپنے

دل کی بات دوسرے دل تک پہنچا دینی چاہیے۔داؤد نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے میں آج اس سے کہہ دوں گا مجھے لمبے چکروں میں نہیں پڑنا پرپوز کروں گا اور پھر ڈائریکٹ شادی ویسے بھی اگلے مہینے میں اپنی برتھڈے کی گرینڈ پارٹی دینے والا ہو اس کے ساتھ ہی سرپرائز دا میش شاہ کی شادی اس سال کا سب سے بڑا دھماکہ ہو گا وہ مسکراتے ہوئے سیٹ سے اٹھا

جھٹکا تو داؤد کو بھی لگا تھا لیکن اس نے زیادہ اظہار نہ کیا ہاں یہ بات اس کے لیے بھی کافی زیادہ حیران کن تھی کہ اس کا وہ دوست جو عورت کے نام سے بھی ڈرتا تھا آج کسی لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو کر اس سے مشورہ مانگ رہا تھا

لیکن بھلا کوئی اللہ کی بنائی ہوئی سب سے خوبصورت مخلوق سے نفرت کر سکتا ہے آج نہیں تو کل تو یہ ہونا ہی تھا اور وہ اپنے دوست کے اس قدم پر نہ صرف بے حد خوش تھا بلکہ ہر قدم پر اس کے ساتھ تھا

OOOO

تو کیا مجھے اسے پرپوز کرنا چاہیے داؤد کے آفس سے آنے کے بعد وہ اس وقت کھلی چھت پر موجود تھا سامنے دیکھ رہا تھا تھوڑی دیر پہلے وہ اپنے بابا کے ساتھ باہر تھی

ہاں تو پرپوز کیے بنا تو بات آگے نہیں بڑھے گی پرپوز تو کرنا پڑے گا تبھی تو شادی کروں گا ۔

ہاں مجھے دیر نہیں کرنی چاہیے آج ہی پرپوز کر دینا چاہیے وہ اپنی جیب سے موبائل

نکالتے ہوئے خود سے باتیں کر رہا تھا لیکن کافی دیر سرچ کرنے کے باوجود بھی اسے

اپنے موبائل میں پریا کا نمبر نہیں ملا تھا

ہاں وہ اس کا نمبر اپنے موبائل میں کیوں سیف کرتا ہے وہ کون سا اس کے لئے

خاص تھی وہ تو اسے صرف دادی کی ایک ملازمہ سمجھتا تھا وہ کہاں جانتا تھا کہ یہ لڑکی

اس طرح اچانک اس کے دل میں اتر کر تہلکہ مچا دے گی

ہاں لیکن اب تو تہلکا مچ چکا تھا اس کے دل کی دنیا ہل چکی تھی اب تو نمبر بھی پاس رکھنا تھا۔ نمبر کہاں سے ملے گا وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا باہر گاڑیوں کے پاس کھڑے رضوان کو بس اس نے ایک نظر دیکھ کر اوپر آنے کا اشارہ کیا اور اس کا اشارہ ملتے ہی وہ دوڑتے ہوئے اوپر کی جانب آیا

جی صاحب جی آپ نے بلایا رضوان بھاگتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا سوال کرنے لگا

ہاں مجھے کل ایک ضروری کام کے لیے جانا ہے تو دادی کے چیک اپ کے لیے پریا

ان کو اپنے ساتھ لے کر جائے گی تو تم ایسا کروں مجھے پریا کا نمبر دے دو

اگر کوئی مسئلہ ہوا تو میں اس سے پوچھ لوں گا وہ اپنا موبائل نکالتے ہوئے کہنے لگا

صاحب کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اگر کوئی مسئلہ ہوا تو آپ کے پاس میرا نمبر ہے نہ آپ

مجھے فون کر دیجئے گا میں نے فورا مسئلے کا حل نکالا تھا اس نے اسے گھور کر دیکھا

بکواس بند کرو جتنا کہا ہے اتنا کرو خون کو دیکھ ہی تمہاری جان جانے لگتی ہے اور تم مسئلہ کا حل نکالو گے نمبر دو مجھے اس لڑکی کا وہ بے حد غصے سے بولا تو رضوان نے لمحے کی دیر نہ کرتے ہوئے اپنا موبائل نکال کر پریا کا نمبر اس کے موبائل میں نوٹ کروایا تھا

اس نے ایک نظر اپنے موبائل پر مسکرا کر دیکھا پریا کا نمبر اس کے موبائل میں سیو ہو چکا تھا جب کہ رضوان حیرت کی تصویر بن اس کے چہرے پر آئی اس مسکراہٹ کو دیکھ رہا تھا

کیا بھوت بن کر مجھے گھور رہے ہو جاؤ کام ہو گیا وہ غصے سے اسے کہا تو وہ اگلے ہی لمحے

بوتل کا جن بن کر وہاں سے غائب ہو چکا تھا

OOOOOO

نمبر تو اس کو مل چکا تھا اب صرف اسے اس سے بات کرنی تھی لیکن وہ اسے کہے گا

کیا

کہنا کیا ہے صرف آئی لو یو ہی تو بولنا ہے اور شادی کیلئے پرپوز کرنا ہے یہ اتنا بھی مشکل نہیں ہے وہ اس کا نمبر ڈائل کرتا موبائل کان سے لگانے لگا

دوسری طرف سے اگلے ہی لمحے فون اٹھا لیا گیا تھا

ہیلو السلام علیکم کون ہیں آپ۔۔۔؟ دوسری طرف سے پریا نے فون اٹھایا تھا پہلے تو اسے غصہ آیا اگر کوئی انجان تھا تو فون اٹھانے کی ضرورت ہی کیا تھی لیکن وہ کوئی انجان نہیں تھا وہ تو اس کی ساری زندگی کو سائبان بننے والا تھا ۔

یقیناً اگر وہ فون نہ اٹھاتی تب بھی اسے بہت غصہ آتا

میں بات کر رہا ہوں۔۔اس نے بڑے رعب سے کہا

سوری میں کسی میں کو نہیں جانتی۔۔دوسری طرف سے فوراً جواب آیا تھا اور ساتھ

ہی فون بند بھی ہو گیا

اسے شدید غصہ آیا تھا لیکن اپنے غصے کو قابو کرتے ہوئے اس نے پھر سے نمبر ڈائل

کیا تھا کوئی بات نہیں اتنا غرور تو ہونا ہی چاہیے دامیش شاہ ہونے والی بیوی میں

اس نے اس کی غلطی کو معاف کرتے ہوئے دوبارہ نمبر ڈائل کیا

کیا مسئلہ ہے بھائی صاحب آپ کو کیوں مجھے مسلسل تنگ کیے جا رہے ہیں میں کہہ چکی ہوں میں آپ کو نہیں جانتی اور نہ ہی آپ سے بات کرنے میں دلچسپی ہے اگر آپ نے مجھے فون کیا تو میں آپ کو بلاک کر دوں گی اس نے سختی سے دھمکی دی تھی لیکن اس کے منہ سے بھائی صاحب سن کر اسے جھٹکا لگا تھا

میں تمہارا کوئی بھائی نہیں ہوں لڑکی سمجھی دامیش شاہ بات کر رہا ہوں میں وہ بے حد

غصے سے بولا جبکہ دوسری طرف اس کا نام سن کر پری کو جھٹکا لگا تھا

جو اپنے نرم و ملائم بستر میں گھس کر ابھی خواب خرگوش کے مزے لوٹنے کے

بارے میں سوچ رہی تھی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

اس نے ایک بار پھر سے کان سے موبائل ہٹا کر نمبر کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن یہ

نمبر اس کے موبائل میں سیو نہیں تھا یقیناً اسی کا ہو گا

جی سر بولیں آپ نے مجھے فون کیوں کیا وہ پریشان تھی

مجھے تم سے بے حد ضروری بات کرنی ہے اس وقت کیا کر رہی ہو تم وہ اپنے مغرور

۔ انداز میں بولا

محبت اپنی جگہ لیکن وہ اسے اپنے سر پر تو نہیں اٹھا سکتا تھا

سر رات کے ساڑھے گیارہ بجے کوئی کیا کر رہا ہو گا۔۔ وہ یہ نہیں کہہ سکی کہ اس

وقت آپ جیسے لوگ چھت پر سیڈ پارٹی کرتے ہیں عام انسان تو سوتا ہے

مجھے نہیں پتہ کہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے لوگ کیا کرتے ہیں تم بتاؤ تم کیا کر رہی ہو کیا تم سو رہی تھی وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

جی سر میں سو رہی تھی۔اس نے بیزاری سے جواب دیا کیا آدھی رات کو اس نے یہ پوچھنے کے لیے فون کیا تھا

تم بعد میں سو جانا ایسا کرو کہ میں چھت پے تمہارا انتظار کر رہا ہوں جلدی سے آجاؤ

مجھے تم سے دادی کے بارے میں بہت اہم بات کرنی ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ

اپنے دل کا حال سنانا چاہتا ہے

سر دادی سو چکی ہیں میں نے انہیں میڈیسن دے دی تھی آپ بالکل بے فکر ہو کر

سو جائیں صبح میں انہیں اپنے ساتھ ہی ہسپتال لے کر جا رہی ہوں آپ کو پریشان

ہونے کی ضرورت نہیں میں ان کا بہت خیال رکھوں گی اس نے اسے بے فکر کرنا

چاہا وہ صبح دادی کے چیک اپ کے بارے میں ہی اس سے بات کرنے والا تھا

تمہیں میں نے جتنا کہا ہے تم اتنا کرو میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے تم سے بات کرنی ہے اوپر چھت پر آؤ تو کیا تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی وہ سختی سے بولا ۔

سر بہت وقت ہو چکا ہے ہم صبح بات کریں گے اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا دادی کی غیر موجودگی میں آدھی رات کو کسی غیر شخص سے ملنے ہر گز نہیں جا سکتی تھی اگر دادی ہوتی تو بات کچھ اور تھی لیکن اس طرح اس آدمی سے ملنے جانا اسے بہت عجیب لگا اسی لئے اس لئے معذرت کرنا ہی بہتر سمجھا تھا

میں صبح نہیں ابھی تم سے ملنا چاہتا ہوں اسی وقت تم سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ تم

ہی میری بات سمجھ میں نہیں آ رہی اب اسے غصہ آنے لگا تھا

سر میں نے کہا نہ ہم صبح بات کریں گے اس نے نرم لہجہ رکھتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا

میں چھت پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تم اوپر آ رہی ہو سمجھو میری بات کو فون بند

کرتے ہوئے غصے سے بولا تھا پریا نے بے حد خیرانگی سے اپنے موبائل کو گھورا

انتظار کر رہا ہوں کرتے رہو انتظار میری بلا سے مجھے کیا تکلیف ہے موبائل سائڈ

ٹیبل پر رکھتی خود بستر میں گھس گئی تھی اتنی سردی میں اسے کوئی شوق نہیں تھا اوپر

چھت کی ہوائیں کھانے کا

اگر دامیش شاہ پاگل ہے تم مطلب یہ نہیں کہ ساری دنیا اس کے ساتھ پاگل ہو

جائے وہ بر بڑاتے ہوئے نیند کی خوبصورت وادیوں میں اترنے لگی تھی

OOOOOO

وہ کتنی دیر سے اس کا انتظار کر رہا تھا اس نے اپنے موبائل پر دیکھا 10 منٹ ہو چکے تھے اسے کال کیے ہوئے اور وہ کہیں سے بھی آتی ہوئی نظر نہیں آرہی تھی

دس منٹ بیس منٹ اور تیس منٹ کے بعد ایک گھنٹے میں بھی بدل چکے تھے لیکن پریا کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا

یہ لڑکی آ کیوں نہیں رہی اس نے پھر سے فون کرنے کے لیے اپنا موبائل نکالا

ہو سکتا ہے آنے والی وہ مجھے بار بار فون نہیں کرنا چاہیے کہ بیکار میں سر چڑھ جائے

گی وہ اپنا موبائل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے۔ایک بار پھر سے اس کی راہ دیکھنے لگا

۔

لیکن اسے نہیں آنا تھا اور وہ نہیں آئی وہ دو گھنٹے سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ وقت

کتنا آگے جانے والا تھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا لیکن یہ وقت پریا کے لئے کل کی

صبح کیسی کرنے والا تھا یہ وہ جانتا تھا

وہ صبح کی اذانوں سے پہلے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا نیچے کی جانب آیا تھا

دروازہ کھولتے ہوئے اس نے باہر کی طرف قدم رکھا سوائے گیٹ پر واچ مین کے

۔ علاوہ اور کوئی بھی موجود نہیں تھا ابھی تک گھر کے ملازم بھی نہیں آئے تھے

انیکسی لاک نہیں تھی وہ آہستہ سے دروازہ کھولتا اندر کی جانب قدم رکھنے لگا سامنے

ہی دو کمرے تھے ایک کمرے میں پریا کے والد رہتے تھے وہ اس بارے میں جانتا تھا

جبکہ دوسرے کمرے میں پریا رہتی تھیں اس نے اپنے قدم اس کمرے کی جانب

بڑھے

بے حد نرمی سے اس نے کمرے کا دروازہ کھولا بنا آواز پیدا کیے اس نے بیڈ کی جانب

قدم بڑھائے تو وہ اس کی نیندیں حرام کئے بے حد پر سکون نیند سو رہی تھی

یہ تم نے اچھا نہیں کیا پریا۔ تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی وہ اس کے خوبصورت

چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے اس وقت کتنے غصے میں تھا وہ صرف وہی

جانتا تھا دسمبر کی ساری رات بنا کسی گرم لباس کے وہ صرف اس کی راہ تکتا رہا

اور یہاں یہ کتنے مزے سے اپنی نیندوں کے مزے لوٹ رہی تھی

نیند کا بھی حساب چکانہ ہو گا اپنے غصے پر قابو کرتا وہ جیسے آیا تھا اسی طرح بنا آواز پیدا کیے باہر نکل گیا

تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اس غلطی کے لیے معاف کروں گا تو ایسا کبھی نہیں ہو گا تمہیں اس کا حساب آج چکانا ہو گا اپنے ماتھے پر بے حساب شکنیں لیے وہ اپنے کمرے میں جا بند ہوا تھا

OOOOOO

اس نے ڈرتے ڈرتے آہستہ سے اندر قدم رکھا تھا وہ رات کو اس کے بلانے پر نہیں

گئی تھی

اس بدماغ شخص کی فضول باتیں سننے کا وقت بھی اس کے پاس ہرگز نہیں تھا اس

کا کام تھا دادی کا خیال رکھنا جو بہت اچھے طریقے سے رکھ رہی تھی

باقی دادی کے پوتے کی بے فضول قسم کی خواہشات پوری کرنے میں وہ کوئی

انٹرسٹ نہیں رکھتی تھی وہ آہستہ آہستہ اندر قدم رکھتی سیدھا دادی کے کمرے میں

جانے کا ارادہ رکھتی تھی جب اچانک ہی وہ سامنے سے آتا نظر آیا

وہ تیزی سے قدم اٹھاتا اسی کی جانب آرہا تھا اس نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے

دادی کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تھے لیکن وہ اس تک پہنچ چکا تھا بلکہ اچانک

۔ اس سے بازو سے کھینچتا ہوا ایک طرف لے آیا

سر آپ کیا کر رہے ہیں اس کے اچانک کھینچنے پر وہ اس کے ساتھ تیزی سے قدم

اٹھاتی اسی جانب آگئی تھی

کیا سمجھا ہوا ہے تم نے مجھے ساری رات وہاں اوپر میں تمہارا انتظار کرتا رہا اور تم نہیں آئی۔اس کی کیا سزا مل سکتی ہے تمہیں وہ غصے سے اس سے سوال کر رہا تھا

میرا کام دادی کا خیال رکھنا ہے اگر آپ ان کی موجودگی میں مجھے بلاتے تو میں ضرور آتی لیکن میں آدھی رات کو آپ سے اکیلے چھت پر ملنے کیوں آوں۔

اگر آپ کو مجھ سے دادی کے بارے میں کوئی بھی بات کرنی ہو تو دادی کی موجودگی میں کریں آدھی رات کو چھت آ کر میں آپ کے ساتھ اپنا نام ہر گز نہیں لگا سکتی شاید آپ بڑے لوگوں کی نظروں میں یہ بات بالکل بھی اہمیت نہیں رکھتی ہو گی

لیکن ہم غریبوں کے پاس عزت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا تو پلیز کوئی بھی ڈیمانڈ

کرنے سے پہلے اپنی نہ سہی میری عزت کا خیال کریں

وہ صاف الفاظ میں کہتی اسے پیچھے کرتے ہوئے دادی کے کمرے کی جانب بڑھ گئی

تھی ۔

جہاں اس کے انداز پر دامیش کو بے حد غصہ آیا تھا وہی اس کے الفاظ نے اس کی غصے

کو جھاگ کی طرح بٹھا دیا تھا ۔

شاید وہ سہی کہہ رہی تھی اگر کل رات وہ اس سے ملنے آتی اور یہ چیز کسی نوکر کی نظر

۔ میں آتی تو اب تک صبح کی ہیڈ لائن بھی بن سکتی تھی

شاید وہ محبت میں اندھا ہونے لگا تھا۔ وہ ہیڈ لائن تو بنانا چاہتا تھا لیکن کسی افیئر کی نہیں

۔بلکہ اپنی شادی کی خبر کی

وہ پریا کا نام ہر گز خراب نہیں ہونے دے سکتا تھا وہ اس کے لیے کتنی اہم تھی یہ

صرف وہی جانتا تھا اور جتنی وہ اس کیلئے اہم تھی اس سے کہیں زیادہ اس کی عزت

اس کے لیے معنی رکھتی تھی

۔ اگر وہ اپنی محبت کو عزت ہی نہ دے سکا تو بلا محبت کا کیا فائدہ

oooo

دامیش آفس جا چکا تھا جب کہ اسے یاد تھا کہ اسے دادی کے ساتھ ایک بہت اہم

چیک اپ کے لیے ہسپتال جانا تھا آج دادی کا چیک اپ بہت ضروری تھا

راضون بھی جاتے جاتے یہ بات اسے یاد بھی دلا گیا تھا

دادی کے معاملے میں وہ خود بھی کسی قسم کی لاپرواہی کرنے کے حق میں نہیں تھی دادی کو تیار کر کے وہ ڈرائیور کو آنے کا کہہ چکی تھی جبکہ ایک ملازم کو بابا کا خیال رکھنے کے لیے بھی کہہ دیا

بابا کا کیا ہی خیال رکھنا تھا بس صرف دو یا تین بار جا کر بابا کو دیکھنا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں

اور اس گھر کے نوکر اس کے لئے اتنا تو کر ہی سکتے تھے۔گھر کے تمام ملازمین کی

۔ بہت عزت کرتے تھے اور اسے بہت زیادہ اہمیت بھی دیتے تھے

جب سے وہ انیکسی میں آ کر رہنے لگی تھی تب سے اکثر اس کے گھر میں آتے جاتے

تھے ناصر صاحب بہت اچھی نیچر کے مالک تھے اور وہ خود بھی ناصر صاحب سے کافی

گل مل گئے تھے

ooooo

ہیلو میم آپ نے کہا تھا کہ اگر کوئی خبر ہو تو آپ کو دوں سوچا میں آپ کو بتادوں کہ آج پر یا میڈم دادی کے ساتھ ہسپتال گئی ہوئی ہیں

جبکہ دامیش صاحب اپنے آفس میں ہیں اس وقت پری میڈم کے والد گھر پر بالکل اکیلے ہیں۔وہ اسے تفصیل سے بتارہا تھا جب کہ اس کی بات سننے کے بعد فون کے دوسری طرف موجود مہرش کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی

۔ ویری گڈ تمہارے کام کی قیمت مل جائے گی اس نے فون رکھتے ہوئے کہا

وہ کیا سوچ رہی تھی کیا کرنے والی تھی کسی کے علم میں نہیں تھا اس نے پہلی بار اپنے

پلین کے بارے میں لیلیٰ کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا

لیلی اس کی وجہ سے کافی بے عزتی کروا چکی تھی وہ اب مزید اپنی سہیلی کو کسی

مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی اس نے سوچ لیا تھا اب جو بھی کرے گی وہ اکیلے

ہی کرے گی اس کی زندگی کا مقصد تھا دامیش کو نیچا دکھانا اس کا غرور توڑنا

جس کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتی تھی وہ اپنا پہلا قدم اٹھا چکی تھی اب اس قدم

میں اسے کیا فائدہ ہونے والا تھا اور کیا نقصان اسے بالکل اندازہ نہیں تھا بس دامیش

کا غرور توڑنا سے نیچا دکھانا اسے پوری دنیا کے سامنے بے عزت کرنا اس کی زندگی کا مقصد بن چکا تھا

وہ چاہتی تھی کہ دامیش روئے تڑپے وہ اسے ہارا ہوا دیکھنا چاہتی تھی جس کے لیے وہ ایک مکمل پلاننگ کر چکی تھی اب بس اس پر عمل کرنا تھا

دامیش شاہ آج سے تمہاری بربادی شروع ہونے جارہی ہے میں تم سے وعدہ کرتی ہوں میں تمہیں برباد کر دوں گی تم مروگے تڑپو گے تمہارا غرور ٹوٹے گا اور میں تم پر قہقے لگا کر ہنسوں گئی

تیار ہو جاؤ اپنی بربادی کے لئے وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتی گھر سے باہر نکل چکی تھی جہانگیر صاحب ابھی ابھی گھر کے اندر داخل ہوئے تھے اور اسے اتنی جلد بازی میں باہر جاتے دیکھ ان کو کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی تھی

ooooo

وہ آہستہ سے گھر کے اندر داخل ہوئی سب کی نظروں سے چھپ چھپا کر وہ سیدھے انیکسی کی جانب ھی آئی تھی

میڈم میں نے آپ کا کام کر دیا ہے سر کو جوس میں میں نے بے ہوش کی گولیاں ڈال کر دے دی ہے وہ اس وقت صوفے پر بے ہوش پڑے ہیں آپ اپنا کام آسانی سے کر سکتی ہیں

نوکر نے اسے جیسے ہی اندر داخل ہوتے دیکھا اس کے پاس آ کر کہنے لگا

کسی کو شک تو نہیں ہوا نا اس بارے میں اگر کسی کو شک ہوا تو اس سے پہلے میں تمہارا کام تمام کروا دوں گی یاد رکھنا وہ غصے سے بولی

میڈم آپ بالکل فکر ہو جائیں کسی کو کوئی شک نہیں ہوا آپ اپنا کام کریں اور جلدی سے یہاں سے جائیں نو کر نے اسے ہوشیار کیا

سر بے ہوش پڑے ہیں ان کی مدد کرنی ہے انہیں ہسپتال لے کر جانا ہے اگر میں یوں اچانک چلی گئی تو ان کی مدد کیسے ہو گی وہ شاطرانہ انداز مسکراتی ہوئی ناصر صاحب کی جانب قدم بڑھانے لگی

او میری مدد کرو انہیں اٹھا کر میری گاڑی میں ڈالو اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی ملازم نے اس کے حکم کے مطابق اور اس کی بات مانی تھی

OOOOOO

ارے انہیں تو بے ہوشی کی گولیاں دی گئی ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتی کہ یہ ایک کینسر پیشنٹ ہیں ان کی حالت خراب ہو سکتی ہے انہیں کچھ بھی ہو سکتا ہے ڈاکٹر چیک اپ کرتے ہوئے کہنے لگا جب مہر ش نے اپنے بیگ سے نوٹوں کی ایک موٹی گڈی نکال کر اس کے سامنے کی تھی

یہ پیشنٹ بہت بری کنڈیشن میں ہے بہت زیادہ بری کنڈیشن میں اس کا علاج ہونا

بے حد ضروری ہے علاج کے لیے زیادہ سے زیادہ رقم لگے گی

اور اگر رقم وقت پر نہ جمع کروائی گئی تو یہ آدمی مر بھی سکتا ہے سمجھ رہے ہو تم میری

بات کو وہ اسے پیسوں کی گڈی دکھاتے ہوئے کہنے لگی

آپ سمجھ نہیں پا رہی ہیں ان کا علاج بہت بہترین طریقے سے ہو رہا ہے ان کی کنڈیشن بہت بہتر ہے یہ ریکور کر رہے ہیں ڈاکٹر نے ایک نظر پیسوں کی جانب دیکھتے ہوئے میں مہرش کو سمجھایا کہ وہ غلط بول رہی ہے

تم جانتے ہو یہ ریکور کر رہے ہیں میں جانتی ہوں یہ ریکور کر رہے ہیں لیکن ان کی بیٹی تو نہیں جانتی نہ تم ان کی بیٹی کو کہو گے کہ ان کو علاج کی ضرورت ہے پچاس لاکھ روپے جلد سے جلد جمع کروانے ہیں ان کے علاج کے لیے

اور اگر پیسے جمع نہ ہو سکے تو مشکل ہو جائے گا بلکہ ان کا بچانا ناممکن ہو جائے گا کم سے کم وقت دو سمجھ رہے ہو تم میری بات کو وہ ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو ڈاکٹر اس کی بات کو سمجھ کر ہاں میں سر ہلانے لگا

یہ پیسے پکڑو اور کام ہونے پر اور بھی دوں گی۔ لیکن یاد رکھنا ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے بچنے کی کوئی چانس نہیں ہیں ان کی بیٹی کو تم پر بالکل شک نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی وہ انہیں کسی اور ہسپتال میں لے کر جائے

وہ اسے پوری بات سمجھاتے ہوئے بولی اوکے نوٹوں کی گڈی تھامتے ہوئے مسکرا کر

ہاں میں سر ہلا گیا

تم جلدی سے فون کرو اس لڑکی کو اور کہو کہ اس کے بابا کی طبیعت بہت زیادہ

۔ خراب ہونے کی وجہ سے میں انہیں اپنے ساتھ ہسپتال لے کر آئی ہوں

میرا نام مت لینا بس کہہ دینا کہ میڈم لے کر آئی ہیں۔اور وہ جلد سے جلد ہسپتال

میں پہنچے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو نوکر نے فوراً اس کے حکم کے مطابق پریا کو فون

کر دیا تھا

OOOOOO

پر یہ بی بی جی آپ کہاں ہے جلدی سٹی ہاسپٹل میں پہنچیں صاحب جی بے ہوش ہو گئے تھے میں انہیں ہسپتال لے کر آیا ہوں وہ تو شکر ہے کہ میڈم نے میری مدد کی آپ جلدی سے ہسپتال پہنچیں صاحب کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے نوکر نے اسے فون کرتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا

پر یہ بے حد پریشان ہو چکی تھی

۔ باباچانک بے ہوش کیسے ہو سکتے ہیں

کیاہواپر یہ سب کچھ ٹھیک تو ہے نہ بیٹاتم بہت پریشان لگ رہی ہو دادی اس سے پوچھنے لگی

پاپاکی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے اکبر بھائی انہیں ہسپتال لے کر گئے ہیں مجھے ابھی ہسپتال جاناہو گااس نے دادی کو بتایا

وہ تو شکر ہے کہ اکبر گھر پر ہی تھا بیٹا تم گاڑی لے جاؤ میں دوسرے ڈرائیور کو فون کر کے بلالوں گی دادی نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔اور رضوان کو اسے اپنے ساتھ لے جانے کا اشارہ کیا ۔

وہ رضوان کے ساتھ اکبر کے بتائے ہوئے ہسپتال میں جا رہی تھی سٹی ہاسپٹل ان کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ دادی کو اس ہسپتال میں لے کر جاتا تھا کیونکہ دواد کے علاوہ اسے کسی پر یقین نہیں کر سکتا تھا

ооооо

وہ اسپتال پہنچی تو اکبر اسے دور سے ہی اشارہ کر چکا تھا

اس کے ساتھ ایک اسٹائلش سی لڑکی کھڑی ہوئی تھی جسے پہچانے میں اس نے زیادہ

دیر نہیں لگائی تھی وہ اس کی کلاس فیلو مہرش تھی

پریا بی بی آپ کے ابو کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی وہ تو شکر ہے مہر بی بی جی

وہاں پہنچ گئی وہ دادی سے ملنے کے لیے آئی ہوئی تھی ان کو جب میں نے یہ بتایا کہ

آپ کے پاپا کی طبیعت خراب ہو گئی ہے یہ فوراً مجھے اپنے ساتھ ہسپتال لے آئی

شکر ہے کہ یہ وہاں موجود تھی ورنہ پتہ نہیں آج کیا ہو جاتا ملازم بے حد پریشانی سے

۔ بتا رہا تھا اس نے شکر گزار نظروں سے مہرش کی جانب دیکھا تھا

میرے خیال میں میں تمہیں جانتی ہوں تم میری کلاس میں پڑھتی ہو مہرش سوچتے

ہوئے بولی تو پریا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا

جی میں یونیورسٹی میں آپ کی کلاس فیلو آپ کا بے حد شکریہ آج آپ نے مجھ پر

بہت بڑا احسان کیا ہے میرے بابا کو ہسپتال پہنچا کر آپ نہیں جانتی آپ نے میرے

لئے کیا کیا ہے میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی وہ اس کے ہاتھ تھامتے

ہوئے عاجزی سے بولی

کوئی بات نہیں یہ میرا فرض تھا اگر ان کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو میں مدد ضرور کرتی

میں اپنی دادی سے ملنے گئی تھی ان کی طبیعت خراب رہتی ہے وہاں اس نے شور مچایا

ہوا تھا میں نے دیکھا تمہارے بابا کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی تو میں فوراً ہی

۔انہیں قریبی ہسپتال لے آئی

شاید تم میری دادی کی دیکھ بھال کرتی ہو تمہارے بارے میں بابا نے مجھے بتایا بھی تھا

وہ ایک نظر ملازم کو دیکھتے ہوئے اسے بتانے لگی

جی میں اُن کا خیال رکھتی ہوں لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ بابا کنڈیشن اتنی خراب ہو جائے گی ورنہ میں دادی کے ساتھ نہیں جاتی لیکن اللہ نے آپ کو میرے لئے فرشتہ بنا کر بھیجا ہے میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں آپ کا بہت بہت شکریہ آپ

نہیں جانتی کہ آپ نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے وہ سچ میں اس کی بے حد شکر گزار تھی

تم مجھے شرمندہ کر رہی ہو میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا

خیر تم جاوا اپنے بابا کے پاس مہر نے اس کا دھیان ڈاکٹر کی جانب دلایا تو وہ فوراًہاں میں سر ہلاتی ڈاکٹر کے کیبن کی جانب چلی گئی تھی

اور باقی کا کام ڈاکٹر نے کرنا تھا اور ڈاکٹر نے بھی وہی کہنا تھا جو وہ کہہ چکی تھی

OOOOOO

آئیں مس بیٹھیں آپ کے لئے ایک بہت ہی بری خبر ہے آپ کے بابا کی ہیلتھ کنڈیشن بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے انہیں ابھی علاج کی ضرورت ہے

آپ کو اپنے والد کے علاج کے لیے ابھی سے ہی کوشش جاری کر دینی چاہیے ان کے علاج میں تقریباً ستر لاکھ روپے کا خرچہ ہو گا ۔

آپ یہ اماؤنٹ دس دن کے اندر ہی جمع کروائیں تاکہ آپ کے بابا کی جان بچائی جا سکے ان کی طبیعت اس حد تک خراب ہے کہ ان کا علاج نہ کروایا تو ان کی جان بھی جا سکتی ہے ڈاکٹر نے اسے تفصیل سے بتایا

وہ بے حد پریشان ہو چکی تھی ستر لاکھ روپے اتنی چھوٹی اماؤنٹ تو ہرگز نہیں تھی کہ وہ فوری طور پر ان پیسوں کا انتظام کر پاتی

ڈاکٹر میں اتنی جلدی پیسے کیسے کروں گی یہ میرے لیے بہت زیادہ ہیں اور میرے بابا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے پلیز کیا آپ مجھے کچھ وقت دے سکتے ہیں۔ پریشانی

سے اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا

کرے

آپ کے پاس دس دن کا وقت ہے آپ کو دس دن کے اندر اندر ہی ان پیسوں کا

انتظام کرنا ہو گا اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکتی تو آپ کے لیے مشکلات میں مزید

اضافہ ہو گا ڈاکٹر نے اس سے آخری امید بھی چھین لی تھی

ڈاکٹر میں اتنی جلدی اتنے سارے پیسوں کا انتظام کبھی نہیں کر سکوں گی میرے

لیے بہت زیادہ مشکل ہے اور دن بہت کم ہیں وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

اسے یقین تھا کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور نکل آئے گا شاید ڈاکٹر کے پاس کوئی امید ہو

دیکھیں مس میں آپ سے جھوٹ نہیں کہوں گا اگر آج مس مہرش انہیں وقت پر

ہسپتال نہ لاتی تو ان کی جان بھی جا سکتی تھی

آپ کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیئے انہوں نے جانے سے پہلے ابھی آپ کی اماؤنٹ ادا

کر دی ورنہ اس وقت بھی شاید آپ کے پاس 30 ہزار روپے ہر گز نہیں ہوتے

اپنے بابا کی زندگی بچانا چاہتی ہیں تو جلد سے جلد پیسوں کا انتظام کریں ورنہ ہم بھی کچھ نہیں کر سکیں گے

OOOOO

بابا کے علاج کیلئے ستر لاکھ روپے کی ضرورت ہے میں اتنے پیسے کہاں سے لاؤں گی وہ بھی اتنی جلدی یہ تو ممکن ہی نہیں ہے

کیا میں دادی سے اس بارے میں بات کروں۔۔۔اس نے پریشانی سے سوچا

نہیں یہ رقم بہت زیادہ ہے دادی رقم کہاں سے دیں گے اور ویسے بھی ان کا پوتا مجھے

ہر گز پسند نہیں کرتا

دادی کی شفقت اپنی جگہ لیکن میں ان سے اتنے سارے پیسے نہیں مانگ سکتی اور نہ

ہی اتنے سارے پیسے مجھے آسانی سے مل سکتے ہیں

اور اگر بابا کے علاج کے لئے پیسے نہ ہو سکے تو بابا کا علاج نہیں ہو گا

میں کیا کروں کہاں سے لاؤں اتنے پیسے وہ بے حد پریشانی سے وہی بیٹھی سوچ جا رہی تھی جب اچانک مہرش اس کے پاس آگئی تھی

اگر میں تمہیں ستر لاکھ روپے دے دوں تو کیا تم اپنے باپ کا علاج کرواؤں گی۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی اس کی آنکھوں کی حیرانگی کی اسے مزہ دے رہی تھی ۔

مطلب میں تمہیں روپے دوں گی ان ستر لاکھ سے تمہارے بابا کا علاج ہو جائے گا

اور اس کے بدلے میں تم میرا ایک کام کر دینا میرا کام ہو جائے گا اور تمہیں

تمہارے بابا کے علاج کے لیے پیسے مل جائیں گے اب یہ تمہارے ہاتھوں میں ہے

کہ تمہیں اپنے بابا کا علاج کروانا ہے یا نہیں

۔ چہرے پر مسکراہٹ لئے وہ اسے پتا نہیں کون سی راہ دکھا رہی تھی

آپ مجھے 70 لاکھ روپے کیوں دے گی مجھے پیسے دینے سے آپ کو بلا کیا فائدہ ہو گا وہ

سوجی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی اس کے سامنے کھڑی لڑکی

آج اس کے لئے مسیحا ثابت ہوتی تھی اگر وہ اس کے باپ کو وقت پر ہسپتال نہ لاتی تو

۔ شاید اب تک اس کا باپ جان کی بازی ہار چکا ہوتا

بالکل ٹھیک سوچ رہی ہو تم ہر انسان اپنے فائدے کے لئے ہی دوسرے کے لئے

کچھ کرتا ہے میں بھی اپنے فائدے کے لیے ہی تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں

تمہارے بابا کا آپریشن ایک مہینے کے اندر ہونا ہے۔اگلے مہینے کی اٹھارہ تاریخ کو اگر

تمہارے بابا کو آپریشن نہ ہوا تو ان کی جان جا سکتی ہے۔مجھے یقین ہے کہ تم اپنے بابا

کو بچانے کے لئے میرا کام ضرور کرو گی اور اس کام کے بدلے میں تمہارے بابا کی

۔ جان کی قیمت ادا کروں گی

لیکن میں تمہیں یہ بھی بتادوں کہ اس وقت بھی تمہارے بابا کو ٹریٹمنٹ کی

ضرورت ہے انہیں ایک مہینہ اسی ہسپتال میں رہنا ہو گا جس کی قیمت میں ادا کروں

گی اب آگے تمہاری مرضی

مجھے کیا کرنا ہو گا۔اس وقت اس کے پاس سوچنے سمجھنے کا وقت نہیں تھا اس کے باپ کی جان خطرے میں تھی اور اس کے لیے اس کا واحد سہارا اس کے جینے کی وجہ سے زیادہ اس وقت اور کچھ بھی عزیز نہیں تھا ۔

دامیش شاہ سے محبت مہرش اسے دیکھتے ہوئے اس انداز میں بول کر مسکرائی کہ پریہ اسے دیکھ کر رہ گئی

تمہیں دامیش شاہ سے محبت کرنی ہے اور اس محبت کی قیمت میں تمہیں ادا کروں گی 70 لاکھ کی صورت میں اور اس کے بعد بھی اگر تمہارے بابا کے علاج پر کسی بھی

قسم کا کوئی خرچ ہوتا ہے تو پھر میں اٹھاؤں گی تمہیں اپنے پاس سے ایک پیسہ بھی نہیں لگانا پڑے گا اور نہ ہی کسی کے سامنے گر گڑا کر اپنے بابا کی جان کی بھیک مانگنی ہو گی ۔

صرف ایک مہینہ تم دامیش سے جھوٹی محبت کا دعویٰ کر و اسے اپنی محبت کا یقین دلاؤ اس حد تک کہ وہ تمہیں دیوانوں کی طرح چاہنے لگے اور پھر اسے چھوڑ دو اور اپنے باپ کی جان بچا لو۔ وہ بے حد سفاکی سے اپنی پلاننگ اسے بتا رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی دامیش شاہ کی بہن ہے

آپ کیا کہہ رہی ہیں میں ایسا ہر گز نہیں کر سکتی کسی کو دھوکا دینا میں ایسا سوچ بھی

نہیں سکتی اور آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے دامیش شاہ اور میرا ایسا کوئی تعلق نہیں ہے

جو آپ سمجھ رہی ہیں

میرا ان سے ایسا کوئی واسطہ نہیں ہے وہ بے حد غصے سے بولی تھی شاید وہ اسے اور

دامیش کو غلط نظریے سے لے رہی تھی

جانتی ہوں تمہارا اور اس کا ایسا کوئی تعلق نہیں ہے اور میں کچھ بھی ایسا ویسا نہیں

سمجھ رہی میں تم سے ایک سیدھی اور صاف بات کہہ رہی ہوں کہ مجھے ایک لڑکی

چاہیے کہ دامیش شاہ کو محبت میں دھوکہ دے اور تم سے بہتر کوئی نہیں لگتی میں جانتی ہوں تمہارے علاوہ میرا یہ کام اور کوئی نہیں کر سکے گا اور تمہیں میرا یہ کام کرنا ہو گا ورنہ ستر لاکھ روپے نہ تو کوئی ترس کھا کر دیتا ہے اور نہ ہی بھیگ میں

تمہیں یہ لگتا ہے کہ تمہیں دادی اتنی بڑی رقم دے دیں گی تو اس خوش فہمی میں ہر گز مت رہنا دادی بے شک بہت محبت سے تم سے بات کرتی ہوں لیکن اتنی بڑی رقم دینے کے حق میں وہ بھی کبھی نہیں ہوں گی لیکن میں تمہیں یہ رقم دے رہی ہوں

اور بدلے میں تم سے کچھ زیادہ بھی نہیں مانگ رہی صرف ایک مہینے کی بات ہے

ایک مہینے کے بعد تم اپنے راستے اور وہ اپنے راستے تم دونوں کا ایک دوسرے سے

کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہو گا

تم بس میرا یہ چھوٹا سا کام کرنا اور اس کے بدلے میں میں تمہیں ستر لاکھ روپے

دے رہی ہو 70 لاکھ کوئی چھوٹی سی رقم نہیں ہے یاد رکھنا یہی رقم تمہارے بابا کی

زندگی بچا سکتی ہے وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے اس کے پاس ہی رک گئی تھی

جب تمہارا دل مطمئن ہو اس نمبر پر مجھے فون کر دینا میں ہمیشہ تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار رہو گئ وہ مسکراتی ہوئی اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے چلی گئ

جب کہ وہ پریشانی سے کبھی اپنے پاس پڑے اس کارڈ کو دیکھ رہی تھی اور کبھی دور جاتی ہے اس لڑکی کو

جو اپنا مقصد اس پر واضح کر گئ تھی

اس کی زندگی ایسی ہو جائے گی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کسی کو دھوکا دینا کسی

کے ساتھ محبت میں فریب کرنا یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اور وہ

دامیش سے اس طرح کی بات کیسے کر سکتی تھی وہ آدمی عورت ذات کو اپنے پاس

بھٹکنے نہیں دیتا تھا اور وہ اسے محبت میں دھوکہ دینے کے لئے کہہ رہی تھی

ایسا کیسے ممکن تھا ایسا نہیں ہو سکتا تھا چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لیتی وہ کبھی

بھی اس کی محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتا تھا اس کی تو کیا وہ دنیا کی کسی حسین سے

حسین لڑکی کی محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتا تھا کہ اس کے پاس عورتوں کی کمی تھی

وہ جس کے ساتھ چاہتا اپنی زندگی خوبصورت بنا سکتا تھا

لیکن وہ ایسا تب کرتا جب اس کی زندگی میں کسی لڑکی کی کوئی جگہ ہوتی کوئی لڑکی اس کے لئے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی تھی اسے عورت ذات سے نفرت تھی وہ عورت سے دور بھاگتا تھا

تو بلا وہ اس سے محبت کیسے کرتا وہ کیسے اسے محبت میں دھوکہ دے سکتی تھی وہ ایسی لڑکی ہر گز نہیں تھی لیکن اگر اپنے بابا کی زندگی کے لئے اسے ایسا کچھ کرنا پڑتا تو وہ یہ کام بھی کر گزرتی لیکن وہ جانتی تھی کہ دامیش اس کی جانب کبھی متوجہ نہیں ہو سکتا

اگر دیکھا جائے تو دامیش کے سامنے اس کی اوقات ہی کیا تھی ایک عام سی لڑکی کے اس کے گھر میں چند پیسوں کے لیے نوکری کرتی ہے اس کی نظروں میں پری کی اوقات ایک نوکر سے زیادہ نہ تھی وہ اسے محبت میں دھوکہ دینے کی بات کر رہی تھی ایسا ممکن ہی نہیں تھا وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لے وہ دامیش شاہ کو اپنی طرف راغب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی تھی وہ خود یہ بات جانتی تھی لیکن وہ ۔ یہ بات اس لڑکی کو کیسے سمجھاتی

جس پر اپنے بھائی کو نیچا دکھانے کا جنون سوار تھا

oooo

پاپا کو گھر لے کر آنے کے بعد بھی وہ مسلسل اسی سوچ میں گرفتار تھی کہ اس نے مہرش کا نمبر اب تک اپنے پاس رکھا تھا اس کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھا دو بار تو بابا بھی پوچھ چکے تھے کہ یہ نمبر کس کا ہے اور کیوں اسے اٹھا کر گھوم رہی ہے لیکن اس کے پاس بابا کے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں تھا

وہ ہر بار بابا کو ٹال کر کسی نہ کسی کونے میں بیٹھ کر اس نمبر کو دیکھنے لگ جاتی اسے سمجھ

نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے بابا کا علاج بے حد ضروری تھا اور یہ بھی سچ تھا کہ دامیش

کبھی اسے اتنی بڑی رقم دینے کو تیار نہیں ہوتا اتنی بڑی رقم دینا ان کے بس سے باہر

تھا

یا اللہ یہ کیسا امتحان ہے میں کیا کروں آخر کیسے بابا کے علاج کے لئے پیسے جمع کروں

ستر لاکھ روپے میں کہاں سے لاؤں

اتنے پیسے تو میں ساری زندگی نوکری کر کے نہیں کما سکتی دس دن میں اتنے پیسے

کہاں سے لاؤں گی میں

دامیش شاہ اتنی بڑی رقم مجھے کبھی نہیں دے گا اور کسی سے میں مانگ نہیں سکتی اللہ

۔ میں کیا کروں میں کہاں جاؤں میری مدد کریں مجھ سہی راہ دکھائی

اگر میں اس لڑکی کی بات مان کر دامیش کو اپنی جانب راغب کرنے کی کوشش بھی

کرتی ہوں تو بھی یہ اتنا آسان نہیں ہوگا اور دس دن میں تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے اس

لڑکی کو کیسے لگتا ہے ایسا ممکن ہے

کہاں اس جیسا امیر انسان کہاں میرے جیسی لڑکی لیکن مجھے کوشش کرنی ہو گی اپنے

بابا کے لیے اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گی تب ھی بابا کا علاج کروانے میں

کامیاب ہو پاؤں گی مجھے اس لڑکی سے بات کرنی ہو گی میں جانتی ہوں کہ یہ غلط ہے

لیکن بابا کی زندگی سے زیادہ میرے لئے اور کچھ بھی اہم نہیں

اپنے بابا کے لئے کچھ بھی کر جاؤں گی اگر میرے بابا کی جان کیلئے مجھے یہ قدم اٹھانا

پڑا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گی اور اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئی تو کون سا یہ

ساری زندگی کے لیے کرنا ہے صرف ایک مہینے کی بات ہے ایک مہینے کے بعد سب

ختم سب کچھ پہلے جیسا بالکل نارمل ہو جائے گا

اور میں مہرش کو بھی پہلے ہی بتا دوں گی کہ میں صرف کوشش کروں گی اگر میں

اس کوشش میں کامیاب ہو گئی تو ٹھیک ہے اور اگر میں ناکام ہوئی تب بھی وہ پیچھے

نہیں ہٹ سکتی اسے میرے بابا کے لیے میری مدد کرنی ہو گی

وہ تیزی سے اپنے موبائل پر مہر کا نمبر ڈائل کرتی اپنے کمرے میں بند ہو کر اپنا

دروازہ بھی اچھے سے لاک کر چکی تھی

ooooo

ارے واہ مجھے تو آج ہی تمہارا فون آگیا مجھے لگ رہا تھا کہ تم ایک ہفتے کے بعد سوچ سمجھ کر جواب دو گی کیا سوچا تم نے وہ فون اٹھاتے ہی اس سے کہنے لگی وہ زیادہ لمبی بات نہیں کرتی تھی اسی لئے سیدھی موضوع پر آئی

اگر میں کامیاب نہیں ہوئی تو کیا تب بھی تم میرے بابا کا علاج کروانے میں میری

مدد کرو گی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھا تو دوسری طرف اس کے چہرے پر

ایک مسکراہٹ آگئی

ڈارلنگ تم ناکامی کی باتیں کیوں کرتی ہو میں جانتی ہوں کہ تم کامیاب ہو گی مجھے

پورا یقین ہے کہ تمہیں کبھی اس کام کے لیے ناکامی کا سامنا نہیں کرنا ہو گا مجھے پورا

یقین ہے دامیش کو اپنی محبت کی جال میں پھنسانا تمہارے لئے مشکل ہر گز نہیں

ہو گا

بس تم بے فکر رہو ایک بار ہاں تو کر و دیکھنا جیسا میں کہوں گی سب کچھ ویسا ہو گا وہ

بے فکر ہو کر بولی

میرا یہ سوال نہیں تھا میں نے آپ سے یہ پوچھا ہے کیا اگر میں اپنے اس مقصد میں

کامیاب نہیں ہو تی تو کیا تب بھی تم میرے بابا کا علاج کروانے کے لئے پیسے دوں

گی

وہ اس کی فضول باتوں سے تنگ آتے ہوئے بولی اس وقت وہ اتنی پریشان تھی کہ

اتنا غلط قدم اٹھانے کے لئے بھی حامی بھر چکی تھی تو یقیناً اس کی مجبوری تھی اور مہر

نے یہ بات سمجھ لی تھی

لیکن وہ اسے سمجھنے کے بجائے اپنی ہی بولے جا رہی تھی

میں نے کہا نہ تم بے فکر ہو جاؤ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی اور میں تمہارے بابا

کا علاج کروانے کے لئے تمہیں پیسے بھی دے دوں گی

بالکل بھی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آج سے ہی تمہاری مدد کرنا شروع

کردی ہے

تم بس آج سے ہی اپنے مقصد پر غور کرو تمہارے بابا کی علاج کے لیے جتنے پیسے

چاہیے ہوں گے میں دوں گی بے شک تم اپنے بابا کا علاج

آج سے ہی شروع کردو تمہیں اور کچھ نہیں سوچنا بس یہ سوچو کہ تمہیں میرا کام

کرنا ہے کسی بھی قیمت پر چاہے تمہیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے تم اپنے قدم پیچھے

نہیں ہٹا سکتی وہ اسے جال میں پھنسا رہی تھی اور پری بری طرح اس جال میں پھنس رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس سے کیا کروانے والی ہے

یا اس کا یہ قدم اس کی آنے والی زندگی پر کتنی بری طرح سے اثر انداز ہو سکتا ہے

اسے بس یہ پتہ تھا کہ اسے اپنے بابا کی جان بچانی ہے اور اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی

کبھی نہیں سوچا تھا اس پر اتنا برا وقت آئے گا کہ وہ کسی کو دھوکا دینے کے بارے میں سوچے گی

اور اگر سوال اس کے بابا کی زندگی کا نہ ہوتا تو شاید وہ اسی سوچ کو بھی اپنے دماغ میں لانے سے پہلے ہزار بار سوچتی لیکن اس بار اس کی ساری سوچیں مفلوج ہو چکی تھی

○○○○○

اسے کیا کرنا تھا کیا نہیں وہ کچھ نہیں جانتی تھی بس ہر روز کی طرح خاموشی سے وہ آج بھی اپنے کام پر آگئی۔ آج سے اس کی زندگی چینج ہونے والی تھی اس نے کیا کرنا تھا کیا نہیں وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پارہی تھی۔ کیا وہ وہ کر پائے گی جو مہر چاہتی ہے

اسے کبھی نہیں لگا تھا کہ مہرش اپنے ہی بھائی کے لیے اتنا برا سوچتی ہو گی وہ اپنے ہی بھائی سے اتنی زیادہ نفرت کرتی ہو گی کلاس میں تو وہ سب سے الگ ماڈرن اور امیر ترین لڑکی تھی

اس کے لیے پڑھائی اہمیت نہیں رکھتی تھی وہ تو کبھی کسی چیز کے لیے محنت ہی نہیں کرتی تھی بس ماڈرن سے ماڈرن چیز اس کے پاس موجود ہوتی

ہر نئی گاڑی ہر طرح کا فیشن کپڑے جوتے ہر چیز موجود ہوتی تھی اس کے پاس لیکن

اتنی امیر لڑکی اپنے ہی بھائی کے لیے اتنی نفرت اپنے دل میں چھپا کر بیٹھی ہے یہ

جان کر اسے بہت برا لگا تھا

اسے دامیش بھی پسند نہیں تھا وہ بھی اسے بہت مغرور لگتا تھا ہر وقت اپنے غرور کی

چادر تانے وہ اپنے سامنے کسی کو کچھ نہیں سمجھتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اسے

یقین تھا کہ وہ کسی کے بارے میں بھی اتنا برا نہیں سوچ سکتا ۔

وہ تو بس یہ سوچ سوچ کر گھبرا رہی تھی کہ اگر اس چیز کے بارے میں دامیش کو کانوں کان خبر لگ گئی تو اسے کتنا افسوس ہو گا کہ اس کی بہن اس کے ساتھ اتنا برا کرنے جا رہی ہے بھلا کیا دشمنی ہو سکتی تھی ان دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ کہ مہرش کو اپنے بھائی بہن کے پاکیزہ رشتے کا بھی خیال نہ رہا

اور دوسری سب سے اہم بات یہ تھی کہ دامیش کی ناک ہمیشہ اونچی رہتی تھی اسے تو وہ بالکل بھی اہمیت نہیں دیتا تھا بلکہ وہ گزرتے ہوئے بھی اس کی طرف نظر گھما کر نا دیکھتا کہ کہیں کسی غریب کو دیکھنے سے اس کی توہین نہ ہو جائے کم از کم وہ تو دامیش کو ایسا ہی سمجھتی تھی

اور مہرش نے اسے اسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا حکم دے دیا تھا یہ اس کے لیے کتنا مشکل تھا وہ صرف سوچ ہی سکتی تھی بلا دامیش جیسا انسان اس کی طرف نگاہ کر کے دیکھے گا بھی کیوں ۔۔۔

کیا وہ دامیش شاہ جیسے مغرور انسان کو اپنی طرف متوجہ کر پائے گی۔ وہ شخص جو اپنے معیار سے نیچے کی جانب دیکھتا ہی نہیں اسے خود سے متاثر کر سکے گی۔ کیا وہ شخص اس سے متاثر ہو جائے گا۔ کیا وہ مہرش کی امید پر پوری اتر پائے گی

وہ بُری طرح سے الجھ کر رہ گئی تھی یہ اس کیلئے آسان ہر گز نہیں تھا وہ تو خود کسی مرد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کرتی تھی۔اور پر یہ اس کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کیسے کرتی اسے تو عورت ذات سے ہی الرجی تھی

وہ جو عورت ذات سے ہی نفرت کرتا ہے اس کی طرف وہ آنکھ اٹھا کر دیکھے یہی ناممکن تھا یہ اس کے لیے بے حد مشکل تھا وہ یہ سب کچھ کیسے کر سکتی تھی وہ ایک عام سی لڑکی تھی اور دامیش۔۔۔۔وہ کوئی عام سا انسان نہیں تھا

یہ سب کچھ اس کے لیے آسان نہیں تھا لیکن اب وہ قدم پیچھے نہیں ہٹا سکتی تھی

اپنے بابا کی زندگی کے لیے وہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھی لیکن وہ یہ بات نظر انداز نہیں کر سکتی تھی کہ سامنے بھی دامیش شاہ تھا جس کو ہرانا ناممکنات میں شامل ہوتا تھا

ooooo

کیا بات ہے پریا بیٹا آج تم بہت پریشان لگ رہی ہو کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ میں صبح سے دیکھ رہی ہوں تم اداس ہو آج

۔۔۔۔؟ تمہارے بابا کی طبیعت اب کیسی ہے

دادی صبح سے اسے نوٹ کر رہی تھیں وہ بے حد پریشان اداس ہر چیز سے بیگانہ تھی روز کی بانسبت بے حد خاموش لگ رہی تھی

دادی بھی اس کا یہ انداز دیکھ کر پریشان ہو گئی تھیں وہ تو ہمیشہ خوش رہنے اور خوش رکھنے والے لڑکی تھی اچانک اسے کیا ہو گیا شاید اس کے بابا کی طبیعت زیادہ خراب ہے دادی نے سوچتے ہوئے اس سے مخاطب کیا

کچھ نہیں بس بابا کی طبیعت کو لے کر پریشان ہوں۔وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو

۔ دادی نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے پاس بلایا

پریا میری بات سنو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتی ہوں

تمہارے لیے بے حد مشکل ہے لیکن مشکل وقت بھی گزر جاتا ہے یہ تو وقت کی

خاصیت ہے وہ ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں تمہیں

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے دادی نے اس سے بے حد پیار سے سمجھایا تو

اس نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلا کر ان کا ہاتھ تھام لیا

مجھے یقین ہے دادی آپ ہمیشہ میرے ساتھ ہیں آپ لوگوں کے ہوتے ہوئے مجھے

۔ کوئی پریشانی نہیں ہے۔ باقی جو بھی ہو اللہ بہتر جانتا ہے

وہ دادی سے اپنی ہر پروبلم شیئر کر سکتی تھی لیکن یہ پروبلم شیئر کرنا اس کے بس سے

باہر تھا

○○○○○○

دیکھو یار دامیش اظہار تو تمہیں آج بھی کرنا ہے اور کل بھی اور میں تمہیں اپنے دل کی بات کہوں تو میں تمہارے اس فیصلے سے بے حد خوش اور مطمئن ہوں تمہارے لیے پریا سے بہتر کوئی اور لڑکی ہو ہی نہیں سکتی

میں ایک اچھا دوست ہونے کے ناطے تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم اس سے اپنی محبت کا کھل کر اظہار کر دو

مجھے یقین ہے میری بہن تمہیں اس رشتے سے کبھی انکار نہیں کرے گی اور میں

تمہارا سالہ بننے کے لیے دل وجان سے راضی ہوں وہ مسکرا کر شرارت سے کہتا

۔ اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا

ایسا ہی ہو گا ان شاءاللہ لیکن پھر بھی مجھے تھوڑا عجیب لگ رہا ہے میں نے پہلے کبھی

کسی لڑکی سے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی اور پھر پریا کے نیچر بھی کچھ ایسی ہے

کہ مجھے لگ رہا ہے کہ مجھے ڈائریکٹ دادی سے بات کرنی چاہیے اس بارے میں

۔ ۔تاکہ دادی خود ہی ہینڈل کر لیں سب کچھ وہ پریشانی سے بتانے لگا تو داؤد ہنس دیا

نہیں دادی تک بات پہنچ جانے سے پہلے اپنی دلہن تک پہنچاؤ یہی بہترین آئیڈیا ہے

میری طرف سے تمہارے لئے

کیونکہ مجھے یہی لگتا ہے کہ دادی پہلے پریا کے والد سے بات کریں گی اور پھر اپنے بابا

کی خوشی کے لئے شاید پریہ بھی ہاں کر دے گی اور میں چاہتا ہوں کے اس رشتے

میں پریہ کی رضامندی شامل ہو

کیونکہ تمہارے جیسے رشتے کو کوئی بھی انکار نہیں کرے گا اب اس میں پریہ کی

مرضی ہو یا نہ ہو کیا تم چاہتے ہو کہ پریہ اپنی مرضی سے تمہاری زندگی میں شامل

ہونے کے بجائے اپنے بڑوں کے فیصلے کی وجہ سے ہو اور اس کی اس رشتے میں

خوشی شامل ہی نہ ہو داؤد نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا دامیش نے فوراً نہ میں سر ہلایا

۔

نہیں میرے لیے اس کی مرضی اہمیت رکھتی ہے اگر اس کی اس رشتے میں مرضی

نہیں ہوگی تو میں کبھی اس سے شادی نہیں کروں گا میں زبردستی کا قائل کبھی بھی

نہیں ہوں اس نے فوراً جواب دیا تھا ۔

تو پھر پہلے اس سے بات کرو اگر وہ اس رشتے میں اپنی مکمل رضامندی دیتی ہے تبھی

تم بات بڑوں تک لے کر جاؤ داؤد نے مخلص دوست کی طرح اسے مشورہ دیا تو اس

نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا

ooooo

جیسے جیسے شام ہوتی جارہی تھی اس کی ٹینشن بھی بڑھتی چلی جارہی تھی

میں ایسا کیا کروں دامیش شاہ کا دھیان مجھ پر آ جائے کس طرح سے انہیں اپنی طرف متوجہ کروں

وہ تو شاید دوسری قسم کی لڑکیوں کو پسند کرتے ہوں گے اور مجھ سے تو ویسی بے ہودا ڈریس بھی نہیں پہنی جائے گی مگر مہرش کو اتنا یقین کیسے ہے کہ میں یہ کر پاؤں گی وہ یہ کام کسی اور کو بھی تو دے سکتی تھی اس نے مجھے ہی کیوں چنا ان سب چیزوں کے لیے

میں تو بہت خوبصورت بھی نہیں ہوں عام سی شکل وصورت کی مالک ہوں بلا مہر ش

کو مجھ میں ایسا کیا نظر آیا کہ اس نے یہ کام مجھے دے دیا آخر کیا چل رہا ہو گا اس کے

دماغ میں وہ مسلسل سوچوں کے جال بنے جا رہی تھی

اس کے دماغ میں صرف ایک ہی بات چل رہی تھی کہ وہ ایسا کیا کرے کہ دامیش

کی نظر میں آجائے

وہ تو کسی کو بھی اہمیت نہیں دیتے بلاان کی نظر میں میری کیااوقات ہے۔وہ سارے دن سے بس اسی ایک سوچ میں مصروف تھی۔اسے ایسا کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہو جائے اسے دیکھے اس کے بارے میں سوچے۔

وہ مسلسل ذہنی ٹینشن کا شکار تھی یہ سوچ بھی اس کے دماغ پر حاوی ہو رہی تھی کہ بلا اس کے سامنے اس کی اوقات ہی کیا تھی کہ گھر میں کام کرنے والی ملازمہ کو وہ کیوں دیکھنا پسند کرتا

شام کے وقت گھر جانے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اسے دامیش وقت سے پہلے واپس آتا نظر آیا آج اتنا جلدی واپس کیوں آگئے یہ تو شام سات کے بعد ہی آتے ہیں۔

اس کے دماغ میں سوچ آئی تھی۔دامیش کے اندر آتے ہی اس نے کھڑے ہو کر اسے سلام کیا تھا جس کا جواب آج اس نے پورے دھیان سے دیا تھا۔

کیسی ہو تم اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا آج اس کا انداز الگ تھا یا پر یانوٹ زیادہ کر رہی تھی

الحمداللہ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں آپ کے لئے پانی لاؤں۔اس کے دیکھنے پر وہ اور کنفیوز ہوئی

نہیں ساری زندگی اب یہی سارے کام تو کرنے ہیں تمہیں فی الحال تو کسی اور چیز کی طلب ہو رہی ہے تم ایسا کرنا۔اب وہ اسے کیا بتاتا کہ محبت کے خوبصورت احساس سے روشناس ہونے کے بعد وہ اسے اپنی باہوں میں لینے کو بیتاب تھا وہ اسے اپنے سینے میں چھپا لینا چاہتا تھا لیکن فی الحال ان جذبات کا اظہار کرنے کے لیے وقت ہی نہیں تھا

پریا تھوڑی دیر میں چھت پر آؤ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے اور پلیز آج میں ساری رات تمہارا انتظار نہیں کر سکتا تو میری بات سن لو وہ ذرا سخت لہجے میں بولا

اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا اس نے کو نسا رات کے بارہ بجے اسے ملنے بلایا تھا ابھی تو حویلی کے سب ملازم گھر پر ہی تھے اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا

اوراب تووہ خود بھی تنہائی میں اس سے ملنے کے موقع ڈھونڈرہی تھی کیونکہ اسے

اب کسی بھی طرح اسے اپنی جانب متوجہ کرنا تھا

اس کے جانے کے بعد اس کے دماغ میں یہ سوچ ضرور آئی تھی کہ دامیش نے اسے

چھت پر کیوں بلایا تھا لیکن جانا تو تھا اسے دامیش کو کسی بھی طرح سے اپنی طرف

متوجہ کرنا تھا اس کے لیے یہ بے حد ضروری تھا اپنے بابا کے لیے اسے یہ کرنا تھا

مہرش کا مقصد اسے پورا کرنا تھا

اسے دامیش کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کی ہر بات ماننی تھی نجانے وہ ایسی کونسی بات کرنا چاہتا تھا ایسی کون سی اہم بات تھی جو سب کی موجودگی میں نہیں ہو سکتی تھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے دادی کے بارے میں کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہو۔

سارا کام نمٹانے کے بعد اب اس نے سوچا تھا کہ وہ دامیش سے ملنے ضرور جائے گی اس وقت وہ دادی کو ان کی میڈیسن دے رہی تھی جب کہ اس کا سارا دھیان مہرش اور دامیش کے ذات پر تھا۔

وہ ان دونوں بہن بھائیوں میں بری طرح سے الجھ کر رہ گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آنے والی زندگی میں اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ دادی کو دوائیاں دینے کے بعد انہیں بیڈ پر لیٹاتی وہ خاموشی سے سیڑھیاں طے کرتی اوپر کی جانب آ گئی تھی جہاں دامیش نے اسے بلایا تھا۔

○○○○○○

میں اسے صاف الفاظ میں بتاؤں گا کہ وہ میرے لئے کیا ہے اس میں کچھ غلط نہیں ہے شادی تو ہر انسان کرتا ہے اور وہ بھی انکار نہیں کرے گی آخر کس چیز کی کمی ہے

میرے پاس مجھے یقین ہے وہ کبھی مجھ سے شادی سے انکار نہیں کرے گی لیکن میں

اس سے کہوں گا کیا

کیا ہو گیا ہے تجھے دامیش تو دامیش شاہ ہے تو اتنا نروس کیوں ہو رہا ہے اس چھوٹی سی

لڑکی سے بات کرنے کے لیے خود کو اتنا پریشان کیوں کر رہا ہے یہ مشکل نہیں ہے

۔اس نے خود کو سمجھایا

لیکن نہ جانے اس کا دل کیوں اتنا گھبرا رہا تھا آج تک کسی چیز سے نہ ڈرنے والا ہر قدم پر سب سے آگے رہنے والا محبت کے اس قدم پر گھبراہٹ کا شکار ہو رہا تھا ابھی تو یہ محبت کی پہلی سیڑھی تھی

ابھی تو اس نے پورا سفر طے کرنا تھا اس نے پریہ کے دل میں اپنی محبت جگانی تھی اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنا تھا

اس کے ساتھ زندگی کی ایک نئی شروعات کرنی تھی اس کے ساتھ اپنے خوابوں کا جہان آباد کرنا تھا

لیکن وہ تواب سے ہی بے حد پریشان ہو گیا تھا دل دماغ میں صرف ایک بات چل رہی تھی اگر اس نے انکار کر دیا تو اگر اس نے اس کی محبت کو قبول کرنے سے منع کر دیا تو

۔۔۔اگر اس نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے تو

۔۔۔۔اگر کوئی اور اس کی زندگی میں ہوا تو

۔۔۔۔؟ تو کیا ہو گا

تو کیا ہو گا دامیش شاہ تو پہلے سے ہی محبتوں کو ترسا ہوا شخص ہے کیسے جی پائے گا اس کے انکار کے ساتھ

لیکن اس ڈر سے وہ خاموش نہیں رہ سکتا تھا اگر اس نے انکار کر دیا تو

اگر اس نے انکار کر دیا تو بھی میں پیچھے نہیں ہٹوں گا وہ ہوتی کون ہے مجھے انکار کرنے والی۔اس کے اندر کے انا پرست مرد نے آواز اٹھائی تھی

کیا ہو گیا ہے تجھے دامیش محبت کے معاملے میں خود غرض بن کر نہیں سوچا جاتا

محبت ایک خوبصورت احساس ہے یہ دلوں میں اپنے آپ جاگتا ہے زبردستی نہیں

جگایا جاتا

اگر اس کے دل میں تیرے لیے کوئی جگہ نہیں ہوئی تو اس کے دل میں زبردستی

اپنے لیے گنجائش پیدا نہیں کر سکتا اگر اس نے انکار کیا تو تجھے اس کا انکار قبول کرنا ہو

گا اس کے دل نے اس سے بغاوت کی تھی

ہاں اگراس نے انکار کر دیا تو مجھے اپنے قدم پیچھے ہٹانے ہونگے محبت میں زبردستی

نہیں ہوتی اگراس کی زندگی میں میری گنجائش نہیں ہوئی تو مجھے اسے بھولنا ہوگا

کیا اسے بھلا کر میں جی پاؤں گا کیا محبت کو بھلا کر انسان زندگی گزار لیتا ہے ہاں گزار

لیتا ہے مگر جی نہیں پاتا اور میں ویسے بھی تیس سال سے گزار ہی رہا ہوں یہ زندگی

۔ہاں مگر جی نہیں پا رہا تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں پریا

اس نے کسی کے لیے اس طرح کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کبھی کوئی لڑکی اس کی زندگی کا حصہ بنے گی اور اب وہ اسے لے کر اتنا ہی بے چین ہو چکا تھا اسے حاصل کرنے کے لئے اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی ۔

وہ اسے کسی بھی طرح سے اپنی زندگی میں شامل کر لینا چاہتا تھا جب تک اس کے اندر اس کے لئے کوئی جذبات نہیں تھے اس سے دور دور رہنا ہی وہ پسند کرتا تھا لیکن محبت کی ذرا سی ہوا کیا چلی اس کا دل پریہ کی قربت کے لئے مچل اٹھا تھا

وہ اتنا بے قرار ہو گیا تھا کہ اب شاید اس کے بنا رہنا ہی اس کے لیے ناممکن ہو چکا تھا

وہ ایسا کیا کرتا کہ اسے آج ہی اپنی زندگی میں شامل کر لیتا لمحہ بھر کے لیے بھی وہ اس

کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو اس سے دور نہ ہو۔وہ ایسا کچھ کرنا چاہتا تھا کہ وہ بس اس

کی ہو کر رہ جائے

لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا سوائے اپنے جذبات اس کے سامنے ظاہر کرنے کے

وہ بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن اس کا انتظار بڑھتا چلا جا رہا تھا اور انتظار

کے ساتھ ساتھ اس کی بے چینی بھی لیکن شاید خدا کو اس پر ترس آ ہی گیا وہ اس کی

آہٹ کو محسوس کر چکا تھا

وہ پیچھے کی طرف پلٹا تو دیکھا اس نے نیلے رنگ کا مکمل باحیا لباس پہن رکھا تھا یہ

رنگ ہمیشہ اسے اپنی جانب متوجہ کرتا تھا اس کے لبوں پر ایک خوبصورت

مسکراہٹ پھیل گئی تھی ۔

وہ پہلے بھی اسے بری نہیں لگی تھی لیکن آج وہ اس کے لئے قدم در قدم آگے بڑھتی آسمان سے اتری کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔ دامیش نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ لڑکی اس انداز میں اس کے دل میں اترے گی کہ اس کا ایک قدم بھی اپنے دل پر پڑتا محسوس کرے گا

آو پریہ میں تم سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ تم پہلے میری بات سن لو باقی سب کچھ بعد میں دیکھا جائے گا۔ وہ اسے سننے کا کہتا اپنی بات شروع کر چکا تھا

میں کیسے کہوں تم سے مجھے خود بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا یہ سب کچھ میرے لئے بہت زیادہ عجیب ہے وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچتا ہوا بولا پریہ کنفیوز ہو گئی

پچھلے کچھ دنوں سے مجھے اپنا بھی ہوش نہیں ہے ہر چیز میں تم ہی تم نظر آتی ہو وہ عجیب سی کیفیت میں اس سے اپنی بات شروع کر رہا تھا جبکہ پریا خاموشی سے سن رہی تھی

میری حالت بہت عجیب ہورہی ہے میں سمجھ نہیں پارہا کہ میرے ساتھ کیا ہورہا

ہے تمہیں اس دن وہاں باہر لان میں دیکھنے کے بعد میں نے اپنے دل کی دنیا کو

۔۔ بدلتے ہوئے محسوس کیا ہے۔میں اپنی کیفیت کو خود بھی سمجھ نہیں پارہا

اور آج میری حالت ایسی ہے کہ میں تمہارے سامنے اگر اپنے جذبات کا اظہار نہ کر

پایا تو شاید پاگل ہو جاؤں گا۔اسی لئے تم ایک بار میری پوری بات سن لو اور ٹھنڈے

دماغ سے سمجھنے کی کوشش کرنا

میں نہیں جانتا کہ تم میری اس بات کا کیا مطلب نکالو گی لیکن آج اظہار کرنا میرے

لئے بہت اہم ہے

اپنی کیفیت کو اپنے جذبات کو بالکل سمجھ نہیں پا رہا

لیکن جتنا میں اپنے آپ کو سمجھا ہوں مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے تمہاری ضرورت

ہے میں تمہیں اپنی زندگی میں چاہتا ہوں میں ہمیشہ تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے

دیکھنا چاہتا ہوں میرا دل چاہتا ہے کہ تم میرے پاس رہو بہت پاس میں چھو کر ہاتھ

لگا کر تمہیں محسوس کروں۔

دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مجھ سے الگ نہ کر سکے تمہارا ہسنا بولنا باتیں کرنا میری پیٹھ پیچھے میری برائی کرنا دادی کے ساتھ مل کر مجھے ٹارگٹ کرنا تمہاری کوئی چیز مجھے بری نہیں لگتی لیکن اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو نہ جانے میں اس کے ساتھ کیا کرتا

لیکن تمہارے بارے میں کچھ برا سوچ بھی نہیں سکتا تمہاری ہر ادا دل کو اچھی لگتی ہے چھوتی ہے دل کو۔میں پہلے نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ مجھے کیا ہوا ہے لیکن اب سمجھ

چکا ہوں مجھے پیار ہو گیا ہے تم سے مذاق نہیں کر رہا میں سچ میں تم سے محبت کرنے

لگا ہوں میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں

آئی لو یو

آئی لو یو سو مچ

۔۔۔۔؟؟؟ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی

مجھے لمبے لمبے ڈائیلاگ بولنا نہیں آتا۔ میں بہت صاف اور واضح الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں کہ تم مجھے بہت اچھی لگنے لگی ہو اور میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں بولو کیا تم مجھ سے شادی کرو گی وہ اپنی بات مکمل کرتے ہی اس سے سوال کرنے لگا جو ہکا بکا بس اسے دیکھ رہی تھی ۔

بولو نا میں تم سے جاننا چاہتا ہوں کیوں خاموش ہو تم یوں خاموش رہ کر مجھے پریشان کر رہی ہو ہاں یا نہ کچھ بھی بول دو لیکن چپ مت رہو۔ تمہاری خاموشی مجھے بے چین کر رہی ہے اگر تم یوں ہی خاموش رہی تو پتہ نہیں میں کیا کر جاؤں گا

کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔؟ہاں میں بہت عجیب انداز میں پرپوز کر رہا ہوں لیکن مجھے ایسے ہی کرنا ہے میں نے کبھی کسی لڑکی سے یوں بات نہیں کی مجھے ۔لڑکیوں سے بات کرنا نہیں آتا

میرے دل میں جو تھا میں بول چکا ہوں اب میں تمہارا فیصلہ جاننا چاہتا ہوں بولو کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔؟وہ آہستہ آہستہ قدم اس کی جانب اٹھاتا اس سے سوال کر رہا تھا جب کہ وہ حیران سی کھڑی اسے اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ایسی کوئی بات کرنے والا ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ خود

کو دھوکے باز سمجھ رہی تھی اس نے ابھی تک دامیش کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی

کوشش ہر گز نہیں کی تھی لیکن دامیش کا یوں اچانک اس طرح کا اظہار محبت اسے

پریشان کر گیا تھا وہ بری طرح سے الجھ چکی تھی

اس سے پہلے کے دامیش اس کے مزید قریب آتا وہ بنا کچھ بولے تیزی سے پلٹ کر

سیڑھیاں اترتی چلی گئی اس کا دل رفتار پکڑ چکا تھا اس کے یوں اچانک چلے جانے پر

دامیش پریشان ہو گیا تھا ۔

وہ پہلے ہی بے چین تھا لیکن اس کا یوں اچانک چلے جانا اسے مزید بے چین کر گیا تھا

وہ بنا کوئی جواب دیے اسے بہت بڑے امتحان میں ڈال گئی تھی

شاید یوں اچانک اس کے اظہار کرنے پر وہ بھی پریشان ہو گئی ہو گی شاید اس نے بھی

ان سب کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سوچا ہو گا یہ لمحات اس کے لیے بھی حیران

کن ہوں گے

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اس

وقت وہ کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی

رضوان دروازے پر کھڑا شاید اسی کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ رضوان کو دیکھ کر بھی رکی نہیں تھی بلکہ سیدھی اپنے گھر میں آئی تھی بنا بابا کو دیکھے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوتے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر چکی تھی یہ سب کیا ہو رہا ہے

دامیش شاہ کا اس سے اظہار محبت اتنی بھی چھوٹی بات نہ تھی کہ وہ اسے نظر انداز کر پاتی وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا ایسا کیسے ممکن تھا ابھی کل ہی تو یہ بات ہوئی تھی جب مہرش نے اس کے سامنے یہ شرط رکھی ۔

ایسے کیسے ممکن تھا کہ آج ہی وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر دے۔ کب کہاں کون سے لمحے میں وہ اس سے محبت میں گرفتار ہوا تھا کب اس نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی

وہ اپنے آپ کو غلط قرار دے رہی تھی وہ پریشان ہو رہی تھی کہ وہ جو کچھ کرنا چاہتی ہے وہ غلط ہے اس کا ضمیر اسے بار بار ملامت کر رہا تھا لیکن اپنے باپ کی وجہ سے وہ بے حد مجبور ہو چکی تھی وہ غلط راستے کی طرف جا رہی تھی

لیکن اب پیچھے ہٹنے کا بھی اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا اسے نہ چاہتے ہوئے بھی یہ کرنا تھا

وہ اپنے آپ کو اس سب کے لئے تیار کر چکی تھی اپنے بابا کی زندگی کے لئے اس نے اس راستے پر قدم رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا جس کی کوئی منزل نہیں تھی لیکن اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی اسے اپنے بابا کی زندگی سے زیادہ اور کچھ بھی عزیز نہیں تھا. وہ جانتی تھی یہ راستہ غلط ہے لیکن اب اس نے اس راستے کو اپنا لیا تھا

ساری رات یوں ہی گزر گئی اسے ایک لمحے کو بھی نیند نہیں آئی تھی اس کی ساری

سوچیں دامیش شاہ کی جانب جاتی

بار بار اسے مہرش کی وہ شرط یاد آجاتی تھی کبھی اس کا دل اس کے فیصلے سے پیچھے

ہٹ جاتا تو کبھی اس کا دماغ اسے بار بار اس کے فیصلے پر غور کرنے پر مجبور کرتا

یہ کام کرتے ہوئے وہ اپنے آپ سے ہی ایک جنگ لڑ رہی تھی صحیح اور غلط کی جنگ

oooo

اگلی صبح اپنے آپ کو مضبوط کر کے وہ ایک بار پھر سے اس شاندار عمارت کے دروازے پر قدم رکھ چکی تھی

اس کے قدم رکھتے ہی پہلی نظر صوفے پر بیٹھے دامیش پر پڑی تھی جو شاید بے چینی سے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔وہ اسے دیکھ چکا تھا اس کی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ ہے کہ وہ ساری رات سو نہ سکا سوئی تو وہ بھی نہیں تھی

تم کل رات یوں اچانک چلی گئی مجھے بہت عجیب لگ رہا تھا تم نے نہ ہاں کیا نہ انکار کیا

بس وہاں سے بھاگ گئی میں چاہتا تو تمہارے پیچھے آسکتا تھا لیکن مجھے لگا شاید تمہیں

وقت کی ضرورت ہوگی

اسی لیے میں تمہارے پیچھے نہیں آیا میں ساری رات ایک سیکنڈ بھی سو نہیں سکا بس

تمہارے بارے میں ہی سوچتا رہا میں تمہارے فیصلے کا انتظار کرتا رہا

وہ آہستہ آہستہ سے چلتا اس کے پاس آیا اور مدھم سے لہجے میں اپنی بات اس کے

سامنے کرنے لگا اور وہ صرف اسے سن رہی تھی ۔

میں تمہارے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا بس میں نے تمہیں اپنے دل کی بات کہی تھی یہ مت سوچنا کہ تمہارے انکار پر میں اس بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر تمہیں نوکری سے نکال دوں گا تمہیں گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

ہر انسان کو اس کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے تم پر کسی قسم کی زور زبردستی نہیں ہے میں نے صرف تمہارے سامنے اپنے دل کی بات کہی ہے

تم آرام سکون سے سوچ سمجھ کر مجھے جواب دے دو

اور کچھ نہیں کہوں گا میں تم سے سوائے اس کے کہ بہت خاص ہو تم میرے لیے

کبھی کسی لڑکی کو دیکھ کر ایسی فیلنگز آئی نہیں مجھے اگر تم انکار کر دو تو میری زندگی میں

اور کوئی تمہاری جگہ نہیں لے پائے گا

میرے دل میں یہ محبت کے جذبات صرف تمہیں ہی لے کر پیدا ہوئے اور یہ

تمہارے علاوہ اور کسی کے لئے نہیں ہیں میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا

میں جانتاہوں یوں اچانک مجھے جواب دینا تمہارے لئے آسان نہیں ہے تم آرام سکون سے سوچ سمجھ کر مجھے جواب دو میں آج چھت پر رات تمہاراانتظار کروں گا

میں تمہیں کسی قسم کے امتحان میں نہیں ڈالوں گا میں جانتاہوں تمہاری نیچر کیسی ہے تمہیں الفاظ میں بھی جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے اگر تمہاراجواب ہاں ہواتو آجاناا گر تم نہیں آئی تو میں انکار سمجھ کر دوبارہ کبھی تمہارے راستے میں نہیں آوں گا

لیکن بس یہ بات یاد رکھنا کہ دامیش شاہ نے صرف تم سے محبت کی ہے اگر تم نہیں
تو کوئی بھی نہیں وہ اس کے سامنے سے ہٹتا اپنی بات مکمل کر گیا تھا

OOOO

اس کا سارا دن بے حد بے چین گزرا تھا ہر سیکنڈ اس کی نظریں دروازے پر ہی تھی
وہ کب واپس آتا ہے کب اس سے بات کرتا ہے کوئی لمحہ اسے سکون نہیں لینے دے
رہا تھا

وہ اپنے آپ کو اس چیز کے لیے پوری طرح سے تیار کر چکی تھی دامیش نے آج شام

چھت پر اس کو ملنے کے لیے بلایا تھا لیکن اسے ڈر لگ رہا تھا کسی کا دل دکھا کر کسی کو

دھوکہ دے کر وہ سکون میں کیسے رہتی۔

اسے سارا دن ایک پل کے لئے بھی سکون نہ ملا ابھی دادی کے کمرے میں تھی جب

ملازم نے آکر بتایا کہ دامیش گھر آچکا ہے اور اس وقت چھت پر ہے

کوئی زور زبردستی نہیں تھی صرف ہاں یا ناوہ چھت پر نہ جا کر انکار بھی کر سکتی

تھی۔ لیکن اسے ہاں کرنا تھا تبھی تو وہ اپنے بابا کی زندگی بچا سکتی تھی وہ خود کو مضبوط

کرتی دادی کے کمرے سے نکلتی اوپر جانے لگی

آج اس کی زندگی بدلنے والی تھی۔ شاید مہرش کو اس کا مقصد ملنے والا تھا کیا اس کے

۔ بعد وہ خود کو معاف کر پائے گی

چھت پر قدم رکھتے ہوئے اس کا پہلا دھیان دیوار کے ساتھ کھڑے دامیش پر گیا جو

اس کا انتظار کر رہا تھا

مجھے لگا تم نہیں آؤ گی وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تو پریہ نے اس کی جانب قدم بڑھائے

میں تمہارے جواب کا منتظر تھا لیکن تمہیں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں تمہیں دامیش شاہ اپنی بے پناہ محبتوں کے ساتھ قبول ہے وہ دلکش انداز میں کہتا اس کا ہاتھ تھام کر اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنی پناہوں میں لے چکا تھا

اس کے لہجے سے خوشی صاف جھلک رہی تھی

اس کے اچانک کھینچنے پر وہ کٹی ڈھال کی طرح اس کے سینے سے جا لگی تھی وہ شدت سے اسے اپنے سینے میں بھیجے اسے خود میں قید کر چکا تھا ۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے اپنے سینے میں ہی کہیں چھپا کر دنیا سے روپوش ہو جائے جبکہ پریہ بے چاری اسکے سینے میں قید تھر تھر کانپ رہی تھی

اس کی کپکپاہٹ کو محسوس کر کے دامیش مسکرادیا اس نے آہستہ سے اسے خود سے الگ کیا تو وہ اگلے ہی لمحے اس سے کہیں زیادہ دور جا کر فاصلے پر رکی وہ لمبی لمبی

سانسیں لے رہی تھی اس کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے اس کے قریب

آنے لگا تو وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی پیچھے کی جانب چلی گئی

دامیش کو اس کا یوں اچانک دور ہونا برا تو لگا تھا لیکن اس کی شرم و حیا کو محسوس

کر کے وہ دلکشی سے مسکرا دیا

وہ اس سے ملنے کے لیے آئی تھی۔ تو مطلب صاف تھا کہ اس کا جواب ہاں ہے اسے

اس کی محبت قبول تھی وہ اس سے رشتہ رکھنا چاہتی ہے اس نے فیصلہ کر لیا تھا

کہ ایک بار اس سے مکمل بات کر کے وہ دادی سے اس بارے میں بات کر لے گا

اب مزید اس سے دوری نہیں سہہ سکتا تھا وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر لینا چاہتا

تھا

وہ اس کی اولین خواہش بن چکی تھی وہ اسے اس کی زندگی کی ہر خوشی دینا چاہتا تھا اور

اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لئے دادی سے رشتے کی بات کرنا بے حد

ضروری تھی

اسے یقین تھا دادی اس کا رشتہ کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگائیں گی اور ویسے بھی تو پریہ ان کی لاڈلی تھی وہ ان کے لیے کتنی عزیز تھی وہ اچھی طرح سے جانتا تھا

یہ تو اور بھی اچھا ہو گیا تھا کہ دادی کی پسند ہی اس کی محبت تھی یقیناً دادی کو پریہ کا انتحاب بہت پسند آئے گا۔اسے یقین تھا کہ دادی اس کے فیصلے پر بہت خوش ہوں گی

OOOOOO

وہ کافی زیادہ گھبرا گئی تھی دامیش کا انداز اسے بری طرح سے ڈرا چکا تھا

دامیش کی قربت نے اسے اچھا خاصہ بوکھلا دیا تھا وہ بہت بے باک تھا۔شاید اس کے

لیے یہ عام سی بات تھی لیکن پریہ کے لیے عام نہیں تھی۔وہ کیسے کرے گی یہ سب

۔بہت مشکل تھا

وہ اچانک اسے اپنے قریب کر کے اسے اپنے سینے سے لگا کے وہ اسے اپنے دل کی

ایک ایک دھڑکن سنا چکا تھا۔اور اس کی دھڑکنوں کی رفتار سن کر اس کی بے چینی

۔ میں اضافہ ہو گیا تھا

کیا وہ سچ مچ میں اس سے محبت کر بیٹھا ہے کیا وہ اس سے محبت کرتا ہے ایسا کیسے ممکن

۔ ہے یوں ہی تو محبت نہیں ہو جاتی

OOOOOO

آج تم کام پر کیوں نہیں گئے دامیش اسے دس بجے کے قریب اپنے کمرے میں دیکھ

کر دادی نے پوچھا.

آج کام پہ جانے کا دل نہیں کر رہا اس لئے نہیں جارہا آج میں سارا دن آپ کے

پاس رہنا چاہتا ہوں کیا آپ مجھے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی ہیں ان کی گود میں لیٹتے

ہوئے وہ محبت بھرے انداز میں بولا تو دادی مسکرائی

کیوں نہیں میری جان میں تمہیں اپنے پاس کیوں نہیں دیکھنا چاہوں گی بلکہ میرے

لئے تو اس سے زیادہ اور کوئی خوشی کی بات ہی نہیں ہے کہ میرے پوتے کے پاس

میرے لیے بھی وقت ہے ۔

توبس پھر آج اپنے پوتے کے ساتھ رہیں ان سے لاڈ لیتے ہوئے وہ پیار سے ان کے

۔ ہاتھ پر اپنے لب رکھ چکا تھا

جبکہ پریہ مسکرا کر کمرے سے جانے لگی

پریہ کہاں جارہی ہو میری جان دادی اسے جاتے دیکھ کر بولی۔ان دونوں کے بیچ

اسے اپنا آپ ان فٹ محسوس ہو رہا تھا اس لیے وہ یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی کہ

۔دادی نے پکار لیا

دادی یہ جیلس ہوگئی ہے ہم دونوں کے پیار سے اس لیے جارہی ہے۔اس سے پہلے

۔ کہ پریہ کوئی جواب دیتی وہ آنکھوں میں شرارت لیے بولا

ایسا کچھ نہیں ہے مجھے لگا آپ دونوں کو اکیلا چھوڑ دوں تا کہ آپ لوگ اطمینان سے

۔ بات کر سکیں

اور مجھے جیلس ہونے کی ضرورت نہیں سر دادی سارا دن میرے ساتھ ہی ہوتی

۔ ہیں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ میں جیلس ہوتا ہوں آپ دونوں سے وہ بات کو کھینچنے لگا۔ وہ

اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا اسے سمجھنا چاہتا تھا۔ وہ اس سے بات کرنے کے بہانے

ڈھونڈ رہا تھا

نہیں میں ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتی۔ آپ آرام سے دادی کے ساتھ وقت گزاریں

۔ ۔وہ مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی

۔ کیوں تنگ کرر ہے تھے اسے بد معاش بہت پیاری ہے وہ دادی نے اسے سمجھایا

ہاں پیاری تو سچ میں بہت ہے دادی اسی لیے تو اسے ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لانا چاہتا

۔ ہوں وہ زیر لب بڑبڑایا

۔ کیا کہا تم نے دادی نے اس کی بڑبڑاہٹ پر پوچھا

کچھ نہیں کہا آپ میرے بالوں میں انگلیاں چلائیں نہ وہ ان کا ہاتھ اپنے بالوں میں

رکھ کر فرمائشی انداز میں بولا۔ تو دادی محبت سے اس کا ماتھا چومتی اس کے بالوں میں

۔انگلیاں پھیرنے لگیں

اپنی لاڈلی سے کہیں نہ کہ ہمارے لئے کچھ انتظامات کرے آج تو میں بھی گھر پہ

۔ ہوں تو کچھ اسپیشل بننا چاہیے نا

یہ کیا سارا دن اسی طرح کمرے سے باہر ہی رہتی ہے۔یا اپنا دیدار بھی کرواتی ہے

۔ آپ کو۔۔۔!دامیش انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

کچھ ہی دنوں میں اس لڑکی کی ذات اس کے لئے اتنی اہم ہو جائے گی یہ تو اس نے

۔ کبھی سوچا بھی نہیں تھا

لیکن اب اس کے دل کی دنیا جب سے بدلی تھی اسے تو ہر چیز ہی ہاتھوں سے نکلتی

۔ ہوئی محسوس ہوتی تھی

اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہے اور وہ کچھ بھی نہ

۔ کہے بس اسے دیکھتا رہے

نہیں سارا دن یہی پر ہوتی ہے اسی کمرے میں میرے پاس ہی۔اپنی باتوں سے اپنی شرارتوں سے سارا دن رونق لگا کر رکھتی ہے۔دادی نے فوراجواب دیا تھا ۔ انہیں اپنے پوتے کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کب کس بات پر بگڑ جائے

اچھاتو جناب یہ شرارتیں بھی کرتی ہیں اور رونق بھی لگاتی ہیں خیر سے مجھے تو ایسی محسوس نہیں ہوئی۔ چلیں وقت آنے دے اس کی شرارتیں بھی دیکھ لیں گے اور اس کی باتیں بھی سنیں گے۔آپ بتائیں مجھے آپ سارا دن کیا کرتی ہیں۔وہ اب ۔ پر یہ سے اپنا دھیان ہٹا کر دادی کی جانب متوجہ ہوا

میں بلا کیا کرتی ہوں۔سارا دن یہ سوچتے ہوئے گزر جاتا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو گے اور پھر جب تم شام کو واپس آجاتے ہو تب سکون آتا ہے آنکھوں کو تمہیں دیکھ

کر۔دادی نے مسکرا کر بتایا ان کے لہجے میں اس کے لئے محبت ہی محبت تھی جسے وہ

۔ محسوس کر کے مسکرا دیا

اب بہت ہو گیا دامیش بیٹا شادی کر لو کب تک یوں اکیلے زندگی گزارو گے اب اپنی

۔زندگی کے بارے میں کچھ سوچو آگے بڑھو دادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

تو پھر آپ ڈھونڈے نہ میرے لیے کوئی لڑکی وہ سیریس انداز میں بولا تو حیرانگی

۔ سے دادی کی آنکھیں کھل گئی

کیا کہنا چاہتے ہو تم میں سمجھی نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جس پر دامیش

۔ دلکشی سے مسکرایا

آپ ہی تو کہہ رہیں ہیں کہ شادی کرلواپنی زندگی میں آگے بڑھو تو میں بھی تو وہی

کہہ رہاہوں کہ اب مجھے شادی کرلینی چاہیے۔اس کے انداز سے کہیں سے بھی

۔ انہیں یہ نامحسوس ہوا کہ وہ کوئی مذاق کرر ہاہے

تم مذاق تو نہیں کرر ہے دامیش تم سچ کہہ رہے ہو ناوہ ابھی اس کی بات پر یقین نہیں

۔کرپائی تھیں

جی ہاں دادی میں بالکل سچ کہہ رہاہوں آپ کی بات پر غور کیاہے میں نے اور اب

یہی فیصلہ کیاہے کہ اب مجھے بھی شادی کرلینی چاہیے وہ انہیں یقین دلاتے ہوئے

۔ بولا

کیا تم سیریس ہو تو میں تمہارے لئے آج ہی لڑکی ڈھونڈتی ہوں ۔ بلکہ آج ہی اچھے

۔رشتوں کے بارے میں معلوم کرواتی ہوں دادی ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہنے لگیں

روکیں دادی ذرا صبر کریں آپ کو تو مجھ سے بھی زیادہ جلدی ہے میری شادی کی

خیر آپ کو کسی سے بھی کچھ بھی پتہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے لڑکی میں پسند کر

۔ چکا ہوں

اور بہت جلد اس کے بارے میں سب کچھ آپ کو بتاؤں گا مجھے یقین ہے وہ لڑکی

آپ کو بہت زیادہ پسند آئے گی اس نے مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ تھامے

دادی جو اس کے فیصلے پر بے حد خوش ہوئی تھی اس کی پسند کا سوچتے ہوئے تھوڑی

مایوس ہو گئی وہ اپنے دل میں پریا کو اس خاندان کی بہو بنانے کے بارے میں سوچ

رہی تھی لیکن یہ بھی شکر تھا کہ ان کا پوتا شادی کے لئے تیار تو ہوا اور جہاں تک پسند

کی بات ہے اس کی پسند کو خوشی سے اپنا سکتی تھی

۔ انہیں اپنے پوتے کی خوشی سے زیادہ اور کچھ بھی ضروری نہ تھا

شاید پریا کی نصیب کسی اور کے ساتھ جڑے تھے۔ لیکن وہ یقین سے کہہ سکتی تھیں

۔ کہ پریہ جیسی لڑکی جس کے ساتھ بھی رہے گی وہ بہت خوش قسمت ہو گا

وہ دونوں اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے جب پریا چائے لے کر اندر داخل ہوئی

یہ بڑا زبردست کام کیا ہے تم نے اس وقت مجھے چائے کی بہت ضرورت تھی اچھی

بات ہے کافی اچھے طریقے سے سمجھتی ہو مجھے ہماری آنے والی زندگی کیلئے بہت اچھا

۔ رہے گا

وہ شروع میں بلند آواز میں بولتا آخر میں صرف بڑبڑایا۔ جس پر دادی نے بھی زیادہ

دھیان نہ دیا جبکہ پریا لمحے میں اپنے دوپٹے کے رنگ کے جیسے سرخ ہو گئی تھی

آپ لوگ چائے پیے میں باہر جاتی ہوں وہ جلدی سے کپ رکھتی باہر جانے لگی

۔ جب دامیش نے اسے پکار لیا

کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے یہی بیٹھو ہمارے پاس اور تم بھی چائے پی

سکتی ہو میں چھینوں گا نہیں تم سے۔اس کے واپس جانے کے بہانے پر وہ ذرا سختی

۔ سے گھورتے ہوئے بولا

پریہ نے ایک نظر دادی کو دیکھا یقیناوہ دامیش کی بات سے اتفاق کرتی تھیں

وہ خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ گئی۔اس نے دامیش کی نظروں سے بچنے کے لیے

دادی کے قریب اپنی جگہ بنائی تھی لیکن وہ تو جیسے آج قسم کھائے ہوئے تھا کہ وہ

اسے اپنی نظروں کے سامنے سے ہٹنے نہیں دے گا وہ وہی ان کی گود میں لیٹ گیا

۔اس جگہ سے وہ آسانی سے اس پر اپنی نظریں جمائے ہوئے تھا۔ جبکہ دادی تو آج

اسی بات پر خوش تھی کہ ان کے پوتے نے ان کے لیے وقت نکالا تھا

ooooo

داود میں اس سے اپنی فیلنگس شیئر کرنا چاہتا ہوں میں اس کے لئے کچھ اسپیشل کرنا

چاہتا ہوں میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ وہ میری زندگی میں کتنی اہم ہے اور مجھے کچھ

سمجھ نہیں آرہاہے کہ۔ خمیں کیا کروں پلیز میری مدد کرو وہ فون کان سے لگائے

۔ اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر گھوم رہا تھا

یار دامیش تو مجھ اس طرح سے ایڈوائس مانگ رہاہے جیسے میں اس کام میں

ایکسپرٹ ہوں بھائی میں نے بھی اس طرح کبھی کسی لڑکی کے لئے کچھ نہیں کیا

۔داود جہاں اس کے لیے خوش تھا وہی دامیش نے اسے اچھا خاصا تنگ کر دیا تھا

او یار تو اپنا رونا بعد میں رو لینا پہلے میری بات پر غور کر تیری بکواس سننے کے لیے

فون نہیں کیا میں نے۔تو نے کچھ کیا ہے یا نہیں کیا مجھے اس سے مطلب نہیں ہے

میں کچھ کرنا چاہتا ہوں اس بات کو ذہن میں رکھ وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولا

مطلب تو اس کے لئے اسپیشل کرنا چاہتا ہے لیکن یار پہلے تو بہت بہت مبارک ہو

اس نے تیرے لیے ہاں کر دی

اب بالکل دیر مت کر تو اس سے شادی کر لے۔کسی بھی لڑکی کے لئے اس سے

۔ زیادہ اسپیشل اور کچھ نہیں ہوتا

داؤد نے بہت خوشی سے مشورہ دیا

ابے یار شادی تو ہر کوئی کرتا ہے اس میں اسپیشل کیا ہے میں اس کے لئے کچھ الگ

کرنا چاہتا ہوں میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ وہ میرے لیے کتنی اہم ہے کیا مجھے اس

سے کوئی گفٹ دینا چاہیے لیکن وہ گفٹ کیا ہو گا میں تو جانتا ہی نہیں کہ اسے کیا پسند

ہے کیا نہیں۔وہ الجھتے ہوئے بولا

۔ اگر سرپرائز نہیں ہے تو پوچھ لے اس سے داؤد نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے میں پوچھ لیتا ہوں اس سے کہ اسے کیا پسند ہے اور کیا نہیں بلکہ

۔ اسے اپنے ساتھ جیولری شاپ میں لے جاتا ہوں

ویسے بھی تو وہ منگنی کی انگوٹھی پسند کرنے ہی والی ہے تو اس کے لئے کچھ اور بھی

۔ لے لوں گا جو اسے پسند ہو گا اس نے خود ہی فیصلہ کر لیا داؤد نے شکر کا کلمہ پڑھا

یہ بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تو نے تجھے ایسا ہی کرنا چاہیے میں تو کہتا ہوں کل ہی لے جاؤ

اسے اپنے ساتھ اور اس کے لیے ایک اچھا سا گفٹ لو جسے دیکھ کر وہ خوش ہو جائے

۔ ہاں ان شاءاللہ ایسا ہی کروں گا تھینک یو وہ ریلیکس ہوتے ہوئے بولا

۔ تھینک یو کس لیے میں نے تو تیری کوئی بھی مدد نہیں کی داؤد نے اپنی غلطی مانی

کوئی بھی مدد نہ کرنے کے لئے۔ وہ پر سکون ہو کر بولا وہ جب سامنے والے کی

بے عزتی کرتا تھا تب اسی انداز میں کرتا تھا کہ وہ زیادہ محسوس کرے۔ فون کاٹتے ہی

داؤد نے دانت پیسے

لیکن اپنے دوست کی خوشی میں وہ بے حد خوش تھا دامیش شاہ کبھی کسی کے لئے

یوں دیوانہ ہو کر اسے ایمپریس کرنے کے لئے اپنے دوستوں سے مشورے مانگے گا

۔ یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

اس لڑکی نے تو اسے سچ میں بدل دیا تھا ابھی تک تو وہ اس کی زندگی میں آئی بھی نہیں

تھی کہ اس نے دامیش کی طبعیت میں اتنا چینج محسوس کیا تھا وہ آجاتی تو اسے یقین

۔ تھا کہ دامیش شاہ پوری طرح سے بدل جائے گا

جس طرح وہ اس کا دیوانہ ہو رہا تھا اسے یقین تھا آنے والی زندگی دامیش کے لیے

بے حد خوبصورت ہو گی بس وہ اس کا دل نہ دکھائے

دامیش شاہ رشتوں سے ہارا ہوا شخص تھا۔اس کے رشتوں نے اسے اتنا توڑا تھا کہ وہ

پتھر بنتا جا رہا تھا اس پتھر میں دل بن کر دھڑکنے لگی تھی وہ لڑکی۔اگر اس بار اسے

۔کسی نے توڑنے کی کوشش کی تو وہ ٹوٹے گا نہیں بلکہ مر جائے گا

اور داؤد اپنے دوست کو یوں مرتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔اسی لئے تو اس نے پریہ کے

انتخاب پر بہت خوشی سے اس کا ساتھ دیا تھا

۔ اسے یقین تھا پریا اس کی زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ ثابت ہو گی

کیونکہ اب تک جتنا اس نے پریا کو جانا تھا وہ ایک مطلبی لڑکی نہیں تھی وہ غریب تھی مجبور تھی لیکن وہ کسی کو استعمال نہیں کر سکتی تھی۔وہ آگے بڑھنے کے لیے کبھی غلط راستے کا انتخاب نہیں کر سکتی تھی ۔

اپنے بابا کی بیماری سے لڑنے کے لیے وہ دن رات ایک کر رہی تھی۔اس میں حوصلہ تھا آگے بڑھنے کا۔اور دامیش کو ایک ایسی ہی لڑکی کی ضرورت تھی جو اسے سمجھتی اسے سنبھالتی اس کا سہارا بنتی اور اس کی زندگی کو خوبصورت بناتی۔اسے یقین تھا پریا اس کا بہترین فیصلہ ہے ۔

oooooo

وہ اپنے کام پر جانے کے لئے بالکل تیار سیڑھیوں سے اتر رہا تھا جب اس نے گھر کے

اندر قدم رکھا اس نے جلدی سے رستہ بدلنے کی کوشش کی تھی کل جس طرح سے

وہ اسے دیکھ رہا تھا اس سے باتیں کر رہا تھا دادی کے سامنے بھی وہ اسے دیکھنے سے

گریز نہیں کر رہا تھا

اس لیے فی الحال تو وہ اس کے آس پاس بالکل نہیں رہنا چاہتی تھی

رکو مجھے بات کرنی ہے تم سے وہ اسے رکنے کو کہتا تیزی سے قدم اٹھاتا اس کا ہاتھ

بھی تھام چکا تھا اب پر یہ کے پاس رکنے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں تھا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ لڑکی مجھ سے بھاگتی کیوں ہو خیر چھوڑو یہ سب کچھ

آج شام تیار رہنا پانچ بجے میں تمہیں اپنے ساتھ باہر لے کر جاؤں گا ہم ڈنر کریں

گے تھوڑی بہت شاپنگ کریں گے کچھ وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزاریں گے

تاکہ ہم ایک دوسرے کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں اور پھر رات کو واپس آجائیں

گے دامیش اسے تفصیل بتاتے ہوئے واپس جانے لگا۔جب کہ اس کی بات سننے

کے بعد پریہ پریشان ہوگئی تھی

نی نہیں سر میں نہیں جاسکتی میرا مطلب ہے کہ نہیں آپاؤں گی وہ تو اس کے کل

والے انداز سے پہلے ہی خوف زدہ تھی اور اب وہ اسے اپنے ساتھ کہیں باہر لے

جانے کی بات کررہا تھا

۔ اس کے انکار کرنے پر وہ پلٹ کر واپس اس کے پاس آگیا

کیوں نہیں جا سکتی تمہیں آنا ہو گا سمجھی تم اور یہ انکار میرے سامنے بالکل نہیں چلے

گا وہ اسے سختی سے تاکید کرتے ہوئے بولا

نہیں سر ایسا ممکن نہیں ہے میں نہیں آپاؤں گی آپ کے ساتھ میں بابا سے کیا کہوں

گی انہیں کیا بتاؤں گی آپ کے ساتھ جانے کی وجہ اور بابا کبھی بھی راضی نہیں ہوں

گے دادی کے سامنے بھی کوئی وجہ نہیں ہے آپ کے ساتھ جانے کی میں نہیں

آؤں گی۔وہ اسے انکار کرنے کے لئے مضبوط بہانہ ڈھونڈنے لگی لیکن ناکام رہی

میری دادی میرا مسئلہ ہیں میں حل کر لوں گا اور تمہیں اپنے بابا کے لیے بھی پریشان

۔ ہونے کی ضرورت نہیں ان سے بھی میں خود ہی پوچھ لوں گا

۔ اس کے پریشان ہونے پر اس نے مسکرا کر یقین دلایا

اور خاموشی سے آگے بڑھ گیا جب کہ پریا وہی کھڑی پریشانی سے سوچ رہی تھی کہ

۔ اب کیا ہو گا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے انکار کیسے کرے جب اس کا فون بجا مہرش کی کال آتے دیکھ وہ چھت کی جانب آگئی تا کہ کسی کو بھی پتہ نہ چلے کہ وہ کس سے بات کر رہی ہے کیونکہ مہرش نے منع کیا تھا کہ وہ اپنے اور اس کے رابطے کے بارے میں کسی کو بھی کچھ بھی نہ بتائے

ہیلو مہرش مجھے آپ سے بات کرنی ہے دامیش سر مجھے اپنے ساتھ کہیں باہر لے کر جانا چاہتے ہیں لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی میں دادی سے کیا کہوں گی اور اپنے بابا کے

سامنے کیا کہوں گی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا پلیز بتائیں وہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے اپنے

ساتھ لے کر جائیں گے

۔ اس نے پریشانی سے اپنا مسئلہ مہرش سے شیئر کیا تھا

تمہیں کوئی بھی بہانہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے لڑکی میں چاہتی ہوں وہ تمہارے

پیار میں پاگل ہو جائے تمہارے لئے کسی بھی حد تک چلا جائے گا اور تم بھی ایسا ہی

کرو گی تمہیں اس کے سامنے بہانا نہیں بنانا بلکہ کسی بھی طرح دادی اور اپنے فادر کو

ہینڈل کر کے اس کے ساتھ جانا ہے

مہرش نے غصے سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

وہ تواس کے بنے بنائے پلان پر پانی پھیرنے کی تیاریاں کر رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ

دامیش اس کے بے حد قریب آجائے لیکن وہ خود اپنی غلطیوں کی وجہ سے اسے خود

سے دور کرنے پر تلی تھی۔

لیکن ایسا ممکن نہیں ہے مہرش میں ایسا نہیں کر پاؤں گی میں چاہے کچھ بھی کیوں نہ

کروں یہ میرے لئے بہت مشکل ہے وہ پریشانی سے کہنے لگی

مجھے اس چیز سے کوئی مطلب نہیں ہے پریا کہ یہ کام تمہارے لیے کتنا مشکل ہے

لیکن یہ یقین سے کہہ سکتی ہوں تمہارے بابا کی زندگی سے زیادہ اہم تمہارے لئے

اور کچھ نہیں ہے۔

اور نہ ہی ہونا چاہیے

میں کچھ نہیں جانتی مجھے بس اتنا پتا ہے کہ اگر تمہیں اپنے بابا کی زندگی بچانی ہے تو

تمہیں میرا کام کرنا ہوگا ورنہ انکار کردو اس کام کے لیے مجھے بہت ساری لڑکیاں

مل جائیں گی لیکن تمہیں شاید تمہارے بابا کی زندگی بچانے کے لئے میرے علاوہ

اور کوئی نہ ملے گا وہ بات ختم کر کے فون رکھ چکی تھی ۔

جبکہ پریا پریشانی سے بند ہوئے فون کو دیکھ رہی تھی وہ کیسے جائے گی اس کے ساتھ

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا مہرش نے اسے بہت بڑے مسئلے میں پھنسا دیا تھا ۔

ooooooo

مہرش خود بہت پریشان تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ دامیش اس معاملے میں

اتنا فاسٹ نکلے گا اب تو اسے شک بھی ہو رہا تھا کہ کہیں دامیش اس کی گیم کے

بارے میں سب کچھ جان تو نہیں گیا۔ کہیں اسے یہ بات پتا تو نہیں چل گئی کہ پر یہ

اس کی خریدی ہوئی ایک لڑکی ہے جو اس کے سامنے جھوٹی محبت کا دکھاوا کر رہی

ہے۔دامیش شاہ اتنا بے وقوف تو ہر گز نہیں تھا کہ کسی لڑکی کے لئے یوں پیار محبت

جتانے لگتا۔وہ کسی لڑکی کے سامنے ہار جائے یہ تو ناممکن سی بات تھی کہیں وہ بھی

ڈرامہ تو نہیں کر رہا

ورنہ دامیش شاہ کسی لڑکی کے پیچھے اس حد تک پاگل ہو جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا

لیلیٰ کے وقت بھی تو اس نے ڈرامہ ہی کیا تھا

لیلیٰ تو یہ سمجھنے لگی تھی کہ دامیش اس سے محبت کر بیٹھا ہے لیکن سب کچھ الٹا ہو گیا

۔ دامیش نے اسے منہ کے بل گرایا تھا

دامیش کا وہ تھپڑ یاد کر کے وہ پریشان ہو گئی تھی۔دامیش شاہ کو زیر کرنا اتنا آسان

نہیں تھا

اور اس پر اعتبار کرنا اس وقت بے حد مشکل تھا وہ کبھی بھی اپنا اصل رنگ دیکھا سکتا

تھا۔ممکن تھا کہ وہ صرف ڈرامہ کر رہا تھا اسے پریہ سے کوئی محبت تھی ہی نہیں شاید

وہ اس کے بارے میں سب کچھ جان چکا تھا یا یہ نہ ہو کہ پریا اس کے ساتھ ڈبل گیم

کھیل رہی ہو

وہ پریا پر بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ لڑکی اپنے باپ کی جان

پر اتنا بڑا رسک ہر گز نہیں لے گی لیکن کچھ تو گڑبر تھی

دامیش کی یہ محبت پریا کے لیے اس کا یوں بیتابی دکھانا اسے پریشان کر گیا تھا

دامیش شاہ جیسا انسان اتنی جلدی کسی کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک سکتا تھا کچھ تو گڑ بڑ

تھی۔

اسے سب کچھ پتا لگانا تھا یہ نہ ہو کہ دامیش اسے بے وقوف بناتا رہے اور وہ یہ سوچ

کر خوش ہوتی رہے کہ وہ اسے ہرا رہی ہے۔

اسے یقین تھا وہ دامیش کو آسانی سے ہرا نہیں سکتی تھی۔اسے ریلکیس نہیں ہونا تھا

کیونکہ دامیش شاہ اس کی سوچ سے زیادہ تیز تھا

ooooo

کیا میں اندر آ سکتا ہوں وہ دروازے پر کھڑا اجازت مانگ رہا تھا جب کہ نیوز پیپر کی

طرف متوجہ ناصر صاحب نے حیرانگی سے دیکھا

جی جناب آئیں اندر کیوں نہیں آپ کا ہی تو گھر ہے انہوں نے مسکرا کر اسے اجازت

دی تو دامیش مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو گیا ۔

پریا کی پریشان صورت دیکھ کر اس نے سوچا تھا کہ وہ خود ہی ان سے اجازت مانگ

لے گا اسی لیے وہ کام پر جانے سے پہلے ان کے پاس یہاں آیا تھا ۔

دراصل سر میں آپ سے ایک چھوٹی سی ریکویسٹ کرنے آیا ہوں میرا مطلب ہے

اجازت مانگنے آیا ہوں اس لئے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے اپنی بات شروع کی

جی جی سر کہیں میں بھلا آپ کو کیا دے سکتا ہوں کس چیز کی اجازت چاہیے آپ کو

وہ مسکرا کر بولے لیکن در حقیقت وہ حیران تھے اس مغرور شخص کو اب ان سے کیا

چاہیے تھا بلا وہ کس چیز کی اجازت لینے آیا تھا

سر آج شام کو دادی کی رپورٹس لانے ہسپتال جانا ہے تو دادی کی تو ایسی کنڈیشن ہے

نہیں کہ میں انہیں اپنے ساتھ لے کر جا سکوں تو پریا ان کی بیماری کو بہت اچھے

طریقے سے سمجھتی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہی میرے ساتھ چلے لیکن وہ کہہ رہی

ہے کہ آپ اجازت نہیں دیں گے کام کے بعد اسی لیے میں آپ سے اجازت لینے

آیا ہوں۔

بیٹا شام کے وقت جانا ہے وہ کچھ پریشانی سے بولے

جی سر میں تو شام کے بعد ہی فارغ ہو سکوں گا پانچ بجے کے بعد ہم جلدی واپس آ

جائیں گے صرف دادی کی رپورٹس لانی ہیں ہم تقریبا دو گھنٹے میں ہی واپس آجائیں

گے

اسے اجازت مانگتے ہوئے بہت عجیب لگ رہا تھا اسے کہاں عادت تھی وضاحت

دینے کی یا پھر کسی سے پوچھنے کی وہ تو اپنی مرضی کا مالک تھا ہر کام اپنی مرضی اور اپنی

پسند کے مطابق کرتا تھا ۔

لیکن یہاں وہ ہر کام اپنی مرضی اور پسند کے مطابق نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ریلیشن

شپ صرف ایک انسان تک محدود نہیں ہوتا یہ دو انسانوں کی زندگی ہوتی ہے جس

میں ان کی پسند اور ان کی مرضی شامل ہوتی ہے ۔

اور وہ اپنے اور پریا کے رشتے کو بہت خوبصورت بنانا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ اپنے اس

ریلیشن شپ میں اسے بہت ساری باتوں پر کمپرومائز کرنا ہوگا لیکن محبت سب کچھ

کروا لیتی تھی ۔

اس وقت اس کے لیے سب سے زیادہ اہم چیز تھی پریا کی خوشی وہ چاہتا تھا کہ پریا

اس ریلیشن شپ میں بالکل ریلیکس اور کمفرٹیبل رہے اسے اپنا فیوچر خوبصورت

لگے وہ کسی بھی چیز کو لے کر پریشان نہ ہو

اپنی آنے والی زندگی کو لے کر وہ اپنے دل میں کوئی برا خیال نہ آنے دے وہ چاہتا تھا

۔ کہ پریا اس پر یقین رکھے اسے اپنے اور اس کے رشتے پر اعتبار ہو

اور اسے اعتبار دلانے کے لیے دامیش کو بہت کچھ کرنا تھا

ٹھیک ہے بیٹا رپورٹس لانا بھی تو بہت ضروری ہے اور بے شک کام بھی زندگی کا

۔ حصہ ہے آپ پریا کو اپنے ساتھ لے جائیے گا

اور جلدی واپس آجانے کی کوشش کریے گا باقی اللہ بہتر کرے انہوں نے مسکرا کر

۔ اسے اجازت دی تو وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

آپ کا بے حد شکریہ سر آپ بالکل ریلیکس رہیں آپ کی بیٹی کو وقت پر باحفاظت

گھر پہنچادوں گا۔ وہ انہیں یقین دلاتا باہر نکل چکا تھا

۔ اس کے خوبرو چہرے پر خوشگوار دلکش سی مسکراہٹ تھی

ooooo

پریہ دوپہر میں بابا کو دیکھنے کے لیے آئی تو بابا نے اسے بتایا کہ صبح دامیش ان کے

پاس آیا تھا اجازت لینے کے لیے دادی کی کوئی رپورٹ لانی ہیں ہسپتال سے کیونکہ

۔ ہسپتال کافی دور ہے تو انہیں آنے میں کافی وقت لگ جائے گا

اور رپورٹس لانا بھی بے حد ضروری ہے اسی لئے انہوں نے جانے کی اجازت دے دی ہے۔

بابا کی بات کا وہ کوئی بھی جواب نہیں دے سکی تھی۔ بابا کو وہ اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتا سکتی تھی جبکہ دامیش کے جھوٹ پر اسے غصہ تو بہت آیا تھا

لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ مہرش نے بھی کہہ دیا تھا کہ اسے کسی بھی حال میں اس کے ساتھ جانا ہوگا۔

اگر وہ اس کے ساتھ نہیں جاتی تو ممکن تھا کہ مہرش اس کے بابا کا علاج کروانے سے انکار کر دے اور اگر ایسا ہوا تو وہ کیا کرے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

بابا کی بات سن کر وہ واپس دادی کے پاس چلی آئی تھی دادی نے بھی اسے بتایا تھا کہ

دامیش کوئی رپورٹ لانے کے لئے پریا کو شام گھر سے ہی پک کرے گا۔تو وہ تیار

رہے ۔

پریا نے کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا ۔

وہ پانچ بجنے سے تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آچکی تھی تاکہ اپنی تیاری مکمل کرلے وہ اسے

کہاں لے کر جانے والا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اگر وہاں لے کر جاکر اس نے

اس کے ساتھ کوئی بدتمیزی کی تو اسے یاد تھا جس دن اس نے اس سے شادی کے

لئے ہاں کی تھی کس طرح سے وہ اسے اپنی باہوں میں بھیچ گیا تھا ۔

اس کی اس حرکت کو وہ اب تک بھول نہیں پائی تھی ۔

اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے اور اس کے ریلیشنشپ کو وقت دینا چاہتا ہے مطلب اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہے ۔

امیر لوگوں کا وقت گزارنے کا انداز کیسا ہوتا ہے یہ تو وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی وہ اس سے کسی بھی بد تمیزی کی امید کر سکتی تھی اس نے سوچ لیا تھا اگر اس نے اس کے ساتھ کوئی بھی بد تمیزی کی تو وہ سارے لحاظ بھول جائے گی ۔

اسے اپنے عزت سے زیادہ عزیز اور کچھ بھی نہیں تھا۔ اگر حرف اس کی عزت پر آیا تو وہ بھی چپ نہیں بیٹھے گی۔ کیونکہ وہ دامیش کے ساتھ اس طرح کا تعلق ہر گز نہیں بنانا چاہتی تھی جس طرح کے تعلق امیر لوگ بناتے ہیں ۔

وہ ہر چیز کو ایک لیمٹ میں رکھنا چاہتی تھی۔اور دامیش کے ساتھ یہ چند دن کا رشتہ

بھی لمٹ میں ہی رہتا تو بہتر تھا

ooooo

وہ گھر واپس آگیا تھا اور یہاں آنے سے پہلے وہ سیدھا اپنے بنگلے کی جانب گیا وہاں

دادی سے مل کر اس نے سب سے پہلے چینج کیا فریش ہوا اور پھر اسے لینے کے لئے

نیچے آیا

دامیش کے آنے کی خبر ملتے ہی وہ بابا سے اجازت لیکر حجاب میں چہرے کے علاوہ

۔ پورا جسم چھپاتی باہر آگئی تھی

۔وہ گاڑی سے باہر کھڑا اسے آتے دیکھ کر گاڑی کی فرنٹ ڈور کھول چکا تھا

یہ تم میرے ساتھ یوں جایا کرو گی وہ اسے پوری طرح پردے میں قید دیکھ کر اس

سے پوچھنے لگا

جی ہاں سر میں کہیں پر بھی باہر جاتی ہوں تو ایسے ہی جاتی ہوں اس نے اپنی بات پر

زور دیتے ہوئے کہا تو دامیش مسکرا دیا

بہت اچھی بات ہے تمہیں ایسے ہی جانا چاہیے سب سے چھپ کر لیکن تم میرے

ساتھ جا رہی تھی اس لئے پوچھا تھا اور ویسے بھی تو ہم گاڑی میں جا رہے ہیں

لیکن اگر تم اس میں بہتر محسوس کرتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں گاڑی میں بیٹھتے

وہ اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اس کے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا

پریا گاڑی میں بیٹھ گئی تو وہ احتیاط سے دروازہ بند کرتا اپنی سیٹ سنبھال چکا تھا

مجھے خوشی ہو رہی ہے تمہیں اس طرح سے دیکھ کر عورت کو ایسا ہی ہونا چاہیے

اس نے مسکراتے ہوئے کہہ کر گاڑی سٹارٹ کی تو اس نے حیرانگی سے دیکھا

حیرت ہے مجھے آپ جیسے امیر شخص کو اس طرح کی لڑکیاں پسند ہیں۔میرے

۔ حساب سے تو آپ کو آج کل کی ماڈرن اور بے باک لڑکیاں پسند ہونی چاہیے

اس کی پسند ناپسند کے بارے میں کوئی بات تو نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اس کی پسند

جان کر اسے سچ میں حیرانگی ہوئی تھی

دامیش شاہ جیسے نک چڑے مغرور امیر زادے کو اس کے جیسے لڑکیاں کیسے پسند

تھی وہ تو ابھی تک حیران تھی کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے جب کہ وہ تو اپنے

آپ کو بالکل ایک عام سی لڑکی سمجھتی تھی

دامیش شاہ اگر کسی اور کی زندگی میں آتا تو شاید وہ اتنی حیران نہ ہوتی لیکن پریا جو اپنی

زندگی اور اپنی زندگی کی مصیبتوں سے پہلے ہی بری طرح الجھی ہوئی تھی

وہ اپنی زندگی میں ایک شہزادے کو قبول نہیں کر پا رہی تھی جس کی زندگی میں کبھی

بھی کچھ اچھا نہ ہوا ہو بھلا اس کے ساتھ اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے

وہ کیسے دامیش شاہ جیسے انسان کی پسند بن سکتی ہے وہ خود ہی اب تک الجھی ہوئی تھی

اور مہرش کو کیسے یقین تھا کہ دامیش اسے شادی کیلئے پرپوز کرے گا

اس کی سوچ تو ابھی تک یہی سے ہی آگے نہ گئی تھی کہ دامیش شاہ اس سے شادی

کرنا چاہتا تھا وہ تو ابھی تک اسے متاثر کرنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ رہی ہوتی اگر پہلے

ہی دامیش اس کے سامنے اپنے دل کی بات نہ کہتا ۔

وہ سیدھے سادے الفاظ میں اپنی محبت کا اقرار کر چکا تھا۔اگر پریہ کی جگہ یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید اپنی قسمت پر ناز کرتی کہ دامیش شاہ نے اسے شادی کے لیے چنا ہے ۔

اسے اپنی محبت کا قرار دیا ہے وہ تو اپنی قسمت پر ناز بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ تو صرف اسے دھوکہ دے رہی تھی اس کے ساتھ محبت کا جھوٹا ناٹک کر رہی تھی اس کی محبت کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کر رہی تھی کتنی خود غرض تھی وہ۔اپنے بابا کے لئے وہ اس کے جذبات کے ساتھ کھیل رہی تھی

OOOOO

سر ہم یہاں کیوں آئے ہیں وہ اسے جیولری شاپ کے باہر گاڑی روکتے دیکھ کر

پریشانی سے کہنے لگی

کیونکہ ہم یہاں سے تمہارے لئے ایک بہت خوبصورت سے انگوٹھی لینے والے

ہیں جو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے پہناؤں گا

اس انگوٹھی کو تم میری طرف سے پہلا گفٹ سمجھ لینا آرڈر دے کر گیا تھا پتہ نہیں

تیار ہوئی ہو گی یا نہیں

مجھے وہ گفٹ بہت پسند آیا تھا آو چلو وہ اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولا تو

۔وہ نروس سی ہو گئی

ایم سوری سر لیکن مجھے کوئی گفٹ نہیں چاہیے میں تو بس آپ کے ساتھ دادی کی

رپورٹس لینے آئی تھی مجھے کوئی گفٹ نہیں چاہیے پلیز واپس چلتے ہیں وہ پریشانی سے

۔ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

تم سے نہیں پوچھا کہ تمہیں کیا چاہیے اور کیا نہیں میں تمہیں اپنی دل کی بات بتا رہا

ہوں کہ میں تمہیں کوئی گفٹ دینا چاہتا ہوں اور ویسے بھی ہماری انگیجمنٹ پر مجھے

تمہیں کوئی نہ کوئی تحفہ تو دینا ہو گا نہ

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

انگیجمنٹ آپ نے تو مجھے منگنی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا اس کی باتیں اسے کنفیوز کر رہی تھی۔اور خوفزدہ بھی وہ ان

سب چیزوں کو کس طرف لے کر جا رہا تھا

اس میں بتانے والا کیا ہے پری میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ میں تم سے شادی

کرنا چاہتا ہوں میں تمہارے ساتھ صرف وقت نہیں گزارنا چاہتا میرا ارادہ تمہیں

اپنی عزت بنانے کا ہے

تم سے شادی کر کے اپنا گھر بسانے کا ہے میں کوئی آجکل کے آوارہ لڑکوں کی طرح

ٹائم پاس نہیں کر رہا تمہارے ساتھ

میں تمہیں اپنی گرل فرینڈ نہیں بیوی بنانا چاہتا ہوں میں تم سے شادی کرنا چاہتا

ہوں اور تم سے شادی کرنے کے لیے مجھے ساری دنیا کے سامنے تمہیں پرپوز کرنا

ہے سب کو دکھانا ہے اپنی پسند کو ۔

تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ آخر وہ کون سی لڑکی تھی جو دامیش شاہ کے معیار پر پوری

اتری ہے۔بہت لوگوں کو انتظار تھا کہ آخر کون ہو گی وہ لڑکی جس سے میں شادی

کروں گا اب تو ان سب کا حق بنتا ہے یہ جاننے کا کہ آخر میری پسند ہے کون ۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بتا رہا تھا جبکہ پریہ پریشانی سے سن رہی تھی

لیکن سر میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ابھی ان سب چیزوں کے بارے میں کسی کو کچھ

نہیں بتانا چاہتی نہ تو اپنے بابا کو اور نہ ہی دادی کو ۔۔

لیکن میں اب کسی سے بھی مزید اس بارے میں کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں ان سب چیزوں میں مزید وقت برباد نہیں کرنا چاہتا تم بھی اپنے آپ کو شادی کے لئے تیار کرو اور ریلیکس ہو جاؤ

میں جانتا ہوں تم اپنے بابا کی بیماری کی وجہ سے کافی زیادہ پریشان ہو لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اب سے تمہاری ہر پروبلم میری پروبلم ہے

اور وہ صرف تمہارے ہی بابا نہیں بلکہ میرے بھی تو کچھ لگتے ہیں آخر وہ مجھے اپنی بیٹی دیں گے تو مجھے بھی تو ان کا بیٹا بننا ہو گا نا

اور فکر مت کرو میں ایک اچھا بیٹا بننے کی پوری کوشش کروں گا وہ پیار سے اس کا

ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتا اسے شاپ کے اندر لے کر

جا رہا تھا

جب کہ یہ سب کچھ اتنا جلدی اور اس طرح ہو جائے گا یہ تو پریا کے وہم و گمان میں

بھی نہ تھا

ooooo

جو انگوٹھی اس نے آرڈر کی ہوئی تھی وہ انگوٹھی وہ اب اس کے ہاتھ میں پہنا کر چیک

کر رہا تھا ۔

سر یہ بہت زیادہ ایکسپینسو ہے میں اسے نہیں پہن سکتی پلیز اس طرح سے نہ کریں

۔وہ اپنے ہاتھ میں قیمتی ہیرا دیکھ کر انگوٹھی اتارتے ہوئے بولی

میں نے تم سے نہیں پوچھا کچھ بھی لڑکی اور یہ میری چوئس ہے صرف یہ انگوٹھی

ہی نہیں بلکہ آنے والی زندگی میں تمہیں میری مرضی سے تیار ہونا ہوگا سجنا سنورانا

ہوگا

اور ویسے بھی یہ انگوٹھی میں تمہیں آج دینے کے لئے ہرگز نہیں لایا یہ تو ہماری

انگیجمنٹ رنگ ہے۔جو میں تمہیں منگنی والے دن پہناوں گا فی الحال تو میں صرف

۔ تمہیں چیک کروا رہا ہوں کہ تمہارے ہاتھ پہ کیسے لگتی ہے

ویسے تمہارے خوبصورت ہاتھ نے اس انگوٹھی کو اور خوبصورت کر دیا ہے وہ نرمی

۔ سے اپنے لب اس کے ہاتھ پر رکھتا ہوا اسے کانپنے پر مجبور کر گیا تھا

ایم سوری۔۔۔اس کے ہاتھ سے جھٹکے سے اپنا ہاتھ نکالنے پر وہ ہوش میں آیا تھا

۔ چلیں گھر چلتے ہیں بہت وقت ہو گیا ہے وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی

پہلے ڈنر تو کر لیں پھر گھر چلتے ہیں آرام سے لیکن اس سے پہلے تم یہاں آؤ کیونکہ میں

۔ تمہارے لئے کچھ پسند کرنا چاہتا ہوں

مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے سر پلیز سمجھنے کی کوشش کریں میں اس طرح گفٹ اکسپٹ

۔ نہیں کرتی وہ ذرا سخت لہجے میں بولی

لیکن میں پھر بھی تمہیں کوئی تحفہ دینا چاہتا ہوں وہ اپنی ضد پہ آڑا اس کی بات نظر

انداز کرتے ہوئے ایک بہت ہی خوبصورت پینڈیٹ کی جانب دیکھنے لگا

وہ دکھاؤ مجھے اس نے شاپ کیپر سے کہا جو کب سے ان دونوں کی گفتگو سنتا اس کے

آرڈر کا انتظار کر رہا تھا ویسے بھی دامیش شاہ کو تو اس شہر کا بچہ بچہ جانتا تھا

اور جتنی مہنگی انگوٹھی اس نے کچھ دیر پہلے اپنی ہونے والی بیوی کے لیے خریدی تھی

۔ اس سے زیادہ ایکسپینسو اس دوکان میں اور کچھ بھی نہیں تھا

ہاں یہ کافی خوبصورت ہے اور یہ تب اور بھی زیادہ خوبصورت ہو جائے گا جب یہ

۔ تمہارا حصہ بنے گا

وہ بے حد پیار سے پینڈیٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا

سر مجھے کوئی گفٹ نہیں چاہیے ان سب چیزوں کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں ہے

پلیز یہ سب کچھ مت کریں یہ کافی مہنگا لگ رہا ہے۔میں یہ سب کچھ نہیں چاہتی پلیز

آپ ۔۔۔۔۔۔

۔ دیکھو پریا تم میری ہر بات سے انکار کر کے مجھے غصہ دلا رہی ہو

آج تک کسی نے میرے سامنے یوں انکار نہیں کیا جس طرح سے تم کر رہی ہو

تمہیں شاید میری بات سمجھ میں نہیں آرہی میں تمہارے لئے گفٹ خریدنا چاہتا

ہوں

تو مطلب کہ میں تمہارے لئے گفٹ خریدوں گا اور میں تمہیں اپنے ساتھ اسی لئے

لایا تھا

یہ بات تم بھی پہلے سے جانتی ہو کہ دادی کی رپورٹس صرف ایک بہانہ ہے تم نہ

جانے کیوں کب سے دادی کی رپورٹس کی بات کیے جارہی ہو

تمہیں لگتا ہے کہ دادی کی رپورٹس لانے کے لیے میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر

۔جاؤں گا وہ تو میں رضوان کو بھیج کر منگوا سکتا ہوں

میں تمہیں یہاں اپنے ساتھ تھوڑا وقت گزارنے کے لئے لایا تھا تا کہ تم مجھے سمجھو

میرے بارے میں جانو مجھے اپنے بارے میں بتاؤ تا کہ ہمارا یہ فیصلہ ہماری آنے والی

زندگی کے لیے ایک بہترین فیصلہ بنے لیکن تم میرے ساتھ اتنی زیادہ ان کنفرٹیبل

رہو گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

تمہارا انداز مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے دیکھو پری ایک رشتے کو بنانے کے لیے سب

سے اہم چیز ہوتی ہے اعتبار اگر تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے تو ابھی سے بتا دو

کیونکہ اعتبار کی کمی ہمارے رشتے کو کمزور کر دے گی اور میں ایسا کبھی بھی نہیں چاہتا

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے آج ہر بات کلیئر کر لینا چاہتا تھا

پریا شرمندگی سے سر جھکا گئی اس کا مطلب یہ تو ہر گز نہیں تھا ہاں وہ ایک غلط سوچ

لے کر اس کے ساتھ آئی تھی اسے لگا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کوئی بدتمیزی کرے گا

لیکن اس کا انداز اس کی محبت اس کی نگاہوں سے چھلکتی تھی اس کے الفاظ میں سچائی

تھی جو پریہ نے محسوس کی تھی وہ اسے تکلیف نہیں دے سکتی تھی کاش وہ اسے بتا

سکتی کہ وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہے

اس کی یہ محبت اسے شرمندہ کررہی تھی پریا کو تو خود سے نفرت ہورہی تھی

وہ کسی کے جذبات کے ساتھ کھیل رہی تھی اس کا دل اسے ملامت کررہا تھا اس کا

ضمیر اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھا

میرا وہ مطلب نہیں تھا سر آئی ایم ریلی سوری میں بس جلدی گھر جانا چاہتی ہوں اسی

لئے اس طرح سے کہہ رہی ہوں اگر مجھے آپ پر اعتبار نہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ

کبھی بھی نہ آتی

وہ شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے بولی

لیکن دامیش نے جواب میں کچھ بھی نہیں بولا بس اسے اپنے ساتھ باہر آنے کا اشارہ

کرتا خود اس کے آگے چل دیا

ڈنر کرنے چلنا ہے یا پھر اب گھر ہی چلیں وہ اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتے

ہوئے پوچھنے لگا تو پریا نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا

ہم ڈنر کر کے ہی واپس جائیں گے سر مجھے بہت زیادہ بھوک لگ رہی ہے۔اور ویسے

بھی تو آپ مجھے ڈنر کرنے کے لیے ہی لائے تھے۔اس بار وہ انکار نہ کر پائی دامیش

۔ کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ کھلی

یعنی کہ تم میری بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی ہو لگتا ہے ہماری آنے والی

۔ زندگی بہت اچھی گزرے گی تم مجھے سمجھتی رہنا اور میں تمہیں سمجھتا رہوں گا

ویسے مجھے پتہ نہیں تھا تمہارے پیار میں۔میں سب کچھ کروں گا کل تک مجھے یہ

ساری حرکتیں بے وقوفانہ لگتی تھی

لیکن اس محبت نے خوب رنگ دکھائے ہیں۔وہ مسکراتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ

سنبھال کر بولا اس کے جواب میں پری نے کچھ بھی نہیں کہا تھا اس کے پاس کچھ تھا

ہی نہیں کہنے کو

ooooo

اسے اپنے ہاتھ پر اب تک دامیش کے ہاتھ کا لمس محسوس ہو رہا تھا اس کا ہاتھ اپنے

ہاتھ میں تھامے ہوئے وہ اسے اپنی چاہت کا احساس دلا رہا تھا۔وہ لمحہ جیسے اسے خود

۔ میں قید کئے ہوئے تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی

اس کے دل کی کیفیت بہت عجیب سی ہوتی جا رہی تھی اس وقت وہ سوائے اس کے

اور کچھ بھی نہیں سوچ پا رہی تھی وہ اس کی محبت میں بہت آگے نکلتا جا رہا تھا۔اور

یہی چیز اسے گلٹ میں مبتلا کر رہی تھی اس سے نظریں ملاتے ہوئے اسے اپنے آپ

سے نفرت ہونے لگتی تھی وہ کتنا گرتی جا رہی تھی

کتنے خالص جذبات رکھتا تھا وہ اس کے لیے کیا وہ کبھی اسے معاف کر پائے گا

حقیقت جاننے کے بعد وہ اس کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہے گا جسے آج وہ اپنی محبت

کہتا ہے

اسے یہ سب کچھ بہت عجیب اور برا لگ رہا تھا وہ کسی کو دھوکا نہیں دینا چاہتی تھی

اسے ڈر بھی لگ رہا تھا جب اسے حقیقت پتہ چلے گی تو وہ کس طرح سے ری ایکٹ

کرے گا

وہ بس اتنا جانتی تھی کہ جب اسے حقیقت معلوم ہو گی وہ اسے جان سے مار دینے

سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا وہ اس سے اتنی نفرت کرے گا کہ حد نہیں

نہیں وہ سب کچھ پتہ ہی نہیں چلنے دے گی بلکہ اسے کچھ بھی پتہ چلنے سے پہلے ہمیشہ

کے لئے یہاں سے چلی جائے گی اپنے بابا کو لے کر۔اور دوبارہ کبھی بھی اس کے

سامنے نہیں آئے گی

ooooo

وہ صبح کام پر آئی تو دامیش ابھی تک وہی تھا لیکن جانے کے لیے مکمل تیار تھا اسے

۔ دیکھتے ہی اسے اپنی طرف بلایا وہ خاموشی سے قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی

کل سے تم آٹھ بجے نہیں بلکہ پونے آٹھ بجے یہاں پر آیا کرو گی یاد رکھنا وہ اسے حکم

دیتے ہوئے کہنے لگا

وہ کیوں سر میرا ٹائم تو آٹھ بجے شروع ہوتا ہے نہ وہ کچھ پریشانی سے بولی

کیونکہ میں تمہاری وجہ سے تقریباروز لیٹ ہو رہا ہوں جب تک تمہاری شکل نہ

دیکھوں تب تک آفس جانا مجھے بالکل پسند نہیں ہے اسی لئے کل سے جلدی آنا ۔

تاکہ میں ہر روز صبح تمہارہ یہ حسین چہرہ دیکھ کر اپنے دن کی شروعات کروں اور میرا

سارا دن بے حد حسین اور خوبصورت گزرے اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی ایسا ہی

چاہتی ہو کہ میرا دن اچھا گزرے۔اور میرا دن اچھا کرنے کے لیے تمہیں روز صبح

جلدی آنا ہو گا آئی میری بات سمجھ میں وہ اسے دیکھتے ہوئے تفصیل سے بولا تو پریا

ایک نظر اسے دیکھتی صرف ہاں میں سر ہلا گئی اب وہ اس بات کا کیا جواب دیتی جبکہ

۔ اس کی اتنی فرمانبرداری پر وہ کھل کر مسکرایا

یار تم سچ میں بہت کیوٹ ہو تمہاری فرمابرداری مجھے بہت متاثر کرتی ہے آئی ریلی لو

یو یار

۔وہ مسکرا کر کہتا اسے شرمندہ کر گیا تھا۔اس نے لمحے میں اپنی نظریں جھکا لی تھی

جبکہ اس کی جھکی ہوئی نگاہیں دیکھ کر دامیش شاہ کا دل بے اختیار دھڑکا تھا

اب تم ایسے شرماؤ گی تو مشکل ہو جائے گی ہم دونوں کے لیے یہ نہ ہو کہ میں اب

اپنی سالگرہ تک بھی انتظار نہ کر سکوں۔وہ بے خودی سے کہتا اسے نروس کرنے لگا

اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے اب تم پریشان مت ہو میں نکلتا ہوں۔ ویسے ہی لیٹ ہو رہا

۔ ہوں کل سے ٹائم پر آیا کرنا نہیں میرا مطلب ہے ٹائم سے تھوڑی دیر پہلے آیا کرنا

کیونکہ میں سچ مچ میں یہی چاہتا ہوں کہ اب سے میرے ہر دن کی شروعات تمہارا

چہرہ دیکھنے کے بعد ہو۔ وہ دلکشی سے مسکرا کر ایک نظر اسے دیکھتا لمبے لمبے ڈگ

بھرتا باہر نکل چکا تھا۔ جہاں رضوان اس کا انتظار کر رہا تھا جبکہ اس کے ہر قدم کے

ساتھ پریہ شرمندگی کی مزید گہرائیوں میں جا رہی تھی

oooooo

۔ وہ شام میں گھر واپس آیا تو پری واپسی کی تیاری کر رہی تھی

ایک کپ چائے ملے گی وہ اچانک اس کے قریب آکر بولا تو پریہ جو ٹیبل سے پھول

اٹھا کر صاف کر رہی تھی اچھل پڑی

ارے کیا ہوا تم ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔!میں ہوں یار اور کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ

تمہارے اتنے قریب آسکے

۔۔۔۔ نہیں وہ آپ اچانک سے آئے نہ تو میں

اپنے کام میں اتنی زیادہ مصروف تھی کہ تم مجھے دیکھ ہی نہیں پائی کوئی بات نہیں ہو

جاتا ہے آئندہ خیال رکھنا مجھے نظر انداز ہونا پسند نہیں اس کے انداز میں کچھ عجیب

سا تھا یا پریا کو کچھ عجیب لگا

میں آپ کو نظر انداز کیوں کروں گی۔۔۔!وہ اس کی غلط فہمی دور کرنے لگی

کیا یہ نظر انداز کرنا نہیں ہے کہ سات بج چکے ہیں اور تم نے ایک بار بھی دروازے کی جانب نہیں دیکھا

کیا تم شادی کے بعد میری واپسی کا انتظار نہیں کیا کرو گی۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بالکل سیر یز انداز میں پوچھ رہا تھا پہلے تو پریا کو لگا کے شاید مذاق کر رہا ہے لیکن وہ مذاق ہر گز نہیں کر رہا تھا

وہ تو بعد کی بات ہے مجھے سچ میں احساس نہیں ہوا کہ سات بج گئے وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی جیسے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہی تھی

لیکن آئندہ احساس ہونا چاہیے۔مجھے اچھا لگے گا اگر روز شام میری بیوی میری واپسی کا انتظار کرتے ہوئے ملے۔اور یقین کرو وہ انتظار تمہیں اچھا لگے گا

توبتاوانتظار کیا کروگی نہ میرا وہ امید سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

پریا نے اس کی خواہش سمجھتے ہوئے آہستہ سے ہاں میں سر ہلایا۔ جس پر وہ خوشی سے مسکرا دیا تھا

یہ ہوئی نہ اچھی بیوی والی بات ویسے تمہارا لاکٹ کدھر ہے وہ اس کا سونا گلا دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

ایک بار پھر سے پریہ کو اس کے انداز میں کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا جیسے اسے یہ بات اچھی نہ لگی ہو

وہ میرا پہلا تحفہ تھا جو میں نے تمہیں بہت دل سے دیا ہے مجھے نہیں لگتا تھا کہ تم اسے یوں اتار کے پھنک دو گی وہ نا امیدی سے کہنے لگا

نہیں سر میں نے اسے اتار کر نہیں پھینکا بلکہ میں نے اسے سنبھال کر الماری میں

۔ رکھا ہے وہ بہت قیمتی تھا نا۔۔۔!۔اسی لیے میں نے اتار کر رکھ دیا

کیا مطلب ہے تمہارا قیمتی تھا تو کیا کبھی پہنوں گی نہیں۔آج کے بعد وہ لاکٹ میں

ہمیشہ تمہارے گلے میں دیکھوں میں نے اسے تمہارے لئے خریدا ہے تمہاری

۔ الماری کے لئے نہیں

سنبھال کر رکھنے والی چیزیں میں تمہیں شادی کے بعد دیا کروں گا وہ پہننے کے لئے دیا

ہے جاواور اسے پہنو وہ کافی سختی سے بول رہا تھا

پر یہ بدلے میں کچھ بھی نہیں بول پائی صرف ہاں میں سر ہلا دیا

OOOOOO

اسے کل ہی پتا چلا تھا کہ دامیش چار دن کے لیے اپنی کسی بے حد اہم میٹنگ کے لیے ملک سے باہر جا رہا تھا اسے آج صبح چار بجے کی فلائٹ سے نکلنا تھا اس نے بہت بار پری کو میسج کر کے چھت پر بلایا۔ یہاں تک کہ آج صبح خود بھی اسے یہ بات کہنے کے لئے آیا تھا لیکن وہ اس کے سامنے نہیں جا پائی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی وہ یقیناً ایک بار پھر سے اسے اپنی محبت کا احساس دلائے گا اسے بتائے گا کہ وہ اس کے لئے کتنی زیادہ اہم ہے لیکن وہ مزید محبت کا یہ جھوٹا ڈرامہ کرنے کی ہمت خود میں نہیں پا رہی تھی

اسے چار دن کے لئے جانا تھا مطلب اس کی واپسی اس کی سالگرہ کے بعد ہو گی اور یہ

بہت اچھی بات تھی۔اس کی سالگرہ کے بعد واپسی ہونے پر یقیناً وہ اسے پرپوز نہیں

کر پائے گا۔

اور یہ بہت اچھی بات تھی لیکن اس نے اس بارے میں مہرش کو کچھ بھی نہیں بتایا

تھا وہ جانتی تھی مہرش کی سوچ اس کی سوچ سے بہت الگ ہے وہ دامیش کو ہرانے

کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے

اس کا مقصد صرف اور صرف اسے ٹوٹتے ہارتے بکھرتے دیکھنا ہے۔اور شاید پریا

اب یہ سب کچھ نہ کر پاتی اگر اس کے بابا کو یہ پتہ چل جاتا کہ ان کی زندگی کی خاطر وہ

کسی کو دھوکا دینے جارہی ہے

۔ تو نہ جانے وہ اسے معاف کرتے ہیں یا نہیں

اور شاید کبھی بھی ان پیسوں سے اپنا علاج بھی نہ کرواتے جو کر کے وہ یہ پیسے کما رہی تھی۔اس نے بہت بار چاہا کہ اس چیز کے بارے میں اپنے بابا کو بتا دے وہ ان سے کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کی شرمندگی اسے ایسا نہیں کرنے دے رہی تھی وہ کیسے بتاتی اپنے باپ کو کہ وہ کسی کے سچے جذبات کے ساتھ کھیل رہی ہے

۔ اس کا دل چاہا کہ وہ اپنی اس خودغرضی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دے

ооооо

دن تیزی سے گزر رہے تھے کل دامیش کی برتھ ڈے تھی۔اوراس کے نام کی

بہت بڑی پارٹی بھی دی جارہی تھی جس کی تیاریاں تین دن پہلے سے ہی شروع ہو

چکی تھی دامیش کا کل واپس آنا ممکن نہیں تھااور یہی چیز اسے بے فکر کر رہی تھی

اس نے بہت بار سوچا کہ یہ سب کچھ یہی ختم کر دے اور بابا کو لے کر یہاں سے چلی

جائے کہیں اور اچھی نوکری مل گئی اپنے بابا کا علاج کروالے گی

لیکن دامیش کو مزید دھوکا نہ دے۔دامیش کے جذبات اس کے لئے بے حد

کھرے اور سچے تھے یہ ساری چیزیں اسے بھی تکلیف دے رہی تھی اس نے تو کبھی

زندگی میں سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی انسان کے ساتھ ایسا کرے گی

۔ یااللہ مجھے سیدھا راستہ دکھائیں میں کیا کروں میں کس طرف جاؤں

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔میں دامیش کا دل دکھانا نہیں چاہتی۔میں جانتی ہوں اگر

میں نے انہیں تکلیف پہنچائی تو انہیں بہت دکھ ہوگا

میں کیا کروں میرے مالک میری مدد کریں۔میرا راستہ آسان کریں مجھے سیدھا

راستہ دکھائیں

میں دامیش کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہتی وہ شخص تو پہلے ہی عورت سے نفرت کرتا

۔ ہے اگر میں نے اس کے ساتھ ایسا کیا تو نہ جانے وہ کیا کرے گا

یااللہ میں کیا کروں کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔ایسا کیا کروں کہ مجھے یہ سب کچھ

کرنا ہی نہ پڑے وہ مسلسل روتی ہوئی دعائیں مانگ رہی تھی۔اس کے سسکنے کی آواز

۔باہر تک جا رہی تھی

وہ نماز ادا کر کے باہر نکلی تو بابا اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ نہ جانے

۔کیوں وہ ان سے بھی نظر نہ ملا سکی

پریا بیٹا کیا بات ہے جو تم اتنی پریشان ہو کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ کون سی چیز تمہیں

پریشان کر رہی ہے میری جان۔ بابا نے اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے پوچھا

تو آہستہ سے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے مسکرا کر نفی میں سر ہلانے لگی اس کی بھیگی

۔ آنکھیں بہت کچھ ظاہر کر رہی تھی

دیکھو بیٹا اگر تم مجھے اپنا مسئلہ نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں مت بتاو۔ میں جانتا

ہوں میری بیٹی سمجھدار ہے وہ اپنے مسئلے خود حل کر سکتی ہے میں تمہیں فورس

نہیں کروں گاہاں لیکن اتنا کہوں گا کہ چاہے جو بھی ہو جائے کبھی کوئی غلط کام مت

کرنا۔

کبھی کوئی ایسا کام مت کرنا جس کی اجازت تمہیں تمہارا ضمیر نہ دے۔وہ پیار سے

اسے سمجھا رہے تھے وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر ان کے قریب سے اٹھ کر باہر آ گئی

۔

جہاں دامیش شاہ کی سالگرہ کی تیاریاں عروج پر تھی۔

ooooo

دامیش شاہ کی سالگرہ کا کارڈ آیا ہے ہمیں انوائٹ کیا گیا ہے مسز جہانگیر نے میز پر

ان کے سامنے کارڈ رکھتے ہوئے انہیں بتایا۔

۔ تم مجھے کیوں دکھا رہی ہو۔۔۔۔۔وہ ڈنر کرتے ہوئے ان سے سوال کرنے لگے

آپ کے بیٹے نے کم از کم اپنی سالگرہ پر تو آپ کو یاد رکھا سوچا بتا دوں پھر بعد میں یہ

۔نہ کہیں کہ میں باپ اور بیٹے کے بیچ دیوار بننے کی کوشش کر رہی ہوں

پتا نہیں اب اس نے کون سی بات کا انتقام لینا ہے جو آپ کو انوائٹ کر لیا ذلیل ہی

کرنا ہو گا پوری پارٹی کے سامنے جس طرح اس نے مہرش کی پارٹی میں ہمیں ذلیل

۔ کروایا تھا اسی طرح اب اپنی پارٹی میں بھی کرے گا

۔ وہ بے حد غصے سے ان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی

ہم ذلیل تو تب ہوں گے نہ بیگم جب ہم وہاں جائیں گے۔اگنور کر دو اس کارڈ کو ہم کہیں نہیں جا رہے وہ اس بات کو ختم کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہوئے

لیکن پارٹی میں جانا بھی بے حد ضروری ہے وہاں کچھ بہت قابل بزنس مین آنے والے ہیں جن کے ساتھ مجھے بنا کر رکھنی پڑے گی اور ہاں مجھے یاد آیا تھا دامیش تو یہاں ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو امریکہ گیا ہوا ہے اپنی کسی اہم میٹنگ کے لیے اس کی واپسی تو اگلے ہفتے ہونے والی ہے۔کچھ یاد آنے پر وہ اپنا کھانا چھوڑ کر انہیں بتانے لگے

یہ تو اچھی بات ہے نا کہ پچھلے سال کی طرح اس بار بھی دامیش یہاں نہیں ہو گا

صرف پارٹی ہو گی۔اور پھر دامیش کے فادر کے طور پر آپ کو پارٹی میں کافی اہمیت

بھی مل جائے گی۔ جس کی پچھلے دو مہینوں سے آپ کو سخت ضرورت ہے

تو آپ چلے جائیں بزنس تو بزنس ہے اب دامیش شاہ کے لیے اپنا کام تو نہیں چھوڑ

سکتے نہ مسز جہانگیر نے فورا اپنی بات بدلی تھی

جب مہرش سیڑھیوں سے اترتی ہوئی نظر آئی پچھلے کچھ دنوں سے وہ کافی خوش نظر

آ رہی تھی۔

وہ اپنی ہی مستی میں مگن گنگناتی ہوئی نیچے ٹیبل تک آئی تو جہانگیر صاحب مسکرائے

کیا بات ہے آج تو میری پرنسز بہت خوش لگ رہی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے خوشی

۔ سے پوچھنے لگے

میں بہت خوش ہوں بابا لیکن آپ کو میری خوشی کی وجہ آج نہیں بلکہ کل پتہ چلے

گی اس نے انہیں بتاتے ہوئے اپنا کھانا شروع کیا

کیوں بیٹا جی کل ایسا کیا ہے بھلا ،ہمیں بھی تو کچھ پتہ چلے مسز جہانگیر نے ان کی بات

۔ میں حصہ لیا

کل دامیش شاہ کی سالگرہ ہے۔اس نے ہنستے ہوئے کہا تو جہانگیر صاحب حیرانی سے

اسے دیکھنے لگے

۔کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے

۔ کچھ نہیں بابا آپ کھانا کھائیں نہ وہ ان کی بات ٹالتے ہوئے بولی

یقیناً وہ انہیں کچھ بھی نہیں بتانا چاہتی تھی۔ پتا نہیں اب اس لڑکی کے دماغ میں کیا

چل رہا تھا

ooooo

تم یہ والے کپڑے پہن کر جاؤ گی محفل میں بابا نے اسے عید والے جوڑے میں

۔ دیکھ کر پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا

جی بابا میرے پاس یہی ہے فی الحال کیلئے اور مجھے یہ پسند بھی بہت ہے۔ اور اس کا

دوپٹا مجھے بہت زیادہ پسند ہے کیونکہ یہ میری ماں کا دوپٹہ ہے انہیں دوپٹہ دکھاتے

ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیے وہ یہ دوپٹا کیسے بھلا سکتے تھے

تم نے بہت پرانی پرانی چیزیں سنبھال کر رکھی ہیں اپنی ماں کی۔انہوں نے مسکراتے

ہوئے کہا تو وہ بھی آنکھوں میں نمی لیے مسکرادی

ہاں بس اب یہ یادیں ہی تو ہیں میرے پاس وہ مسکراکران کی ویل چیئر گھستے ہوئے

باہر آئی

اسے کوئی ڈر نہ تھادامیش مصروفیات کی وجہ سے آج واپس نہیں آسکا تھا جس کی

۔ وجہ سے اس کی گھبراہٹ میں نہ صرف کمی ہوئی تھی بلکہ ختم ہی ہو چکی تھی

وہ بالکل ریلیکس ہو کر بنگلے میں آئی تھی وہ بنگلے کے اندر دادی کے پاس چلی آئی تھی

۔ کیونکہ باہر آہستہ آہستہ بہت سارے لوگ آتے جارہے تھے

اور وہ کسی کو بھی جانتی نہیں تھی۔وہ صرف دادی کی کیئر ٹیکر تھی۔اس لیے

۔ مہمانوں کو کمپنی دینا بھی اس کا کام ہر گز نہیں تھا

دادی کو ان کی میڈیسن دے کر وہ خود بھی اب ٹینشن فری ہو چکی تھی اسے ڈر تھا کہ

کہیں زیادہ مہمانوں کے بیچ دادی کی طبیعت خراب نہ ہو جائے کیونکہ گھر کی ممبر

۔ ہونے کی وجہ سے یقیناًان کا بھی محفل میں جانا بہت ضروری تھا

اسی لیے وہ چاہتی تھی کہ وہ دادی کا بہت سارا خیال رکھے

وہ دادی کو لیکر باہر آئی تو اسے سب سے جانا پہچانا چہرہ داود کا ہی نظر آیا۔انہیں دیکھتے

ہی وہ ان کی طرف چلا آیا تھا

دنیا کی سب سے خوبصورت لیڈی اس محفل کی رونق کو دو بالا کرنے کے لئے محفل میں آچکی ہیں وہ دادی کے سامنے جھکتے ہوئے پیار لیتے شرارت سے بولا تو دادی خوش دلی سے مسکرادی جبکہ اس کے انداز نے پریہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھیر دی تھی

یہ ساری باتیں بعد میں ڈاکٹر۔پہلے یہ بتاؤ میرا پوتا کہاں ہے اور کب تک آئے گا

دادی اسے گھورتے ہوئے سختی سے پوچھنے لگیں

۔۔تو داود سوچنے لگا

آپ کے پوتے نے مجھے منع کر رکھا تھا لیکن کیا ہے نہ آپ سے تو میں کچھ چھپا نہیں سکتا اسی لئے بتا رہا ہوں کہ آپ کا لاڈلا پوتا اگلے دس منٹ میں آپ کے سامنے ہو گا

۔

وہ ان کے سامنے جھکا سر گوشی نما آواز میں بولا لیکن اس کی آواز اتنی کم تو ہر گز نہ تھی کہ پریا سن نا پاتی

وہ پریشانی سے دادی کو داؤد کے پاس چھوڑ کر وہی سے اندر جانے لگی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے وہ تیزی سے قدم اٹھاتی وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی جب اسے اچانک اپنے ہاتھ پر کسی کی گرفت محسوس ہوئی کسی نے ایک جھٹکے میں اسے اپنی جانب کھینچا تھا ۔

کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔ابھی تو میں آیا بھی نہیں اور تم مجھ سے چھپنے لگی۔وہ

دلفریب انداز میں مسکراتا اس کا ہاتھ تھامے اپنے سینے پر رکھ چکا تھا

تم سے بدلہ بھی لینا تھا کتنی بار بلایا تمہیں چھت پر تم نہیں آئی کتنا تڑپایا تم نے مجھے

اس دن بہت غصہ آرہا تھا مجھے اس دن تم پر لیکن آج تمہارے حسین روپ نے مجھے

قید کر لیا ہے۔

آج میں دیر نہیں کروں گا تیار ہو جاؤ مسز دامیش شاہ کہلوانے کے لیے۔آج میں

ساری دنیا کے سامنے تمہیں اپنی محبت قبول کروں گا بہت ستایا ہے لوگوں نے مجھے

۔

مجھے رشتوں پر یقین نہیں تھا پری لیکن جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو مجھے

یقین ہو گیا ہے کہ ہر انسان مطلبی نہیں ہوتا اس دنیا میں تم جیسے لوگ بھی ہیں

جو رشتوں کے لئے جیتے ہیں

بہت بکھیرا ہے دنیا والوں نے تمہارے دامیش شاہ کو اب سمیٹ لو مجھے تھک گیا

ہوں میں اب جینا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ۔مجھے جینا سیکھا و میری زندگی بن جاؤ

۔میری زندگی میں صرف تمہاری کمی ہے وہ اس کے ہاتھ کو اپنے دل کے مقام پر

۔ رکھے جیسے آج اپنے دل کی ہر بات اس کے سامنے کر دینا چاہتا تھا

اس کے انداز پر نہ جانے کیوں پری کی آنکھوں میں نمی سی آگئی اس سے پہلے کہ اس

کا آنسو اس کے رخسار پر گرتا دامیش نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے چن لیا

میری زندگی میں خوشیاں بکھیر کر تم رونے لگ گئی۔اور تمہیں لگتا ہے میں رونے

دوں گا نہیں کبھی نہیں تیار ہو جاؤ میری زندگی میں آنے کے لیے وہ اس کے آنسو

۔ نرمی سے صاف کرتا ہوا مسکرایا

میں دادی سے مل کہ آتا ہوں۔پھر ایک نئے سفر کی شروعات کرتے ہیں وہ آہستہ

سے اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھتا اس کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے ہی پیچھے ہٹ گیا

۔

وہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی اس نے چاروں طرف مڑ کر دیکھا ہر طرف

مہمان ہی مہمان تھے۔لیکن وہ جس جگہ پر کھڑی تھی وہاں اندھیرا تھا

لیکن کچھ فاصلے پر اس نے پیچھے کی جانب کھڑی مہرش کو دیکھ لیا تھا وہ تیزی سے

آگے بڑھتے ہوئے مہرش کا ہاتھ تھام چکی تھی پہلے تو مہرش نے حیرانگی سے دیکھا پھر

تیزی سے اس کے ساتھ چلی آئی

○○○○○

مہرش میں مزید یہ سب کچھ نہیں کر سکتی میں انہیں مزید دھوکا نہیں دے سکتی تم

جانتی نہیں ہو کہ وہ کیا کرنے جا رہے ہیں پارٹی میں وہ مجھے شادی کیلئے پرپوز کرنے

والے ہیں

دیکھو مہر ش میں کسی کا دل اس حد تک نہیں دکھا سکتی جب انہیں پتہ چل جائے گا کہ

میں محبت کا یہ ڈرامہ صرف چند پیسوں کے لئے کر رہی ہوں تو ان پر کیا گزرے گی

وہ پہلے سے ٹوٹا ہوا شخص ہے ٹوٹ کر بکھر جائے گا

میں انہیں مزید دھوکا نہیں دے سکتی ایم سوری میں مزید اس کھیل میں تمہارا ساتھ

نہیں دوں گی

پر یہ ہارے ہوئے انداز میں بولی لیکن سامنے کھڑی لڑکی ہار نہیں سکتی تھی

وہ اپنے بھائی کو ٹوٹتے بکھرتے ہوئے ہی دیکھنا چاہتی تھی وہ اس کا غرور توڑنا چاہتی

تھی ۔

وہ اس کا وہ غرور توڑنا چاہتی تھی جس میں وہ کہتا تھا کہ وہ کبھی کسی سے محبت نہیں کر سکتا کبھی کسی کے لیے عشق کی انتہا کو نہیں چھو سکتا

اور یہ سب کچھ وہ اس لڑکی کے بغیر نہیں کر سکتی تھی جس سے اس کا بھائی انجانے میں محبت کر بیٹھا تھا

ہاں ضرور جاؤ۔۔۔میں تمہیں نہیں روکوں گی لیکن اگر تم نے میرا کام نہیں کیا تو اپنے باپ کو کیسے بچاؤ گی شاید تم بھول رہی ہو وہ کینسر کی آخری سٹیج پر ہیں

تمہیں اپنے باپ کو بچانے کے لیے کتنے پیسوں کی ضرورت ہے ہاں ستر لاکھ کی وہ بھی صرف میں تمہیں دے سکتی ہوں

اور میں تمہیں ستر لاکھ روپے کیوں دوں گی اگر تم میرا کام کرو گی ہی نہیں۔ وہ اپنے

بالوں کو انگلیوں میں لپیٹتے ہوئے مغرور انداز میں بولی

دولت کا نشہ اس کے روم روم سے بول رہا تھا

پر یہ اسے بے بسی سے دیکھ رہی تھی وہ اس سے اس کے باپ کی زندگی کی قیمت

مانگ رہی تھی

وہ پہلے سے ٹوٹا ہوا شخص ہے اسے اور کتنا توڑو گی وہ غصے سے چلا اٹھی

جب تک اس میں دوبارہ جڑنے کی ہمت ختم نہیں ہو جاتی اس کے انداز پر وہ بھی چلا

کر بولی تھی

۔۔۔۔۔ وہ تمہارا بھائی ہے

نفرت ہے مجھے اس سے بے انتہا نفرت وہ پھر سے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

اور اگر تمہیں اپنے باپ کی زندگی پیاری ہے تو تمہیں اس کھیل میں میرا ساتھ دینا

ہوگا ۔

میں دامیش شاہ کو ٹوٹتا بکھرتا تڑپ تڑپ کر مرتا دیکھنا چاہتی ہوں

اس کے غرور کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں ۔

مہر ش اس پر اپنا لفظ واضح کرتی وہاں سے جانے لگی کیونکہ اسے پتا تھا کہ دامیش

اسے ڈھونڈتا ہوا یہاں ضرور آئے گا

جب کہ وہ وہیں کھڑی بے بسی سے کبھی اپنے باپ کی زندگی کے بارے میں سوچتی

تو کبھی اس شخص کو دھوکہ دینے کے بارے میں جس نے کبھی زندگی میں کسی سے

محبت نہیں کی تھی کبھی کسی پر اعتبار نہیں کیا تھا

۔ اسے کبھی سچی محبت ملی ہی نہیں تھی ماں باپ اسے پیدا کر کے الگ ہو گئے

دادی تو خود معذور تھی نوکروں کے رحم و کرم پر پلا ہوا انسان محبت کے بارے میں

کچھ جانتا ہی نہیں تھا

اور اب جب وہ محبت کے بارے میں جاننے لگا تھا جب وہ لڑکی اس کا عشق بن چکی

تھی اس کے جنون کا حصہ بن چکی تھی۔اس کے جینے کی وجہ بن چکی تھی۔تب یہ

سب دھوکہ تھا

وہ تو جانتا ہی نہیں تھا کہ یہ سب تو اس کی بہن کے کھیل کا ایک حصہ ہے اس کی بہن

اسے سسک سسک کر مرتے دیکھنا چاہتی تھی اس کا غرور چکنا چور کر دینا چاہتی تھی

۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے وہ یہ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن مجبوری تھی

حد درجہ مجبور اپنے باپ کی زندگی بچانے کے لئے وہ کسی اور کو موت کے منہ تک

پہنچا رہی تھی

اسے یہ کرنا تھا کسی بھی حال میں اپنے باپ کے لیے اسے یہ قدم اٹھانا تھا وہ سوچتے

ہوئے پیچھے مڑی تھی کہ اپنے سامنے اپنے باپ کو دیکھا وہ بے یقینی سسے دیکھ رہے

تھے

ان کی آنکھوں میں ناامیدی تھے وہ آہستہ سے اپنے پیروں کو زمین پر رکھتے اٹھ کر

کھڑے ہونے لگے لیکن لڑکھڑائے وہ جلدی سے انہیں سہارا دینے کے لیے ان کی

۔ طرف بڑھ رہی تھی

۔ لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کے منہ پر زوردار طمانچہ لگا چکے تھے

مجھے اپنی بیٹی پر فخر تھا۔میری بیٹی میرا غرور تھی میرا بیٹا تھی یقین تھا مجھے کہ وہ کبھی

۔ کوئی غلط کام نہیں کرے گی۔ لیکن آج تم نے میرا غرور توڑ دیا

تم نے میری مان کو بکھیر کر رکھ دیا۔یہ صلہ دیا تم نے میری محبت کا میرے اعتبار کا

تم کسی کے ساتھ مل کر کسی کے جذبات کا سودا کر رہی ہو۔۔ کیا کہا تھا میں نے تم

سے کبھی وہ کام مت کرنا جس کی اجازت تمہیں تمہارا ضمیر نہ دے

لیکن شاید تمہاری سوچ تمہارا ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔ کیا تمہیں ایک بار احساس نہ ہوا

کہ تم کسی کی جذبات کے ساتھ کھیل رہی ہو کسی کی محبتوں کا مذاق اڑا رہی ہو

۔۔۔ ۔۔۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا جواب دو مجھے کیوں گر گئی تم اتنا پر یا

تو میں اور کیا کرتی بابا میں مجبور تھی میں آپ کو مرتے نہیں دیکھ سکتی آپ کے علاج

کے لئے میرے پاس روپے نہیں تھے میں کسی نوکری میں اتنے پیسے نہیں کما سکتی

اسی لیے میں نے مہرش کی آفر قبول کر لی وہ اپنے بھائی کو دھوکا دینا چاہتی تھی اسے

توڑنا چاہتی تھی اسے کسی لڑکی کی ضرورت تھی جو اسے محبت میں دھوکا دے اور

میں آپ کے لئے وہ کرنے کو تیار ہو گئی جس کی اجازت مجھے میرا ضمیر نہیں دیتا آپ

کی زندگی کے لئے بابا یہ ضروری تھا

میری زندگی کیلئے۔۔۔۔۔۔! یہ سب کچھ تم میرے لئے کر رہی تھی۔اگر تم یہ سب کچھ میرے لئے کر رہی تھی تو مت کرو کیوں کہ کسی کے جذبات کے ساتھ کھیل کر اگر مجھے زندگی ملے گی اس سے بہتر ہے کہ میں مر جاؤں

آج ہی یہ سب کچھ ختم کرو بلکہ جاؤ اور اپنا سامان لے کر آؤ ہم ابھی اسی وقت پنڈی روانہ ہو رہے ہیں مجھے نہیں کروانا اپنا علاج اگر مولا نے میرے نصیب میں زندگی لکھی ہوئی تو مجھے مل جائے گی لیکن اب تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہنے دوں گا جن کے جذبات کے ساتھ کھیل رہی ہو ۔

مجھ میں تو اتنی ہمت بھی نہیں ہے اس نیک عورت سے نظریں ملا سکوں ۔

ہم ابھی اور اسی وقت یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں اب ہم دوبارہ یہاں واپس کبھی نہیں آئیں گے ۔اگر تم نے میری بات کے خلاف جانے کی یا مجھ سے بغاوت کرنے کی کوشش کی تو تم اپنے باپ کا مرا ہوا منہ دیکھو گی

۔ بابا نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا

وہ کب سیے بابا کی باتیں سنتے آنسو بہا رہی تھی

بابا پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اگر میں نے یہ کام نہیں کیا تو شاید میں اپنا سب کچھ کھو دوں گی وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بے تحاشہ رو کر بولی...

یہ اس کے پاس آخری راستہ تھا اپنے باپ کی زندگی بچانے کا اگر اس کا باپ اس کے لیے تیار نہ ہوتا تو وہ اپنے باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھتی اور یہ اس کے بس سے باہر تھا...

چپ ہو جاؤ...! پریا میری بات کان کھول کر سنو میں کسی کو دھوکا نہیں دے سکتا اور خبردار جو تم نے اب دوبارہ مجھ سے اس موضوع پر بات کی اگر کسی کو دھوکا دے کر مجھے سانسیں ملتی ہیں تو مجھے وہ سانسیں نہیں چاہیے...

مجھے زندہ نہیں رہنا لیکن دھوکا نہیں دوں گا اور نہ ہی تمہیں اس غلط راستے کا راہی بننے دوں گا اگر اللہ نے میرے نصیب میں زندگی لکھی ہوئی تو وہ مجھے اسی طرح بھی مل جائے گی غلط راستے پر مت جاؤ پریا۔ ابھی جا کر اپنا سامان پیک کرو ہم ابھی کے

ابھی یہاں سے پنڈی کے لیے روانہ ہونے والے ہیں وہ بے حد غصے سے بولے

۔۔۔؟لیکن آپ لوگ پنڈی کیوں جا رہے ہیں

اچانک پیچھے مہرش کی آواز پر انہوں نے مڑ کر دیکھا

وہ اسے ہر طرف ڈھونڈ چکی تھی کیونکہ "دامیش" کب سے اس کی تلاش میں

نظریں دوڑا رہا تھا اسے وہاں نہ پا کر وہ خود واپس اس کے پاس آگئی کیونکہ اسے یقین

تھا کہ "دامیش" آج اس سے اپنی محبت کا اظہار ضرور کرے گا جس کے جواب میں

۔۔۔وہ انکار کر کے اس کے پرپوزل کو اس کے منہ پر مار کا اس کا غرور توڑے گی

لیکن اسے اس لڑکی پر بالکل یقین نہیں تھا اسی لئے ایک بار پھر سے اسے اپنی بات

سمجھانے کے لیے آئی تھی لیکن یہاں تو اسے کچھ اور ہی دیکھنے کو مل رہا تھا ...

آئیں میڈم اچھا ہوا کہ آپ خود ہی آ گئی آپ کو بتائے بغیر جاتے ہوئے ہمیں بھی

بہت عجیب لگ رہا تھا میری بیٹی آپ کا کام نہیں کر سکتی ہم معذرت خواہ ہیں لیکن

ہم کسی کو دھوکا نہیں دیں گے ہم یہاں سے ہمیشہ کے لئے جا رہے ہیں ۔۔۔

برائے مہربانی آپ اپنے اور اپنے بھائی کی لڑائی میں میری بیٹی کو شامل نہ کرے ہم

آپ کی اس معاملے میں کوئی مدد نہیں کر سکتے وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے

اپنی بات مکمل کر چکے تھے جب کہ ان کی بات پر اس نے پریا پر غصے سے نگاہ ڈالی تو

وہ نظریں جھکا گئی ۔۔۔

نہیں تم مجھے دھوکا نہیں دے سکتی میں تمہیں ایسا کچھ نہیں کرنے دوں گی سنا تم نے

تمہیں میرا کام کرنا ہوگا۔۔۔تم ابھی کے ابھی جاؤ گی اور پارٹی میں دا میش تمہیں

پرپوز کرے گا اور تمہیں اس کا پرپوزل اس کے منہ پر مارنا ہوگا۔تم اسے اس کی

اوقات بتاؤ گی۔۔۔۔آئی تمہیں میری بات سمجھ میں اور اگر تم نے انکار کیا تو اچھا

۔۔۔نہیں ہوگا یاد رکھنا وہ غصے سے پاگل ہوتی اس پر چلااُٹھی تھی

میرے بابا جو کہہ چکے ہیں میں بھی وہی کروں گی مہرش آپ اپنے اس کام کے لیے

۔۔۔کسی اور کو ہائر کرلیں

آئی ایم سوری میں یہ کام نہیں کر سکتی میں اور بابا آج ہی پنڈی جانے والے ہیں ہمیشہ

کے لئے

میں آئندہ کوشش کروں گی کہ آپ کا اور میرا سامنا کبھی نہ ہو یہ چابی پلیز آپ

دامیش صاحب کو دے دیجئے گا وہ گھر کی چابی ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنا سامان اٹھانے

لگی ۔۔۔

اسے افسوس تھا کہ وہ جاتے ہوئے دادی سے نہیں مل پائی تھی

تم ایسا نہیں کر سکتی پر یا یہ غلط ہے تم مجھے دھوکا مت دو میں تمہیں ڈبل پیسے دوں گی

اپنے بابا کے علاج کے ساتھ ساتھ تم اپنی زندگی بھی خوشی سے گزار لینا اس نے

اسے لالچ دینے کی کوشش کی

ہمیں نہیں چاہیے آپ کے پیسے میڈم ہمیں معاف کریں اور اپنا یہ کام کسی اور سے

کروائیں چلو پر یہ بابا بے حد غصے سے بولے ۔

پریہ نے آہستہ سے ان کی ویل چیئر کو گھسیٹنا شروع کر دیا یہ وقت ان کے لئے مشکل

تھا وہ نہیں جانتی تھی آگے اس کی زندگی میں کیا ہونے والا ہے ۔۔؟

لیکن وہ کسی کو دھوکا نہیں دے رہی تھی اس چیز نے اسے مطمئن کر دیا تھا

ooooo

کہاں ہے یہ لڑکی ۔۔۔۔۔! کب سے ڈھونڈ رہا ہوں اسے مجال ہے جو کہیں نظر

آجائے پتا نہیں کہاں چھپ کر بیٹھ گئی ہے اور اس کے بابا بھی کہیں پر نہیں ہیں ورنہ

انہی سے پوچھ لیتا کہ آخر کہاں چھپا کے رکھا ہے آپ نے اپنی بیٹی کو ۔۔۔؟

وہ ہر طرف نظر دوڑاتا داود سے بولا اس کے لب و لہجے کی بیتابی کو محسوس کر کے

داؤد بھی مسکرا دیا تھا

صبر میری جان صبر آخر کہاں تک جائے گی بچ کے آنا تو اسے تمہارے پاس ہی

ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے نروس ہو آخر تم نے بھی تو اسے پہلے ہی بتا دیا نہ کہ تم کیا کرنے

جا رہے ہو ؟۔۔۔

یا یہ بھی ہو سکتا ہے وہ خود کو تیار کر رہی ہو ان سب چیزوں کے لیے اب یہ اتنی

چھوٹی سی بات تو نہیں ہے یا ہو سکتا ہے وہ اپنے بابا کو اعتماد میں لے رہی ہو۔۔۔

تھوڑا سا صبر رکھو میری جان اتنا مشکل نہیں ہوتا صبر کرنا جو تمہیں لگتا ہے وہ اس

کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا اسے سمجھاتے ہوئے بولا

جبکہ دادی بھی کب سے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ اتنی کم آواز میں باتیں

کرتے دیکھتے متجسس ہو گئی تھیں کہ آخر وہ کیا بات کر رہے ہیں ؟۔۔

جبکہ وہ اس لڑکی سے ملنے کے لئے بے چین تھی جوان کے پوتے کی زندگی میں

خوشحالی لانے والی تھی

یہ تم لوگ ایک دوسرے سے کیا باتیں کر رہے ہو بتاؤ ذرا مجھے بھی میں بھی تو سنوں

آخر کس چیز کی اتنی بے چینی ہے میرے پوتے کو وہ ایک نظر "دامیش" کی طرف

دیکھتی داؤد سے پوچھنے لگیں تو وہ بھی مسکرا دیا

آپ کے پوتے کو تو ایک ہی لڑکی نے بے چین کر رکھا ہے نہیں میرا مطلب ہے کہ

پر یہ کہاں ہے دادی یہاں کہیں پر بھی نظر نہیں آرہی تھی اس لیے پوچھ رہا تھا کہ

آپ کی کیئر ٹیکر کہاں ہے خیر آپ کو تو پتہ ہی ہو گا نہ داؤد نے اس کی پریشانی دور

کرنے کے لئے پوچھا تو اس کے بھی کان کھڑے ہو گئے

تم بار بار مجھ سے پریہ کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو پہلے یہ بتاؤ پھر میں تمہیں

۔۔۔ بتاؤں گی کہ وہ کہاں ہے دادی نے الٹا اسی سے سوال کیا

دادی قسم لے لیں میں نہیں پوچھ رہا میں تو آپ کے پوتے کے دل کی بات بار بار

اپنے لبوں سے ادا کر کے اس کی مشکل میں آسانی کر رہا ہوں دادی یہ میرا نہیں اس

کا سوال ہے میں تو صرف اس کے لیے پریہ کے بارے میں پوچھ رہا ہے آپ اس

۔۔۔؟ سے پوچھیں کہ یہ بار بار کیوں پوچھ رہا ہے

وہ فوراً اسے پھنساتے ہوئے بولا تو دامیش ایک نظر انہیں دیکھتا مسکرا دیا

۔۔۔؟ کیا بات ہے دامیش کیا تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو

کیا میں جو سوچ رہی ہوں وہ صحیح ہے میرا مطلب ہے کیا وہ لڑکی جس سے تم آج

شادی کے لیے پرپوز کرنے والے ہو وہ پریہ ہی ہے؟۔۔۔

دادی مزید اپنی بے چینی اس سے چھپا نہ سکی جبکہ ان کے اندازے پر وہ کھل اٹھا تھا

آپ کو سب کیسے پتہ چل جاتا ہے دادی ان کے ماتھے پر لب رکھتا وہ انہیں اندر تک

پرسکون کر گیا تھا۔۔۔۔

دادی ہوں تمہاری جانتی ہوں کہ تمہاری پسند کیا ہو سکتی ہے میں بہت خوش ہوں

تمہارے فیصلے سے بس اب جلدی سے اسے میرے گھر کی بہو بنا دو۔

میں اب مزید انتظار نہیں کرنا چاہتی وہ دامیش کو بے حد خوشی سے اپنے سینے سے

لگاتے ہوئے بویں جس پر دامیش مسکرا دیا تھا۔

ہاں دادی میرا بس چلے تو آج ہی اسے آپ کے گھر کی بہو بنا دوں لیکن پہلے نظر تو آئے نہ جانے کہاں چھپ کر بیٹھ گئی ہے آپ رکیں میں اسے دیکھ کر آتا ہوں وہ مسکرا کرا نہیں کہتا خود ہی پریا کی انیکسی کی جانب چلا گیا تھا تاکہ خود اسے اپنے ساتھ لا سکے ۔

ہو سکتا تھا کہ داود کی بات ٹھیک ہو وہ نروس بھی ہو سکتی تھی۔ اگر ایسا تھا تو وہ خود اسے اپنے ساتھ کا یقین دلانا چاہتا تھا ۔

آج اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا۔ اور پریہ کو اپنی زندگی میں شامل کر کے وہ اس دن کو یادگار بنا دینا چاہتا تھا

○○○○○

وہ پارٹی سے نکلتا ہوا پریہ کی انیکسی کی جانب آیا تھا جب اچانک سامنے سے آتی

مہرش اس سے ٹھکرائی۔ جسے دیکھتے ہی اس کے چہرے پر کافی بیزاریت آگئی۔اسے

دیکھتے ہی وہ منہ پھیر گیا اور راستہ بدلنے لگا اس کا یہ انداز اسے جلا کر راکھ کر گیا تھا

۔۔؟ارے ارے دامیش آہستہ آہستہ کیا مسئلہ ہے کیوں بھاگے جا رہے ہو

کہیں کوئی چھوڑ کر تو نہیں جا رہا تمہیں۔۔۔۔!پریہ کی انیکسی سے نکلتے ہوئے مہرش

بے حد بے چین اور پریشان تھی لیکن اس کے چہرے کی پریشانی اور بے تابی دیکھ کر

۔ وہی رک کر اس سے پوچھنے لگی

راستہ چھوڑو میرا لڑکی میں بہت خوش ہوں اور تمہاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا

۔۔۔اس وقت میں وہ بے حد غصہ سے اسے پیچھے کرتا ہوا بولا

چہ چہ چہ۔افسوس کہ جس کی شکل تم دیکھنا چاہتے ہو وہ تو یہاں سے بھاگ نکلی اسے

۔۔۔پیچھے سے مہرش کی آواز سنائی دی تو اس نے مڑ کر اسے دیکھا

کیا ہوا یقین نہیں آرہا۔خیر دیکھ لو اپنی آنکھوں سے جاتے ہوئے یہ چابی پکڑا گئی ہے

۔۔۔مجھے کہہ رہی تھی میں تمہیں دے دوں

حرام خور نے میرا کام بھی پورا نہیں کیا اسنے صرف پیسے لئے اور ہمیشہ کے لئے

بھاگ گئی یہاں سے اپنے باپ کے ساتھ خیر مجھے کوئی افسوس نہیں کیونکہ تمہاری

بیتابیوں کے قصے کافی سناتی تھی مجھے ادھورا ہی سہی کام پوری شدت سے کیا ہے اس

نے۔۔۔۔

کہتی تھی کہ تم اس کے پیار میں پاگل ہو گئے تھے کافی باتیں شیئر کی اس نے اور کافی

انجوائے کی میں نے تمہاری حرکتیں سوری "محبت" ویسے مجھے نہیں لگا تھا کہ وہ

تمہیں اتنی آسانی سے پھنسا لے گئی کافی تیز نکلی لڑکی۔۔ چھوٹے گھروں کی لڑکیوں

کے لیے مشکل نہیں یہ سب ماننا پڑے گا لڑکی کو۔۔۔

تم تو اچھے خاصے دیوانے ہو گئے تھے اس کے وہ بھی کافی فائدہ لوٹ رہی تھی تم سے

لیکن جب اسے پتہ چلا کہ تم اس کے ساتھ شادی کرنے والے ہو تو وہ بھاگ گئی اب

بے چاری وہ ساری زندگی تمہارے ساتھ تو نہیں رہ سکتی نہ آخر اس کی بھی کوئی پسند

ہے اس کی بھی کوئی چاہ ہے اب میری شرط کے لئے وہ ساری زندگی تو تمہارے

ساتھ نہیں رہ سکتی نہ اسی لیے وہ بھاگ گئی وہ بھی میرا کام پورا کیے بنا۔۔۔

میں تو اس پر کیس کروانے والی تھی کہ مجھ سے پیسے لے کر یوں چلی گئی لیکن پھر

میں نے سوچا جانے دو بیچاری کو آخر میں اس کی ساری زندگی برباد تو نہیں کرواسکتی

تھی نہ تمہارے ساتھ اور ویسے بھی میرا کام اچھا خاصا کر گئی وہ۔ تمہیں تو دیوانہ کیا

ہے اس نے اپنا دیکھو نہ کیسے دیوانے کی طرح اسے ڈھونڈ رہے ہو اسے یہاں وہاں

ہائے۔۔۔ وہ افسوس کرتی ہوئے اس پر اپنا راز کھول رہی تھی جبکہ دامیش

۔خاموشی سے اسے سن رہا تھا

۔۔۔؟ کیا یہ سب سچ تھا

۔۔۔۔؟وہ سچ میں چلی گ َئی تھی اسے چھوڑ کر

کیا یہ سب دھوکا تھا۔۔۔؟اس کا دماغ بری برح الجھ رہا تھا جبکہ سامنے کھڑی لڑکی

۔ اپنی فتح کا جشن منا رہی تھی

کیا ہے نادامیش میری اس کے ساتھ ڈیل صرف تمہارے ساتھ افیئر چلانے کی

تھی یہ شادی کے چکروں میں وہ نہیں پڑنا چاہتی اسی لئے چلی گئی یہاں سے اپنے

باپ کو لے کر اب کسی اور کو پھنسائے گی

۔۔۔کسی اور پر اپنے حسن کے جادو چلائے گی

تمہارے ساتھ اس کا ساتھ اتنا ہی تھا لیکن خوشی ہوئی مجھے تمہیں اس حال میں دیکھ

۔ کر ایک لڑکی کے لیے تم کتنے پاگل ہو گئے دامیش شاہ یقین نہیں آرہا

ترس آرہا ہے مجھے تم پر اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا نا کہ تم اس سے اتنی محبت کرنے لگو گے

تو میں روک لیتی اس کو تم پر ترس کھا کر منتیں بھی کر لیتی۔ کہتی پر یہ پلیز میرے

بھائی کے لیے رک جاو۔۔وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔۔بے چارہ کیسے جیے گا

تمہارے بغیر؟۔۔۔

پلیز میرے بھائی کو چھوڑ کر مت جاو اور میرے کہنے پر یا شاید کچھ پیسے ایکسٹرا دینے

پر وہ کر لیتی تم سے محبت کی باتیں لیکن تم تو سیدھے شادی پر ہی چلے گئے لیکن وہ

میرج مٹیریل نہیں ہے۔پیارے بھائی وہ شادی کے چکروں میں نہیں پڑ سکتی اسی

لیے تمہیں چھوڑ کر چلی گئی۔

اب پلیز تم اس کی یادوں میں مجنوں بن کر سڑکوں پر مت نکل جانا اتنی بھی زیادہ

خوبصورت نہیں تھی وہ مہرش دل جلانے والے مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کا

حال دیکھ رہی تھی نہ جانے کیوں وہ چہرے سے کچھ بھی ظاہر نہ کرنے کے باوجود

بھی اس پر بہت کچھ ظاہر کر گیا تھا اس کا دکھ سے براحال ہو رہا تھا۔دل میں شدید

۔ قسم کا درد اٹھا تھا

اس کی آنکھیں لہو چھلکنے لگی۔یہ لڑکی اس کے سامنے کھڑی اس کے جذبات کا مزاق

اڑا رہی تھی

دل چاہا وہ اس لڑکی کی جان لے لے اور وہ پیچھے بھی نہیں ہٹ سکے۔۔اگلے ہی لمحے

اس کی گردن اس کی مضبوط گرفت میں آچکی تھی

کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔اس کی گردن کو دبوچتے ہوئے وہ بے حد غصہ سے سرخ

آنکھیں لیے اس سے سوال کررہا تھا اس کے انداز نے مہرش کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا

۔چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔مجھے میں کچھ نہیں جانتی

۔۔۔دا۔۔۔دامیش۔۔۔آہ۔۔۔۔ چھوڑو مجھے اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس

۔۔۔ہو رہی تھی اس کی نازک گردن کی ہڈی بس ٹوٹنے ہی والی تھی

اسے یقین تھا کہ اگر دامیش نے اسے نہ چھوڑا تو یقیناً وہ لمحے میں ہی ڈھیر ہو جائے گی

اپنے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھ پر جمائے وہ اپنا بچاؤ کرنے کی ناکام کوشش کر رہی

۔۔۔۔ تھی جب کہ اس کی وحشت زدہ آنکھوں میں دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا

۔۔۔۔؟میں پوچھ رہا ہوں کہاں ہے وہ لڑکی

اگر تم نے نہیں بتایا تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا

۔ وہ بے حد غصے سے اس کی جان لینے کے در پر تھا

می۔۔۔میں۔۔میں بتاتی ہوں میں بتاتی ہوں پلیز۔۔۔۔پلیز چھوڑو۔۔۔۔۔اپنی

۔۔۔رکتی ہوئی سانسوں کے سامنے وہ ہار گئی

دامیش نے ایک لمحے میں اسے چھوڑ کر پیچھے کی جانب پھینکا تھا

وہ پنڈی کی گاڑی میں آج جانے والی ہے ہمیشہ کے لیے اپنے باپ کے ساتھ یا شاید

جا چکی ہو گی اس نے کھانستے ہوئے بتایا۔اسے کبھی نہیں لگا تھا کہ دامیش اس حد تک

آجائے گا وہ تو صرف اس کا غصہ دیکھنا چاہتی تھی اس کی ہار دیکھنا چاہتی تھی لیکن وہ تو

اس کی جان تک لے لینا چاہتا تھا

وہ مزید ایک سیکنڈ بھی وہاں نہ رکی اسے اپنی جان عزیز تھی وہ فوراً ہی اسے بتا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔اس کے چہرے پر ہار دیکھنے میں اب بالکل کوئی انٹرسٹ نہیں تھا

۔

ہاں لیکن وہ اسے ہارتے دیکھ کر خوش تھی۔اسے نے خود کو ریلکس کیا۔اور پارٹی میں واپس آگئی جہاں جہانگیر صاحب کب سے اسے ڈھونڈ رہے تھے۔جہانگر صاحب دامیش کو بھی ڈھونڈ رہے تھے

کیونکہ آج دامیش کوئی بہت بڑا سرپرائز دینے والا تھا۔لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی بیٹی نے اسے آج جو سرپرائز دیا وہ اس کی زندگی ہلا کر رکھ دے گا

○○○○○

دامیش میرا بچہ میری جان کیا بات ہے تم اس طرح سے اندر کیوں آ گئے ہوا سے

غصے سے حویلی کے اندر داخل ہوتے دیکھ دادی جلدی سے ویل چیئر گھسیٹتے اس

۔ کے پیچھے آئی تھیں

تھوڑی دیر پہلے وہ کتنا خوش تھا اور اب اس کی حالت کس قدر بگڑی ہوئی تھی

۔۔دادی اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو چکی تھیں

وہ اندر داخل ہوئیں تو دامیش غصے سے ہر چیز کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں لگا

تھا۔اس کی دل کی دنیا تحس نہس ہو چکی تھی۔۔۔وہ برباد ہو چکا تھا

۔۔؟دامیش میرے بچے یہ سب کیا ہے

کیا ہوا ہے تمہیں اور پری کہاں ہے ۔۔۔ بچے تم تو اسے لینے گئے تھے نہ تم اسے اپنے

۔۔؟ ساتھ کیوں نہیں لے کر آئے ۔۔۔ کیا وہ ابھی تیار نہیں ہے آنے کے لئے

دامیش کیا وہ ایسا نہیں چاہتی اس لیے غصہ ہو تم اس کی حالت دیکھتے ہوئے وہ سوال

۔ کرنے لگیں

بیٹا تم پریشان نہ ہو میں خود بات کرتی ہوں اس سے ۔ میری بات کو وہ سمجھے گی میں

۔۔۔۔۔۔۔ خود

بھاگ گئی آپ کی پری دادی دھوکہ دیا ہے اس نے مجھے پیسے کی خاطر مہرش کے

ساتھ مل کر اس نے دھوکا دیا مجھے میرا غرور توڑنے کے لئے مجھے ہرانے کے لیے

اس نے کھیل کھیلا ہے۔وہ چلا اٹھا تھا۔آنکھوں سے بہنے والا قطرہ شاید اس کی پہلی

شکست کا تھا یا محبت میں برباد ہو جانے گا

میرا غرور۔۔۔توڑنا تھا۔۔اس نے۔۔مجھے۔۔۔۔توڑ دیا اس نے دادی۔۔۔۔مجھے

۔توڑ دیا۔۔۔اس نے۔۔وہ اپنا درد خود میں جذب کرتا کرب سے مسکرایا تھا

دادی نے اس کی حالت دیکھی تو خود ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔انہوں نے اپنی

۔ باہیں پھیلا کر اسے اپنے قریب بلایا تو وہ خاموشی سے اس کے سینے سے لگ گیا

۔۔۔۔۔۔؟دادی اس نے ایسا کیوں کیا

کیا میں اتنا برا ہوں۔۔۔!ہر کوئی کیوں دادی۔۔۔۔میرے ساتھ ہی

کیوں۔۔۔۔وہ نم آنکھوں سے انہیں دیکھتا سوال کرنے لگا

لیکن نہیں دادی میں اسے نہیں چھوڑوں گا وہ نہیں جانتی کہ اس نے کس سے پنگا لیا

ہے ؟۔۔

دامیش شاہ کے ساتھ دھوکا کر کے اسے لگتا ہے کہ وہ بھاگ جائے گی تو ایسا کبھی

نہیں ہوگا ۔۔۔

دامیش شاہ دھوکے بازوں کو معاف نہیں کرتا وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا اور

تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا دادی پریشان ہو گئی تھیں یہ سوچ کر کہ وہ

کیا کرنے جارہا ہے جب تھوڑی ہی دیر میں اسے سیڑھیاں اترتے دیکھا ۔۔

وہ اپنی ریوالور اور گاڑی کی چابی نکالتا باہر جانے لگا

دامیش میرا بچہ تم کہاں جارہے ہو۔۔؟ہوش سے کام لو بیٹا یہ غلط ہے۔اس کے

۔۔ ہاتھ میں گن دیکھ کر وہ اسے روکتے ہوئے کہنے لگی

ہوش ہی تو نہیں رہا مجھے۔۔مجھے جھکانے کے لیے مجھے ہرانے کے لیے اس لڑکی نے

۔۔۔ مجھے دھوکہ دیا دادی میں اس کی جان لے لوں گا

پتا ہے آپ کو دادی اس نے یہ سب کچھ کیوں کیا کیونکہ اسے پیسے کی بھوک تھی اور

میں جو عزت سے اسے اپنانے جارہا تھا اس سے شادی کرنے جارہا تھا نا۔۔۔یہ اسے

قبول نہیں تھا اسے عزت کی زندگی قبول نہیں تھی۔اسی لیے بھاگ گئی یہاں سے

۔۔۔کہ ساری زندگی کے لیے میں اس کے سر پر مسلط نہ ہو جاؤں

لیکن بہت غلط کیا ہے اس نے ابھی تک اس نے صرف دامیش شاہ کی محبت دیکھی

ہے

لیکن آج اس کی دیوانگی اور جنون دیکھے گی آج میں اسے بتاؤں گا کہ دامیش شاہ آخر

ہے کیا۔اس کے لہجے میں جنون کی آگ بھڑک اٹھی تھی آج وہ ہر حد پار کر جانا

چاہتا تھا

میں اسے بتاؤں گا کہ دھوکہ کی سزا صرف موت ہے اس نے اپنا ریوالور لوڈ کیا اور

باہر نکل گیا

دادی نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ ان کی بات سنی ان سنی کرتا آگے

بڑھ گیا جبکہ دادی کو اس کی پریشانی ہونے لگی تھیں

OOOO

وہ بے حد اداس تھی بابا کب سے اسے خاموشی سے گاڑی میں بیٹھے دیکھ رہے تھے

اس کی پریشانی کی وجہ وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتے تھے لیکن اس پریشانی سے

تنگ آکر وہ اسے غلط راستے پر جانے کی اجازت ہر گز نہیں دے سکتے تھے انہیں اپنی

بیٹی بے حد عزیز تھی اور وہ جانتے تھے کہ وہ ان ہی کی وجہ سے پریشان ہے ان کی

بیماری نے ان کی بیٹی کو غلط راستے پر لگا دیا تھا لیکن وہ اسے مزید غلط راستے کو چننے کی

اجازت نہیں دے سکتے تھے انسان جب بھٹکتا ہے تو بہت راستے نکل آتے ہیں

۔۔۔ لیکن پھر وہ راستے کبھی واپسی کی راہ نہیں دکھاتے

انسان کبھی واپس نہیں آتا اور وہ اپنی بیٹی کو ان غلط راستوں پر کھونے نہیں دے سکتے

۔۔۔۔ تھے انہیں ابھی سے اپنی بیٹی کو سنبھالنا تھا

پر یہ بیٹا جاؤ وہاں سے پانی لے آؤ راستے میں آگے پریشانی نہ ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے

کہنے لگے تو پریا نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلاتے اٹھ گئی

وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے آگے پنڈی تک وہ کہیں پر بھی رکنے والے نہیں تھے

۔جو آگے جا کر ان کی پریشانی کی وجہ بن سکتا تھا۔کیونکہ بابا کو ہر تھوڑی دیر کے بعد

پانی کی طلب محسوس ہوتی تھی اسی لئے وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر گاڑی سے نیچے اتری

ابھی وہ دکان کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک کسی نے اسے اپنی جانب کھینچ اس سے

پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی تھی اس کے منہ پر کسی نے رومال رکھ دیا

تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنے ہوش و حواس پوری طرح سے کھو چکی تھی

ooooo

۔۔؟پلیز مجھے جانے دو پلیز مجھے چھوڑ دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے

۔۔؟کون ہو تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں

۔۔؟یہ کون سی جگہ ہے یہ پٹی کھولو مجھے کیوں باندھ کے رکھا ہے

وہ زور زور سے چلا رہی تھی

کمرے میں روشنی تھی یا اندھیرا وہ نہیں جانتی تھی اس کی آنکھوں پر کالی پٹی باندھ دی گئی تھی

اسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ اس نے کبھی کسی کے ساتھ کچھ برا کیا ہو اس نے تو کبھی

کسی کا برا نہیں چاہا تھا تو کون تھا یہ جو اس کے ساتھ اتنا برا سلوک کر رہا تھا ؟۔۔

وہ جب سے ہوش میں آئی تھی چلائے جا رہی تھی اسے ریلوے اسٹیشن سے اٹھایا گیا

تھا۔وہ اپنے بابا کے ساتھ یہاں سے ہمیشہ کے لئے جا رہی ہے یہ بات تو کوئی نہیں

جانتا تھا تو پھر کون اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے کیا یہ صرف ایک اتفاق تھا۔۔۔

ایک تو اس طرح سے اس کی کڈنیپنگ دوسرا اس کا باپ بیمار اور تیسری اور اہم بات

اس کی عزت کو خطرہ تھا۔وہ جو کوئی بھی تھا پل میں اس کی عزت اس کا وقار روندھ

کر رکھ سکتا تھا۔۔۔

کہاں ہوں میں کون سی جگہ ہے یہ وہ چلاتے چلاتے تھک چکی تھی۔۔۔۔

۔ پلیز میری آنکھیں کھولو کیوں باندھ رکھا ہے مجھے یہاں پر

تھک ہار کر وہ خاموش ہوئی جب اسے اپنے قریب کسی کی آہٹ سنائی دی وہ ایک بار

۔۔۔ پھر سے چلانے لگی

۔ کوئی اس کے بے حد قریب تھا

جیسے کوئی اس کی کرسی کے چاروں طرف گھوم رہا ہو اس کی بے بسی کو دیکھ رہا ہو وہ

اس کا ہمدرد نہیں تھا کیونکہ اگر ہمدرد ہوتا تو وہ اس طرح سے اس کی بے بسی

کو انجوائے نہ کر رہا ہوتا

کو۔۔۔ کون ہے۔۔۔؟ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔۔۔؟ میری آنکھیں کھولو

کیوں لائے ہو مجھے یہاں پر۔۔۔؟ وہ پھر سے چلانے لگی

۔ جب کسی نے ٹھنڈے پانی کا گلاس اس پر پھینکنے والے انداز میں گرایا

اچانک اس حملے سے ایک پل کے لئے پریا کی سانس رک گئی

دیکھو پلیز مجھے جانے دو اور گہری سانسیں لیتے ہوئے بولی میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے

۔۔؟ تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔؟ خدا کے لئے مجھے یہاں سے جانے دو میں

۔۔۔ تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

میں نے تو کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا۔۔ تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے

ہو۔۔۔؟ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا۔۔۔؟ پریا کے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے اگر وہ

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ لیتی تو یقیناً جان جاتی کہ کیا بگاڑا ہے اس نے اس شخص کا

۔۔۔؟

وہ روئے جارہی تھی جب اسے اپنے کانوں میں ایک سر گوشی نما آواز سنائی دی

بس بے بی بس اتنا غصہ مسکراتی آواز مذاق اڑاتی آواز اور اس آواز کو پہچاننے میں پریا

نے ایک سیکنڈ نہیں لگا یا تھا

ددد۔۔۔دامیش۔۔۔۔۔یہ نام لیتے ہوئے پریا کی سانس رکنے لگی

۔ ہاں دامیش

وہی دامیش جو تمہارے پیار میں پاگل تھا۔۔۔جو تمہارے لیے اپنی جان دے تو کیا

کسی کی جان لے بھی سکتا تھا

وہی دامیش جو تمہارے لئے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا

وہی دامیش جو تم سے نکاح کرنا چاہتا تھا تمہیں اپنا نام دینا چاہتا تھا اور تم نے کیا

۔۔۔؟ کیا

۔ ۔۔؟اسی کے جذبات کا مذاق اڑایا اس کے جذبات کا سودا کیا

۔ اس کے جذبات کی قیمت لگائی اس کے جذبات کو بیچ دیا

مجھ سے محبت کا ناٹک کرنے کے لئے پیسے ملے تھے نہ تمہیں کتنے پیسے چاہیے تھے

۔۔؟ کتنے روپیوں کی بھوک تھی تمہیں

۔وہ زبان سے اس کی ذات پر کوڑے لگا رہا تھا

ارے۔۔۔!تم سے بہتر تو ایک رات کی خریدی ہوئی عورت ہوتی ہے جو چند

پیسوں کے لیے اپنا جسم بیچ دیتی ہے لیکن کسی کو اپنی محبت کا یقین تو نہیں دلاتی کسی کو

۔ !۔۔اپنے محبت کے جھانسے میں تو نہیں پھنساتی

کسی کے جذبات کے ساتھ تو نہیں کھلتی

۔۔۔؟ کیا لگا تھا تمہیں مجھ سے بھاگ جاؤ گی تم اور میں تمہیں جانے دوں گا

۔ نہیں پریا نہیں۔دامیش شاہ تمہیں دنیا کے آخری کونے سے ڈھونڈ نکالے گا

بتایا تھا نا میں نے تمہیں کہ تم میری زندگی میں شامل ہونے والی پہلی اور آخری لڑکی

۔۔؟ہو پھر کیا سوچ کر تم نے بھاگنے کی کوشش کی

!۔۔۔وعدہ کیا تھا نہ تم سے شادی کا تو تم اس طرح سے کہاں جا رہی تھی ہاں

۔۔؟کیا لگا تمہیں دامیش شاہ اپنی محبت کا ماتم منائے گا

۔ ۔۔۔اپنی محبت کا رونا روئے گا اور تم دور بیٹھ کر میری بے بسی پر قہقے لگاؤ گی

وہ اس کے بالوں کو پیچھے سے کھینچتے ہوئے اسے بالکل کرسی کے ساتھ لگاتا ہوا اس کی

۔۔۔۔آنکھوں سے پٹی کھول چکا تھا

جبکہ پریا تو بس اس کا انداز دیکھ رہی تھی جس دامیش شاہ کو وہ جانتی تھی یہ وہ تو نہ تھا

بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے جب کہ وہ اپنی بات جاری رکھے

ہوئے تھا

نہ بے بی نہ۔۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ دامیش شاہ تمہاری محبت کا رونا روئے گا۔۔۔

تمہاری محبت کا سوگ منائے گا۔۔۔تمہاری بے وفائی پر آنسو بہائے گا تو غلط فہمی

۔ ہے تمہاری۔۔وہ اس کے منہ پر دہاڑا تھا

۔۔۔ وہ تمہارا جینا حرام کر دے گا

۔۔۔تمہاری سانس سانس کو تم سے چھین لے گا

۔۔۔۔تمہیں پل پل مرنے پر مجبور کر دے گا

سرخ آنکھیں صاف بتا رہی تھی کہ نہ جانے کب سے وہ اس کی محبت کا ماتم منا رہا

۔۔۔؟۔ ہے

رات کے اندھیرے میں اس نے بھی اپنے عشق کا خوب سوگ منایا تھا اس کی بے

وفائی پر نہ جانے کتنے آنسو بہائے تھے

یہ لڑکی مان تھی اس کا جسے چُور چُور کرتے ہوئے ایک بار نہ سوچا تو وہ کیوں اس کے

بارے میں سوچتا ؟ ۔۔۔

" صحیح سوچ تھی میری عورت ذات محبت کے قابل نہیں ہوتی میں نے اپنی ماں سے

اپنی سوتیلی ماں سے ہمیشہ نفرت کی اور اس نے اپنی بیٹی کو بھی اپنے جیسا ہی بنایا دنیا

میں کبھی عورت کے وجود سے محبت نہیں کر پایا میں لیکن تم سے محبت کی ۔۔اور تم

نے کیا کیا ۔؟۔۔۔

۔۔۔کتنا بے وقوف تھا میں وہ اپنے آپ پر ہنسا

میں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ایک چھوٹے سے کرائے کے مکان سے نکلی ہوئی لڑکی

۔۔؟ مجھ سے محبت کرے گی

۔جب کہ سچ تو یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے مکانوں سے نکلی ہوئی لڑکیاں بڑے

۔۔۔بڑے محلوں کے خواب دیکھتی ہیں

لیکن ان لڑکیوں کو کیا ملتا ہے یہ میں تمہیں بتاتا ہوں وہ کبھی کسی کی بیوی نہیں بنتی وہ

۔۔۔رکھیلیں بنتی ہیں۔وہ کسی کے گھر کی زینت نہیں کسی کے بستر کی رونق بنتی ہیں

اور تم بھی وہی بنو گی

آخر تم نے بھی تو یہی خواب دیکھا ہو گا نا تو پھر اپنا خواب پورا کیے بغیر یہاں سے جا

رہی تھی تم اور تمہیں لگا کے میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا

۔۔۔ تم میرے دل کی دنیا ویران اور بنجر کر کے چلی جاو گی اور میں جانے دوں گا

ہاہاہا نو بے بی نو۔ وہ اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا تھا یا اپنی محبت کا وہ خود بھی نہیں جانتا

تھا

ارے اپنی خواہش پوری کرو میں دوں گا تمہیں محل دولت نوکر چاکر سب ملے گا

۔۔۔۔ تمہیں تم جیسی بکاو لڑکیوں کے لئے ہی تو ہے یہ سب کچھ

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے اس کی اوقات بتا رہا تھا

تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں اپنی بیوی بنا سکوں۔ لیکن اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں

سے پامال نہیں کرنا چاہتا۔ تم نے میرا عشق دیکھا ہے۔۔۔۔اب نفرت اور میرا

جنون دیکھو گی۔ اگلے دس منٹ میں مولوی صاحب یہاں آنے والے ہیں بے فکر

رہو تمہارا باپ بھی ساتھ ہے اس کے سامنے میں تمہیں عزت سے اپنے نکاح میں

۔ شامل کروں گا

لیکن زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ نکاح صرف میرے ضمیر کو مطمئن

کرنے کے لئے ہے۔ میں تمہارے ساتھ ناجائز رشتہ نہیں بنا سکتا۔ میں وہ نہیں کرنا

چاہتا جو میرا باپ کرتا تھا۔ جس دن مجھے لگے گا کہ میرا بدلا پورا ہوا اس دن تمہیں

آزاد کر دوں گا۔ اگر تم زندہ بچی تو۔ کیونکہ ابھی تک تو تم صرف دامیش شاہ کے

۔ عشق سے واقف ہو اس کی نفرت تو تمہارے حصّے میں آئی ہی نہیں

۔ وہ اس کا گال تھپتھپاتا ہوا بولا

۔۔۔؟ کہاں تھی اس کے لہجے کی نرماہٹ

۔۔۔ اس کے لہجے میں اس کے لئے محبت

۔۔۔؟۔ ۔کہاں تھا وہ عشق کا تاثر

۔۔۔۔؟کہاں تھا وہ محبت میں لپٹا ہوا حسین سا دل

۔۔۔ ۔کہاں تھا وہ نرم گو سا شخص یہ تو کوئی اور تھا

یہ وہ شخص نہیں تھا جسے پریا چھوڑ کر آئی تھی

۔ یہ تو کوئی اور تھا ظالم و جابر نفرت سے بھرا ہوا

پریہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جو اس کے سامنے اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا

OOOOO

ناصر صاحب بڑی مشکل سے قدم اٹھاتے اس اندھیرے کمرے میں داخل ہوئے

تھے جہاں کرسی پر انکی بیٹی کو باندھ کرر کھا گیا تھا

بابا انہیں دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک امید چمکی ناصر صاحب آہستہ آہستہ

۔۔۔ قدم اٹھاتے اس کے پاس آچکے تھے

وہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے پریا میں جانتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے کیوں کہ وہ یہ سب

صرف اور صرف اپنے بدلے کے لئے کر رہا ہے لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا میں

نہیں لڑ سکتا اس سے میں کچھ بھی کیوں نہ کرلوں لیکن اس کی دولت اور طاقت کے

۔۔۔ سامنے میری کوئی اوقات نہیں ہے

میں بہت مجبور ہوں بیٹا تم نے جو غلط راستہ چنا تھا وہ غلط راستہ تمہارے لیے پتہ نہیں

کون سی مشکلات کھڑی کرے گا لیکن میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا اس کا کہنا

ہے کہ بہتر ہے کہ میں اس سے تمہارا نکاح کر دوں اگر مجھے منظور نہیں ہے تو وہ

تمہاری جان لے لے گا اگر وہ تمہیں مار ڈالے گا تو میں جی کر کیا کروں گا ۔۔۔؟

میں اپنی آنکھوں کے سامنے تمہیں مرتے نہیں دیکھ سکتا اسی لئے میں نے اس کی

بات مان لی ہے

دیکھو پریا بیٹا وہ طاقتور ہے اگر چاہے تو کیا نہیں کر سکتا ۔۔؟

لیکن اس نے نکاح کی شرط رکھی ہے اور نکاح ایک پاکیزہ رشتہ ہے وہ تمہارے

ساتھ کسی طرح کا ناجائز تعلق نہیں رکھنا چاہتا بلکہ ایک جائز پاکیزہ بندھن باندھنا

چاہتا ہے ایک باپ ہونے کے ناطے میں تمہیں بس اتنا ہی کہوں گا کہ اس نکاح کو

۔ ۔۔۔دل سے قبول کرلو

تمہیں ایک جائز مرشتے میں دیکھ کر تمہارا باپ ایک بار پھر سے جی اٹھے گا میری بچی

اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ تمہیں عزت سے اپنی زندگی میں شامل کرنا

۔۔؟چاہتا ہے اس سے زیادہ تمہیں اور کیا چاہیے

میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ دامیش شاہ سے زیادہ محبت تم سے اور کوئی نہیں

۔کر سکتا

سچی محبت انسان کو غلط راستے کے بجائے جائز راستہ اپنانے پر مجبور کر دیتی ہے جس طرح سے دامیش نے کیا۔وہ تم سے محبت کرتا ہے تبھی تو اس نے یہ فیصلہ کیا ہے

۔

وہ تم سے نفرت جتا رہا ہے کیونکہ اس کے دل پر چوٹ لگی ہے اس کے دل میں تمہیں لے کر گرڑھ بندھ گئی ہے ۔۔۔

میں جانتا ہوں تم اس کے دل میں پڑی ہوئی گرد کو ہٹا کر اس کے محبت میں لپٹے ہوئے دل کو واپس زندہ کر دو گی۔۔۔۔جو تمہاری وجہ سے سرد ہو گیا ہے

۔۔۔مجھے یقین ہے تم اپنی محبت سے اس کا دل پھر سے جیت لو گی

میں تمہیں ایک بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں پریہ دامیش سے زیادہ محبت تم سے

اور کوئی نہیں کر سکتا اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود وہ تمہیں اپنے نکاح میں شامل

کر رہا ہے۔۔۔

تم اس سے شادی کر لو گی مجھے یقین ہے کبھی نہ کبھی وہ سب کچھ بھلا کر تمہارے

ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرے گا۔۔۔

بابا اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھا رہے تھے۔پریا مسلسل آنسو بہا رہی

تھی جب کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب کے ساتھ کچھ لوگ کمرے کے اندر داخل

ہوئے۔۔۔

داؤد یہ سب کچھ دیکھ کر بہت حیران تھا وہ دادی کو یقین دلا کر آیا تھا کہ وہ دامیش کو

کچھ بھی غلط نہیں کرنے دے گا لیکن دامیش نے اسے اپنی دوستی کی قسم دے کر

۔۔۔ مجبور کر دیا تھا اسے اپنے نکاح میں شامل ہونے پر

یہاں آکر اسے یہ سب کچھ پتہ چلا تھا اسے پریہ سے ایسی گری ہوئی سوچ اور اس کے

اس گھٹیا کام پر افسوس ہوا وہ پریہ جیسی لڑکی سے اس طرح کی امید نہیں رکھتا تھا کہ

۔۔۔ چند پیسوں کے لیے اس نے اپنا ایمان بیچ دیا

اسے پریہ کے وجود سے عجیب سے نفرت ہو رہی تھی وہ کبھی اسے اپنی بہن مانتا تھا

۔جب دامیش نے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تو اسے زیادہ خوش

ہوئی تھی۔ کہ اس کے دوست نے ایک صحیح فیصلہ کیا ہے اپنی زندگی کے لیے

لیکن اب اسے افسوس تھا کہ اس کے دوست کا فیصلہ غلط ثابت ہوا تھا۔اور جو فیصلہ

اس نے اب کیا تھا وہ بھی غلط تھا لیکن دوستی کی قسم کی خاطر وہ مجبور ہو کر اس نکاح

میں شامل ہو گیا تھا ۔۔۔

تھوڑی دیر میں نکاح شروع کر دیا گیا

پریا نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا اور خاموشی سے نکاح نامے پر دستخط کر

دیے۔آج سے پہلے اس نے کبھی اپنے آپ کو اتنا مجبور نہیں پایا تھا یہ شخص صرف

اپنا غرور اپنی جیت کے لیے اس سے نکاح کر رہا تھا لیکن اس کے باپ کو یقین تھا کہ

وہ کبھی نہ کبھی اس کے دل میں اپنی محبت سے جگہ بنا لے گی

پریہ نے آہستہ سے نکاح نامے پر سائن کر دیے۔وہ اس کی زندگی میں شامل ہو چکی

تھی اس کی پہلی اور آخری محبت اس کی ملکیت میں آچکی تھی یہ اس کی خواہش تھی

لیکن تب محبت اور اب نفرت میں فرق تھا۔۔۔آج تو اسے محبت سے بھی نفرت

ہو گئی تھی آج پریا اس کی پہلی اور آخری محبت نہیں بلکہ پہلی اور آخری نفرت بن

چکی تھی۔۔۔

اور یہ نکاح اس نے اس پر یہی ثابت کرنے کے لیے کیا تھا کہ دامیش شاہ کو دھوکہ

دینے والے کو سزائے موت سے بھی بدتر سزا ملے گی اور اب وہ اس کی زندگی

عذاب کر کے اسے اس کے کیے کی سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا

ooooo

بابا آپ ٹھیک تو ہیں نہ مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی نکاح کے بعد سب

... لوگ باہر جا چکے تھے جبکہ پریہ کا دھیان اپنے باپ پر تھا

... میں ٹھیک ہوں "میری جان "بس سر میں بہت درد محسوس ہو رہا ہے

تم فکر مت کرو وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولے تو وہ ان

کے ساتھ ہی اٹھی

لیکن بابا سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا اس کے سہارے پر کھڑے ہوتے ہوئے وہ

... لڑکھڑا سے گئے۔اسے بابا کی فکر ہونے لگی تھی بابا کی طبیعت بگڑ رہی تھی

بابا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی میں آپ کو ہسپتال لے کر چلتی ہوں میں

دامیش سر سے بات کرتی ہوں۔ وہ انہیں سنبھالتے ہوئے بول رہی تھی کہ دروازہ

پھر سے کھلا وہ کمرے کے اندر آیا

کیا بات کرنی ہے اب کیا کچھ بولنے کو باقی ہے۔ یقیناً نہیں خیر میں تمہیں لینے کے

۔لئے آیا ہوں ہم واپس پارٹی میں جارہے ہیں

.... کون۔۔۔ سی۔۔ پارٹی۔ اس کا انداز اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا

وہیں پارٹی ڈارلنگ جس پارٹی سے تم بھاگ کر یہاں آئی ہو

جس محفل میں تم نے اور مہرش نے مجھے ہرانے کی سازش کی تھی...اب اسی محفل

میں تمہیں میں اپنی بیوی کے روپ میں متعارف کروادوں گا

کیونکہ "دامیش شاہ" کبھی ہارتا نہیں اور کوئی بھی مہرش جہانگیر مجھے ہرانے کی وجہ نہیں بن سکتی اس دنیا کی کوئی لڑکی میری ہار کی وجہ نہیں بن سکتی۔ تم بھی نہیں مسز پریہ دامیش شاہ

نکاح مبارک ہو اور زندگی بھر کی قید بھی وہ اس کا ہاتھ تھامتا اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا جب بابا ایک بار پھر سے لڑکھڑائے

بابا آپ ٹھیک تو ہیں ان کے لڑکھڑانے پر وہ فورا اپنا ہاتھ بڑھانے کی کوشش کرنے لگی

دامیش نے ایک نظر ناصر صاحب کو دیکھا تھا

اور بنا کسی بھی طرح کے کوئی

تاثرات ظاہر کیے داؤد کو فون کیا تھا

ویسے آپ بھی اپنی بیٹی کے اس کھیل میں برابر کے شریک تھے نا سمجھ میں نہیں آتا

دولت کے لیے انسان کتنا گر سکتا ہے آپ کو شرم نہیں آئی اپنی بیٹی کو یوں استعمال

۔ ۔۔۔ کرتے ہوئے آپ دیکھنے میں ایسے تو نہیں لگتے تھے

میں تو آپ کو کافی شریف اور نیک انسان سمجھتا تھا لیکن آپ ایسے ہوں گے کبھی

سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اپنی ہی بیٹی کے ساتھ مل کر یہ سب کام کرتے ہوئے آپ

۔ کے دل میں خوف خدا نہیں جاگا

کہ چند روپیوں کے لیے آپ اپنی بیٹی کا سودا کر رہے ہیں وہ نا جانے کیا کیا کہہ رہا تھا

۔۔۔۔ جبکہ پریہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا

خاموش ہو جائے آپ میرے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور میرے بابا ان سب چیزوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے کچھ بھی نہیں وہ بالکل بے خبر تھے آپ کی بہن نے منع کر رکھا تھا مجھے یہ بات کسی سے بھی شیئر کرنے کے لیے۔۔۔ کھیل میں نے نہیں آپ کی بہن نے کھیلا ہے وہ چلاتے ہوئے بولی دامیش نے ایک نگاہ اس کی طرف دیکھا

جبکہ دوسری طرف سے داود فون اٹھا چکا تھا وہ اسے نظر انداز کرتا داؤد سے بات کرنے لگا

بات سنو میری داود تم ناصر صاحب کو اپنے ساتھ اسپتال لے جاؤ

نہیں مجھے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے بس میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنی بیٹی کے

نکاح والے دن مر جائیں۔ چلو زبردستی کا ہی سہی رشتہ تو ہے اب تو یہ میرے سسر

ہوتے ہیں ان کا خیال رکھنا تو میرا فرض ہے تم انہیں ہسپتال پہنچاو میں پریہ کو لے کر

۔ پارٹی میں جا رہا ہوں

نہیں میں اپنے بابا کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی اپنے بابا کو یوں زمین پر بیٹھے اپنا سر

تھامے ہوئے دیکھ کر پریا کی پریشانی میں اضافہ ہونے لگا وہ ان کے ساتھ ہی زمین پر

بیٹھی ان کی فکر میں ہلکان ہو رہی تھی جب اسے دامیش کی بات سنائی دی وہ اپنے

۔ باپ کو چھوڑ کر کہیں جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی

۔۔۔؟ میں نے تم سے کب پوچھا لڑکی کے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے یا نہیں

یہ تو میرا وہ حکم ہے جیسے ماننا تمہارا فرض ہے۔۔۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا ہر

حال میں اور اپنے باپ کی فکر میں زیادہ پاگل ہونے کی ضرورت نہیں ہے کچھ نہیں

ہو گا ڈونٹ وری۔

میں اپنے ذاتی معاملات میں کسی کی ذات کو استعمال نہیں کرتا اور جو میری ذات کو

استعمال کرے اس کی ہستی تک ہلا کر رکھ دیتا ہوں۔

میرے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کر کے تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے اس کا احساس

تمہیں آج سے ہو گا آج سے تمہاری سانس سانس میری اجازت کی محتاج ہے آج

سے تم میری غلام ہو۔

تم میری اجازت کے بنا کسی سے بات بھی نہیں کرو گی۔۔۔ تم کیا کھاؤ گی کیا پیو گی

اس کا فیصلہ میں کروں گا۔۔۔۔ تمہارا اٹھنا بیٹھنا ہر چیز میرے حکم کے مطابق ہونی

چاہیے یہاں تک کہ تم کس سے بات کرو گی اس کا فیصلہ بھی میں کروں گا اور تو اور

آج سے تم سانس بھی میری اجازت سے لو گی

آج سے تم پر تمہاری ذات سے زیادہ میرا حق ہے۔اب تمہیں پتہ چلے گا کہ تم نے

کس کے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش کی ہے کہا جاتا ہے کہ اس دنیا میں محبت سے

زیادہ قیمتی اور کوئی شے نہیں لیکن افسوس تم اس قیمتی شے کے ساتھ میری زندگی

میں شامل تو ہوئی لیکن صرف دھوکہ بن کر۔۔۔۔

اپنا آپ بھلا کر اپنی پہچان بھلا کر اپنی سوچ بدل کر تم سے محبت کا دعوی کیا تھا اور تم نے کیا کیا اسی محبت بھرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب میں تمہیں بتاؤں گا دامیش شاہ کا دل توڑنے کی کیا سزا ہے ؟۔۔

میں تمہاری سانسیں بھی تم پر تنگ کر دوں گا تم موت کی بھیک مانگنے کی حقدار ہو لیکن طلاق مانگنے کے حق دار نہیں۔اب سے تمہارے روم روم پر صرف داميش شاہ کا حق ہے لیکن تم داميش شاہ پر کوئی حق نہیں رکھتی وہ اس کا بازو پکڑے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا وہ چیختی چلاتی اپنے بابا کے پاس واپس جانے کے لئے تڑپ رہی تھی

جب کہ وہ ظالم اس کی چیخ و پکار کی فکر کیے بنا اسے گھسیٹ رہا تھا دروازہ کھلا تو سامنے

ہی داؤد کھڑا تھا ۔۔۔

داؤد بھائی پلیز انہیں سمجھائیں بابا کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے میں انہیں چھوڑ

کر نہیں جاسکتی وہ داود کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی لیکن داود آگے سے کچھ بھی نہیں

بول پایا ۔۔

بڈھا مرنا نہیں چاہیے اس سے بھی بہت حساب نکلتے ہیں میرے وہ داؤد سے کہتا

ایک بار پھر سے پریہ کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوئے لے جانے لگا جبکہ

داود ہاں میں سر ہلاتا اندر داخل ہو گیا تھا ۔۔۔

چھوڑیں مجھے نہیں جانا مجھے آپ کے ساتھ وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی

سر خدا کے لئے چھوڑ دیں مجھے میرے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پلیز مجھے جانے

دیں وہ اس کی منتیں کر رہی تھی جب کہ اس کی کسی بھی بات کا اثر دامیش نہیں لے

رہا تھا وہ بس اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا جا رہا تھا ۔

لیکن اب اس کی مزاحمت حد سے زیادہ بڑھنے لگی تھی اپنے نازک سے وجود کی

پوری طاقت لگانے کے باوجود بھی وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا نہیں پا رہی

تھی ۔

لیکن اس کی مزاحمت اس کے کام میں خلل پیدا کر رہی تھی دامیش نے ایک نظر

اس کے نازک سراپے کو دیکھا اور پھر لمحے میں ہی اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالتا

ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا اس کی ساری مزاحمتیں غصہ اب دامیش کی پیٹھ پر مکوں

کی برسات سے نکل رہا تھا جس کی کم از کم دامیش شاہ کو کوئی پروا نہیں تھی

OOOOOO

وہ اسے گاڑی سے نکالتا سیدھا حویلی کے اندر لے گیا تھا۔ پارٹی ابھی جاری تھی لوگ

۔۔۔ پاگلوں کی طرح دامیش شاہ کر کا انتظار کر رہے تھے

وہ پریہ کو اندھیرے سے اوپر لے گیا اس نے اوپر جاتے ہوتے ہوئے ایک نظر سب

کو دیکھا مہرش اسے دیکھ چکی تھی۔ اور اب وہ کافی بہتر تھی جاتے ہوئے وہ اس کا اچھا

۔ خاصہ براحال کر گیا تھا لیکن وہ ڈھیٹ تھی ابھی بھی مسکرا رہی تھی

جیسے کہہ رہی ہو۔ کہ تم جو بھی کر لو مگر میں نے ہراتو دیانہ اسے دیکھ کر وہ مسکرا کر

مائک کو اٹھا چکا تھا

سب لوگوں کا دھیان اس طرف ہی تھا

لیڈیز اینڈ جینٹلمین ایم ریلی سوری میرے سرپرائز کے لئے آپ سب کو کافی زیادہ

انتظار کرنا پڑا لیکن سرپرائز بھی تو ایسا ہے کہ انتظار میں بھی مزا آئے

آپ سب سوچ رہے ہوں گے کہ میں ایسی کونسی بات آپ سب سے شیئر کرنے

جارہا ہوں جس کے لیے میں آپ کو اتنا انتظار کروا رہا ہوں خیر بات بھی کچھ ایسی ہی

ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں

یہ بات جتنی میرے لیے اہمیت رکھتی ہے اتنی ہی آپ سب کے لئے بھی رکھتی

۔ ہو گی تو اب میں مزید آپ سب کو تجسس میں مبتلا نہیں کروں گا

آج میں آپ سب کو بتانے جا رہا ہوں اپنے دل کی سب سے اہم بات میرا مطلب

ہے آج میں آپ سب کو اس انسان سے ملوانے جا رہا ہوں۔ جس نے میرے دل

۔۔۔کی دنیا بدل دی مجھے محبت کا مطلب سمجھا دیا۔مجھے پاگل بنا دیا۔۔۔دیوانہ کر دیا

ہاہاہا۔۔ایک وقت تھا محبت لفظ سے بھی الجھن ہوتی تھی اور آج اسی محبت کے

سمندر میں ڈوب گیا۔ہاں یہ سچ ہے مجھے محبت ہو گئی ہے۔اور دامیش شاہ کی زندگی کا

اصول ہے جو پسند آئے اسے حاصل کر لو۔تو میں اپنا اصول کیسے توڑتا اسی لیے تو

اسے فوراً اپنی زندگی میں شامل کر لیا۔تو پھر دیر کس بات کی۔۔۔پلیز میٹ مائی

وائف مسز پریہ دامیش شاہ۔میری محبت میرے دل کی دھڑکن۔۔۔میرا سکون۔۔۔میرا جنون اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس نے مائیک میں اناؤنس کیا تو جہاں تالیوں کی گونج ہر طرف اٹھتی تھی وہی مہرش حیرت کی تصویر بنی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ اسے پریہ نہیں ملے گی اور اگر مل بھی گئی تو وہ کم از کم اس سے شادی کا خیال بھی اپنے دل میں نہیں لائے گا لیکن یہاں تو بازی اسی پر الٹ گئی تھی

اس کا یوں اندھیرے میں واپس آکر مائک تھام لینا ہی اسے پریشان کر گیا تھا لیکن وہ یہ سرپرائز دے گا یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

پریہ کہاں سے ملی تھی اسے ؟۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔؟ اس نے اس سے شادی کیوں کرلی

۔۔۔۔۔۔۔؟ پریا اس سے شادی کے لئے راضی کیسے ہوئی

اس کے دماغ میں بہت سارے سوالات گردش کرر ہے تھے

بہت سارے لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے شاید وہ لوگ دامیش شاہ سے

یہ امید نہیں رکھتے تھے شاید انہیں لگا تھا کہ وہ اپنے سٹینڈرڈ کے مطابق کسی کو پسند

کرے گا اس کی پسند کا سٹینڈرڈ بھی بہت اعلی ہو گا لیکن پریا دیکھنے میں ہی ایک

۔ ۔۔۔سیدھی سادی مڈل کلاس لڑکی لگتی تھی

شاید ان لوگوں کو "دامیش شاہ" سے اس طرح کی امید نہیں تھی کچھ لوگ اس کی

پسند پر صرف حیران ہوئے تھے

جبکہ مسز دامیش شاہ کے تعارف نے سب کواور زیادہ حیران کر دیا تھااس کی شادی

کب ہوئی تھی کیسے ہوئی تھی یہ خبر میڈیامیں کیسے نہیں گئی کب ہوئی تھی اس کی

۔ شادی ایسے ہزار سوالات پوچھنے کے لئے میڈیاوہاں موجود تھا

میڈیاکے نمائندے اپنااپناچینل پروموٹ کرتے ہوئے اس کے سامنے آکر طرح

۔ طرح کے سوالات پوچھ رہے تھے جبکہ اس سب میں پریہ نروس ہوچکی تھی

۔۔۔؟ارے یار کیا کر رہے ہو

کیوں میری بیوی کی جان لیناچاہتے ہو میں ہوں ناتم سب کے سوالوں کاجواب

دینے کے لیے ڈارلنگ تم جاؤنیچے۔۔۔ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ

اس کاکندھاتھامتے ہوئے پیار سے اسے سیڑھیاں اترنے میں مدد کرتااب ان سب

لوگوں کے سوالوں کا جواب دینے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔ چہرے پر مسکراہٹ

سجائے وہ ہر سوال کا جواب دے رہا تھا جبکہ دور کھڑی مہرش حیرانگی سے یہ سب کچھ

دیکھ رہی تھی اس کے لئے یہ جھٹکا بہت برا تھا وہ یہ سوچے ہوئی تھی کہ اس نے

۔ دامیش کو ہرادیا لیکن اسی کی ہار اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی

اس وقت وہ کیسا محسوس کر رہی تھی سوائے دامیش شاہ کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا

تھا وہ بار بار نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھتا تو اس کی نگاہیں اسے خود پر چبھتی ہوئی

۔ محسوس ہوتی

کتنی آسانی سے وہ اس کا کھیل اسی پر الٹا گیا تھا وہ یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی لیکن

جہانگیر صاحب نے اسے جانے سے منع کر دیا کیونکہ وہ خود بھی اس وقت اسی

کیفیت میں تھے لوگ ان سے طرح طرح کے سوال کر رہے تھے پر یہ کے بارے

میں اس لڑکی کو اب تک صرف دامیش کے گھر کی ایک ملازمہ سمجھے ہوئے تھے جو

اس کی دادی کا خیال رکھتی تھی

ان کا بیٹا اس لڑکی سے شادی کرلے گا یہ تو انہوں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا

؟۔۔۔

ooooo

وہ کافی دیر دادی کے پاس خاموشی سے کھڑی رہی دادی شکوہ کناں نظروں سے

اسے دیکھتی اپنا چہرہ پھیر گئی۔انہیں اپنے پوتے کے آنسو نہیں بھول رہے تھے۔ان

کا پوتا زندگی میں پہلی بار کسی کے لیے ایسا سوچ رہا تھا۔کتنا خوش تھی وہ کہ ان کے

پوتے نے ایک اچھی لڑکی کو چنا ہے لیکن وہ کہاں جانتی تھیں کہ اس کا فیصلہ اتنا غلط

ہو گا ۔

ان کے منہ پھیرنے پر پریہ کو برا تو لگا تھا لیکن

وہ حق پر تھی اسی لئے تو پریا بھی شرمندہ سر جھکا گئی۔اور وہ کر بھی کیا سکتی تھی ؟۔۔

تھوڑی دیر کے بعد دادی میڈیسن کا کہہ کر اندر جا چکی تھیں شاید اس کے پاس

کھڑے رہنا انہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا اس میں اتنی ہمت بھی نہ ہوئی کہ وہ دادی کے

پیچھے چلی جاتی دادی کی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر اسے خود سے نفرت ہونے لگی

تھی کتنا غلط کیا تھا اس نے۔کتنا خوبصورت رشتہ اس نے کھو دیا تھا ؟۔۔

کتنی محبت کرتی تھی دادی اس سے ؟۔۔

وہ کافی دیر سے میڈیا والوں کے پاس کھڑا نہ جانے کیا کیا بول رہا تھا۔۔۔نہ جانے کتنے کیمرہ اس پر فوکس کیے ہوئے ہر کوئی اپنے نیوز چینل کو چار چاند لگا رہا تھا۔ کہی بار لوگ کیمرہ لے کر اس کی طرف بھی آئے لیکن دامیش نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ کسی نیوز چینل پر اپنی بیوی کی تصویر نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔

وہ اپنی بیوی کے معاملے میں کافی زیادہ پوزیسسو ہے اور وہ ہر گز اپنی بیوی کو دنیا کے سامنے نمائش نہیں بنانا چاہتا اس کے لیے وہ چینل کو منہ مانگی رقم دینے کو تیار تھا۔۔۔ ۔

آج کے دن وہ پریا سے اپنی محبت کا اظہار کر کے اسے اپنے نام کی انگوٹھی پہنانا چاہتا تھا اس کے بعد دھوم دھام سے شادی کرتے ہوئے وہ اس کے ہر خواب کو پورا کرنا

چاہتا تھا جو شاید ہر لڑکی کے دل میں ہوا کرتے ہیں لیکن پریہ نے اپنا خواب خود ہی

برباد کر ڈالا تھا ۔۔۔

اسے دھوکہ دے کر کتنی چالاکی سے وہ معصوم صورت اس کے دل کی دنیا ہلا کر گئی

تھی مہرش کے کہنے پر اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی ۔

اور اس غلطی کی معافی کم از کم دامیش شاہ کی ڈکشنری میں تو کہیں نہیں تھی ۔۔

اس کی نظر میں بے وفائی کا انجام موت تھا اور وہ اسے موت ہی دینے والا تھا ۔۔۔

پل پل ہر آنے والے لمحے کے ساتھ وہ موت کے قریب جانے والی تھی ۔

محبت انسان کو بے بس کر دیتی ہے لیکن جنون انسان کو دہکتے انگاروں پر گھسیٹ لیتا ہے۔اور اس کا جنون بھی اسے گھسیٹ چکا تھا اسے عشق کی حد تک چاہ کر اس نے

۔۔۔ دھوکا کھایا تھا

۔۔۔ وہ عشق بھی تھی اور جنون بھی

دامیش شاہ جو چاہ کر بھی اس سے نہیں کر پا رہا تھا وہ نفرت تھی۔اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ اس سے نفرت نہیں کر پا رہا تھا وہ اس سے نفرت کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کے اسے دھوکا دینے کا کیا انجام ہو گا لیکن اس کی بے پناہ شدت اس کے آڑے آرہی تھی اس کا عشق محبت کی حدود کو پار کر چکا تھا اس کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن رہا تھا۔اس لڑکی کو جان سے مار دینا چاہتا تھا اور وہ ایسا کر

بھی گزرتا کوئی کیا کر لیتا ایک انجان لڑکی اپنے باپ کے ساتھ غائب ہو گئی بس اتنی

سی تھی اس کی کہانی کوئی اس کا کیا اکھاڑ لیتا؟۔۔

وہ پاور میں تھا اس کے پاس دولت کی بے پناہ طاقت تھی ۔۔۔

وہ کسی پر یہ ناصر کو نہیں جانتا کہہ کر یہ بات ختم ہو سکتی تھی لیکن وہ نہیں کر پایا بات

ختم وہ اسے ختم کرنے کے لیے گیا تھا لیکن اس کے عشق نے اسے روک لیا اس کا

جنون کہتا تھا انتقام لے لیکن اس کا عشق کہتا تھا ایک موقع دے ۔

وہ بے بس ہو گیا تھا اپنے عشق کے سامنے اس سے نکاح تو کر لیا تھا لیکن اپنے جنون

کو بھلا نہیں سکتا تھا۔ وہ اس دغا باز کو بھلا نہیں سکتا تھا۔ یہ چوٹ اس کی انا پر لگی

تھی ۔۔۔

اور اپنی انا کی تسکین کے لیے وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا

اسے اپنا غرور عزیز تھا وہ ہارنے کو تیار نہیں تھا لیکن وہ ہار گیا تھا۔پہلی بار کسی لڑکی

کے لئے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے پہلی بار کسی لڑکی کے لئے وہ اتنا تڑپا تھا

۔۔۔پہلی بار کسی لڑکی نے اس کے دل کی دنیا میں قدم رکھا تھا

صحیح کہتی ہے دنیا محبت سے زیادہ خوبصورت اور بدصورت کچھ نہیں ہوتا پریا نے

۔ ۔۔اسے محبت کے دونوں روپ دکھائے تھے

۔۔۔ اور اب وہ اسے اپنے عشق اور جنون کا ہر روپ دکھانا چاہتا تھا

وہ میڈیا والوں کو جواب دیتا بار بار نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا دیتا

جس پر پریہ شرمندگی سے نگاہیں چرا لیتی اس کا نگاہیں چرانا اسے سکون دے رہا تھا

سب کو چھوڑ کر اس نے اس کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ اچانک مہرش غصے

۔ سے پریہ کے قریب آرکی

جس پر وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آیا

دھوکے باز لڑکی تم تو یہاں سے جانے والی تھی نہ تو یہاں کیا کر رہی ہو دولت نے

۔۔۔۔؟ آنکھوں پر پٹی باندھ ہی دی نا

۔۔؟میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم دامیش کو انکار کرو گی

لیکن تم تو اس کے ساتھ نکاح کر کے آگئی تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ ڈبل

گیم کرنے کی

وہ بے حد غصہ سے اس پر کم آواز میں غرائی تھی جبکہ اس کا یہ روپ دیکھ کر پیچھے

۔ کھڑا دامیش کھل کر مسکرایا تھا

کیاہوا پیاری بہنا۔۔۔! جھٹکا ہضم نہیں ہو رہا۔۔زیادہ کچھ نہیں ہوا تمہاری آفر سے

۔۔۔۔ زیادہ اسے میری آفر پسند آگئی

ویسے تمہاری آفر کیا تھی۔پانچ کروڑ دس کروڑ 20 کروڑ کیا قیمت لگائی تھی تم نے

میرے جذبات کی میں سچ میں متجسس ہوں آخر دامیش شاہ کے جذبات کی قیمت کیا

۔ ۔۔۔؟ ہے

ستر لاکھ روپے یہ مجھے میرے بابا کے علاج کے لیے ستر لاکھ دینے والی تھی اس

سے پہلے کے مہرش کچھ بولتی وہ بول اٹھی

واٹ۔۔۔؟صرف ستر لاکھ بڑے سستے میں بیچ دیا تم نے مجھے وہ اس کی بات کاٹتے

ہوئے مہرش سے بولا۔اس کے اچانک بیچ میں بولنے پر پریہ خاموش ہو گئی جب کہ

وہ صرف اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہتی تھی وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ بے شک اس

نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔۔۔لیکن اس کی ایک بڑی وجہ ہے اس کے بابا کی

زندگی خطرے میں تھی اور اپنے بابا کی جان بچانے کے لیے اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا

تھا لیکن دامیش اسے سننا ہی کہاں چاہتا تھا ۔

پھر اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے مہرش تم نے ستر لاکھ روپے میں میری

فیلنگ کا سودا کیا .

لیکن پھر بھی ہار گئی دامیش شاہ جس چیز کو چاہتا ہے اسے حاصل کرتا ہے یہی دیکھ لو

تم نے میرے دل کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی اور میں نے اس کھلونے کو حاصل

کر لیا۔ شاید اس کے بعد تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ دامیش شاہ کو ہرانا بچوں کا کھیل

نہیں۔ خیر کچھ دن کے بعد ولیمہ ہو گا ہمارا تم ضرور آنا تمہاری وجہ سے ہی تو مجھے

میری من چاہی چیز ملی ہے۔۔۔ کیوں پر یہ ڈارلنگ۔۔! ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ میں

اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھتا وہ جھٹکے سے اپنے قریب کر چکا تھا

محفل کے دوران "دامیش" کا اس طرح سے اسے چھونا اس کے پورے وجود میں

لرزش پیدا کر چکا تھا۔۔۔ اس نے بے اختیار اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اس

۔۔۔ کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اس نے بھی اپنے ہاتھوں پر محسوس کر لی تھی

ڈارلنگ۔۔۔!تم تو ابھی سے کانپنے لگی ابھی تو رات کی شروعات بھی نہیں ہوئی آج

کی رات تو تم نے میرے جائز مطالبات پورے کرنے ہیں۔ابھی کیلئے کانپنا بند کر

دو۔۔۔ہاں۔۔!رات میری پناہوں میں آکر تم جتنا چاہے کانپ لینا مجھے اعتراض

نہیں ہوگا ویسے بھی آج تو میں نے اپنے اندر جلتی نفرت کی آگ سے تمہیں جلانا

ہے۔تم نے میرے کن جذبات کی قیمت لگائی ہے یہ میں تمہیں اس رات کی تنہائی

میں بتاوں گا۔۔۔بلکہ تم اس دہکتی آگ میں جل کر مجھے میری شدتوں سمیت قبول

کروگی

اس کے کان میں بھاری سرگوشی کرتے ہوئے وہ اس کے سامنے رات کا نقشہ کھینچ

چکا تھا۔

جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ صرف نکاح تک ہی اس رشتے کو محدود نہیں رکھے گا

۔ اب اسے سچ میں دامیش کے ارادوں سے خوف آنے لگا تھا

وہ اپنی ہی سوچوں میں اس کے ساتھ کھڑی اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں

سوچ رہی تھی جب اچانک پیچھے سے جہانگیر صاحب کی آواز آئی

اگر اجازت ہو تو میں بھی اپنی بہو سے مل لوں دامیش انہوں نے مسکراتے ہوئے

کہا جو مشکل سے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا کر اسے ان سے متعارف کروانے

۔ لگا

ڈارلنگ۔۔ !ان سے ملو یہ رشتے میں میرے فادر ہوتے ہیں۔اس نے مسکرا کر

۔ انہیں سلام کیا تھا

وعلیکم السلام۔۔۔! بیٹا سچ کہوں تو جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا نہ تبھی تم بہت اچھی

لگی تھی اور ماشاءاللہ سے تمہیں اپنے بیٹے کی پسند کے روپ میں دیکھ کر مجھے اور بھی

۔۔۔زیادہ خوشی ہو رہی ہے

مجھے یقین ہے تم اپنے حسن اخلاق سے میرے بیٹے کے گھر کو جنت بنادو گی۔۔۔

معاف کرنا میں یہ سب کچھ نہیں جانتا تھا ورنہ تمہارے لیے تحفہ ضرور لاتا اس کے

سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ معذرت خواہانہ انداز میں بولے

آپ یہاں تک آئے ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے جہانگیر صاحب ان شاءاللہ۔۔۔!

پھر ملاقات ہوگی وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا تو ان کو نام سے مخاطب کرتے دیکھ

کر پریا کو بہت عجیب لگا تھا یہ اس کے فادر تھے تو وہ انہیں ان کے نام سے کیوں پکارتا

تھا ؟۔۔۔

جہانگیر صاحب نے اس کی بات کا برا نہیں منایا تھا کیونکہ شاید انہیں عادت تھی

۔لیکن پریہ کے لیے یہ چیز کافی حیران کن تھی

OOOOOO

پارٹی اب اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی سب مہمان آہستہ آہستہ جا چکے تھے لوگوں

کی وجہ سے جہانگیر صاحب کو کافی دیر تک وہیں رکنا پڑا پریہ سے شادی دامیش کا

اچھا فیصلہ تھا ایسا جہانگیر کو لگ رہا تھا انہیں ان دونوں کی جوڑی کافی پسند آئی تھی

جس کا اظہار وہ کتنی بار کر چکے تھے جب کہ مہرش ہر بار ان کے جملے پر تلملا کر رہ

۔ جاتی۔ان کے جملے بار بار اس کے سامنے اس کی شکست کو لے آتے تھے

بابا ہم کب تک واپس چل رہے ہیں آج میرے دوست کی برتھ ڈے پارٹی ہے

مجھے وہاں بھی جانا ہے اور وہاں ریحان بھی آنے والا ہے اور ماما نے ہی تو کہا تھا کہ

مجھے ریحان کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے کیونکہ آپ لوگ اس کے ساتھ میرا فیوچر

پلان کر رہے ہیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھے یہاں سے جانے کے

لیے اسے یہی بہانہ ٹھیک لگا تھا

ہاں بیٹا ہم تھوڑی دیر میں یہاں سے نکلتے ہیں تم سمجھنے کی کوشش کرو میری جان اگر

ہم پارٹی ختم ہونے سے پہلے یہاں سے جائیں گے تو لوگ طرح طرح کی باتیں

بنائیں گے۔ تم دیکھ تو رہی ہو یہاں میڈیا کے کتنے سارے لوگ ہیں یہ نہ ہو کہ کل

صبح کے نیوز پیپر میں میرے اور دامیش کے اختلافات کو لے کر کوئی خبر چھپ

جائے اس وقت جو میرے بزنس کی کنڈیشن ہے میں کسی طرح کا رسک نہیں اٹھا

سکتا

یہاں کافی سارے لوگ ہیں جو فائنینشنل طور پر میری ہیلپ کر سکتے ہیں وہ اسے

سمجھاتے ہوئے بولے تو اس کو مجبوروہیں پر رکنا پڑا .

○○○○○

پارٹی ختم ہو چکی تھی۔ جہانگیر صاحب بھی اسے لے کر جانے کے لیے اٹھے تو

نجانے اس کے دل میں کیا سمائی کہ وہ انہیں دروازے تک چھوڑنے آیا

میں تمہارے لیے دعا کروں گا دامیش تم اور پریہ ہمیشہ خوش رہو۔میں جانتا ہوں

تمہارے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے لیکن میں پھر بھی تمہیں گفٹ دینا چاہتا ہوں

جو تمہیں اور پریہ کو اچھا لگے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔وہ سچ میں اسے کچھ دینا

۔ چاہتے تھے ان کے کہنے پر وہ مسکرایا

آپ جو گفٹ مجھے دینے والے ہیں نا مسٹر جہانگیر پلیز وہ آپ میری طرف سے

مہرش کو دے دیجئے گا۔کیونکہ آج مجھے میری محبت اسی کی وجہ سے تو ملی ہے نہ

۔کیوں مہرش ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ میں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو مہرش کو

خطرے کی گھنٹی محسوس ہوئی کہیں وہ بابا کو سب بتا نہ دے اگر ایسا ہوا تو بہت برا ہو گا

کیونکہ وہ یہ بات بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی کہ بابا اس کی طرح دامیش سے

بھی بہت پیار کرتے ہیں اور اگر انہیں پتا چلا کہ وہ اس کے خلاف اتنا بڑا گیم کھیل

رہی تھی تو وہ اس سے بہت خفا ہوں گے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا دامیش میں کچھ سمجھا نہیں دامیش کا مسکراتا ہوا

لہجہ انہیں پریشان کر گیا اس میں اور مہرش میں ایسا کوئی تعلق نہ تھا جس کے بنا پر وہ

خوش گوار انداز میں ان کی بیٹی کی تعریف کرتا۔

اسی لئے تو وہ حیرانگی سے اس سے پوچھنے لگے جبکہ ان کے انداز پر مسکرایا تھا

میرا مطلب ہے آپ کی بیٹی ہی کی وجہ سے تو میں ملا ہوں پر یہ سے اس کی کلاس فیلو

ہے نہ وہ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا مہرش وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔؟

تو مہرش نے اپنی رکی ہوئی سانس لی اور فوراً ہاں میں سر ہلا کر مسکرا دی

جی باباجانی یہ میری ہی کلاس میں پڑھتی ہے میں زیادہ تو نہیں جانتی لیکن کافی لائق

ہے سکالرشپ حاصل کر کے اس نے میرے والے کالج میں ایڈمیشن لیا تھا اس نے

اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر کے خود کو نارمل کرتے ہوئے بتایا

ارے واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے یعنی کہ ہماری بہو کافی لائق ہے اور دل کی بھی

بہت اچھی ہے مجھے تو بہت ہی زیادہ پسند آئی اللہ تم دونوں کا ساتھ ہمیشہ یوں ہی بنا کر

رکھے۔میں آؤں گا کسی دن ملنے کے لیے وہ اسے دیکھتے ہوئے امید سے بولے تو

دامیش نے کوئی جواب نہیں دیا تھا صرف مسکرایا تھا

آج پہلی بار وہ بھی اس کے گھر سے کافی خوش گوار موڈ سے نکلے تھے

OOOOO

بیٹا میرے خیال میں اب بہت وقت ہو چکا ہے تمہیں بھی گھر ہی چلنا چاہیے صبح جانا

اب کہیں پر وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے

نہیں بابا مجھے ریحان سے ملنا ہے میں نے بتایا نہ آپ کو اور ویسے بھی اس بورنگ

پارٹی سے جان چھڑا کر نکلی ہوں مجھے کچھ دیر خود بھی اپنی زندگی انجوائے کرنی ہے

آج کا دن تو آپ کے بیٹے کی برتھ ڈے پارٹی کی وجہ سے برباد ہو گیا اب میں مزید

کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں چاہتی

آپ مجھے کلب ڈراپ کر دیں۔۔۔واپسی پر میں ریحان کے ساتھ آجاؤں گی وہ

انہیں جواب دینے کے بعد اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی تھی جیسے اب وہ مزید

ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔ جہانگیر صاحب نے بھی مزید کچھ نہیں کہا

کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آج کا سارا ہی دن وہ ان کی وجہ سے ان کے ساتھ برباد کر چکی تھی

اور ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ ان کی بیٹی نے ان کے لیے پورا دن نکالا تھا

اور جہاں تک بات ریحان کی تھی تو وہ چاہتے تھے کہ ریحان اور مہرش ایک دوسرے کو سمجھیں۔۔۔ جانیں ایک ساتھ وقت گزاریں تاکہ ریحان کے باپ اور ان کے درمیان تعلق اور مضبوط ہو وہ دونوں ہی اس رشتے کے لئے بہت سنجیدگی ۔۔۔سے سوچ رہے تھے اور ریحان بھی مہرش میں کافی زیادہ انٹرسٹ دکھا رہا تھا اور وہ مہرش کی سوچ کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتے تھے یہی وجہ تھی کہ اسے خود ۔ ریحان کافی زیادہ پسند آیا تھا

اور یہ ان کے لئے کافی اچھا تھا انہوں نے ایک نظر مہرش کو دیکھا جس کے چہرے پر کافی سنجیدگی تھی۔۔۔ صبح پارٹی کے دوران تو وہ کافی ریلیکس تھی اور جب گھر سے آئی تھی تب بھی کافی ٹھیک تھی اور خوش بھی۔ وہ شاید جانتی تھی دامیش کے ۔۔۔ سرپرائز کے بارے میں اور شاید وہ کل اسی بارے میں بات کر رہی تھی صبح خود ان کے ساتھ آئی تھی پارٹی میں جبکہ وہ دامیش کے گھر کی پارٹیز میں کبھی نہیں آتی تھی

سب کچھ ٹھیک تھا پھر نہ جانے اسے کیا ہوا کہ وہ اس قدر سنجیدہ ہو گئی انہوں نے دو تین بار اس سے وجہ بھی پوچھنی چاہی لیکن وہ ہر بار انہیں ٹال گئی اور پھر جب شام کو دامیش بنا کسی کو بتائے کہیں چلا گیا تو بھی اس نے بہت بار انہیں واپس گھر چلنے کے

لیے کہا لیکن جہانگیر صاحب نہیں مانے اور نہ ہی اسے جانے دیا۔۔۔ کیونکہ وہاں

پارٹی میں ریحان کے پیرنٹس بھی تھے۔ جو اس سے مل کر کافی خوش ہو گئے تھے

۔۔۔ انہیں اس کا پارٹی میں آنا بہت اچھا لگا تھا

پہلے تو وہ بھی ان کے ساتھ کافی خوشگوار موڈ میں رہی لیکن پھر نہ جانے اچانک کیا

ہو گیا کہ اس کا موڈ حد درجہ خراب ہو گیا اور پھر پارٹی ختم ہونے تک خراب ہی رہا

ابھی بھی اس کا موڈ بے حد خراب تھا اور وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ کیا وجہ ہے

ایسے موڈ میں وہ اکثر گھر ہی رہنا پسند کرتی تھی لیکن آج اس نے انہیں بھی فورس کیا

۔ تھا کہ وہ اسے کلب چھوڑ دیں

انہوں نے ڈرائیور کو کلب کے باہر گاڑی روکنے کے لئے کہا تو مہرش بھی اپنا بیگ

۔ اور موبائل لیتی گاڑی سے نیچے اتر گئی

بیٹا سب کچھ ٹھیک تو ہے نہ تمہاری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی میرے خیال

میں گھر جانا زیادہ بہتر رہے گا تم اپنی دوست اور ریحان سے معذرت کر لو وہ اسے

۔۔۔۔ دیکھتے ہوئے بولے

نہیں بابا میں بالکل ٹھیک ہوں اور تھوڑا وقت انجوائے کرنا چاہتی ہوں میں ریحان

کے ساتھ گھر آجاؤں گی آپ بے فکر ہو کر گھر جائیں۔ وہ ان سے کہہ کر وہی سے

کلب کے اندر جانے لگی اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا لیکن جہانگیر صاحب کافی دیر

تک وہی کھڑے رہے

اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا کتنی آسانی سے دامیش اسے ہرا گیا تھا وہ جو اس کی

آنکھوں میں آنسو دیکھنا چاہتی تھی اسے جھکے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی اس کا غرور

ٹوٹے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی لیکن آج وہ۔اسے جیتے دیکھ کر خود ہار گئی تھی وہ بھی

۔۔۔بری طرح سے یہ شکست نا قابل قبول تھی

وہ ہمیشہ بازی لے جاتا تھا اس بار اس نے بہت بڑا کھیل کھیلا تھا اس بار اسے یقین تھا

وہ ہار جائے گا پر یا کے وہاں سے جانے پر وہ پریشان ہو گئی تھی کہ اس کا مقصد پورا

نہیں ہوا لیکن پھر پر یہ کا جانا اسے ٹھیک لگا تھا اس نے دامیش کے سامنے یہ کہہ دیا

کہ پر یا اس کے ہاتھ کا کھلونا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے انداز سے کھیل کر اس کے

جذبات کا سودا کر رہی تھی

لیکن اب وہی کھلونا دامیش شاہ کی دسترس میں آچکا تھا۔اور یہی اس کی ہار تھی

OOOOO

وہ اسے اپنے ساتھ اندر لے کر آیا تو باہر ہی سے ہی اسے اپنے کمرے میں جانے کے

لیے کہا اور خود دادی کے کمرے میں چلا گیا ۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ خود اس کے کمرے میں کیسے جائے اسے یہ سب کچھ بہت

عجیب لگ رہا تھا

کہنے کو تو یہ اس کی شادی کی پہلی رات تھی لیکن نہ تو اسے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا

۔ اور نہ ہی وہ کوئی عام دلہن تھی

میڈم سر نے بولا ہے کہ آپ اوپر اپنے کمرے میں جائیں میرا مطلب ہے سر کے

کمرے میں جائیں اس کے قریب کھڑا ملازم جو کل تک اس کے ساتھ کام کرنے

۔ والا اس کا بے حد عزیز بھائی تھا آج ان دونوں میں تکلف کا رشتہ آ گیا تھا

اس نے بڑی مشکل سے ہاں میں سر ہلایا اور قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھا دیے وہ

آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتی اپنی زندگی کے سب سے مشکل امتحان سے گزر رہی

۔ تھی

آنے والی زندگی میں کیا ہونے والا تھا کیا نہیں اسے کچھ بھی پتا نہیں تھا اس کا دماغ

بالکل خالی ہو چکا تھا۔اسے خوف آ رہا تھا نکاح تو کر لیا تھا اس نے لیکن کیا دامیش

۔۔۔۔؟ اسے معاف کرے گا

یقیناً نہیں کرے گا اس کا دل ٹوٹا تھا پریہ نے کتنے برے طریقے سے اس کا دل توڑا

!۔۔۔ تھا کیا وہ معافی کے لائق تھی

اگر اس کے کوئی ایسا کرتا تو کیا وہ اسے معاف کر دیتی۔۔۔شاید نہیں دل دکھانے

والے کو معاف کرنا آسان نہیں ہوتا

اور پھر وہ اس سے معافی کی امید کیسے رکھ سکتی تھی نہیں ہر گز نہیں وہ معافی کے

لائق ہی نہیں تھی۔لیکن اسے معافی مانگنی تھی اس نے غلطی کی تھی اپنے بابا کے

لئے ہی سہی لیکن اس نے اس کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کیا تھا اسے دھوکا دیا تھا

اور دھوکے کی کوئی معافی نہیں ہوتی

لیکن وہ ساری زندگی کے لیے اس کی ناراضگی کیسے برداشت کرتی اب تو یہ ساری

زندگی کا سوال تھا نکاح کا بندھن تھا

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے ہاتھ آگے

بڑھاتے ہوئے کمرے کی لائٹ آن کر کے اسے روشنی سے نہلا دیا

وہ کمرے میں بیٹھ کر اس کے آنے کا انتظار کرنے لگی اس وقت رات کے تین بج

رہے تھے۔ نجانے کس سوچ کے ساتھ وہ اٹھی اور واش روم میں آگئی وضو کی نیت

سے اس نے پانی کا نل کھولا۔ دماغ پر بہت ساری سوچیں سوار تھی لیکن اس وقت

سجدہ ہی اسے سکون دے سکتا تھا

اور وضو مکمل کر کے باہر آئی تو دامیش ابھی تک واپس نہیں آیا تھا اس نے وہی

الماری سے ایک چادر نکالی جائے نماز تو تھی نہیں تو اس چادر پر ہی اس نے نماز

پڑھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اسے زمین پر بچھایا

وہ ذہنی طور پر بے حد بے سکون تھی اور وہ جانتی تھی اسے سکون صرف یہی ایک

چیز دے سکتی ہے ۔

غلطی تو اس سے ہوئی تھی اور شاید اب زندگی بھر اسے اس غلطی کی معافی نہیں ملنی

تھی لیکن وہ اللہ سے معافی مانگنا چاہتی تھی شاید دامیش کا دل اتنا بڑا نہیں کہ وہ اپنے

جذبات کی توہین کو معاف کر سکے لیکن اس کے اللہ کا دل بہت بڑا تھا وہ تو بندوں کی

بڑی سے بڑی غلطی معاف کر دیتا تھا

وہ بھی جانتی تھی کہ اس کی بھی غلطی چھوٹی نہیں تھی کسی کا دل دکھانا اللہ کا

ناپسندیدہ کام ہے اور اس نے اللہ کا ناپسندیدہ کام کیا تھا لیکن اسے اپنی غلطی کا احساس

تھا

اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود دامیش نے اپنی محبت کی توہین نہ کی تھی بلکہ اسے

نکاح کے پاکیزہ بندھن میں باندھ کر اپنے ساتھ اس گھر میں لایا تھا

اگر وہ چاہتا تو اسے صفحِ ہستی سے غائب کر دیتا کبھی اس کا نام و نشان بھی نہ ملتا لیکن

اس نے ایسا نہیں کیا تھا بلکہ اسے اپنے نکاح میں شامل کر کے ہمیشہ کے لئے اپنے

ساتھ اس گھر میں لے آیا تھا کہنے کو وہ اسے یہاں سزا دینے لایا تھا

۔ لیکن یہ سزا نہیں ایک موقع تھا جو اسے اللہ کی طرف سے ملا تھا

دامیش اسے سزا نہیں دے پایا تھا شاید وہ اسے ٹوٹ کر چاہتا تھا۔ کل تک یہ رشتہ

دھوکے بازی پر قائم تھا مہرش کے حکم پر اس نے دامیش سے تعلق جوڑا تھا لیکن

سب کچھ جاننے کے بعد اب جو تعلق ان دونوں میں قائم ہوا تھا وہ اللہ کی طرف سے

قائم ہوا تھا

اور اللہ نے جو تعلق اسے دیا تھا وہ بہت مضبوط تھا اور وہ اس تعلق کو پورے دل سے

نبھانے کے لیے تیار تھی اس کے بابا نے بالکل ٹھیک کہا تھا

دامیش نے بے شک اسے اغوا کر کے اس کے ساتھ غلط کیا تھا لیکن اس کے ساتھ

مزید کچھ بھی غلط کرنے کے بجائے وہ اسے اپنے نکاح میں لے چکا تھا

تا کہ اسے اپنے ساتھ کیے گئے دھوکے کی سزا دے سکے وہ اسے اذیت دینا چاہتا تھا

اس کی سانس سانس مشکل کر دینا چاہتا تھا وہ اپنے ساتھ کیے گئے فریب کی سزا دینا

چاہتا تھا

اور اسے یقین تھا وہ سزا ضرور دے گا لیکن کیا وہ اس سب پر ثابت قدم رہ پائے گی

یہ سب اس کے لیے آسان ہو گا اسے دامیش سے کوئی گلہ شکوہ نہیں تھا وہ اسی

سلوک کی مستحق تھی بلکہ وہ تو اگر اپنا دل دکھائے جانے پر اس کا قتل کر دیتا تو بھی وہ

اف تک نہ کرتی

کیونکہ وہ حق ہی نہیں رکھتی تھی جس طرح سے ایک گناہ گار کو سزا کے طور پر جیل

میں قید کیا جاتا ہے اسی طرح دامیش نے اسے اپنی زندگی میں قید کیا تھا اور اسے یہ

قید قبول تھی

اس نے سوچ لیا تھا وہ دامیش سے معافی مانگے گی اپنی غلطی کی وہ ہر ممکن طریقے

سے اس سے معافی مانگی گی ۔

دامیش اس کے ساتھ کوئی بھی سلوک کرے لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹے گی کیونکہ کل

تک ان دونوں کے درمیان کوئی رشتہ نہ تھا اب ایک مضبوط تعلق تھا اور وہ اس

تعلق کو نبھانا چاہتی تھی وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی اور دعا مانگ کر چادر لپیٹ کر رکھنے

ہی لگی تھی کہ پیچھے مڑ کر دیکھا دامیش بیڈ پر شان بے نیازی سے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا

تھا

ایک لمحے کے لیے اس کی نگاہوں سے خوف سا آیا تھا اس کی عجیب سی مسکراہٹ

اسے ڈر میں مبتلا کر رہی تھی

ooooo

بے بی میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں ہو۔ریحان اس کے آنے پر

اس سے ملا تھا۔وہ اس سے ہائے ہیلو کر کے خود ایک سائڈ ہو گئی تھی۔اسے آج اپنی

۔ ہار کا دکھ منانا تھا

۔ ریحان تو صرف ایک بہانہ تھا

مہرش ڈارلنگ آج تو ہم یہ خوبصورت رات ایک دوسرے کے ساتھ گزاریں گے

آج تم مجھے انکار نہیں کر سکتی تمہیں میرے ساتھ میرے ہوٹل چلنا ہو گا بس یہ میرا

آخری فیصلہ ہے اگر تم نے آج انکار کیا تو میں تم سے سخت خفا ہو جاؤں گا میں تمہیں

پہلے ہی بتا رہا ہوں ریحان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا وہ کافی دیر سے لڑکیوں کے

ساتھ ناچ گانا کرنے میں مصروف تھا لیکن اس کو دیکھ کر اس کے پاس ہی آگیا

ریحان اس وقت میں یہ ساری باتیں نہیں کرنا چاہتی تو پلیز سمجھنے کی کوشش کرو

میرا موڈ خراب ہے وہ اسے ذرا سختی سے بولی تاکہ اسے ابھی تنگ نہ کیا جائے لیکن

ریحان تو شاید کسی اور ہی مٹی کا بنا تھا

ہاں تو ڈرالنگ میں ٹھیک کروں گا نہ تمہارا موڈ روم میں چل کر چلو یار کب تک

انتظار کروں کب تک آنے کا ارادہ ہے بے بی تمہیں پتا ہے تمہارے ساتھ وقت

گزارنے کے لئے میں کتنا زیادہ ایکسائٹڈ ہوں میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اپنی

باہوں میں لے کر

ریحان پلیز بدتمیزی مت کرو اس طرح بازو پکڑنے پر وہ جل اٹھی تھی اس طرح کی

سچویشن الگ تھی وہ ایک بولڈ لڑکی تھی

گھبرانا شرمانا اس کی کتاب میں کہیں نہیں لکھا تھا لیکن اس وقت اس کا شدت سے

دل چاہ رہا تھا کہ وہ ان کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کر کے اس کی اوقات یاد دلا دے

اس طرح سے محرش کو چھونے کی اوقات کسی کی نہ تھی جس طرح وہ کر رہا تھا

ڈارلنگ میں نے کون سی بدتمیزی کر دی جو تم اس طرح سے ہائپر ہو رہی ہوں

ہماری شادی ہونے والی ہے ہم ایک دوسرے کو سمجھ رہے ہیں لیکن نہ جانے

تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے عجیب قسم کے نخرے دکھا رہی ہو تم دیکھو مجھے اس

طرح کی لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہے

میری اور تمہاری شادی کے بات چل رہی ہے اور یہاں تمہارے نخرے ہی ختم

نہیں ہو رہے لگتا ہے اگر یہی سب کچھ چلتا رہا تو ہماری شادی ممکن ہو گی کبھی نہیں

میں جس لڑکی سے شادی کروں گا پہلے اسے ٹھیک سے چیک کروں گا کہ وہ میری

پارٹنر بننے کے قابل ہے بھی یا نہیں

اسی لیے بہتر ہے کہ یہ نخرے دکھانا بند کرو اور میرے ساتھ روم میں چلو ورنہ یہ

مت سوچنا کہ میں اپنے ماں باپ کا غلام ہوں

میں اس شادی سے انکار کر دوں گا تم جیسے نانو کے زمانے کی لڑکی مجھے نہیں چاہیے

مجھے آج کل کے ماڈرن لڑکی چاہیے جس کی سوچ بھی ماڈرن ہو

اسی لیے بہتر ہے کہ اپنے نخرے ایک طرف رکھ دو فی الحال میرا موڈ بہت اچھا ہے

خبردار جو تم نے اسے خراب کرنے کی کوشش کی وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے

بولا جب مہرش نے اسے دیکھا اور پھر ایک ادا سے مسکراتے ہوئے اس کے بالکل

سامنے کھڑی ہوئی اور پوری طاقت سے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر تماچے کی صورت

دے مارا

اس کے تھپڑ کی گونج پورے کلب میں گونجی تھی میوزک بند ہو چکا تھا ہر کوئی

انہیں دیکھتے ہوئے سمجھ رہا تھا سب کو تو یہی لگ رہا تھا کہ مہرش اس کی گرل فرینڈ

ہے لیکن یہاں پر تو اس نے ریحان کو ہی تھپڑ دے مارا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے میں تم سے شادی کے لیے مری جا رہی ہوں یا تم مجھ سے شادی

نہیں کرو گے تو کوئی ملے گا نہیں مجھے دو ٹکے کے آدمی تمہاری اوقات کیا ہے

میرے آگے

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے پیار میں مری جا رہی ہوں اگر تم نہیں ملے تو مر جاؤ

گی او ہیلو غلط فہمیوں سے باہر نکلو

تم مجھے نہیں میں تمہیں برداشت کر رہی ہوں وہ بھی کتنے دنوں سے پتہ نہیں

میرے ڈیڈ کو تم میں ایسا کیا نظر آ گیا جو وہ میری شادی تم سے کرنا چاہتے ہیں

کافی ٹھیک ٹھاک لگے تھے تم بھی مجھے لیکن تمہارا یہ ایٹیٹیوڈ میری جوتی بھی نہیں

اٹھائے گی

آئندہ اپنی بکواس کرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ تم کس کے سامنے بول رہے ہو مہرش

جانگیر شاہ نام یاد رکھنا آگے زندگی میں کام آئے گا اور یہ تھپڑ تمہیں تمہاری اوقات

یاد دلائے گا

فضول انسان اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتے ہوئے وہ وہاں سے نکلتی یہ جا وہ جا

جبکہ وہاں کھڑا ریحان غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ چکا تھا اس کے ماتھے کی رگیں تک

باہر آچکی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مہرش کو جان سے مار ڈالے

کلب کے سارے لوگ اسی کو دیکھ رہے تھے مہرش کے وہاں سے چلے جانے کے

بعد سب کا دھیان ریحان پر جم سا گیا تھا ہر کوئی اسے دیکھ رہا تھا یہ کلب اسکی پرسنل

پراپرٹی تھا یہ اس کے باپ کی جاگیر تھا اور یہاں پر مہرش نے جس طرح اسے ذلیل

کیا تھا وہاں ایک پل بھی نہیں رکنا چاہتا تھا اسی لیے بنا کسی کی بھی پکار پر دھیان دیئے

وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا تھا

ہیلو لکی میری بات کان کھول کر سنو اس مہرش نے مجھے مارا ہے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے اس نے وہ بھی پورے کلب کے سامنے میں اسے معاف نہیں کروں گا اسے اس کی اوقات یاد دلاؤں گا

اسے لگتا ہے مجھے تھپڑ مار کر وہ اپنے لائف انجوائے کر پائے گی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا میں اسے اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا اس کا بدلہ میں ضرور لوں گا جس طرح پوری محفل کے سامنے اس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے اس کے منہ پر ایسا طمانچہ مارنا ہو گا کہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی

وہ اپنا موبائل کان سے لگائے نہ جانے کس سے محو گفتگو تھا ہاں لیکن اس کے ارادے بے حد خطرناک تھے

OOOOOO

کیا بات ہے لگتا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہی ہو وہ پاک ذات تو ہر کسی کو

معاف کر دیتی ہے بس اس کے سامنے سر جھکانے کی دیر ہے اور وہ آپ کی جھولی

میں معافی ڈال دیتا ہے لیکن ہم انسانوں میں اتنا ضرف کہاں۔ہم انسانوں کے بس

کی بات نہیں ہے کسی کو معاف کرنا

خاص کر میرے بس میں تو بالکل بھی نہیں ہے میں چاہ کر بھی تمہیں کبھی معاف

نہیں کر پاؤں گا۔اور تم مجھ سے معافی کی امید ہر گز مت رکھنا کیونکہ اس طرف ایسا

کوئی معاملہ ہی نہیں ہے یہاں تو معافی کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں بچی

اب تو صرف سزا ملے گی۔ جس طرح سے تم نے میرا دل توڑا ہے جس طرح سے تم نے مجھے برباد کیا ہے اسی طرح میں تمہیں برباد کروں گا اس کا بازو پکڑتے ہوئے اس نے اچانک اسے اپنی جانب کھینچا تو لمحے میں وہ اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی تھی

اور تمہاری بربادی کی شروعات آج سے ہو گی اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں قید کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا اسے اس کا مستقبل دکھا رہا تھا پریا کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ بس خاموشی سے اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھی

جہاں غصہ تھا۔اور صرف غصہ تھاوہ ڈھونڈ کر بھی آنکھوں میں نفرت تلاش نہیں

کر پارہی تھی۔شاید محبت کرنے کے بعد نفرت کرنا آسان نہیں ہوتااس کے لیے

بھی آسان نہیں تھا جسے بے پناہ چاہا جائے اس سے نفرت نہیں کی جاسکتی

آپ میرے ساتھ جو چاہے کر سکتے ہیں میں آپ کی گناہگار ہوں آپ جیسا سلوک

چاہے میرے ساتھ رکھ سکتے ہیں میں سزا کے مستحق ہوں۔میں جانتی ہوں میں

نے جو کیا ہے وہ سب غلط ہے لیکن میرا ارادہ غلط نہیں تھا

ایک بیٹی ہونے کے ناطے میں جو اپنے باپ کے لئے کر سکتی تھی میں نے وہ کرنے

کی کوشش کی آپ جانتے ہیں میرے پاپا کو کینسر ہے اور ان کی جان بچانے کے لیے

مجھے 70 لاکھ روپے کی ضرورت تھی

اوران ستر لاکھ کے لئے تم میرے جذبات سے کھیلنے لگی وہ اس کی بات کاٹتے

ہوئے اس کے منہ پر دہاڑا تھا

اس کی بات کے جواب میں پریا سے کچھ بھی نہ بولا گیا

وہ جانتا تھی وہ اس کی شرمندگی نہیں چاہتا اس کی شرمندگی سے اس کا کوئی لینا دینا

نہیں ہے وہ تو صرف بدلے کی آگ میں جل رہا ہے۔وہ اس سے انتقام لینا چاہتا ہے

اور اپنے انتقام میں وہ کیا کرے گا اس کی ذات کو روند ڈالے گا اسے بے مول کر

دے گا کیا یہ صحیح ہے کہ ایسا ہونا چاہئے ۔۔۔؟

اگر وہ اسے روکے تو کیا وہ رک جائے گا وہ بے حد غصہ سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ پریہ

کے دماغ میں نہ جانے کتنے سوالات چل رہے تھے۔اس کی آنکھوں میں جنون تھا

اوراس کے ہاتھوں کی پکڑ میں ایک شدت تھی دامش کا ایک ہاتھ اس کے بالوں

میں جبکہ دوسرا ہاتھ اس کی کمر کو سختی سے جکڑے ہوئے تھا

اس کی نظروں سے اسے ڈر لگ رہا تھا۔ اسے لگا تھا وہ اسے برباد کر دے گا

وہ اسے روکنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ تو اس کا حق ہے۔ یہ حق اسے اس نے ہی نے دیا تھا

۔ جسے تھوڑی دیر پہلے اس نے پوری رضامندی سے قبول کیا تھا

وہ اسے روکنے کا حق کہاں رکھتی تھی اپنی کمر پر تیزی سے اس کا ہاتھ مضبوط ہوتا

محسوس ہوا

یہ مت سوچنا کہ میرے دل میں تمہارے لئے کسی طرح کا کوئی جذبہ ہے ایسا کچھ

نہیں ہے۔ تم سے صرف ایک رشتہ ہے وہ ہے نفرت کا اور میری نفرت صرف

برباد کرنا جانتی ہے آج تک جس نے دامیش شاہ کو ہرانے کا سوچا ہے کہ میں نے

اسے برباد کردیا تم بھی برباد ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ وہ اسے ایک جھٹکے سے بیڈ پر

پھینکتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

جس کو آپ برباد کرنا کہہ رہے ہیں دامیش صاحب وہ ایک عورت کو مکمل کرنا

کہلاتا ہے۔اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ آپ کا میرے قریب آنا مجھے تکلیف دے گا یا

میں اسے اپنے لیے سزا سمجھوں گی تو ایسا ہر گز نہیں ہے آپ میرے شوہر ہیں اور

۔ آپ مجھ پر ہر طرح کا حق رکھتے ہیں

یقین کریں آپ کا میرے قریب آنا میرے لیے کوئی سزا نہیں ہے اگر آپ مجھے

سزا دینا چاہتے ہیں تو کچھ بہتر سوچیں۔ لیکن سزا دیتے ہوئے یہ بھی یاد رکھیے گا کہ

ایک بیٹی ہونے کا فرض ادا کرنے کے لیے میں محبت کو چھوڑ کر گئی تھی

جھوٹ جھوٹ بولتی ہوں تم بکواس کرتی ہو تمہیں مجھ سے کوئی محبت نہیں تھی تم

نے کبھی مجھے چاہا ہی نہیں وہ بے حد غصہ سے اس کی گردن پکڑتا دھاڑا اس کا دل

چاہ رہا تھا کہ وہ اسے جان سے مار ڈالے جو پہلے اس کے ساتھ ڈرامہ کرتی رہی اور

اب اسے محبت کا نام دے کر بہلا رہی تھی

ہاں میں آپ سے محبت نہیں کرتی تھی اور نہ ہی میں نے کبھی آپ کو چاہا تھا لیکن

شاید آپ بھول رہے ہیں کہ تھوڑی دیر پہلے آپ نے خود میرے ساتھ محبت کا

تعلق قائم کیا ہے مجھ سے نکاح کر کے آپ نے خود مجھے خود سے محبت کرنے کا حق

دیا ہے۔

میں ایک عام سی لڑکی ہوں سر ایک مڈل کلاس لڑکی جو اپنے شوہر کو ہی اپنا سب کچھ

مانتی ہے محبتوں کے چکروں میں پڑ کر اپنے آپ کو برباد کرنا ہم جیسی لڑکیوں کو

نہیں آتا ہمیں اپنے باپ کی پگڑی کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔شاید اسی لیے محبوب

ہمیشہ ہم جیسوں سے ناراض رہتے ہیں۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی اسے نہ جانے کونسا روپ دکھا رہی تھی لیکن

دامیش اس کے ڈراموں میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا اسی لئے تو اس کی

ساری باتوں پر ایک بلند قہقہ لگاتے ہوئے اپنے جذبات کو اپنے اندر ہی دبا گیا

لڑکی تمہارا دعوہ ہے کہ میرے نکاح میں آنے کے بعد تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی

ہے اور اگر میں تمہاری اس محبت کو آج رات نفرت میں بدل دوں تو اس کے بالوں

کو سختی سے اپنی مٹھی میں پکڑتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے اس کا دوپٹا گردن

سے نکال کر دور پھینکا تھا

یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے دامیش صاحب اور میں پہلے بھی بتا چکی ہوں یہ

آپ کا حق ہے آپ غصے سے لیں یا محبت سے لیکن محبت کبھی نفرت میں نہیں بدل

سکتی ہے اگر آپ کسی سے سچی محبت کرتے ہیں تو پھر کبھی بھی اس سے نفرت نہیں

کر پاتے اب آپ اپنے آپ کو ہی دیکھ لیں

کب سے آپ مجھ سے یہ جھوٹی نفرت جتانے کی کوشش کر رہے ہیں۔کب سے آپ مجھ پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ کو مجھ سے محبت نہیں رہی بلکہ نفرت ہو چکی ہے ۔

لیکن آپ کی آنکھیں تو کچھ اور ہی کہہ رہی ہیں۔آپ مجھ سے نفرت نہیں کر سکتے دامیش صاحب کیونکہ آپ مجھ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔اور جہاں محبت انتہا کی جائے وہاں نفرت کرنا آسان نہیں ہوتا

میں تم سے نفرت کرتا ہوں بے انتہا نفرت اتنی نفرت کے تم میری نفرت کی آگ میں جل کر راکھ ہو جاؤ گی وہ دعوے سے بولا تو پریا کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی

آپ نہیں کر سکتے مجھ سے نفرت دامیش سر یہ جھوٹے دعوے نہ کریں جسے آپ

نفرت کہہ رہے ہیں وہ نفرت نہیں غصہ ہے اور مجھے یقین ہے ایک دن آپ کا غصہ

ٹھنڈا ہو گا آپ میرے پوائنٹ سے میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور

میں اس دن کا انتظار کروں گی جب آپ یہ غصہ بھلا کر میرے قریب آئیں گے

یہ غصہ نہیں نفرت ہے جاھل لڑکی اور آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں تم سے کتنی

نفرت کرتا ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے بول رہا تھا لیکن شاید اپنی نفرت کو اس پر

۔ ثابت کرنا اتنا بھی آسان نہیں تھا

وہ بے حد غصے سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کی سخت گرفت میں لیتا اس کے لبوں پر

جھکا تھا۔اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کر کے اس نے اپنی نفرت کو جتانے

کی بھرپور کوشش کرڈالی تھی۔اس کی لبوں پر پوری شدت سے جھکا وہ شاید اسے

۔ دوسری سانس لینے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا

اس کی باہوں میں بے بس پڑی پریا اس کی پناہوں میں بے بس ہوتے ہوئے اس

کے کندھے پر اپنی طرف سے وار کرتی اسے خود سے دور کر رہی تھی لیکن شاید آج

۔ وہ اس پر اپنی نفرت ہر انداز میں ظاہر کرنا چاہتا تھا

یہ اس کی بے بسی کی انتہا تھی کہ وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں پا رہی تھی اپنے

کندھے سے شرٹس سرکتی محسوس کرکے اس کی مزحمت دامیش کی پناہوں میں

۔ بری طرح دم توڑ چکی تھی

۔ وہ بالکل بے بس ہو چکی تھی

....

اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے وہ واش روم میں جا بند ہوئی تھی اسے اس وقت

اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا

رات دامیش کا اس کے ساتھ ویسا ہی رویہ تھا جیسا ہونا چاہیے تھا اپنا غصہ اپنی

۔ شدتیں اپنا جنون وہ اس پر لٹا چکا تھا

اپنے اندر کا سارا غصہ وہ رات اس پر ظاہر کر چکا تھا اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا تھا کہ

اس کی اوقات یہی ہے کہ وہ اس کے بستر کی زینت بنے

کیونکہ عزت تو وہ کبھی بننا ہی نہیں چاہتی تھی

وہ اس کو رات بار بار بس اتنا ہی کہتی رہی کہ وہ اس سے نفرت نہیں کر پا رہا ہاں وہ

اسکی نفرت کی حقدار ہے اسے دامیش کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کرنے کی سزا تو

ملنی چاہئے تھی وہ اسے حق پر سمجھتی تھی

ہاں لیکن وہ اپنے شوہر سے اتنی سختی کی امید نہیں رکھتی تھی اسے یقین تھا چاہے کچھ

بھی ہو جائے وہ اس کے ساتھ جارحانہ سلوک نہیں کرے گا لیکن وہ خود ہی اسے

رات غصہ دلا رہی تھی

وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنے اندر کا غبار نکال کر اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرے

لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ مرد کو غصہ دلانے کا مطلب اپنا ہی نقصان کرنا ہے

رات کو ایک جائز تعلق میں قید ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود بھی دامیش کا

جارحانہ سلوک اسے آنسو بہانے پر مجبور کر رہا تھا

وہ رونا نہیں چاہتی تھی وہ اپنی زندگی کو اپنے مستقبل کو بہتر بنانا چاہتی تھی وہ دامیش

کو یہ بات سمجھانا چاہتی تھی کہ وہ غلط تھی لیکن اس کی وجہ غلط نہیں تھی

لیکن پھر بھی اس کے پاس اور کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا وہ مجبور تھی لیکن دامیش

شاہ اس کی مجبوری کو سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا اسے تو بس اتنا پتا تھا اس لڑکی

نے اسے دھوکا دیا ہے اور دھوکے کی سزا ہوتی ہے معافی نہیں

لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس سے معافی مانگنے میں کامیاب ہو جائے گی کیونکہ اس

بات کا اندازہ وہ بہت اچھے طریقے سے لگا چکی تھی کہ بے شک وہ اس سے اپنی

نفرت کا اظہار کر رہا ہے لیکن وہ اسے بے انتہا چاہتا ہے وہ اس سے بے پناہ محبت کرتا

ہے

رات اپنا غصہ اپنا جنون اس پر ظاہر کر کے وہ سویا نہیں تھا بے چینی سے ساری رات

۔ وہ بالکنی میں رہا

اور پھر کمرے میں آ کر بنا اس سے نظر ملائے کمرے سے نکل گیا شاید اپنی محبت کی

توہین کا افسوس اسے بھی تھا

لیکن پھر بھی وہ انا پرست انسان اتنی آسانی سے اس کے سامنے ہارنا نہیں چاہتا تھا

اسی لیے بنا اسے دیکھے کمرے سے ہی باہر نکل گیا

روتے روتے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی جب وہ اٹھی تو دامیش اس کے ساتھ

ہی تھا بیڈ پر کروٹ بدلتے شاید سونے کی کوشش کر رہا تھا

پریا نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا اس نے خود میں اتنی ہمت کہاں

سے پیدا کی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی لیکن رات اس کی شدت کو سہتے سہتے وہ

یہی سوچ رہی تھی کہ شاید وہ ساری زندگی اس کی نفرتوں کی حصہ دار بنے گی لیکن

دامیش کی بے چینی اس کا اداس رہنا اسے ایک بار پھر سے اس کے قریب لے گیا تھا

لیکن وہ کیوں اپنی چھپی ہوئی محبت کی ظاہر کرتا اس کا ہاتھ جھٹکے سے خود سے ہٹاتا وہ

آنکھیں بند کر گیا اس کا ہاتھ جھٹکنے کا انداز اتنا توہین آمیز تھا کہ وہ چاہ کر بھی دوبارہ

اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھا پائی

وہ اس کی طرف دیکھتے دیکھتے اس کے قریب سے اٹھ کر واش روم میں آئی تو وہ سو

چکا تھا

رات کے لمحات یاد کرتے ہوئے اسے اپنا آپ ایک بار پھر سے بکھرتا محسوس ہوا

اس کے بازو پر ٹوٹی کانچ کی چوڑیوں کے نہ جانے کتنے ہی چھوٹے چھوٹے زخم

نمایاں ہو چکے تھے

دامیش کے ہاتھوں کا نشان اس کے شانوں پر صاف نظر آرہا تھا۔ کل رات اس کے

ساتھ بیویوں جیسا سلوک نہیں ہوا تھا

لیکن پھر بھی اس نے دامیش کو دل سے اپنا شوہر مانا تھا نکاح کے بعد وہ پوری طرح

اس کے ساتھ اس رشتے میں جڑ چکی تھی اس لیے اس کا ساتھ قبول تھا

محبت تھی یا نہیں وہ نہیں جانتی تھی لیکن ہاں وہ گناہگار تھی اور وہ جانتی تھی کہ کبھی نہ کبھی وہ اسے معاف کرے گا اور یقیناً اس دن وہ اس رات کی معافی ضرور مانگے گا

اپنی نفرت ظاہر کرنے کے لیے وہ اس سے بھی کھیل چکا تھا لیکن پریا کو یقین تھا کہ وہ ایک نا ایک دن اپنے اس جارحانہ سلوک پر شرمندہ ضرور ہو گا

لیکن اب اسے کیسے بھی دامیش کے دل میں اپنی جگہ بنانی تھی وہ اس کا شوہر تھا اس پر حق رکھتا تھا کل رات جو بھی ہوا وہ بھی اس کا حق تھا

اسے اس سب پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن وہ اپنی آنے والی زندگی یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی تھی دامیش اپنی نفرت کا اظہار کرنے کے لیے اس کی روح کو نہیں مار سکتا تھا

اس نے سوچ لیا تھا وہ کیسے بھی دامیش کے ساتھ ایک نئ زندگی شروع کرے گی وہ

جانتی تھی وہ ایک ٹوٹا ہوا شخص ہے اس نے بہت کچھ کھویا ہے اپنی زندگی میں

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اس کو یقین دلائے گی کہ اس نے وہ سب کچھ کیوں کیا وہ سچ

بتائے گی کہ وہ مجبور تھی یہ قدم اٹھانے کے لئے اسے مجبور کیا گیا تھا

اپنے باپ کو بچانے کے لئے اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا وہ غلط راستے کے

مسافر بن گئ تھی لیکن اس کی قسمت اسی کے ساتھ جوڑی تھی اور اب اسے ساری

زندگی اسی کے ساتھ رہنا تھا اور وہ ساری زندگی دامیش شاہ جنوں کی نظر نہیں کر

سکتی تھی

OOOOOO

اس کے جاگنے سے پہلے ہی وہ نیچے آگئی تھی یہاں روز کا ایسا ہی ماحول تھا وہ جب یہاں آیا کرتی تھی تب یہی سب کا سامنا کرتی تھی وہ سب سے پہلے دادی کے کمرے کی جانب گئی تھی دادی کا کمرہ اندر سے بند تھا شاید وہ بھی جانتی تھی کہ وہ ان کے پاس آکر ان سے بات کرے گی اور یقیناوہ اس کے منہ لگنا پسند نہیں کرتی اسی لئے انہوں نے اپنا دروازہ ہی بند کر لیا تھا۔اس نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی

میڈم دادی جان نے ڈسٹرب کرنے کے لئے منع کیا ہوا ہے انہوں نے کمرے میں

آنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں دی خاص کر آپ کے لیے انہوں نے کہا ہے کہ

آپ کو کمرے میں نہ آنے دیا جائے

پلیز انہیں ڈسٹرب نہ کریں اچانک رضوان اس کے پیچھے آتا اسے دادی کا پیغام

دینے لگا

رضوان بھائی وہ دادی سے بات کرنی ہے اس نے نظر جھکاتے ہوئے کہا وہ بھی سب

کچھ جان گیا تھا

میں آپ کا بھائی نہیں ملازم ہوں میڈم آپ جیسے بڑے لوگوں سے ہماری کوئی

رشتہ داری نہیں ہوتی

دادی نے انہیں ڈسٹرب کرنے کے لیے منع کرر کھا ہے تو بہتر ہے کہ آپ بھی ان

کے کمرے کے باہر زیادہ دیر نہ رہیں تو بہتر ہو گا کہ آپ اپنے روم میں جائیں

رضوان کا لہجہ اسے شرمندہ کرنے کے لئے کافی تھا

مجھے دادی سے ملنا ہے پلیز مجھے ملنے دیں رضوان بھائی میں پہلے ہی بہت پریشان

ہوں کم از کم آپ میری پریشانیوں میں اضافہ نہ کریں وہ اسے دیکھتے ہوئے عاجزی

سے بولی

اپنی پریشانی کی وجہ آپ خود ہیں آپ اس مقام پر اپنی وجہ سے ہی پہنچی ہیں تو بہتر ہے

کہ اپنی پریشانیوں کو حل بھی آپ خود کریں دادی نے آپ سے ملنے سے صاف انکار

کرر کھا ہے وہ ذرا سختی سے بولا تو پریا کو خود ہی پیچھے ہٹنا پڑا

میرے بابا کہاں ہے کم از کم میں ان سے تو مل سکتی ہو نہ وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال

کرنے لگی تو رضوان نے ایک نظر اس کے بے بس چہرے کو دیکھا اور پھر نہ میں سر

ہلایا

صاحب کا حکم ہے کہ آپ کہیں نہیں جا سکتی آپ کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں

ہے اور نہ ہی کوئی بنا ان کی اجازت سے آپ سے مل سکتا ہے

آپ نہ تو خود اس گھر سے کہی جا سکتی ہیں اور نہ ہی آپ سے ملنے کے لیے کوئی یہاں آ

سکتا ہے آپ کے والد بھی نہیں اس وقت ہسپتال میں ہیں اور وہ زیر علاج ہیں آپ

کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ان کا علاج بہت بہترین طریقے سے ہو رہا ہے

اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو ہم انہیں مہیا کر دیں گے

لیکن آپ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی کہیں پر بھی نہیں کا مطلب ہے کہیں پر بھی نہیں رضوان اسے سختی سے کہتا سیڑھیاں اتر گیا جب کہ وہ تو ان سب پابندیوں کا مطلب سمجھ نہیں پائی تھی

اس نے اس سے زبردستی نکاح کر لیا تھا اسے اپنے ساتھ مضبوط رشتے میں جوڑ لیا تھا ۔۔۔۔؟ لیکن وہ اسے قید کیوں کر رہا تھا

شاید وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ دوبارہ مہر سے ملے جبکہ پریا اب مہرش کی شکل بھی دیکھنے کی روادار نہیں تھی

اسے مہرش سے نفرت ہونے لگی تھی جس نے اپنے مطلب کے لئے اتنے حسین دل کو توڑ دیا تھا کیسی بہن تھی وہ جو اپنے ہی بھائی کی بربادی چاہتی تھی اسے سمجھ

نہیں آتا تھا کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو محبتوں کو نہیں نفرتوں کو جیتے

ہیں

دامیش نے اسے ہرانے کے لیے اس سے شادی کی تھی اسے دامیش کے نکاح میں

آنے کے بعد کوئی افسوس نہیں تھا کیونکہ وہ شخص اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا

اس کی جان لے سکتا تھا اسے بے آبرو کر سکتا تھا لیکن اس نے نکاح جیسے مضبوط

تعلق قائم کر کے اپنی اعلی پرورش کو ثابت کیا ہے اس نے ثابت کیا ہے کہ اس کی

پرورش ایک عورت نے کی ہے

جب کہ کسی کی پرورش پر سوال نہ اٹھانے کی سوچ کے باوجود بھی اس کے دماغ میں

بس ایک سوال تھا کہ مہرش کی ماں نے کیا اسے صرف نفرتیں سکھائی تھی

کیسے وہ اپنے ہی بھائی سے نفرت کرتی تھی یہ تو کل وہ اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئِ

تھی اسے جھکتا روتا دیکھنا چاہتی تھی وہ اسے مرتا دیکھنا چاہتی تھی

اسے یقین تھا دامیش شاہ جیت کے لیے ہر حد پار کر سکتا ہے لیکن اتنا نہیں گر سکتا

۔۔وہ ان سب سوچوں کے بیچ واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی

ooooo

کمرے میں آئی تو دامیش ابھی گہری نیند میں سو رہا تھا شاید رات بھر کی بے چینی وہ

نیند کی نظر کر دینا چاہتا تھا

اس کے دیے زخم بھلا کر وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے پاس آ بیٹھی سوتے ہوئے وہ

بالکل کوئی معصوم بچہ لگتا تھا اس کے ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے

اس نے مسکراتے ہوئے دامیش کے چہرے سے بال سمیٹنا چاہے کہ رات دامیش کا

۔ ہاتھ جھٹکنا یاد آیا

لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹی وہ جانتی تھی اسے جھکنا پڑے گا سب کچھ سہنا پڑے گا آخر

محبت کی سیڑھی پر پہلا قدم رکھ کر وہ اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ یہ سب کچھ آسان ہر گز

نہیں ہے

دامیش کے دل سے یہ گرد ہٹانے کے لئے اسے بہت محنت کرنی پڑے گی۔اپنے

ماتھے پر کسی کالمس محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھ کھلی تو اس نے ایک نظر اپنے

بے حد قریب بیٹھی پریا کو دیکھا

یہ منظر تو اس کا خواب تھا وہ مسکراتے ہوئے اسے جگا رہی تھی

لیکن اب یہ خواب اس کے لئے کسی سزا سے کم نہیں تھا۔ کیوں کہ جسے وہ پاکیزگی کی

مثال سمجھتا تھا وہ کوئی اور لڑکی تھی

اور وہ تو اس کی ہمت کو داد دیتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جو رات بھر اس کی شدت

سہہ کر رونے دھونے کے بجائے اس کے قریب بیٹھی مسکرا رہی تھی

اپنے ماتھے سے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ ہٹاتا وہ اس کے قریب سے اٹھ کر باتھ

روم میں جا بند ہوا تھا بنا کسی بات کے بنا اس کی طرف دیکھے وہ دروازہ زور سے اس

کے منہ پر بند کر چکا تھا

اس کی نظر اندازی کا کڑوا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ

قائم رکھی اور اس کے لئے کپڑے نکالنے لگی

ناراضگی غصہ سب کچھ اپنی جگہ پر تھا لیکن پریا جانتی تھی کہ اب دامیش سے نکاح کے ساتھ ساتھ اس کی ساری ذمہ داری ابھی اس کے کندھوں پر آچکی ہیں جن کو وہ ۔ ابھی سے سنبھالنا چاہتی تھی

کیونکہ اسے ڈر کر اس سے دور رہ کر وہ اس سے دور نہ ہو جائے اس کی ناراضگی اس کا غصہ سہہ کر اس کے پاس آنا چاہتی تھی۔ وہ ایک بری محبوبہ ثابت ہوئی تھی لیکن ایک بری بیوی نہیں بننا چاہتی تھی

OOOOO

وہ واش روم سے باہر نکلا تو اسے اپنے کپڑے بیڈ پر نظر آئے

میں نے آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں آپ تیار ہو جائیں میں آپ کا ناشتہ لگاتی ہوں وہ مسکرا کر اس سے کہتی کپڑوں کی جانب اشارہ کرنے لگی

دامیش بنا کوئی بھی جواب دیے الماری کی جانب جاتا اپنے لئے دوسرا سوٹ نکال کر چینجنگ روم میں چلا گیا آج پیر کا دن تھا اور پیر کے دن اس نے اکثر اسے بلیک یا بلو سوٹ میں دیکھا تھا

لیکن صرف اس سے یہ دکھانے کے لئے کہ وہ اس کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی اس نے جان بوجھ کر دوسرا سوٹ نکالا تھا

لیکن آج تو پیر کا دن ہے آپ تو بلیو اور بلیک میں سے کچھ پہنتے تھے تو یہ اس کے ہاتھ میں کسی اور رنگ کا تھری پیس سوٹ دیکھتے ہوئے وہ پوچھنے لگی اس کا یوں نظر انداز کرنا اسے اچھا نہیں لگا تھا

ایک رات میں اوقات بھول گئی ہو کیا۔۔۔؟ تمہیں بستر پر جگہ دی ہے دل میں نہیں اپنی اوقات میں رہو سر چڑنے کی ضرورت نہیں ہے اب کیا میں تم سے پوچھ کر کپڑے پہنوں گا وہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے لمحے میں اسے اس کی اوقات یاد دلاتا اس سے سوال کرنے لگا

اس کا بے باک لہجہ پریا کو نظریں جھکانے پر مجبور کر گیا تھا

میرا ایسا تو کوئی مطلب نہیں تھا آپ پیر کے دن۔۔۔۔۔۔بے وقوف عورت اپنی شکل دفع کرو میرے سامنے سے اس وقت مجھے صرف تمہاری شکل بری لگ رہی ہے آؤٹ ناؤ وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتا اسے ہاتھ سے اشارہ کر چکا تھا اس قدر توہین پر پریا سر جھکاتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی یہ اس کے لئے مشکل تھا دامیش شاہ اتنی آسانی سے اسے معاف کرنے والا ہر گز نہیں تھا سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے وہ کتنا صبر کرتی

یہ سب کچھ تکلیف دہ تھا دادی اسے دیکھنا تک نہیں چاہتی تھی اپنے باپ سے وہ مل نہیں پا رہی تھی اور جس انسان کو وہ اپنا بھائی سمجھتی تھی وہ اسے اپنا مالک کہہ کر اس سے ہر رشتہ توڑ چکا تھا

اور جس شخص کے سہارے وہ اس گھر تک آئی تھی وہ اسے منہ لگانا پسند نہیں کرتا تھا

وہ اتنی جلدی ہار نہیں ماننا چاہتی تھی لیکن دامیش کا یہ رویہ اسے تکلیف دے رہا تھا وہ

کچن میں ہی آئی تھی سیدھی تاکہ دامیش کے لئے ناشتہ تیار کرواسکے لیکن اس سے

پہلے ہی ملازم ناشتہ میز پر لگانے لگا

گھر میں کیا ہوا تھا کیا نہیں سوائے ملازم رضوان کے اور کوئی نہیں جانتا تھا یہاں ہر

کوئی اسے دامیش کی بیوی کے روپ میں دیکھ کر بے حد خوش تھا لیکن دادی کا پریا کو

نظرانداز کرنا رضوان کا پریا کے بارے میں بات بھی نہ کرنا اور دامیش کا بے حد

غصہ ان سب کو پریہ کی جانب سے شک میں ڈال گیا تھا

پریا نے کب کیسے دامیش کے دل میں اپنے لیے جگہ بنائی تھی کوئی نہیں جانتا تھا

لیکن پریا کو اس گھر کی بہو کے روپ میں دیکھ کر سب ملازم خوش تھے وہ سب اسے

جانتے تھے ان کے ساتھ ان سب کی کافی اچھی بونڈنگ تھی لیکن رات سے ہی گھر

کا ماحول بہت عجیب تھا

رات پارٹی تقریبا چار بجے کے قریب ختم ہوئی تھی اور اس کے بعد دامیش واپس آیا

تو کسی کو بھی سیدھے منہ نہیں بلایا تھا اس کا غصہ عروج پر تھا

اور اسے غصے کے ساتھ وہ اپنے کمرے میں چلا گیا صبح سے گھر میں خاموشی تھی کچھ

بھی نہ جاننے کے باوجود وہ سب جانتے تھے کہ کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے یہاں لیکن کیا وہ

سب لوگ نہیں جانتے تھے

اور پھر پریا بھی تو دیکھنے میں پہلے دن کی دلہن ہر گز نہیں لگ رہی تھی سادہ سالباس

پہنے وہ بنا کسی ہار سنگار کے نیچے آئی تھی روز کی طرح سر پر دوپٹہ سجائے آکر دادی

کے لیے ان کا پرہیزی کھانا تیار کرنے لگی

اس کی روٹین بالکل ویسی ہی تھی جیسی ہر روز یہاں آتی تھی کام کرتی تھی اور شام کو

چلی جاتی تھی وہ اس گھر کی بہو تو لگ ہی نہیں رہی تھی

ooooo

پریا بیٹا دامیش صاحب کا کھانا تو میں نے تیار کر دیا ہے ان کے ٹیبل پر بھی رکھ آیا

ہوں اس سے پہلے کہ وہ غصہ ہوں رات کو بھی وہ بہت زیادہ غصہ تھے پارٹی میں تو

ایسا کچھ بھی نہیں ہوا دادی بھی کسی سے بات نہیں کر رہی ہیں صبح سے سوچا تھا تم

نیچے آؤ گی تو تم سے پوچھوں گا لیکن تمہیں دیکھ کر مجھے اور زیادہ پریشانی ہونے لگی

ہے بیٹا ایک دن کی دلہن ایسی تو نہیں ہوتی

نجاہت صاحب جو کافی عرصے سے ان کے گھر پر کام کر رہے تھے اس کے قریب

کھڑے اس سے سوال کرنے لگے انہیں اس کا یہ انداز کچھ عجیب سا لگا تھا

ہاں انکل سب کچھ ٹھیک ہے وہ دراصل دامیش سر کو کوئی آفس کا پرابلم ہے جس کی

وجہ سے پریشان ہیں اور دادی کی طبیعت تھوڑی ناساز ہے

اور یہاں کون سا کوئی آتا جاتا ہے جو میں ہار سنگھار کر کے بیٹھوں

آپ کو تو پتا ہے مجھے وہ سب کچھ بالکل بھی پسند نہیں ہے اور نہ میں ان سب چیزوں

میں انٹرسٹ دکھاتی ہوں وہ اپنی خوشی کو ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگی لیکن شاید وہ

کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی اسی لیے تو وہ آگے سے مسکرائے بھی نہیں

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی اللہ تمہیں خوش و آباد رکھے تم یوں ہی ہنستی

مسکراتی رہو تمہاری مسکراہٹ سے اس گھر کی رونقیں بنے گی ان شاءاللہ اس کے

سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ آگے چلے گئے

ooooo

اس نے کھانا کھایا ملازم نے جیسے ہی ٹرے اس کے سامنے رکھی وہ اس سے پوچھنے لگا

سر کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں آپ اس کا نام لے کر مخاطب نہ کرنا ملازم

کو پریشان کر گیا اسی لئے وہ اس سے دوبارہ سوال کرنے لگا ورنہ دوبارہ سوال کرنے

کی ہمت یہاں کسی میں نہیں تھی لیکن اسے خاموش پا کر اسے نوکری سے نہ نکالے

اس بات کا ڈر تھا

اس کی میرا مطلب ہے تمہاری میڈم کی بات کر رہا ہوں میں اس نے ناشتہ کیا وہ

براہ راست میڈم کا لفظ استعمال کر چکا تھا تو سامنے کھڑے ملازم کو سمجھ گیا کہ وہ

یقیناً پریا کے بارے میں بات کر رہا ہے

نہیں سر انہوں نے ابھی کھانا نہیں کھایا وہ کہہ رہی ہیں کہ ابھی ان کا دل نہیں کر رہا

وہ بعد میں کھالیں گی ملازم نے تفصیل سے بتایا

بلاواسے میرے ساتھ کھائے گی اس کا کھانا لے کر آؤ وہ اسے دیکھتے ہوئے سخت

لہجے میں گویا ہوا تو ملازم ہاں میں سر ہلاتا فوراوہاں سے نکل گیا تھا دامیش کو اس کی

پرواہ کیوں تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

ہاں لیکن اس نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا

اب اتنا بھی ظالم نہیں ہوں کے کھانے کے لئے بھی کچھ نہ دوں اس نے اپنے دل کو

مطمئن کرنے کے لیے خود کو صفائی دی تھی

ویسے بھی رات اس کے ساتھ کافی زیادہ بد سلوکی کر چکا تھا لیکن وہ اسی سلوک کی

حقدار تھی اس نے اسے دھوکا دیا تھا تو وہ اس سے نرمی کی امید کیسے کر سکتی تھی وہ

اسے کیسے کہہ سکتی تھی کہ وہ اب بھی اس سے محبت کرتا ہے جبکہ وہ اس سے محبت نہیں بلکہ نفرت کرتا تھا اور اپنی نفرت اس نے رات ہر انداز میں دیکھائی تھی

سر میرا ابھی کھانے کا دل نہیں کر رہا آپ ناشتہ کر لیں آرام سے میں بعد میں کھا لوں گی اس کے بلانے پر وہ بنا کسی بھی طرح کا بہانہ بنائے ملازم کے ساتھ باہر آگئی تھی اور اسے مخاطب کرتے ہوئے اس نے اسے بھی وہی بات بتائی تھی جو وہ ملازم کو کہہ چکی تھی

اس نے ایک نظر پیچھے کھڑے ملازم کو دیکھا اس کے ساتھ ہی واپس باہر آگیا تھا

ڈارلنگ آج ہماری شادی کی پہلی صبح ہے میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ناشتہ کرو یہاں آؤ جان دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ ابھی ناشتہ نہیں کرنا چاہتی

ہوں اور میں اب بھی اکیلے اس ٹیبل پر ناشتہ کروں تو شادی کرنے کا کیا فائدہ ہے وہ

بے حد نرمی سے مسکراتا اس کے قریب آیا اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے دوسرا ہاتھ اسکی

کمر میں ڈالتا اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا ٹیبل کے قریب آیا

اور وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ اتنی توجہ محبت اتنی توجہ صرف گھر کے ملازموں کو دکھانے کے

لئے ہے جو کہ کافی زیادہ مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہے تھے

اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ نہیں چاہتا کہ ان دونوں کی آپس میں ناچاقی کسی بھی

تیسرے کو محسوس ہو وہ مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتی اس کے ساتھ ہی ٹیبل پر بیٹھ گئی

ملازم جب تک اس کے لیے کھانا تیار کر کے لاتا ہے دامیش اپنے ہاتھوں سے اسے

دینے لگا

میں یہ نہیں کھاتی ایم سوری اس نے فوراًانکار کرنا چاہااسے صبح کے ناشتے میں ٹو

سٹ یاانڈاوغیرہ بالکل پسند نہیں تھا

آج کھالواسے مسکراکراس کے لبوں سے ٹوسٹ قریب کیا

سر مجھے عادت نہیں ہے اس طرح کاناشتہ کرنے کی اسے انڈے کی خوشبو سے

عجیب سا محسوس ہورہا تھااسے انڈا کبھی بھی پسند نہیں تھااور ناوہ اسے کھاناپسند کرتی

تھی یہاں تک کہ اس کی انڈے کو لے کر ناپسندیدگی کی وجہ سے ناصر صاحب نے

بھی بہت عرصہ پہلے انڈاکھاناچھوڑ دیا تھا

کبھی کبھی عادتیں بدلنے پڑتی ہے اور میرے ساتھ رہو گی تو عادتیں بدلیں گی

تمہاری اس کی تھوڑی پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے زبردستی کھانے پر مجبور کرنے لگا

تو پریا کو نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے لب کھولنے پڑے

اس نے بڑی مشکل سے ایک بائیٹ لے کر اسے چبانے کی کوشش کی تھی

ہماری زندگی میں ایسا اکثر ہوتا ہے جو چیزیں ہمیں بالکل پسند نہیں ہوتی بلکہ جن سے

ہم نفرت کرنے لگتے ہیں انہیں ساری زندگی کیلئے ہم اپنی زندگی میں شامل کر دیتے

ہیں

جس طرح سے تمہیں کیا ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے جس طرح سے یہ انڈا پسند

نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہیں کھانا پڑے گا کیونکہ مجھ یہی کچھ کھانا اچھا لگتا ہے

اب سے تمہیں زندگی میرے مطابق گزارنی ہے تو میری ہر چھوٹی بڑی بات کا

خیال رکھنا پڑے گا جو مجھے پسند ہے وہی تمہاری پسند ہو گی

جو مجھے ناپسند ہے لائیک پراٹھا وہ تم نہیں کھا سکتی ملازم کو پراٹھا لا کر ٹیبل پر رکھتے

دیکھ اس نے فوراً ہی پراٹھا اس کی پہنچ سے دور کر دیا تھا

لیکن میں یہ نہیں کھاؤں گی یہ تو آپ کھاتے ہیں اس نے بے بسی سے اس کے ہاتھ

سے انڈے کا ایک اور نوالہ لیا تھا جو سچ میں اس کے لئے کسی سزا سے کم ہر گز نہیں

تھا

میں نے کہا نا آج سے تمہیں وہی پسند ہو گا جو مجھے پسند ہے اور ہر وہ چیز جو میں نہ پسند کرتا ہوں وہ تمہیں بھی پسند نہیں ہو گی یہ میرا فیصلہ ہے اور تمہیں میرا ہر فیصلہ حکم کی طرح ماننا ہو گا

آج کے بعد یہ سب کچھ پریا نہیں کھائے گی اٹھا کر لے جائیں اسے وہ پراٹھے کی پلیٹ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا تو ملازم ایک نظر پریا کی بے بس شکل دیکھتا پلیٹ اٹھا کر لے گیا

اس کے سامنے جوس رکھتے ہوئے اس نے صرف اشارہ ہی کیا تھا جو پریہ فورا سمجھ کر اٹھا کر پی لیا اب وہ کیا کرتی جب وہ اس پر اپنی پسند زبردستی تھوپنے کی کوشش کر رہا

تھاوہ کتنی دیراس کے پاس بیٹھارہابہت چاہنے کے باوجود بھی 3/2 نوالوں سے

زیادہ نہیں کھاسکتی تھی

لنچ کیلئے تیار رہنا باہر کریں گے

اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے وہ کمرے کی جانب چلا گیا تھا

وہ اسے لنچ کے لئے کیوں کہہ کر گیا تھاوہ نہیں جانتی تھی مگراس نے کہا تھاتو جانا تو تھا

ہی

وہ ٹیبل سے اٹھتے ہوئے برتن اٹھانے لگی تھی کہ اس نے ایک نظر ملازم کو دیکھاجو

اس کو دیکھ رہا تھا

تم نے غلط بندے کا انتخاب کر لیا ہے پر یا بھنا یہ تمہیں اپنی مرضی کے بنا سانس بھی

نہیں لینے دے گا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو پریا مسکرا دی

کیا کروں بھائی من بھی غلط جگہ لگا لیا ہے وہ مسکرا کر برتن اٹھاتی اس کے ساتھ کیچن

کی جانب چلی گی

بندے کی اپنی بھی کوئی پسند ہوتی ہے تمہارا پراٹھا میں نے اندر کاؤنٹر پر رکھا ہے کھا

لینا بھوکے مت رہنا وہ اسے کہتے ہوئے پلٹنے ہی لگا تھا اس کے سامنے دامیش کو دیکھ

کر اس کی بولتی بند ہو گی

ارے واہ بڑا پیار آ رہا ہے مالکن پر کیوں زیادہ احساس نہیں ہے تمہیں اس کی بھوک

کا

جب میں نے کہہ دیا کہ وہ اب سے وہی کھائے گی جو مجھے پسند ہے تو کس کی اجازت

سے تم نے مجھ سے بغاوت کی

میرے حکم سے زیادہ تمہارے لئے اس کی بھوک اہمیت رکھتی ہے تمہیں یہاں کام

کرنے کے پیسے میں دیتا ہوں یا یہ وہ بے حد غصہ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا اسے سچ

میں اس ملازم پر غصہ آرہا تھا جو اس لڑکی کی وجہ سے اس سے بغاوت کر رہا تھا کم از

کم دامیش کو تو یہ بغاوت ہی لگی تھی

سر پریا نے صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ کے ساتھ بھی وہ ناشتہ نہیں کر پائی اور آپ

جانتے ہیں اسے یہ سب کچھ پسند نہیں ہے اس نے صفائی دینا چاہا

کان کھول کر سن لو تم یہ لڑکی پریا آج سے تمہاری میڈم ہے اس کے ساتھ تمہارا ایا

اس گھر کے کسی بھی ملازم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی کوئی رشتہ ہے

تم سب اس گھر کے ملازم ہو اور یہ مالکن اور مالکن کے ساتھ ملازمت کس طرح

سے رہتے ہیں میرا نہیں خیال کہ مجھے کسی کو بتانے کی ضرورت ہے اور تمہیں تو میں

کچھ بھی بتانا پسند نہیں کر رہا کیونکہ تمہیں میں نوکری سے نکال چکا ہوں

کیوں کہ میرا حکم نہ ماننے کی وجہ سے تم اس نوکری کے قابل نہیں ہو رضوان اس کا

حساب کر دو وہ اس کو مخاطب کرتا وہاں سے نکل گیا تھا

سر پلیز ایسا مت کریں میرے چھوٹے بچے ہیں میں کہاں جاؤں گا۔۔۔ سر

پلیز سمجھنے کی کوشش کریں یہ نوکری میرے لیے بہت ضروری ہے سات سال

سے یہاں کام کر رہا ہوں آپ اس طرح اچانک مجھے نہیں نکال سکتے ملازم اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے باہر تک آیا تھا لیکن دامیش کو پہلے کہاں کبھی کسی پر ترس آیا تھا جو اس غریب پر آتا

یہ ساری باتیں تمہیں میری بات کی مخالفت کرنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی وہ بس ایک ہی جملے میں اس کے سات سال کی وفاداری کا قرض چکاتا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا

جبکہ ملازم اپنی ایک چھوٹی سی غلطی پر بہت پچھتا رہا تھا کاش وہ پریا کے لئے کھانا بناتا ہی نہیں اور نہ اس کے لئے لے کر باہر جاتا اور نہ ہی واپس آ کر دوبارہ اس کے خیال کرتا

اس نے بہت غلط کیا تھا جب اس کے مالک نے کہہ دیا تھا کہ اس کی بیوی اس کی پسند

کے مطابق رہے گی تو پھر وہ کون ہوتا تھا بیچ میں دخل اندازی کرنے والا

اس نے بہت غلط کیا تھا اور اب غلطی کی سزا کے طور پر اسے نوکری سے نکال دیا گیا

تھا

پریا دامیش کے اس فیصلے پر ملازم سے بے حد شرمندہ تھی وہ کہاں جانتی تھی کہ

صرف اس کی بھوک کی پرواہ کرنے کی وجہ سے اسے اپنی نوکری سے ہی ہاتھ

دھونے پڑ جائیں گے

دامیش کی زندگی میں وہ کیا اہمیت رکھتی تھی وہ بہت اچھے طریقے سے جان گئی تھی

اگر وہ اس سے اس کی سفارش کرتی یا پھر اس کے لیے کچھ کرنے کے بارے میں

سوچتی بھی دامیش کس طرح سے پیش آتا ہے وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

اسے افسوس تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ نہیں کر پائی تھی جو اسے اپنی بہن کہتا تھا

OOOOOO

مہرش ریحان بار بار فون کر رہا ہے تم اس کا فون کیوں نہیں اٹھا رہی ہوں آخر ہوا کیا

ہے جو تم اتنا زیادہ پریشان ہو بتاؤ تو سہی ۔۔۔۔

مسز جانگیر اس کے کمرے میں کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی

کچھ نہیں ہوا اماما میں ریحان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی اسے منع کردیں فی الحال

میرا اس سے بات کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے جب میرا دل کرے گا میں خود ہی

اسے فون کرلوں گی بار بار دماغ خراب نہ کرے تو وہ اپنے موبائل فون پر مصروف

بولی

کیا مطلب موڈ ہوگا تو بات کروگی کیا تم نہیں جانتی کہ ہم اس کے ساتھ تمہاری

شادی کی پلاننگ کررہے ہیں اور مہر ش اب تم خود کو تھوڑا سا ریڈی کرو بہت جلد

۔۔۔ تمہاری شادی ریحان کے ساتھ ہونے والی ہے اور تم

میں اس کمینے کے منہ تک نہیں لگنا چاہتی شادی تو دور کی بات کل رات تھپڑ مار کے

اسے بہت اچھے طریقے سے اس کی اوقات یاد دلائی ہے اب اگر اس نے میرے

راستے میں آنے کی کوشش کی ہے یا میرے ساتھ بدتمیزی کی تو اس کے ساتھ بہت

براسلوک کروگی بتادیجئے گا اور شادی تو اب میری اس کے ساتھ ہو نہیں سکتی میں

اس کے منہ پر تھوکو بھی نہیں شادی۔۔۔وہ تنفر سے سر ہلا کر بولی

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم جانتی ہو نا کہ تمہاری شادی

۔۔۔۔ ریحان کے ساتھ ہی ہونی ہے یہ تمہارے بابا کا فیصلہ ہے اور تم

میں بکواس نہیں انکار کر رہی ہوں مجھے اس کمینے سے شادی نہیں کرنی آپ کو پتا ہے

کل رات اس نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی اس نے بدتمیزی کی

میرے ساتھ وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی

مہرش کیا کہہ رہی ہو بیٹا یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا تم تو لو کلاس کو بھی پیچھے

چھوڑے جا رہی ہو کس سے سیکھ رہی ہو تم یہ سب کچھ وہ صرف تمہارے ساتھ ٹائم

گزرنا چاہتا تھا اس نے بتایا ہے مجھے اور تم نے اسے تھپڑ مار دیا کتنی غلط بات ہے

تمہیں اس سے سوری کرنا چاہیے اور یہاں بیٹھ کر تم الٹا اپنی غلطی پر شرمندہ نہیں

ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی

وٹ آپ مجھے اس کمینے سے معافی مانگنے کے لیے کہہ رہی ہیں۔ماما اس نے میرے

ساتھ بد تمیزی کی ہے وہ مجھے زبردستی اپنے ساتھ کسی کمرے میں لے کر جانا چاہتا تھا

اور آپ۔۔۔اسے اپنی ماں کی سوچ پر افسوس ہو رہا تھا

ہاں کیوں کہ اپر فیملی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ تھرڈ کلاس سوچ اپنے دماغ سے

نکال دو شادی سے پہلے یہ سب ایک عام بات ہے تم اس کے ساتھ ٹائم سپینٹ

کروں گی اس کو سمجھو گی تب ہی تو بات آگے بڑھے گی تم یہ سوچو ہاں ریحان تم سے

شادی کرنے کے لئے تمہارے تھپڑ کو بھلانے کے لیے تیار ہو گیا ہے اور یہاں تم

اپنی ہی انا لے کر بیٹھی ہوئی ہو دیکھو میری بات سمجھنے کی کوشش کرو اگر تمہاری

۔ شادی ریحان کے ساتھ نہ ہوئی تو تمہارے بابا کے لیے بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا

وہ تو شکر ہے کہ ہم نے اس بات کو بہت زیادہ اگے نہیں بڑھنے دیا اگر وہ اس بات کو

کھینچتا تو یقیناوہ شادی سے انکار کر دیتا اور تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ تمہارے بابا

کا کتنا نقصان ہوتا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

مجھے یہ سب کچھ نہیں پتہ مما میں ریحان سے شادی نہیں کروں گی بلکہ اس کی شکل تک نہیں دیکھوں گی اور بابا سے بات میں خود کر لوں گی آپ کو بھی اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے میرے بابا مجھے سمجھیں گے

میں ریحان جیسے آدمی کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی ساری زندگی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی اسے اپنی ماں کی سوچ پر دکھ ہو رہا تھا وہ آدمی کل رات اس کے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا جس کے انعام میں اس نے تھپڑ دے مارا تھا اور اب اس کی ماں اسے اس سے معافی مانگنے کے لیے کہہ رہی تھی تو کبھی اس سے بات کرنے کے لئے کہہ رہی تھی جبکہ وہ اسے منہ بھی نہیں لگانا چاہتی تھی

ooooo

سارادن وہ یوں ہی آگے پیچھے گھومتی رہی دادی کمرے سے نہیں نکلی تھی کمرے کا

دروازہ بند تھااور دادی نے اس سے ملنے سے صاف انکار کرر کھا تھااپنے باپ سے

ملنے وہ جانہیں سکتی تھی

کیونکہ رضوان نے اسے بہت سوکھے لہجے میں بتایا تھا کہ دامیش کا آرڈر ہے کہ آپ

اس گھر سے باہر نہیں نکل سکتی

اسے سمجھ نہیں آرہا تھاوہ کیا کرے یہ سب اس کے لئے کافی مشکل تھالیکن وہ کچھ

نہیں کر سکتی تھی

سوائے اچھے وقت کے انتظار کے

مجھے ایک بار داؤد بھائی سے بات کرنی چاہیے ہو سکتا ہے وہ میری کنڈیشن کو سمجھنے کی کوشش کریں وہ باہر لان میں ٹہلتے اچانک ہی اسے داود کا خیال آیا تو وہ اندر کی جانب چلی آئی

کیا آپ کے پاس داؤد بھائی کا نمبر ہے وہ رضوان کو دیکھتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگی اس بار رضوان نے زیادہ کچھ نہیں کہا بس اپنے موبائل سے داود کا نمبر ڈائل کر کے اسے دیا

ooooo

السلام علیکم رضوان خیریت تو ہے تم نے مجھے فون کیا سب ٹھیک تو ہے نا دوسری طرف سے داود کی فکر مند آواز آئی

وعلیکم السلام داؤد بھائی میں بات کر رہی ہوں پر یا اگر آپ مصروف نہ ہوں تو کیا میں

آپ سے بات کر سکتی ہوں وہ اس سے بولی تو پہلے تو داؤد اس کی آواز سن کر پریشان

ہوا پھر گلہ کھنکار کر اسے اجازت دی

یہ سچ ہے کہ وہ اس وقت اس سے بالکل بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس نے اسے کافی

تکلیف پہنچائی تھی وہ اس سے بہت اچھے کی امید کر رہا تھا لیکن اس معصوم سے دیکھنے

والی لڑکی نے اس کی جان سے پیارے دوست کو دھوکا دیا تھا

جلدی بولو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اس کا انداز کافی روکھا تھا

جی میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی بس یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا میرے بابا آپ

کی ذیرِ نگرانی ہے۔مجھے پتا ہے کہ آپ میرے بابا کا بہت زیادہ خیال رکھیں گے مجھے

ان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ سے کچھ بات کرنا چاہتی ہو میں جانتی ہوں آپ میری جیسے لڑکی کے منہ لگنا پسند نہیں کریں گے اور نہ ہی مجھ جیسی لڑکی کی شکل دیکھنا کبھی گوارا کریں گے لیکن میں پھر بھی آپ سے بات کرنا چاہتی ہو میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں دامیش سر کبھی میری بات نہیں سنیں گے اور نہ ہی کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش کریں گے لیکن میں سچ میں بہت مجبور تھی داؤد بھائی میں کسی کو کچھ نہیں بتا پار ہی نہ تو دادی میری بات سننا چاہتی ہیں اور نہ ہی میری شکل دیکھنا چاہتی ہیں۔وہ بنارکے بولتی چلی گی داؤد جو اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس کے یوں اچانک بات شروع کرنے پر خاموش ہو گیا

میں نہیں جانتا پریا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تمہاری کیا مجبوری تھی میں سمجھ سکتا ہوں

تمہارے بابا کی طبیعت خراب تھی شاید تم نے ان کو بچانے کے لیے اتنا بڑا قدم

اٹھایا ہے لیکن مجھے سمجھ میں نہیں آتا ایک انسان کو بچانے کے لیے دوسرے کو

موت کے قریب پہنچا دینا کہاں کا انصاف ہے

میں نہیں جانتا تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن اتنا پتا ہے کہ تم نے دامیش کو

دھوکہ دیا ہے اور اس سے زیادہ عزیز مجھے اس دنیا میں اور کوئی بھی نہیں ہے

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔دامیش نے تم سے بہت محبت کی ہے تم اندازہ بھی

نہیں لگا سکتی ہے وہ شخص جو کسی عورت کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا ہے وہ تم سے

محبت کر بیٹھا تھا اور تم نے اسے محبت کے نام پر کیا دیا دھوکہ ؟۔۔

لیکن اس کے باوجود بھی وہ تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکا اگر چاہتا تو تمہارا نام و نشان مٹا دیتا اور تمہاری خبر کسی کو نہ ملتی لیکن اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے تم سے نکاح کر لیا کیونکہ جس سے محبت کی جائے اس کے ساتھ کچھ بھی برا کرنا آسان نہیں ہوتا اس کے لیے بھی آسان نہیں تھا

اس نے تم سے شادی کی ہے اگر دیکھا جائے تو یہ تمہارے لئے ایک موقع ہے اگر تم اسے سمجھنے کی کوشش کرو تمہارے پاس دامیش کو سمجھنے کا اسے جاننے کا ایک اچھا موقع ہے

میں جانتا ہوں دامیش کے لیے اب تم پر یقین کرنا آسان نہیں ہو گا لیکن تم اسے اپنا یقین دلاؤ اسے محبت پر اعتبار کرنا سکھاؤ وہ برا نہیں ہے۔

بس اپنوں سے ہی اس نے اتنے دھوکے کھائے ہیں کہ اب اعتبار کرنا اس کے لیے

آسان نہیں رہا سب کچھ بھول کر اس نے تم پر یقین کیا تھا اور تمہاری طرف سے

ملنے والے دھوکے نے اسے توڑ کر رکھ دیا ہے

اس کی سرد مہری اس کا غصہ سب اس کے اندر بھر چکا ہے لیکن تم اپنی محبت سے

اسے بدل سکتی ہوں پر یا وہ تمہارا شوہر ہے تمہارا محرم ہے

اس نے تم سے محبت کی ہے وہ چاہ کر بھی تم سے نفرت نہیں کر سکتا اگر وہ تم سے

نفرت کرتا تو کبھی تمہاری شکل نہ دیکھتا لیکن اس نے تم سے نکاح کر لیا کیونکہ تم

ہمیشہ اس کے پاس رہو اس سے بڑھ کر وہ اپنی محبت تم پر کس طرح سے جتائے

۔ تم سے نکاح کر کے اس نے تمہیں ایک موقع دیا ہے کہ تم اسے سمجھو اسے جانو

اور مجھے یقین ہے کہ تم اس موقع کا فائدہ اٹھا سکتی ہو اگر تم چاہو تو۔۔پر یا میں اور کچھ

نہیں کہوں گا بس اتنا ہی کہوں گا کہ وہ ایک اچھا انسان ہے اسے پیار سے ہینڈل کرو

غصہ ہو گا نفرت جتائے گا

لیکن وہ تم سے پیار کرنا کبھی نہیں چھوڑے گا۔اگر تم اس سے شرمندہ ہو۔ تو مزید

شرمندہ نہ رہو اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرو مجھے یقین ہے تو اسے

ایک نئی زندگی کی طرف لا سکتی ہو تم اسے خوش رکھ سکتی ہو

میں نہیں جانتا کہ دامیش تمہارے لیے کیا اہمیت رکھتا ہے لیکن اب تم اس کے

نکاح میں ہو اس کے بارے میں سوچنا اس کو سمجھنا تمہارا فرض ہے

۔ اگر اس سے محبت سے نہیں تو خدا کی رضا سے قبول کرو

اس کے علاوہ میں تمہیں اور کچھ نہیں کہہ سکتا وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے بولا وہ غلط نہیں کہہ رہا تھا اس کا ایک ایک لفظ سچ تھا اگر وہ اس سے محبت نہیں کر پائی تو یہ نکاح اللہ کی رضا تھی اور اسے اپنے خدا پر یقین تھا جسنے اسے دامیش جیسا انسان دیا تھا جو اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا جو چاہ کر بھی اس کے ساتھ نفرت نہیں کر سکتا تھا تو پھر کیوں وہ اپنے خدا کی رضا میں راضی نہیں ہو سکتی تھی وہ جو تھا کل رات ہی قبول کر چکی تھی

اس کی نفرت اس کی شدت سمیت وہ اس کی ہو چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی یہ نفرت صرف دکھاوا ہے وہ اپنی محبت کو چھپانے کے لئے اس سے نفرت کا دعویٰ کر رہا ہے

اسے صرف دامیش کی محبت کو سامنے لانا تھا جو مشکل نہیں تھا لوگ محبت میں کیا

کچھ نہیں کرتے اسے اپنے شوہر کا دل جیتنا تھا

دامیش میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے میں آپ کا دل جیت لوں گی۔ میں جانتی ہوں

میں نے آپ کو تکلیف دی ہے درد دیا ہے لیکن اب آپ کے ہر زخم پر میں خود

مرہم لگاوں گی۔ چاہے مجھے خود کتنی ہی تکلیف کیوں نہ برداشت کرنی پڑی لیکن

۔میں آپ کو دوبارہ خود سے محبت کرنے پر مجبور کردوں گی

یااللہ میرا ساتھ دینا میں اپنے شوہر کے دل میں اپنے لیے محبت قائم کرسکوں میں

۔انہیں اپنی وفا کا یقین دلاؤ سکوں

وہ آسمان کی طرف دیکھتی اپنے لئے دعا مانگ رہی تھی باہر تھوڑا اندھیرا

چھانے لگا تھا گاڑی باہر آکر رکی تو اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ باہر وہ آچکا ہے تھوڑی

دیر پہلے ملازم دادی کے لیے کھانا لے کر ان کے کمرے میں گیا تھا ان کی ناراضگی

جائز تھی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی انہیں منا لے گی

وہ کمرے میں چلی گئی تھی تا کہ اس کے کپڑے نکال سکے وہ پہنے یا نہ پہنے لیکن وہ اپنا

فرض نبھائے گی

ooooo

اس نے جیسے یہ حال میں قدم رکھا سیڑھیوں سے اوپر کی جانب جاتی پر یا اسے نظر

آئی تھی مطلب یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ گھر واپس آگیا ہے وہاں سے چلی گئی تھی

اس کی انا کو یہ بات ناگوار گذری تھی کہ گھر والوں کے سامنے اس کی بیوی تھی اس کا فرض بنتا تھا کہ وہ اس کی واپس آنے پر دروازے پر کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرے

اس کی طبیعت وہ کمرے میں جا کر ٹھیک کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے غیر ارادی طور پر سیڑھیوں کی جانب جاتے ہوئے اس کی حالت دیکھی تھی وہ کہیں سے بھی ایک دو دن کی دلہن نہیں لگ رہی تھی

کچھ دن پہلے اس کے لئے ہر طرح کی ڈریسنگ لایا تھا کیونکہ وہ جلد ہی شادی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ خود شاپنگ پر جا کر ایک عورت کی ضرورت کا سارا سامان لے کر آیا تھا

اور وہ جانتی تھی کہ وہ سب کچھ اس کے لئے ہے تو وہ استعمال کیوں نہیں کر رہی تھی

شاید اس وقت اس نے وہی جوڑا پہن رکھا تھا جو کچھ دن پہلے اس نے تب پہنا تھا

جب اس نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا

صاحب فریش ہو جائیں ہم آپ کے لئے کھانا لگاتے ہیں ملازم اس کے قریب

۔ کھڑے ہوتے ہوئے کہنے لگا

تم مجھے سکھاؤ گے مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں وہ بے حد غصے سے گھورتے ہوئے

بولا آج صبح ہی ایک ملازم کو وہ نوکری سے نکال چکا تھا اس کے انداز پر ملازم نے فورا

نا میں سر ہلا یا وہ تو روز ہی اس سے اسی طرح سے بات کرتا تھا اور یہی کہا کرتا تھا آج

اسے کیا ہو گیا تھا ملازم کو سمجھ نہیں آیا

معاف کر دیجئے سر میں تو بس آپ کو اطلاع دے رہا تھا۔وہ سر جھکاتے ہوئے بولا تو

وہ اسے دیکھے بنا نظر انداز کرتا اوپر کی جانب جانے لگا

جب سیڑھیوں پر رک کر پیچھے کی جانب ملازم کو دیکھا

دادی نے کھانا کھایا میڈیسن لی ملازم کو گھورتے ہوئے بولا تو اس نے فوراحامی بڑھی

جی دادی کو کھانا دے دیا تھا اب بھی اور دن میں بھی اور میڈیسن بھی وقت پر دی

تھی اور وہ نیند کی گولی کھا کر آرام کر رہی ہیں اگر آپ چاہیں تو انہیں دیکھ سکتے ہیں

۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سر جھکا کر بولا اب نہ جانے اس کی کونسی بات اس کو بری لگ

جائے

۔دادی کمرے سے باہر نکلی تھی اس نے ایک اور سوال کیا

نہیں دادی اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی اور نہ ہی کسی کو اپنے کمرے میں آنے کی

اجازت دی۔اس کے بتانے پر سر ہلا کر اوپر کی جانب چلا گیا جب ملازم نے سکون کی

سانس لی

ooooo

السلام علیکم آ گئے آپ میں نے آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں آپ فریش ہو

جائیں وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے اس کے کمرے میں آتے ہی سلام

کرتے ہوئے کہنے لگی

ہمیشہ کی طرح اس کے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا بلکہ اسے نظر انداز

کرتا صبح کی طرح اس بار بھی اپنے کپڑے نکالتا خود ہی واش روم میں بند ہو گیا شاید

وہ اس وقت اس کی شکل دیکھنے کے موڈ میں نہیں تھا

۔ کم از کم پریہ کو تو ایسا ہی لگا تھا

لیکن یہ کیا وہ اپنے کپڑے نکال نہیں رہا تھا بلکہ وہ تو کچھ اور ہی نکال رہا تھا ایک

خوبصورت فراک نکال کر اسنے بیڈ کے جانب پھینکی پریا نے اسے دیکھا

یہ سب اپنے پہننے کے لئے نہیں لایا اور نہ ہی مجھے لیڈیز کا سامان اپنے الماری میں

رکھنے کا کوئی شوق ہے یہ سب کچھ تمہارے لئے لایا تھا تب میں تم سے محبت کرتا تھا

لیکن اب بھی یہ سب کچھ تمہارا ہی ہے تو یہ ماسی جیسی حالت بنا کر گھومنے کی

ضرورت نہیں ہے یادرکھو کہ تم میری بیوی ہواور اس گھر میں تمہاری جو حیثیت

ہے اس حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے رہا کرو وہ بے حد غصے سے اسے دیکھتے ہوئے

بولا تھا

میری حیثیت آپ کل رات مجھے بتا چکے ہیں میرا نہیں خیال کہ ہمیں مزید اس

بارے میں کوئی بات کرنی چاہیے وہ نظر جھکا کر بولی نہ جانے کیوں دامیش کا یہ کہنا

کہ وہ اس گھر میں اس کی بیوی کی حیثیت سے رہ رہی ہے اسی تکلیف دے گیا تھا اگر

وہ خود اسے بیوی کی حیثیت دیتا تھا تو پھر یوں اس سے نفرت کا اظہار کیوں کرتا تھا

میرے سامنے ڈرامے بازیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس گھر میں تم میری

بیوی بن کر آئی ہوں اور تم میری بیوی ہو اور تمہیں اس گھر میں اسی طرح رہنا ہے

جس طرح سے میں چاہتا ہوں اس کمرے میں تمہاری کیا اوقات وحیثیت ہے یہ

میری اور تمہاری بیچ کی بات ہے لیکن اس کمرے کے باہر تم دامیش کی بیوی ہو اس

گھر کی بہو اس گھر کی مالکن ہو یہ بات یاد رکھنا ہم دونوں کے معاملے کے بارے میں

۔ اگر کسی بھی ملازم کو کانوں کان خبر بھی لگی تو تمہارا جینا حرام کر دونگا

وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا

اٹھاؤ یہ کپڑے اور جلدی سے پہن کر آؤ وہ بیڈ کی جانب اشارہ کرتا دوسرا حکم سنا چکا

تھا

سر میں یہ کپڑے کیسے پہن سکتی ہوں اب تو رات ہو رہی ہے اور اس وقت اتنا

بھاری لباس پہن کر چلنا پھرنا میرے لیے آسان نہیں میں صبح پہن لونگی وہ اسے

سمجھاتے ہوئے بولی رات کے نو بج رہے تھے اور وہ اس وقت اسے یہ بھاری بھر کم

۔ ڈریس پہننے کے لئے کہہ رہا تھا

تمہیں کس بے وقوف نے کہا ہے کہ یہ ڈریس پہن کر تم چلو گی یا دوسروں کو

دکھاؤں گی میں دیکھوں گا تمہیں اس میں آج کی رات تم میرے لیے یہ لباس پہنو

گی

تمہیں خوبصورت لگنا ہے۔ تمہیں ہر لحاظ سے میری بیوی دیکھنا ہے۔اور یہ میں کسی

کو دکھانے کے لئے نہیں خود دیکھنے کے لئے کہہ رہا ہوں۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے

تمہیں دنیا کے سامنے شو پیس بنا کر پیش کرنے کا تمہاری خوبصورتی اور پاکیزگی نے

مجھے تم سے محبت کرنے پر مجبور کیا تھااور اب جب تم میرے نکاح میں ہو تو تمہاری

۔ خوبصورتی کو ہر انداز میں دیکھنا میرا حق ہے

اور اپنے آپ کو میرے لیے سجا کر رکھنا تمہارا فرض اب میں تمہیں اس حالت میں

نہ دیکھوں میری بیوی ہو تم سہاگن ہو کوئی بیوہ نہیں جو یہ سفید لباس پہن کر رکھا

ہے تم نے آج کے بعد میں تمہیں اس گھٹیا رنگ میں نہ دیکھوں

جاؤ چینج کر کے آؤ پھر کھانا کھانے نیچے جانا ہے وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا

نہ جانے کیوں اس کی فرمائش اسے بہت اچھی لگی تھی وہ دنیا کے لیے نہیں اپنے لیے

سجانا چاہتا تھا اس میں غلط کیا تھا وہ شوہر تھا اس کا اس کا حق بنتا تھا

۔وہ جیسے چاہے اسے سجا سکتا تھا۔اور وہ اس کے نام سے کیوں نہیں سجتی

میں تیار ہو کر آتی ہوں وہ بیڈ سے ڈریس اٹھاتی ہوئی مسکرا کر واش روم میں بند ہو گی

ooooo

مجھے کیا ضرورت تھی اسے کچھ بھی کہنے کی وہ جو چاہے کرے میرا کیا لینا دینا ہے اس سے میں نے اس کو کہا ہی کیوں چینج کرنے کے لئے وہ جو چاہے پہنے۔۔ وہ آنکھیں بند کئے خود ہی کو ڈاپٹ رہا تھا

ہاں اس کی خواہش تھی کہ وہ ان سب چیزوں کو استعمال کرے جو وہ اس کے لئے لایا تھا اس میں غلط تو کچھ بھی نہیں تھا وہ بیوی تھی اس کی اس کا حق بنتا تھا لیکن اس طرح سے وہ اپنی نفرت کا اظہار نہیں کر پائے گا

اسے اپنے من چاہی روپ میں دیکھ کر وہ کیسے اپنے قدم روک پائے گا۔ وہ پہلے ہی کہتی تھی کہ وہ صرف اپنی نفرت دکھانے کی کوشش کر رہا ہے اس سے نفرت کرتا نہیں۔ اس طرح سے تو اس کی بات سچی ثابت ہو جائے گی

لیکن وہ اس کی بیوی تھی وہ کیسے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں دیکھتا جب کہ اسے ہر حسین روپ میں دیکھنا وہ اپنا حق سمجھتا تھا

وہ چاہے دلہن بن کر میرے سامنے آئے تب بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس نے سوچتے ہوئے خود سے کہا تھا اس کے اندر کہیں کوئی چور بول رہا تھا کہ اسے صرف لباس میں دیکھ کر اس کا دل پھر سے بے ایمان ہو جائے گا

کل رات اس کے قریب جانے کی کوئی نیت نہیں تھی لیکن وہ اس پر اپنی نفرت

ظاہر کرنا چاہتا تھا اس نے کل رات اس کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا تھا لیکن

پھر بھی اس نے اپنے منہ سے اف تک نہ نکالی تھی

۔ وہ اس کے ہر ظلم کو ہر ستم کو ہنس کر برداشت کر گئی تھی

اسے خود بھی تکلیف ہوئی تھی اس کے ساتھ ایسا سلوک کر کے وہ خود بھی بے حد

شرمندہ تھا لیکن کہیں نہ کہیں اس کا دھوکا بھی اس کی نظروں میں تھا وہ کیسے بھول

سکتا تھا کہ اس لڑکی نے اسے دھوکا دیا ہے اس کے جذبات کے ساتھ کیا کیا ہے اس

کے سچے جذبوں کی توہین کی ہے

اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا جیسے سلوک کی وہ مستحق تھی اس نے ویسا ہی کیا تھا وہ محبت کے لائق نہیں تھی اور وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا وہ خود کو اس بات کا یقین دلا چکا تھا اس نے آج صبح اپنے آفس کی ایک ایک چیز تہس نہس کر دی تھی وہ کچھ بھی نہیں کر پایا تھا

سارا دن اپنے آفس میں اکیلے بیٹھا رہا اور جو میٹنگ تھی وہ بھی کینسل کر دی اس کا کسی سے بات کرنے کا ارادہ نہیں تھا یہاں تک کہ داؤد کا فون آنے پر بھی اس نے کہہ دیا کہ وہ فی الحال مصروف ہے ۔

بہت سارے مبارک باد کے کارڈ اس کے آفس میں آئے تھے جن کو نظر انداز کر گیا تھا اس کا سارا دن بیچینی میں گزرا تھا وہ کیسے اس سے اپنی نفرت کا اظہار کرتا کس

طرح سے ثابت کرتا کہ وہ اس سے نفرت کرتا ہے جبکہ اس کی رات کی درندگی پر

بھی وہ مسکرا کر اس سے یہ کہہ گئی تھی کہ وہ اب بھی اس سے محبت کرتا ہے

سر یہ دوریاں میں باندھ نہیں پا رہی کیا آپ میری کوئی مدد کر سکتے ہیں اسے

۔ ڈریسنگ روم سے آواز آئی تھی

وہ جو اپنی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا اس کی آواز پر ایک نظر روم کے دروازے کی

جانب دیکھنے لگا

۔ جو کرنا ہے جلدی کرو میں تمہارا نوکر نہیں لگا اس نے تلخ لہجے میں کہا تھا

تو میں چینج کر لیتی ہوں اس کا پچھلا گلہ کافی زیادہ کھلا ہے میرا نہیں خیال کہ یہ

مناسب لگے گا۔اس کی پھر سے آواز آنے پر وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم کی جانب چل دیا

دروازہ کھلنے پر پریا نے اس کی جانب دیکھا تھا

وہ صحیح کہہ رہی تھی اس کا گلا کافی کھلا تھا

میں چینج کر لیتی ہو وہ نظر جھکائے ہوئے بولی

۔دامیش اس کے بالکل قریب آرکا

سرخ سفید بیک پر کندھے سے تھوڑا سا نیچے ایک بے حد خوبصورت کالا تل تھا اس

کی نظر جیسے اسی تل پر جم سے گئی تھی

اس کا دل بے ترتیب ہونے لگا تھا وہ اس وقت جتنا اس سے دور رہنا چاہتا تھا وہ تل

اسے اتنا ہی اپنی جانب کھینچ رہا تھا ایک ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کی ڈوریوں کے

۔ بجائے اس تل کو چھوا تھا

اس کا ٹھنڈا ہاتھ پریا کے کندھے سے ذرا نیچے کو لگا تو وہ سنسنا اٹھی

سر۔۔۔۔۔

شوہر ہوں میں تمہارا لڑکی یہ سر کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ آج کے بعد تم مجھے میرے نام

سے بلایا کرو گی آئی بات سمجھ میں اچانک اس کی ڈوریوں کو کھینچتے ہوئے اس کی پیٹھ

کو اپنے سینے سے لگا چکا تھا

و۔۔۔وہ۔۔۔می۔۔میں۔۔وہ۔۔۔اس کی قربت اتنی اچانک تھی کہ اس سے کچھ بولا تک نہیں جارہا تھا۔وہ جانتی تھی کہ وہ بہک رہا ہے اس کی گرم سانسوں کو وہ اپنی گردن پر محسوس کررہی تھی وہ کل رات کی طرح شاید اب اس کا ظلم برداشت نہیں کرپاتی۔

کل رات اس کی درندگی یاد کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا اس کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن پر برداشت کرتے اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لی تھی۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کب کیسے اسے اپنے اتنے قریب کر چکا تھا اس کے

ہونٹ بے باکی سے اس کی گردن اور کندھے کے بیچ کے فاصلہ پر اپنی مہر لگا رہے

تھے

وہ اتنا بے لگام ہر گز نہیں تھا۔ وہ کیسے اس کے اتنے قریب آ کر اپنی دیوانگی اس پر

ظاہر کر رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا وہ اس سے دور ہونا چاہتا تھا لیکن اس کی خوشبو

اس کی قربت اسے ایسا کرنے نہیں دے رہی تھی

اسے اپنے شولڈر سے قمیض نیچے کو ہوتی محسوس ہوئی کے اس کا دل سوکھے پتے کی

طرح لرزنے لگا وہ اسے جھٹکے سے اپنی طرف کرتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں

قید کر چکا تھا

وہ مدہوشی سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیے جیسے برسوں کی پیاس بجھا رہا

تھا بے خودی میں وہ اس کے لبوں کو چھوڑتا اس کی گردن پر جا بجا اپنے ہونٹوں کی مہر

لگاتا اسے خود میں قید کرنے لگا تھا۔ پریا کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی اسے لگا تھا کہ

۔ اگر دامیش نے اسے نہ چھوڑا تو وہ مر جائے گی

اپنے شرٹ کے بٹن کھولتا وہ اسے اپنے مزید قریب کر چکا تھا پریا کو یقین ہو گیا تھا کہ

اب مزید فرار کا کوئی راستہ نہیں بچا

جب اچانک اس کا فون بجنے لگا۔ پریا نے فوراً اپنی آنکھیں کھول کر اس کے فون کو

دیکھا تھا جیسے وہ نکالتے ہوئے اپنے ہاتھ میں رکھ چکا تھا

۔ ایک نظر فون کو دیکھتے ہوئے سے پریا کا چہرہ دیکھا

اور پھر اسے پیچھے سے سیدھا کرتے ہوئے بنا کچھ بھی بولے اس کی ڈوریاں بند

کرنے لگا ڈوریاں بند کرنے کے باوجود بھی اس کی کمر کافی حد تک واضح ہو رہی تھی

جہاں پر اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس پریا کو کانپنے پر مجبور کر رہا تھا

شال لے لو۔ویسے بھی آج کافی سردی ہے۔ چینج مت کرنا کیوں کہ میں اس

۔ خوبصورت روپ میں کھونا چاہتا ہوں

تمہاری خوبصورتی کو محسوس کرنا چاہتا ہوں وہ بے خودی کے عالم میں بولتا اس سے

نظریں چراتا اپنا موبائل اٹھا کر ڈریسنگ روم سے باہر نکل گیا

۔ اپنے تیز دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے پریا نے ایک ٹھنڈی سانس بھری تھی

اور اس کے جانے پر شکر کی سانس لیتی وہ جلدی سے دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے شال نکالنے لگی

ooooo

وہ نیچے آئی تو دامیش باہر لان کی طرف ٹیلی فون کان سے لگائے شاید کسی سے باتوں میں مصروف تھا کھانا ٹیبل پر لگ چکا تھا جب کہ وہ سرخ رنگ کی خوبصورت بھارتی فراک میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

آپ کہیں جا رہی ہیں میم۔۔۔! ملازم نے سوال پوچھا تو وہ لمحے بھر کے لیے شرمندہ ہوگی رات کے ساڑھے نو بجے کے قریب وہ اس طرح کہ لباس میں گھر میں گھومتی شاید انہیں بیوقوف ہی لگ رہی ہوگی

تمہیں کیا مطلب ہے کہ وہ کہیں جا رہی ہے یا نہیں اسے پیچھے سے دامیش کی آواز

۔ سنائی دی

اس کے اچانک حملے پر ملازم نے اس کی جانب دیکھا تھا

نہیں سر میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا غلطی ہو گئی ملازم کو اپنے سامنے اپنی نوکری جاتی

ہوئی نظر آئی تھی وہ اسے نظرانداز کرتا پریا کا ہاتھ تھامتا اپنی جانب کھینچ چکا تھا

ڈارلنگ تم نے ان سب لوگوں کو زیادہ سر پر نہیں چڑھا رکھا وہ اس سے سوال کرتا

ہوا اسے کرسی کھینچ کر بیٹھانے لگا

پر یہ جو اسجد کے سوال پر شر مندہ ہو رہی تھی وہیں پر دامیش کی باتوں پر سر جھکائے

بیٹھی رہی اس کے پاس بولنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا دامیش نے خود ہی اس کے

لیے کھانا نکالا ۔

وہ اتنا زیادہ کیوں کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اگر اس نے خود

کھانا شروع نہیں کیا تو وہ کھلانا بھی شروع کر دے گا ۔

کاش وہ اس کے آنے سے پہلے ہی کھانا کھا لیتی ملازم نے اسے دو تین بار کہا تھا لیکن

اس نے ہر بار یہی کہا کہ وہ دامیش کے آنے کے بعد کھانا کھائے گی اور اب وہ پچھتا

رہی تھی ۔

کیونکہ سامنے بیٹھا یہ آدمی کسی بھی طرح کالحاظ نہیں کر رہا تھا۔ جس طرح صبح کا ناشتہ اس نے اپنی پسند سے کروایا تھا اسی طرح رات کا کھانا بھی اسی کی پسند پر بنا تھا جو اسے پسند ہو نہ ہو لیکن اسے کھانا ہو گا اور وہ کھا رہی تھی بالکل خاموشی سے

ooooo

کھانا کھانے کے بعد اس نے ملازم کو دو کافی کے بنا کر باہر لانے کے لئے کہا تھا اور اسے بھی اشارہ کیا تھا کہ وہ باہر لان کی جانب آجائے وہ اسے لان میں کیوں بلا رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی مگر اس کا آرڈر تھا جانا تو تھا ہی اس لئے خاموشی سے اپنی فراک سنبھالتی اٹھ کر باہر نکل گئی

سر اوپر جا کر اپنے کپڑے چینج کر سکتی ہوں وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی کہنے لگی

وہ خاموشی سے اپنے موبائل پر کسی کو میسج کرتا اپنے ہی دھیان میں لگا ہوا تھا جب اس

کی آواز سنائی دی اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس کا شوہر نہیں بلکہ مالک ہو اور وہ اس

کے ہر حکم کو پورا کر رہی ہو

نہیں۔۔۔ کیا میں نے تمہیں ابھی ٹھیک سے دیکھا ہے وہ اپنے موبائل کو چھوڑ کر

اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کرنے لگا تھا پریا کو اس کا سوال بہت بے تکا

لگا تھا

لیکن اس نے فوراً نا میں سر ہلایا

تو پھر تمہیں کس بات کی جلدی ہے جب کہ تمہارے شوہر نے تمہیں نظر بھر کر اب تک نہیں دیکھا کس چیز کی جلدی مچا رکھی ہے تم نے جب کہ ابھی تک تو میں نے تمہارا دیدار بھی نہیں کیا وہ اس سے سوال کرتے ہوئے بولا تو پریا نے نظریں جھکالی اور اس کی بات کا کیا جواب دیتی

اس کا خاموش ہونا اسے اچھا لگا تھا وہ نظر جھکا کے زمین کو دیکھ رہی تھی اس کا یوں نظریں جھکانا شرمانا اس کے دل کی دھڑکن کو بے ترتیب کر رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھے جا رہا تھا اس کی آنکھیں جیسے اس کے پاکیزہ چہرے پر جم سی گئی تھی وہ نظریں ہٹانا ہی نہیں چاہتا تھا جب ملازم کافی کے دو کپ لے کر ان کی جانب آیا

کپ اس کی طرف بڑھتے ہوئے وہ اسے حکم دینے لگا وہ جانتا تھا کہ وہ کافی نہیں پیتی

لیکن پھر بھی اس نے خاموشی سے کپ اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا تھا

کیونکہ صبح سے وہ سب کچھ کھا بھی رہی تھیں اور پی بھی رہی تھی جو آج سے پہلے نہ

تو اس نے کھانا پسند کیا تھا اور نہ ہی دیکھنا

تو کہاں تھے ہم وہ ایک بار پھر سے قدم آگے کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھنے لگا دادی

کا باغ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا ہر طرح کے پھول پتے یہاں پر موجود تھے دادی

کو باغبانی کا کتنا شوق تھا یہ اندازہ تو اس نے ان سے پہلی ملاقات میں ہی لگا لیا تھا

بیماری میں انہوں نے خود ہی اسے اپنا باغ سنبھالنے کی اجازت دی تھی اس نے

بہت اچھے طریقے سے ان کے پودوں کا خیال رکھا تھا لیکن جب دادی خود بہتر

محسوس کرنے لگی تو انہوں نے خود ہی اپنے باغ کی ذمہ داری واپس لے لی تھی یہ ان

کا شوق تھا اور وہی اس کے بارے میں بہتر جانتی تھی

اس باغ کی خوبصورتی اتنی زیادہ تھی کہ پریا نے خود ہی ایک دن دادی سے یہاں

کرسیاں لگانے کی فرمائش کی تھی وہ دونوں اکثر یہاں شام میں بیٹھ کر چائے پیا کرتی

تھی

اور آج ان کے پوتے کے ساتھ اسی باغ میں ٹہل رہی تھی شاید اس کو یہ احساس

اچھا لگ رہا تھا

ہم یہی پر ہیں باغ میں اس نے نا سمجھنے والے اندزہ کہا تو دامیش کے چہرے پر

مسکراہٹ آگئی

میں جگہ کے نہیں موضوع کی بات کر رہا ہوں وہ بنا غصہ ہوئے اس سے کہنے لگا

موضوع۔۔۔ہم کسی موضوع پر بات نہیں کر رہے تھے ہم صرف کافی پیتے ہوئے

ٹہل رہے تھے سر اس نے اس کا دھیان کپ کی جانب دلایا جو بات وہ کر رہا تھا وہ

اسے مزید طویل نہیں دینا چاہتی تھی

تھوڑی دیر پہلے میں نے تم کو سمجھایا تھا کہ تم اب مجھے سر نہیں کہو گی لیکن شائد

تمھیں میری بات ٹھیک سے سمجھ نہیں آئی وہ اسے گھورتے ہوئے سختی سے بولا

سوری میں دھیان رکھوں گی اس نے فوراً معذرت کی تھی وہ ایک بار پھر سے مسکرا

دیا

وہ اسے سمجھتی تھی جانتی تھی اس کی پسند ناپسند سے واقف تھی اور یہی چیز وہ چاہتا تھا

لیکن پھر بھی اس نے دیا تو اسے دھوکا ہی تھا

شاید وہ اسے نہیں جانتی تھی اور نہ ہی سمجھتی تھی یہ سب کچھ اس نے صرف مہرش

کے کہنے پر کیا تھا ورنہ اسے کچھ بھی پتا نہیں تھا اس کے بارے میں اس کھیل کو

ٹھیک سے سرانجام دینے کے لیے اس نے مہرش کی ہر بات پر لبیک کہا تھا

وہ صرف اسے جھکانا چاہتی تھی اسے ہارتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی وہ جھکا بھی ہارا

بھی لیکن مہرش کے سامنے نہیں اور یہ چیز مہرش کی ہار بن کر اسی کے سامنے آگئی

مہرش کی سوچ دماغ میں آتے ہی اس نے اپنا فون نکالا تھا

ذرا بہن صاحبہ کو فون تو کروں پتہ چلے کہ اب ان کے دماغ میں آگے کیا چل رہا ہے

ویسے تمہارا ابھی تو دل کر رہا ہو گا نا بات کرنے کا وہ فون ملاتے ہوئے اس سے کہنے لگا

تو پریا آگے سے کچھ بھی نہیں بول پائی وہ چاہے اسے اپنی سچائی کا کتنا بھی یقین کیوں

نہ دلا دے لیکن مہرش کا سایہ اس کی زندگی سے جانے والا نہیں تھا

OOOOOO

وہ خاموشی سے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جب اس کا فون بجا دامیش کا فون آتے دیکھ کر وہ

حیران ہوئی تھی لیکن کہیں وہ یہ نہ سمجھ لے کہ وہ اس سے ہار کر ڈر گئی ہے اسی لئے

اس نے فون اٹھانا بہتر سمجھا

کیسے ہو پیارے بھائی کیسے گزر رہی ہے زندگی آخر تم نے اسے حاصل کر ہی لیا لیکن کیا فائدہ دیا تو اس نے تمہیں دھوکا ہی ہے بے شک میرے کہنے پر ہی لیکن دھوکا تو دھوکا ہے

وہ تم سے پیار نہیں کرتی اب تم اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس سے اپنے پیار کی بھیک مانگ رہے ہو گے لیکن بھیک مانگنے سے اگر محبت ملتی تو آپ کی محبت ناکام نہ ہوتی ہے مبارک ہو شادی کی اسے حاصل کر لیا

دعا کرتی ہوں جسے تم نے حاصل کیا ہے وہ تمہارے حق میں بہتر ہو ویسے مجھے پھر بھی تم پر ترس نہیں آتا ہے وہ اپنے لہجے میں غرور سموئے ہوئے بولی کے دوسری طرف سے دامیش کا قہقہہ بلند ہوا تھا

میری پیاری بہن مجھے افسوس ہے تمہاری ہار کا یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ میں کسی

سے محبت کرتا تھا بس دل کو اچھی لگی تھی تو سوچا زندگی میں شامل کرلوں اور جو چیز

دامیش شاہ کو پسند ہوتی ہے اسے حاصل کرہی لیتا ہے جس طرح سے تمہاری

دوست کو میں نے حاصل کرلیا

مجھے تم پر ترس آتا ہے اتنی بڑی پلاننگ کی اتنا بڑا گیم کھیلا لیکن پھر بھی ہار تمہارا

نصیب بن گئیں

۔ ہوتا ہے ہوتا ہے جب اوقات سے بڑے پنگے لے لیے جائیں تو ایسا ہی ہوتا ہے

میں نے سنا ہے کہ کل رات کسی کلب میں نشے کی حالت میں پڑی تھی تم اتنا برا لگا

میرا جیتنا

سمجھ سکتا ہوں تمہاری کنڈیشن کو لیکن کیا کروں میں مہر ش جیتنے کی عادت ہے اور

کسی کی سازشوں کے تحت میں ہار نہیں سکتا

میں دعا کروں گا تمہارے لئے کہ تمہاری آنے والی کوئی اور سازش کامیاب ھو

جائے لیکن تمہیں ھارنے کی عادت ڈال لینی چاہیے مگر تم اٹھ کر نئے سرے سے

شروع کر دیتی ہو

ناجائز ہی ہو پر ہو تو میرے باپ کی اولاد ہی نا چلو تمہاری بھابی میرا انتظار کر رہی ہے

بعد میں فون کروں گا

وہ کیا ہے تو میں اس کے ساتھ خوبصورت لمحات انجوائے کر رہا ہوں تمہارے ذکر

سے کافی ڈسٹرب ہو رہی ہے وہ فون بند کرتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا تھا نہ جانے

کیوں مہرش کو جلا کر اس بہت خوشی مل رہی تھی جبکہ دوسری طرف سے اس کے

انداز پر مہر کو آگ تو لگ گئی تھی وہ ہار گئی تھی ایک بار پھر سے ہمیشہ کی طرح

اور ایک بار پھر سے اس نے اس کے منہ پر ناجائز ہونے کا طعنہ مارا تھا اور وہ چاہے

کچھ بھی کیوں نہ کر لے اپنے آپ کو جائز ثابت نہیں کر سکتی تھی کیوں کہ اب تو وہ

بھی سچائی سے انجان نہیں تھی

OOOO

چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی یہ کہنے سے بہت خوشی مل رہی تھی آپ کو اپنی بہن کو اس طرح سے ناجائز کہہ کر

آپ کو انہیں اس طرح سے نہیں کہنا چاہیے تھا انہیں دکھ ہوا ہو گا اس بات کا جو بھی ہے وہ آپ کی بہن ہے سگی نہ سہی سوتیلی سہی لیکن بہن بہن ہوتی ہے اور بھائیوں کی بات کا بہنوں کو بہت دکھ ہوتا ہے

میرا کوئی بھائی نہیں لیکن ہمیشہ سے خواہش رہی ہے کہ کاش میرا کوئی بھائی ہوتا تو یقیناً مجھے وہ سب کچھ کرنے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی جو میں آپ کے ساتھ کر چکی ہوں

بھائی بہنوں کا سب سے بڑا سہارا ہوتے ہیں میں یہ نہیں کہتی کہ آپ اس کا سہارا

بنے لیکن بار بار اسے اس بات کا احساس دلایا کہ کہ وہ ایسی نہیں ہے جیسا کہ وہ خود کو

۔ سوچتی ہے اسے تکلیف مت پہنچائیں

وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی کچھ دن پہلے کی بات ہے جب

جہانگیر صاحب دادی سے ملنے آئے تھے وہ ان کے گھریلو مسائل میں پڑنا نہیں

چاہتی تھی لیکن دادی کو اداس دیکھ کر وہ ان سے یہ پوچھنے لگی کہ آخر وہ اپنے باپ کو

نام سے کیوں بلاتا ہے تب دادی نے ااسے پوری بات بتادی تھی

اور ساتھ یہ بھی بتادیا تھا کہ مہر جہانگیر کی جائز نہیں بلکہ ناجائز اولاد ہے اسے یہ جان

کر دکھ ہوا تھا کیونکہ ناجائز ہونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے وہ اس درد سے گذری تو نہیں

تھی لیکن اسے برا لگا تھا

تمہیں بیوی بنایا ہے بیوی بن کر رہو اماں بننے کی ضرورت نہیں ہے جن چیزوں سے

تمہارا واسطہ نہیں ہو ان میں پڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اس لڑکی سے تمہارا

جتنا بھی مطلب تھا وہ سارا نکل چکا ہے اب نہ تمہیں اس کے بارے میں بات کرتے

ہوئے دیکھوں نا ہی اس کی تکلیف میں آنسو بہاتے ہوئے

وہ تمہاری بوس اب نہیں ہے

تم میری ہو بس میں جیسے چاہے تمہارے ساتھ سلوک کر سکتا ہوں تم پر صرف میرا

حق ہے

میں تم سے پیار کروں نفرت کروں جان سے مار ڈالو تم میری ہو میں تمہارے لبوں

پر کسی اور کا نام نہ دیکھو بے شک وہ نام مہرش کا ہی کیوں نہ ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے

سخت لہجے میں گویا ہوا اس کی بات اس کی پلے نہیں پڑی تھی کیا مطلب تھا اس بات

کا کیا کسی سے بات نہ کرے کسی کی طرف نہ دیکھے کیا وہ چاہتا تھا کہ وہ صرف اس

تک محدود ہو جائے

پریا ایسا کرنے کو تیار تھی لیکن شرط یہ تھی کہ وہ بھی اس سے پیار کرے نفرت نہیں

میں آپ کی ہونے کے لیے تیار ہوں آپ بھی میرے ہو جائیں ہم دونوں ایک دوسرے کے ہو جاتے ہیں سارے گلے شکوے بھلا کر ایک نئ زندگی کی شروعات کرتے ہیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی

اب مجھے موقع دیں آپ سے محبت کرنے کا وہ اسے دیکھتے ہوئے آج اپنے دل کی بات کہہ گئی تھی لیکن سامنے والے کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا بلکہ اس کی بات پر وہ قہقہ لگا اٹھا تھا

تمہیں موقع دے چکا ہوں اور یہاں اپنے دل کے مقام پر انگلی رکھتے ہوئے بولا یہاں چوٹ کھائی ہے اب تمہیں موقع نہیں سزا ملے گی اور ہر پل ملے گی

وہ اسکا نازک سا چہرہ اپنی ہتھیلی میں قید کرتے ہوئے اس کے منہ پر غرایا تھا اسے

اچانک ہی غصہ آنے لگا تھا

محبت کے نام پر چڑ جاتا تھا اور پریا اس کے سامنے محبت کا نام لے کر اسے اور چڑاتی

تھی

جانتی نہیں تھی کہ محبت میں چوٹ کھائے ہوئے لوگ اتنی آسانی سے واپس نہیں

آتے

دودھ کا جلا چھاچ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے وہ تو دوبارہ محبت کرنے کے لئے

کہہ رہی تھی

چلو روم میں چلتے ہیں بہت وقت برباد کر لیا یہاں پر وہ کافی کا کپ رکھتا اسے اوپر

آنے کا اشارہ کرتا ہوں وہاں سے جا چکا تھا

پریہ خاموشی سے اس کے پیچھے جاتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب جانے لگی

زندگی کس موڑ کی جانب جارہی تھی وہ نہیں جانتی تھی اس کا اعتبار جیتنا آسان

نہیں تھا لیکن وہ کیا کرتی جو اس کی باتوں سے اس کے انداز سے اور اب اس کے

نکاح میں بندھنے سے اس کی محبت میں مبتلا ہو چکی تھی

ooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ باتھ لے رہا تھا وہ باہر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی

اس بھاری بھر کم لباس میں بہت بے چینی محسوس کر رہی تھی لیکن ابھی تک اس

نے اسے یہ لباس اتارنے کی اجازت نہیں دی تھی اسی لئے خاموشی سے بیٹھی اس کا

انتظار کرتی رہی

وہ ٹاول سے اپنے بال سکھاتا باہر آیا تو اسے یوں ہی بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر مسکرا دیا

یہ سائٹ دراز میں تمہارے لیے گفٹ ہے اسے نکالو وہ حکم دیتے ہوئے بولا تو اس

نے فوراً ہی سائیڈ الماری سے ایک سرخ رنگ کی ڈبیہ نکالی تھی

جسے کھولنے پر اسے اس کے اندر دا میش کے نام کا ایک بے حد خوبصورت نیکلس ملا

تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی

پریا کو اس نے پہلے بھی گفٹ کر رکھا تھا جسے اب تک اس نے اپنے گلے سے نہیں

اتارا تھا لیکن کہ یہ دوسرا تحفہ پہلے سے زیادہ حسین تھا

کیونکہ اس میں صرف ڈی نہیں بلکہ اس کا پورا نام تھا

میری شکل دیکھنا بند کرو اسے اتار کر اپنے گلے میں پہنو یہ مہر ہے میرے نام کی تم پر

کہ تم صرف میری ہو اس کا لہجہ بے حد سفاک تھا کوئی محبت تلاش کرنے سے بھی

اس کے لہجے میں نہیں مل رہی تھی

لیکن پریا نے اس کا تحفہ محبت سے ہی قبول کیا تھا

اور یہ اس نے اپنے گلے میں ڈالا ڈی نکل کر اسے دکھاتے ہوئے کہا نہ جانے کیوں

دامیش کو سکون ملا تھا وہ اب بھی اس کے گلے میں ہی تھا

دو پہننے میں کوئی برائی ہے کیا وہ پہلے اس سے یہ کہنے والا تھا کہ وہ اتار کر پھینک دے

لیکن وہ نہیں کہہ پایا اسی لیے بولا تو پریا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

نہیں برائی تو نہیں ہے میں اس کے ساتھ ہی اسے پہن لیتی ہوں وہ بے حد خوشی

سے بولی جب وہ اس پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا تب اس نے اپنے ہاتھ سے پہنیا بنایا تھا

اور آج جب وہ اس کے تمام تر حقوق اپنے نام کر چکا تھا وہ خود کیسے پہننے دیتا

اسی لیے آگے بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے لے کر خود ہی اس کے گلے کا دوپٹہ

اور اس پر لپٹی ہوئی شال اتار کر بیڈ پر پھینکتا اسے پہنانے لگا

وہ خاموشی سے اس کے سامنے کھڑی اس کی انگلیوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کر

رہی تھی نیکلس پہنانے کے بعد وہ اسے جانے کی اجازت نہیں دے رہا تھا اس کے

ہاتھوں کا لمس ایک بار پھر سے اس کے تل کے چاروں طرف گردش کرنے لگا پریا

کا دل ایک بار پھر سے ڈھرکنے لگا تھا

ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے وہ بیڈ پر اس کے ساتھ گرنے والے

انداز پر لیٹا تھا

اب اس گفٹ کی قیمت بھی ادا کر و وہ مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکتا اپنی مہر لگا

چکا تھا جبکہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی وہ بنا کسی مزاحمت کے اس کے ہونٹوں کے

لمس کو اپنے لبوں پر محسوس کرتی اپنا آپ اس کے حوالے کر چکی تھی

اس کے انداز میں شدت نہیں تھی وہ بے حد محبت سے اسے چھو رہا تھا

رات والا وہ انسان جو اس کی روح گھائل کر گیا تھا ڈھونڈنے سے بھی نہ ملا تھا وہ کبھی

اس کے ہاتھوں کو چومتا تو کبھی اس کے ماتھے پر اپنے لبوں سے مہر لگاتا اس کے بالوں

۔ کی خوشبو کو اپنے اندر اتار تھا اس کا انداز محبت سمیٹے ہوئے تھا

وہ خود بھی اس کے لمس میں کھوتی چلی جا رہی تھی لیکن شاید اسے یہ منظور نہ تھا کہ

وہ اس کی پناہوں میں سکون حاصل کرے کب اس کا اندازہ شدت اختیار کر گیا

اسے خود بھی پتہ نہیں چلا تھا وہ ایک بار پھر سے اس کے ہاتھوں پر اپنی گرفت سخت

کرتا شاید پھر سے بدلہ لینے پر اتر آیا تھا

وہ زخمی تھا اس کا دل خون ہو چکا تھا تو وہ اسے اتنی آسانی سے کیسے بخش دیتا وہ تو اسے

۔ سزا دے رہا تھا اور سزا محبت سے نہیں دی جاتی

اب تو اسے اس پر اپنی نفرت ظاہر کر کہ اسے بتانا تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا

اسے نفرت کرتا ہے بے شمار نفرت اس کی زندگی میں اسے کوئی محبت نہیں ملنے والی

وہ دامیش شاہ جو اس کے لیے پاگل تھا اس نے خود اپنے ہاتھوں سے مار ڈالا ہے تو اب

وہ کون سے محبت تلاش کر رہی تھی اس کے حصے میں صرف نفرت

۔ تھی وہ نفرت جو اس نے خود اس کے دل میں پیدا کی تھی

وہ اس لڑکی کو رایت دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا

چاہتا تھا کہ وہ اس کی محبت کو نہیں بلکہ اس کی نفرت کو قبول کرے اس بات پر یقین

کرے کہ وہ اس سے نفرت کرتا ہے اس بات پر یقین دلانے کے لئے وہ کچھ بھی کر

سکتا تھا

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو پریا اس کے ساتھ نہیں تھی وہ اسے تلاش کرنے بیڈ سے اٹھنے لگا تھا جب اچانک نظر زمین کی جانب پری جہاں وہ جائے نماز بچھائے نماز پڑھنے میں مصروف تھی اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے جن میں دامیش کا جیسے قرار بھی بہہ رہا تھا

وہ نماز کے بعد ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے مسلسل روئے جا رہی تھی اس کا رونا اسے بے چین کر رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے اس سے بہت بڑا کوئی گناہ ہو گیا ہو جس کا اعتراف وہ خدا کے سامنے کر رہی تھی اس کا دل بری طرح سے کسی نے مٹھی میں جکڑ رکھا تھا

تھوڑی دیر کے بعد وہ نماز سے فارغ ہو کر اٹھی سب سے پہلی نظر اسی کی طرف اٹھی تھی

اب کیا کریں گے ابھی تو بہت وقت ہے آپ سو جائیں وہ مسکراتے ہوئے بے حد معصومیت سے بولی تھی

ہاں آنکھ لگی تھی خیر تم کیوں اس وقت نماز پڑھ رہی ہو یہ کوئی نماز کا وقت تو نہیں ہے وہ اس کے بات نظر انداز کرتا اسے جواب دے کر اسے پھر سے سوال کرنے لگا تھا یہ واقعی نماز کا وقت تو نہیں تھا رات کے ساڑھے تین بج رہے تھے ابھی تو فجر میں بھی اچھا خاصہ وقت باقی تھا

تہجد پڑھ رہی تھی کہتے ہیں کہ تہجد میں مانگی دعا قبول ہو جاتی ہے تو سوچا کہ میں بھی

کچھ مانگ لوں وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ بیڈ پر آکر بیٹھی تھی

ایسا کیا مانگنا ہے جو رات کے اس وقت کا انتظار کر رہی تھی مجھے بولو تمہیں کیا چاہیے

میں دوں گا تمہیں سخی دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا

وہ اس اونچی ذات سے مقابلہ نہیں کر رہا تھا لیکن اسی نے اس کی ذات اس کے ساتھ

جوڑی تھی تو وہ اس کی ضرورت کیوں نہ پوری کرتا

میں نے جو اس سے مانگا ہے وہ آپ نہیں دے سکتے آپ نے دینا ہوتا تو کب کے

دے چکے ہوتے یہ تو صرف وہی دے سکتا ہے اسی لئے آپ سو رہے ہیں اور سو

جائیں آرام سے اس نے مسکرا کر نفی کی

میرے سامنے فضول مت بولا کرو بولو کیا چاہیے تمہیں

وہ ضد پر اتر آیا تھا

مجھے معافی چاہیے اور آپ کی محبت کیا دے سکتے ہیں وہ اس سے نظریں ملائے بنا

ہچکچائے بولی تھی

وہ جو اسے دینے کا دعویدار تھا جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

جس سے مانگا ہے وہی دے گا اگر اس نے دینا ہوا اس کے جواب پر پریا کے لبوں پر نہ

جانے کیسے مسکراہٹ آگئی تھی وہ دوبارہ اسے نظرانداز کرتا بیڈ پر لیٹ گیا

اسی لئے اسی سے مانگا ہے جس نے دینا ہے وہ دلوں کو موم کر دیتا ہے محبت جگانا اس

کے لئے مشکل نہیں میں نے مانگ لیا ہے آپ کو اپنے اللہ سے اب آپ کو میرا

ہونے سے آپ خود بھی روک نہیں سکتے

پورے یقین سے مسکراتے ہوئے بولی تھی اسے صرف ایک نظر اس کے چہرے کو

دیکھا اور پھر سر جھٹک کر آنکھیں بند کر گیا اس کی یوں فرار پر وہ کھل کر مسکرائی تھی

OOOOOO

وہ واپس بیڈ پر آئی تو اسے پتہ تھا کہ وہ جاگ رہا ہے لیکن بنا کچھ بھی بولے خاموشی

سے بیڈ پر لیٹی اسے لیٹے ہوئے دو منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک ہی دامیش نے

اس کی کمر میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے بے حد قریب کیا اور ساتھ ہی اس

کے گردن میں اپنا منہ چھپا لیا

وہ بنا کچھ بھی بولے اس کی گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتی رہی تھی اور

پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد جیسے وہ گہری نیند میں اتر گیا

تھوڑی دیر کے بعد آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتے ہوئے پیچھے کرنا چاہا

جب اس کی گرفت سخت ہو گئی وہ نیند سے بھری آنکھوں سے اسے گھورتا اسے

وارن کر رہا تھا اس کے حرکت کرتے ہاتھ اپنے آپ رک گئے تھے وہ اس کے سینے

میں منہ چھپاتی آنکھیں موند گئی تھی جبکہ اس کے گرد اس کی گرفت سخت ہو گئی

تھی

ooooo

روز کی طرح وہ دامیش کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتی تھی جب اس نے اسے تیار ہونے کا حکم دیا

بنا کچھ بھی بولے تیار ہونے چلی گئی دامیش کا سلیکٹ کیا ہوا ڈریس اس نے پہن رکھا تھا جو نیلے رنگ کا تھا لیکن کل کے ڈریس سے زیادہ بھاری تھا لیکن وہ اعتراض نہیں کر سکتی تھی اس لئے خاموشی سے ڈریس کو پہنے اس کے ساتھ نیچے آگئی تھی

دادی باہر بیٹھی ہوئی تھی نہ جانے کیسے آج وہ باہر نکل آئی ورنہ کل کا سارا دن وہ انتظار ہی کرتی رہی تھی ان دونوں کو ایک ساتھ نیچے آتے دیکھ دادی کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا جسے سن کر دامیش کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

وہ مسکراتا ہوا ان کے ماتھے کو چومتا ان کے ساتھ بیٹھنے سے پہلے پریا کے لیے کرسی کھینچ چکا تھا اور بنا کچھ بھی بولے انہیں سلام کرتی خاموشی سے بیٹھ گئی اس کے سلام کا جواب دادی نے گردن ہلا کر دیا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ اب بھی اپنی ناراضگی برقرار رکھے ہوئے ہیں

دامیش بہو کو کہہ دو کہ صرف کپڑے پہننے سے یہ اس گھر کی بہو نہیں لگے گی اسے کہو کے زیورات بھی پہنے آج کچھ عورتیں آنے والی ہے اسے دیکھنے کے لیے میں نہیں چاہتی کہ کسی کو بات کرنے کا موقع ملے

اس لیے بہتر ہے کہ تم اس لڑکی کو ٹھیک سے سمجھادو کہ ہمارے گھر کے رواج کیا ہیں۔وہ بے حد ناراض لہجے میں اس سے کہہ رہی تھی دامیش نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا جیسے کہہ رہاہوں سمجھ گئی ہے یا ابھی سمجھاؤں میں

اسے کہہ دو کہ ناشتے کے بعد میرے کمرے میں آئے اور ہمارے خاندانی زیورات مجھ سے لے لے دادی ناشتے سے ہاتھ کھینچتی اپنی کرسی پیچھے کی جانب کرتی رضوان کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی

یقیناً تمہیں دادی کی بات سمجھ میں آگئی ہوگی مجھے سمجھا کر اپنا وقت برباد کرنے کی ضرورت ہر گز نہیں ہے اسی لئے جو دادی نے کہا ہے وہ کرو ناشتہ کرو اور دادی کے کمرے میں جاؤ

وہ اسے حکم دیتا اپنا کوٹ اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کھڑی

ہوئی

بیٹھ کر آرام سے ناشتہ کرو کل سے کچھ نہیں کھایا تم نے میں تمہیں بھوکا نہیں مارنا

چاہتا اگر مر گئی تو میرا بدلہ کیسے پورا ہو گا وہ بے حد کم آواز میں اس کے کان کے

قریب جھکتے ہوئے بولا تو نہ جانے کیوں پریا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

اس کی مسکراہٹ نظر انداز کیے وہ اس کی خوشبو میں مہکتے وجود کو دیکھتا اس کے گال

پر بے خودی سے اپنے لب رکھتا اپنی بے باک حرکت سے اسے ہر طرف دیکھنے پر

مجبور کر گیا تھا وہ تو خدا کا شکر ہے کوئی اس طرف متوجہ نہیں تھا اور پھر وہ چلا گیا

○○○○○○

اس نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے دروازہ کھٹکھٹایا تھا آج وہ دادی کے پاس بیٹھنا چاہتی تھی ان سے باتیں کرنا چاہتی تھی کتنے دن گزر چکے تھے وہی سب کچھ چل رہا تھا وہ بالکل خاموش تھی ۔....

دامیش اپنی مرضی سے کبھی لیٹ گھر آتا تو کبھی جلدی آجاتا پچھلے پندرہ دن سے یہی روٹین چل رہی تھیں دادی اس سے بات نہیں کرتی تھیں نہ ہی اسے مخاطب کرتی تھی ان کی ناراضگی اپنی جگہ قائم تھی وہ تو شاید اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتی ۔۔۔۔

جبکہ دامیش اپنی مرضی چلاتا تھا اس کا جو دل کرتا تھا وہ اس سے کرواتا تھا اور وہ

۔۔۔۔ خاموشی سے اس کی ہر بات مان لیتی تھی

وہ اسے اس کی مرضی کا کھانے کھانے کے لئے نہیں دیتا تھا وہ اپنی ہر پسند اس پر

تھوپ رہا تھا۔اس کے کپڑے جوتے یہاں تک کہ بال بھی اس کی پسند سے ہی بنتے

تھے۔۔۔۔۔

پچھلے پندرہ دن میں جو اس نے اس کی تعریف میں لفظ بولے تھے وہ یہ تھے کہ

تمھارے بال بہت خوبصورت ہیں اور کھلے ہوئے اور بھی زیادہ خوبصورت لگتے

ہیں اس کے تعریفی جملے پر وہ صرف مسکرائی تھی لیکن اس کا اگلا جملہ یہ تھا کہ آئندہ

انہیں بند مت کرنا خاص کر میرے سامنے ہر گز نہیں ۔۔۔۔۔

مجھے پسند نہیں ہیں تمہارے بندھے ہوئے بال اور اس کے بعد جیسے وہ بالکل ہی

انہیں بند کرنا چھوڑ چکی تھی کبھی چہرے پر آجاتے تو کبھی الجھ جاتے لیکن اب وہ اس

کے سامنے سب کچھ برداشت کر جاتی تھی کیونکہ اس کا کچھ تو ایسا تھا جو اس کے شوہر

کو پسند تھا لیکن دامیش کی غیر موجودگی میں وہ اپنے بال بند ہی رکھتی تھی کیونکہ

اسے ایسا لگتا تھا کہ اس کی خوبصورتی پر صرف دامیش کا حق ہے وہ اپنا آپ دنیا سے

چھپا کر صرف اور صرف دامیش کے لیے رکھتی تھی اور وہ کہیں نہ کہیں یہ بات

جانتا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ اس پر بالکل بھی نرمی نہیں دکھاتا تھا بلکہ ان گزرے پندرہ دنوں میں

دامیش نے ایسا کوئی حربہ نہ چھوڑا تھا جس پر اس نے اس سے اپنی نفرت نہ جتائی ہو

لیکن وہ اس کے ہر انداز کو مسکرا کر قبول کر رہی تھی جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا

تھا دامیش کے لہجے سے۔۔۔۔۔

اس نے ملازموں کو بالکل مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا وہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی

اور نہ ہی ملازم اپنی لمٹ کراس کرتے تھے اب بات الگ تھی سب کو اپنی نوکری

۔۔۔۔پیاری تھی

اور وہ کسی کے لیے بھی یہاں امتحان پیدا نہیں کرنا چاہتی تھی

اس نے دادی سے بات کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن دادی ہمیشہ ہی اسے

نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتی۔۔۔۔۔۔رضوان زیادہ تران کے ساتھ رہتا تھا

اور اس کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ پریاان کے آس پاس نہ جائے لیکن آج دامیش

نے راضوان کو اپنے آفس کسی ضروری کام کے لئے بلا لیا تھا اور ایسے میں اسے اچھا

۔۔۔۔موقع مل گیا تھا دادی سے بات کرنے کا

دادی کے کمرے کے دروازے پر دستک دینے پر اندر سے دادی کی اجازت ملی تو وہ

۔۔۔۔آہستہ سے قدم اٹھاتے ہوئے ان کے پاس آنے لگی

۔۔۔۔۔؟ لڑکی تم یہاں کیا کر رہی ہو اور کیوں آئی ہو یہاں

کیا تمھیں نہیں پتہ اس وقت مجھے ڈسٹر بنس نہیں پسند چلی جاؤ یہاں سے میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی ان کے لہجے میں سختی تھی جب کہ وہ بنا کچھ بولے ان کے پاس زمین پر بیٹھی جب کہ دادی نے چہرہ پھیر لیا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں اور میرا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتی لیکن میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں میں جانتی ہوں میں غلط ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے لیکن دادی میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں۔۔۔

ان چند دنوں میں ایک چیز میں بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی ہوں میں سب کی ناراضگی برداشت کر سکتی ہوں لیکن آپ کی ناراضگی برداشت کرنا میرے بس سے باہر ہے۔۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی لیکن آپ بتائیں کہ میں کس سے بات کروں ؟۔۔۔

میں کہاں جاؤں آپ کے پوتے نے مجھے یہاں قید کر دیا ہے وہ جیسا چاہتے ہیں میں ویسا کر رہی ہوں لیکن ان کے انداز میں کسی طرح کی کوئی نرمی نہیں آرہی۔۔۔۔

مجھے ڈر لگتا ہے کہ کب کون سے وقت وہ مجھے آزاد کر دیں۔۔۔۔ کب وہ مجھے چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں میں نہیں جانتی کب میں ان کے لئے ایک بورنگ شے کے علاوہ اور کچھ نہیں رہ جاؤں گی وہ دن رات مجھ پر اپنی نفرت ظاہر کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ تمہیں بے تحاشا چاہتا ہے اگر تم سے نفرت کرتا تو تم سے کبھی شادی کر کے تمہیں اس گھر میں نہیں لاتا۔۔۔۔ بے وقوف لڑکی اس کے دل میں یہ کرواہٹ تم نے بھری ہے اس کے دل میں نرمی پیدا کرنا بھی تمہارا فرض ہے اگر وہ نفرت کا دعویدار ہے تو اس کے پیچھے وجہ تم ہو۔۔۔۔ اگر تم پہلے اسے خود سے محبت کرنے پر

مجبور کر سکتی ہو تو اب تو وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے بس تمہاری وجہ سے اس کے

۔۔۔۔دل میں سختی آگئی ہے

میرے سامنے ہمت ہار کا رونے سے بہتر ہے کہ اپنے شوہر کے دل میں اپنے لیے

محبت پیدا کرو تمہاری وجہ سے میرا پوتا آج اس حال میں ہے۔ تمہاری وجہ سے اس

نے اتنا سب کچھ برداشت کیا ہے اتنے سالوں میں میں نے کبھی اپنے پوتے کی

۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے لیکن تمہارے لئے وہ رویا ہے

میں نے ہمیشہ اسے جیتتے دیکھا ہے لیکن تمہاری وجہ سے میرا پوتا ہارا ہے تمہاری وجہ سے اسے درد ہوا ہے تکلیف ہوئی ہے اور تم چاہتی ہو کہ وہ تمہیں معاف کر کے ۔۔۔۔ تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد سختی سے بول رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی ان کے چہرے کے نقوش بہت ڈھیلے تھے وہ شاید چاہ کر بھی اس پر غصہ ظاہر نہیں کر پا رہی ۔۔۔ تھی

اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ضرور ہو گا اسے وقت دو اسے سمجھنے کی کوشش کرو وہ تمہیں بے تحاشا چاہتا ہے وہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ تمہیں کبھی کسی قیمت پر نہیں چھوڑے گا اس نے تمہیں چھوڑنے کے لیے نہیں اپنایا پر یا وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے اس تمہیں کھو دینے کے احساس سے اس ڈر سے اپنایا ہے۔۔۔۔

اسے ڈر ہے کہ تم اسے چھوڑ کر نہ چلی جاؤ اسے ڈر ہے کہ وہ تمہیں کھو نہ دے اسی لیے اس نے تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے نکاح میں باندھ لیا ہے وہ تمہیں قید کر لینا

چاہتا ہے تمہیں دنیا سے چھپالینا چاہتا ہے وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے ان کے انداز

۔۔۔۔میں اپنے آپ نرمی آگئی تھی جبکہ پریا خاموشی سے انہیں سن رہی تھی

چاہے کچھ بھی ہو جائے پریا تم ہمت مت ہارنا اگر تم ہمت ہار گئی تو وہ بھی ہار جائے

گا وہ تم سے نفرت کا دعوی کر رہا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ اگر اس نے تمہیں یہ

کہہ دیا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے تو تم اسے چھوڑ کر چلی جاؤ گی اسے ہرا دو گی اسے

جھکنے پر مجبور کر دو گی اسی لیے وہ تم سے اپنی محبت کو چھپاتا ہے وہ تم پر سختیاں کرتا ہے

بے جا پابندیاں لگاتا ہے تم پر اپنی مرضی تھوپتا چلا جا رہا ہے صرف اس لیے کیونکہ وہ

۔۔۔۔تم پر اپنی نفرت ظاہر کرنا چاہتا ہے

جب کہ نفرت کہیں پر ہے ہی نہیں صرف محبت ہی محبت ہے وہ تم سے بے تحاشہ

محبت کرتا ہے۔۔۔۔ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا وہ مر جائے گا تمہارے بغیر تم اسے

کبھی چھوڑ کر مت جانا تمہیں کھونے کے ڈر سے اس دن میں نے اسے ٹوٹتے ہوئے

دیکھا ہے بکھرتے ہوئے دیکھا ہے وہ گھر سے پستول لے کر گیا تھا کہ تمہاری جان

لے لے گا کیوں کہ تم نے اسے دھوکا دیا ہے لیکن جب واپس آیا تو تم اس کے ساتھ

اس کی بیوی کے روپ میں تھی کیونکہ محبت کو اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کیا جا

سکتا۔۔۔۔

وہ اپنی محبت کو اپنے ساتھ اپنا محرم بنا کر لایا تھا وہ اور کس طرح سے تم پر اپنی محبت

ظاہر کرے؟۔۔۔۔

میں جانتی ہوں وہ بھی ہار مان لے گا تمہارے سامنے بہت جلد وہ پرانی ساری باتیں

بھلا کر تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گا لیکن اس کے لیے

تمہیں صبر سے کام لینا ہو گا تم نے ثابت قدم رہنا ہے کسی بھی رشتے کو بنانے کے

لئے بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے ۔۔۔۔

وہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرے گا چاہے حالات کیسے بھی کیوں نہ ہو جائیں وہ

تمہیں چھوڑنے کا فیصلہ کبھی نہیں کرے گا تم اپنے دماغ سے یہ بات نکال دو کہ وہ

تمہیں چھوڑ دے گا وہ پتھر ہے لیکن یاد رکھنا کہ جھرنے پتھروں سے ہی بہتے ہیں

۔۔۔۔بس پانی اپنی ضد نہیں چھوڑتا

اور جہاں تک بات میری ناراضگی کی ہے تو مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں بس اپنے پوتے

کے آنسو دیکھ کر میں ناراض تھی تم سے لیکن تمہاری محبت کے سامنے میں بھی ہار

گئی مجھے یقین ہے تم میرے پوتے کو بھی منالوں گی۔اصل میں بہت ضدی ہے

۔۔۔ لیکن مان جائے گا اس بات کی گارنٹی میں تمہیں دیتی ہوں

جتنا ہو سکے میں تمہاری مدد کرنے کی کوشش کروں گی لیکن تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تم میرے پوتے کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی اسے تکلیف نہیں دو گی چاہے کچھ بھی ہو جائے تم ہمت نہیں ہارو گی تم اسے منالو گی وعدہ کرو مجھ سے کہ تم اسے کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔ کیونکہ اگر اس بار تم اسے چھوڑ کر گئی تو وہ مر جائے گا پریا اور میں اپنے پوتے کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔

وہ پہلے ہی ہارا ہوا ہے عورت سے نفرت کرتا ہے کیونکہ اس کی زندگی میں آنے والی ہر عورت نے اس کے ساتھ دغا کیا ہے۔۔۔۔تم پر یقین کیا تھا اس نے تمہاری ذات سے یقین اٹھ گیا ہے اس کا۔مہرش اس کا حق چھیننے والی پہلی عورت تھی۔وہ اپنے باپ سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور اپنی ماں سے بھی لیکن دونوں میں آئے دن جھگڑے رہتے تھے بات طلاق تک پہنچی رشتہ ختم ہو گیا اور پھر ان دونوں نے جیسے ایک دوسرے سے بدلہ لینے کے لیے دامیش کی ذات کو ہی نظر انداز کر دیا ایک دوسرے سے انتقام لینے کے لیے وہ دامیش کو اس طرح نظر انداز کرنے لگے جیسے وہ ان کی اولاد ہی نہ ہو۔۔۔۔

طلاق کے بعد ان دونوں نے ہی دامیش کو اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کر دیا تھا ان دونوں کی لو میرج تھی اور دامیش ان کی محبت کی نشانی تھا طلاق کے بعد دامیش کی ماں نے اپنے بوائے فرینڈ سے شادی کر لی اور جہانگیر کے کسی بار ڈانسر سے ناجائز تعلقات تھے جب اسے پتہ چلا کہ وہ بار ڈانسر اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے تو اس نے بنا سوچے سمجھے اس لڑکی سے شادی کر لی۔۔۔

جس کے نتیجے میں دامیش کے دادا نے اس سے ہر تعلق ختم کر دیا یہاں تک کہ اسے اس کا حصہ دے کر ہمیشہ کے لیے گھر سے نکال دیا۔۔۔

دامیش کو ہم نے اپنے پاس رکھ لیا وہ بچپن سے ہی میرے ساتھ ہے اس کے باپ

نے کبھی اس سے ملنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی اسے شاید اس کی کبھی یاد آئی تھی

جب کہ اس کی ماں پہلے تو کبھی کبھار فون کر لیتی تھی لیکن بعد میں یہ سلسلہ بھی ختم

ہو گیا جب اس کے دوسرے شوہر سے اپنے بچے پیدا ہو گئے تو شاید دامیش کی

اہمیت بھی ختم ہو گئی۔۔۔۔

دادی اسے دامیش کے بچپن سے لے کر جوانی کے ہر پہلو سے روشناس کروا رہی

تھی کہ جہاں اس کے قدم ڈگمگائے وہ ایک بار پھر سے اٹھ کر ہمت کرے کیونکہ وہ

نہیں چاہتی تھیں کہ وہ ہارے کیونکہ اس کے ہارنے پر سب سے زیادہ نقصان ان

کے پوتے کو ہی ہونا تھااور اب وہ اپنے پوتے کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھنا

چاہتی تھیں۔۔۔۔

جب پریہ اس کی زندگی میں آئی تو کتنا خوش تھا وہ جیسے اپنا ہر غم ہر تکلیف بھول گیا

ہو کچھ پتہ ہو تو صرف اتنا کہ اس کی زندگی میں اس کی محبت آگئی ہے اور پھر اسی

محبت نے جیسے اس سے اس کی ہر خوشی چھین لی۔۔۔۔

اور اب وہ چاہتی تھیں کہ اس کی محبت ہی اسے اس کی ہر خوشی واپس کرے اور

انہیں یقین تھا کہ پریا ایسا ضرور کرے گی۔۔۔

ooooo

دادی کا اس سے بات کر لینا اسے سکون بخش گیا تھا اور کوئی نہ سہی لیکن دادی نے

اس پر جو تھوڑا سا یقین کیا تھا وہ اس کے لئے بہت اہمیت رکھتا تھا

دادی نے بس اتنا کہہ دینا کہ وہ ہمت نہ ہارے بلکہ اس مشکل کا سامنا کرے اس کے

۔۔۔۔اندر بہت ساری ہمت پیدا کر گیا تھا

دادی اس کے ساتھ تھیں اسے اور کچھ نہیں چاہئے تھا دامیش کے ماضی کے بارے میں جان کر اسے بہت تکلیف ہوئی تھی یہ نہیں تھا کہ یہ سب کچھ اسے آج پہلی بار پتہ چلا تھا وہ اس سب کے بارے میں پہلے بھی جانتی تھی

دادی اسے دامیش کے سخت رویے کی وجہ بتاتی رہتی تھیں وہ دامیش کے بارے میں بہت کچھ جان چکی تھی لیکن اس نے کبھی بھی اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا لیکن آج جس انداز میں دادی نے اسے سب کچھ بتایا تھا اسے سچ میں برا لگا تھا اس کے والدین نے اس کے ساتھ ناانصافی کی تھی ۔۔۔۔

اور جس کے والدین ہی اس کے ساتھ ایسا سلوک کریں وہ بڑا ہو کر کیسا ہو گا وہ سمجھ سکتی تھی اس کا بچپن اتنی بری طرح سے ڈسٹرب ہوا تھا کہ اسے اپنے بچپن کے ساتھ ساتھ اپنے ہر رشتے سے بھی نفرت ہو گئی تھی اسے والدین کے رشتے پر اعتبار نہیں تھا یہاں تک کہ عورت کے وجود سے اسے نفرت تھی ۔۔۔۔۔

اس کی اپنی ماں اسے جنم دینے والی ماں اسے کسی اور کے لئے چھوڑ کر چلی گئی تو کسی اور سے کیا امید رکھتا دوسری ماں جو کہ ایک بار ڈانسر تھی ۔۔۔

اس نے کبھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی ضروری نہ سمجھا اور پھر اس کی بہن جو اسے ہرانا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ وہ پہلے ہی رشتوں سے ہارا ہوا انسان تھا۔۔۔

لیکن بظاہر ایک بہت مضبوط اور بااثر شخصیت کا مالک تھا پر یا جانتی تھی یہ امتحان چھوٹا نہیں ہے اسے بہت کچھ برداشت کرنا ہوگا لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ دامیش اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت میں ہی وہ اسے اپنے پاس رکھنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے

ابھی وہ اس پے اپنا آپ کبھی ظاہر نہیں کر سکتا تھا کیونکہ فی الحال وہ اپنی نفرت ظاہر کر رہا تھا اور اسے یقین تھا جس دن پریا نے اسے منا لیا اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھ دے گا وہ اپنا ماضی اپنا حال اپنی خوشیاں اپنے غم سب کچھ اس کی جھولی میں ڈال دے گا اور خود بری الذمہ ہو جائے گا

اور پریہ بھی ایسا ہی چاہتی تھی جو تکلیف وہ بچپن سے برداشت کرتا آیا تھا وہ اسے اس تکلیف سے نجات دینا چاہتی تھی وہ اس کی زندگی سنوار لینا چاہتی تھی اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دینا چاہتی تھی اور اسے یقین تھا کہ وہ ایسا کر لے گی ۔۔۔۔

اسے ہمت سے کام لینا تھا اسے اپنے شوہر کے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کرنی تھی

۔اگر دادی اس کے ساتھ تھی تو اسے یقین تھا اسے اس کے مقصد میں کامیاب

ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور پھر وہ بھی تو اس کے ساتھ تھا ۔۔۔

جس نے اس کا نصیب جوڑا تھا دامیش شاہ کے ساتھ اسے یقین تھا دنیا میں جو بھی

ہوتا ہے اللہ پاک کے حکم سے ہوتا ہے اور یہ بھی اللہ کا حکم تھا کہ وہ اس کی ملکیت

میں آچکی تھی

شاید اللہ تعالی نے ہی "دامیش شاہ" کے دل کو جوڑنے کے لیے اس کو چنا تھا اسے

موقع دیا تھا دامیش شاہ کے دل میں اس کی محبت پیدا کرنے کا جن لوگوں نے اسے

دھوکہ دیا اسے ان لوگوں سے کوئی مطلب نہ تھا اسے مطلب تھا تو صرف اپنی ذات

سے وہ دامیش کو عورت ذات پر دوبارہ بھروسہ کرتے دیکھنا چاہتی تھی خود

۔۔۔۔پر بھورسہ کرتے دیکھنا چاہتی تھی

وہ چاہتی تھی کہ دامیش اپنے خول سے باہر نکلے اور اس دنیا کی خوبصورتی کو دیکھے وہ

محبت تو کرتا تھا لیکن محبت کو اس پر ظاہر کرنا اپنی توہین سمجھتا تھا وہ اسے دھوکے باز

مکار کہتا تھا دھوکا تو اس نے دیا تھا لیکن اس کی سزا بھی وہ سہہ چکی تھی دامیش شاہ کی

۔ نفرتوں کے حصار میں وہ ہر رات اس کی باہوں میں بکھر رہی تھی

اور اسے اس کے رویے کا کوئی افسوس نہیں تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ یہ سب کچھ

کر کے خود بھی خوش نہیں ہے ایک دن آئے گا جب وہ اس سے سخت رویوں کی

۔۔۔۔معافی مانگے گا

اب وہ اس پر کیے گئے ظلم کا ازالہ کرے گا اور وہ دن دور نہیں تھا جب وہ اپنے ہی

دیے گئے زخموں پر مرہم لگائے گا اسے اپنی محبت کی بارش سے سیراب کر دے گا

وہ اسے اتنا چاہے گا جتنا کبھی کسی نے کسی کو نہیں چاہا ہو گا وہ اس سے اتنی محبت کرتا

تھا جتنی محبت کبھی کسی نے نہیں کی ہو گی کیونکہ وہ صرف اس کا عشق نہیں اس کا

جنون تھی

اس کی دیوانگی تھی اس کی محبت تھی وہ اس کے لئے اس کا سب کچھ تھی یہ بات اس

نے چند دن میں ہی اخذ کر لی تھی وہ جان چکی تھی کہ پریاد امیش شاہ۔دامیش شاہ کی

زندگی میں کیا اہمیت رکھتی ہے؟۔۔۔

OOOOO

اس نے آخر کار تنگ آکر فون اٹھا ہی لیا تھا اسے اس وقت غصہ تو بہت آرہا تھا لیکن اس کا بار بار تنگ کرنا بہت ہی عجیب لگ رہا تھا اس نے سوچا تھا وہ ایک ہی بار اس سے بات کر کے سارے تعلقات یہیں پر ختم کر دے گی تا کہ جان چھوٹ جائے ۔۔۔اس پاگل آدمی سے اس کی

وہ اپنی ماں کو بھی صاف جواب دے چکی تھی کہ اب وہ مزید اس سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی بلکہ وہ اسے اس کی اوقات بھی یاد دلا چکی ہے اور آگے اس سے شادی کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس پر اس کی ماں بہت زیادہ

پریشان ہو گئی تھی انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ اپنی بیٹی کو کس طرح سے شادی کیلیئے راضی کریں گی؟۔۔۔

کیوں کہ یہ بات تو طے تھی کہ ریحان جیسے امیر کبیر انسان کو وہ ہر گز ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی ان کی بیٹی تو تھی ہی بے وقوف جو اپنی بیوقوفیوں میں اتنی بڑی غلطی کر رہی تھی لیکن وہ اس طرح کی بیوقوفی کرنے کی اجازت ہر گز نہیں دے سکتی تھی وہ بڑے گھر کا بیٹا تھا اس طرح سے لڑکیوں کو چھیڑنا یا اپنے آس پاس رکھنا اتنی بڑی بات نہیں تھی جتنی بڑی ان کی بیٹی نے بنا لی تھی۔۔۔۔۔

مہر ش کوئی اتنی سیدھی سادھی لڑکی تو تھی نہیں کہ اتنی سی بات پر اتنا اوورری

۔۔۔ایکٹ کرتی اس سے پہلے بھی اس کے دو بوائے فرینڈرہ چکے تھے

جو اس کے ساتھ بہت زیادہ فری نہ سہی لیکن تھے تو بوائے فرینڈ ہی وہ شاید ان کے

ساتھ ٹائم پاس کر رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی جو رشتہ اس نے ان دونوں کے

ساتھ بنایا ہوا تھا وہ اتنا بھی عام نہ تھا کہ نظر انداز کیا جا سکتا یہ بات ٹھیک تھی کہ ان

لوگوں کے ساتھ اس نے کبھی بھی لمٹس کراس نہیں کی تھی لیکن پھر بھی وہ ان

۔۔۔۔۔سب چیزوں سے بے خبر نہ تھی

وہ ریحان کے دل میں ابھرتے جذبات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہی تھی وہ

۔۔۔؟پہلے دن ہی سمجھ چکی تھی کہ ریحان اس سے کیا چاہتا ہے

اور پھر ایسے میں انہیں مہرش کے نخرے بالکل پسند نہیں آرہے تھے دو بوائے

فرینڈز رکھنے کے بعد بھی اگر وہ ریحان کی حرکتوں سے تنگ تھی تو پھر ان کا غصہ کرنا

۔۔۔۔تو بنتا تھا ریحان اپر کلاس فیملی کا لڑکا تھا

اس کی بہت ساری گرل فرینڈز رہ چکی تھی لیکن اس نے شادی کے لئے اپنے باپ کی پسند کو ہاں کر دیا تھا ایک تو مہر ش اس کے معیار کے مطابق تھی دوسرا وہ بے انتہا خوبصورت تھی لیکن مہر ش نے خود ہی سب کچھ برباد کر دیا تھا

وہ اپنی ماں کو صاف جواب دے چکی تھی کہ ریحان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ ریحان کی فیملی سے مل کر ان سے اچھے تعلقات بنائے ہوئے تھی کہ اگر ان دونوں میں کوئی مسئلہ ہو بھی جائے تو رشتے پر برا اثر نہ ہو

اس بات پر اسے بہت برا لگا تھا لیکن اس نے کچھ بھی نہ کہا کیونکہ وہ خود ہی ریحان

سے الگ ہونے کا فیصلہ کر چکی تھی ۔۔۔۔

لیکن آج کل ریحان اس سے معافی مانگ رہا تھا اور وہ بھی اس کے بار بار معافی مانگنے

پر کافی خوش ہو رہی تھی اس کی ماں نے بتایا تھا یہ رشتہ ان کے لیے کتنا اہم ہے اگر وہ

اپنے باپ کے ڈوبتے ہوئے بزنس کو بچانا چاہتی ہے تو اسے اپنے باپ کی مدد کے

لئے ریحان سے شادی کرنی پڑے گی لیکن وہ ریحان کو اسکے ایٹیٹیوڈ کے ساتھ

نہیں اپنا سکتی تھی

اسی لیے وہ ریحان سے ترلے کروا رہی تھی وہ معافیاں مانگ رہا تھا جب کہ وہ یہاں اس کی حالت پر خوش ہو رہی تھی یہ جانے بغیر کہ اس کی زندگی میں آگے کیا ہونے والا ہے ؟۔۔۔

مسلسل اسے تڑپانے کے بعد آخر اس بار انیسویں کال پر اس نے فون اٹینڈ کر لیا تھا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ریحان کیوں بار بار فون کر رہے ہو مجھے ؟۔۔۔

جب کہ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تو تمہیں سمجھ میں نہیں آرہا کیوں بار بار فون کر کے مجھے تنگ کر رہے ہو۔۔۔؟ دیکھو میں تمہیں آخری بار بول رہی ہوں ہمارے پیرنٹس کے اچھے تعلقات ہیں اسی لیے میں نے انہیں کچھ نہیں بتایا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم مجھے اس بات کو لے کر بلیک میل کرو گے وہ بے حد ایٹیٹیوڈ سے بولی تھی جیسے کوئی بہت بڑا احسان کیا ہو ریحان کی ذات پر۔۔۔

میں تمہیں بلیک میل نہیں کر رہا مہرش ایم ریلی سوری اس دن میں بھی کچھ زیادہ ہی اوور ہو گیا تھا اور اپنی اس دن والی حرکت پر بہت زیادہ شرمندہ ہوں پلیز مجھے

معاف کردو منگیتر کے ناتے نہ سہی میں تمہارا دوست ہوں نا ایک چھوٹی سی بات پر

تم ہماری دوستی اور ہمارے رشتے کو ختم تو نہیں کر سکتی نہ آئی ایم ویری

سوری۔۔۔! پلیز ایک بار مجھ سے ملو میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں

میں تمہیں دوبارہ شکایت کا موقع ہر گز نہیں دوں گا جسٹ ایک بار پلیز مجھ سے ملو

۔۔۔۔تم اپنا غصہ نکالنے کے لیے مجھے تھپڑ مار چکی ہو اور اتنا ہی کافی تھا

اور پلیز معاف کر دو میں تمہاری نیچر کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا ہوں شادی

سے پہلے تم کسی بھی طرح کا کوئی ریلیشن شپ نہیں چاہتی میں سمجھ چکا ہوں اور میں

تمہارے اس فیصلے کا احترام کرتا ہوں میں آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا جو

تمہیں ناگوار گزرے مجھے معاف کر دو وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا جبکہ مہرش کی

گردن اکڑ گئی چہرے پر گہری مسکراہٹ آگئی تھی مغرورانہ مسکراہٹ ۔۔۔!

اچھا ہی تھا کہ وہ شادی سے پہلے ہی اسے کنٹرول کرلے اس کی ماں بھی یہی چاہتی

تھی کہ اس کا شوہر اس کے کنٹرول میں ہو اور ریحان کافی حد تک اس کے حسن میں

قید تھا ۔۔۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ریحان کو معاف کر دے گی کیونکہ یہ بات تو طے تھی کہ اس کی ماں اس کی شادی ریحان سے ہی کروانا چاہتی تھی اور ریحان بھی شاید اسے اپنی پرانی گرل فرینڈ کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا لیکن اب اس کی عقل ٹھکانے آ چکی تھی وہ سمجھ چکا تھا کہ مہرش کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ اس کی ہونے والی بیوی ہے ۔۔۔۔اور وہ یہ سب کچھ پسند نہیں کرتی

او کے فائن۔۔۔۔! میں نے تمہیں معاف کیا بتاؤ کہاں ملنا ہے وہ ناز سے بولی

جہاں تم کہو وہ خوش ہو گیا تھا

۔ کل ہمارے گھر میں پارٹی ہے تو وہی ملتے ہیں اس نے مسکرا کر کہا

نہیں ہر گز نہیں پارٹی میں مل کر کیا کریں گے یار ہم دونوں اکیلے ملتے ہیں میں تم سے معافی بھی مانگ لوں گا اور ٹھیک سے سوری بھی بولوں گا وہ خوشامدی انداز میں گویا ہوا

میں نے تمہیں معاف کر دیا ریحان اس نے بال پیچھے کی جانب جھٹکتے ہوئے کہا

لیکن میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں پھر بھی میرا مطلب ہے میں اسپیشل فیل کروانا چاہتا ہوں تمہارے لئے کچھ اسپیشل کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھ پر اتنا اعتبار نہیں کرتی اسے برا لگ رہا تھا وہ یقیناً اس کھیل میں ماہر تھا

او کے بابا ٹھیک ہے ملتے ہیں کہاں ملنا ہے مجھے ایڈریس میل کر دینا میں آجاؤں گی

اس نے مسکراتے ہوئے کہا مزید دو تین باتوں کے بعد فون بند کر دیا تھا اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی

OOOOOO

توآخر پھنساہی لی بلبل تم نے کیاارادہ ہے کیا کرنے والے ہو اس کے ساتھ اکیلے انجوائے کروگے یا ہمیں بھی موقع ملے گا ریحان کا دوست اس کے پاس بیٹھا اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ ریحان کی نہیں بلکہ اس کے ماں باپ کی پسند تھی تو اسے پسند بھی تھی وہ اس سے شادی بھی کرلیتا اگر وہ اسے تھپڑ نہ مارتی اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی اس کا باپ اس

کے بزنس کے لیے اس کے باپ کے ترلے کر رہا تھا اور اس کی بیٹی اس پر ہاتھ اٹھا

رہی تھی اور وہ اسے ایسے ہی جانے دیتا

اکیلے کیوں انجوائے کروں گا تم سب لوگ بھی آ جانا اس تھپڑ کے بدلے میں ایسا

تھپڑ ماروں گا کہ ساری زندگی یاد رکھے گی یہ مہرش جہانگیر شاہ اس نے کس سے پنگا

لیا ہے اسے پتا چلے گا ۔۔۔

تیار ہو جاؤ مہر ش بی بی تمہارے منہ پر تھپڑ میں ماروں گا اس کی گونج تمہیں ساری

زندگی سنائی دیتی رہے گی کبھی آئینے میں اپنی شکل نہیں دیکھ پاؤ گی وہ پر سکون سا بولا

تھا اس کے ساتھ آنے والے وقت کو یاد کرتا

وہ جانتا تھا کہ اس سے پہلے بھی اس کے بوائے فرینڈ رہ چکے ہیں ایک کو تو وہ بہت

قریب سے جانتا تھا اور اب یہ لڑکی اسے نخرے دکھا رہی تھی وہ کون سا اس کے

ساتھ کچھ زبردستی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ تو صرف اس کے ساتھ وقت گزارنا

چاہتا تھا لیکن اس نے کیا کیا اس کی منگیتر تھی اس کی ہونے والی بیوی تھی کیا فرق

پڑتا ہے کہ اگر تھوڑی دیر اس کے ساتھ ٹائم سپنٹ کر لیتی

اس کا باپ مہرش کے باپ کے بزنس میں اتنا پیسہ لگا رہا تھا اسکی مدد کر رہا تھا اور یہ لڑکی اسے نخرے دکھا رہی تھی ٹھیک ہے وہ خوبصورت تھی نخرے دکھانا اس کا حق تھا لیکن نخرے دکھانے کے لئے اوقات ہونی چاہیے اور نخرے کس کو دکھانے چاہیے یہ بھی پتہ ہونا چاہئے اور آج وہ اسے اوقات یاد دلانے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اسے لوکیشن سینڈ کر چکا تھا اس کا ارادہ اسے ایک ہوٹل میں ڈنر کروانے کا تھا اور اسی ہوٹل میں اس نے کمرہ بک کروایا تھا اس کی اوقات یاد دلانے کے لئے ۔۔۔

وہ سب کچھ پہلے ہی پلان کر چکا تھا وہ صرف مہرش کے ماننے کا انتظار کر رہا تھا اور آج اس نے مہرش کو منا لیا تھا وہ اس سے ملنے والی تھی اور وہاں اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا لیکن اسے یقین تھا کہ اس کے بعد مہرش کسی کو شکل نہیں دکھا پائے گی ------

وہ ایسی زندگی سے وہ موت کو گلے لگانا بہتر سمجھے گی ریحان اس سے شادی کرے گا ایسا تو اب ممکن ہی نہیں تھا اس کی بس یہی خواہش تھی کہ وہ اسے حاصل کرے ----

وہ اس کی خوبصورتی پر اپنا نام لکھنا چاہتا تھا۔ وہ سب کو بتانا چاہتا تھا کہ ریحان پر ہاتھ

اٹھانے والے کا کیا انجام ہو سکتا ہے ۔

جی لو اپنی زندگی مہرش جہانگیر شاہ آج کی یہ رات تمہاری زندگی کی آخری پر سکون

رات ہو گی کیونکہ اس کے بعد تم دنیا سے منہ چھپاتی پھرو گی تم اپنی ہی شکل آئینے

میں نہیں دیکھ پاؤ گی اس طرح سے ریحان برباد کرے گا تمہیں ۔۔۔۔

جو تھپڑ تم نے میرے منہ پر مارا ہے اس تھپڑ کی گونج تمہیں ساری زندگی سنائی دیتی رہے گی تم پل پل اپنی اس غلطی کے لیے پچھتاؤ گی کہ تم نے کس پر ہاتھ اٹھایا ہے؟۔۔۔

لیکن افسوس کے اب یہ غلطی تم سدھار نہیں سکتی کیونکہ ریحان ایک ہی بار فیصلہ کرتا ہے اور اب فیصلہ ہو چکا ہے میں تمہاری ہستی کا غرور مٹادوں گا تم کبھی کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گی وہ آئینے کے سامنے کھڑا بے حد غصے سے خود کو گھور رہا تھا جیسے آئینے میں اس کا اپنا نہیں بلکہ مہرش کا عکس ہو۔۔۔

○○○○○○

وہ آج بہت دل لگا کر تیار ہوئی تھی "دامیش" کے آنے میں بس تھوڑا سا وقت باقی تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے ساڑھی پسند ہے یا نہیں لیکن اس نے پہن لی تھی اس نے آج خود بھی پہلی بار ساڑھی پہنی تھی وہ بھی صرف اور صرف دامیش کے لئے کیونکہ اس کے کپڑوں میں یہ لباس بھی کافی زیادہ تعداد میں شامل تھا اسی لئے اسے لگا کہ شاید دامیش کو یہ لباس پسند ہو گا تبھی تو وہ اس کے لیے خرید کر لایا تھا ۔۔۔۔

اسے ساڑھی پہنتے ہوئے بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا کیونکہ یہ اس کا فرسٹ ایکسپیرینس تھا ۔۔۔۔

لیکن دادی نے اس کی کافی ساری مدد کی تھی دادی نے ہی اسے سمجھایا تھا کہ وہ دامیش کے لئے تیار ہو اسے اپنی طرف متوجہ کرے اسے ہر طریقے سے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرے وہ اس کی محبت میں پوری طرح گرفتار رہے پریا کے لیے یہ سب کچھ مشکل تھا یہ کرتے ہوئے پریہ کو خود بھی بہت عجیب لگ رہا تھا یہ سب کچھ کرنا مشکل تھا لیکن دامیش کی محبت میں وہ کچھ بھی کرنے کو تیار ہو گئی تھی ۔

وہ جان گئی تھی کہ دامیش کا فیورٹ کلر ریڈ ہے کیونکہ اس کے سارے لباس میں یہ کلر کہیں نہ کہیں شامل ہوتا تھا

اس نے جان بوجھ کر سرخ رنگ کی ساڑھی نکالی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا یوں تیار ہونا اس پر کس طرح کا اثر کرے گا ؟۔۔۔۔

یا وہ اس کے بارے میں کیا سوچے گا۔۔۔۔؟ بس دادی نے کہہ دیا کہ اسے کسی بھی طرح اپنے شوہر کے دل میں اپنے لیے جگہ بنانی ہے تو پھر فیصلہ ہو گیا کہ اب

انکار کی گنجائش تھی ہی نہیں اسے کیسے بھی دامیش کو اپنا بنانا تھا جس کے لیے وہ کچھ

بھی کرنے کو تیار تھی ------

اس نے دادی کے بتائے گئے طریقے پر جیسے تیسے ساڑھی پہن لی تھی بڑے بڑے

جھمکے جو اس کی جیولری میں شامل تھے پہن کر ہاتھوں پر ڈھیروں ساری چوڑیاں

سجائی ------

جو اس کی کلائی کو بے حد خوبصورت بنا گئی تھی اپنی کلائیوں کو دیکھ کر وہ خود بھی بے

اختیار مسکرادی پھر اس کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئی اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا دامیش

کی شدتوں کو یاد کرتے ہوئے رات تو اس کی یہ چوڑیاں نہ جانے کتنے ٹکڑوں میں

تقسیم ہوں گی ؟۔۔۔۔

اس کی کلائیوں پر اب بھی چوڑیوں کے ٹوٹنے کے نشانات موجود تھے اور یہی پر اس

نے سوتے ہوئے دامیش شاہ کے لبوں کا لمس محسوس کیا تھا

ہاں وہ جاگتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتا تھا کیونکہ یہ اس کی توہین تھی

۔۔۔۔ لیکن اس کے سوئے ہوئے وجود کو محبت پاش نظروں سے دیکھتا تھا

اس کے سوئے ہوئے وجود کو اپنے بے حد قریب رکھتا تھا وہ اس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اس کے بال سہلاتا تھا کتنی بار وہ چور انداز سے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ چکی تھی لیکن نہ جانے اس کے جاگتے ہوئے یہ محبت کہاں جا سوتی تھی اس کی محبت کو یاد کرتے ہوئے وہ مسکرا کر اپنی ساڑھی سنبھال کے نیچے چلی گئی

ooooo

ماشاءاللہ۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔! کتنی خوبصورت لگ رہی ہو تم پریا میری جان ادھر آؤ میں تمہاری نظر اتاروں اسے سیڑھیوں سے نیچے اترتے دیکھ کر دادی نے

بے اختیار پکارا وہ آہستہ آہستہ چلتی ان کے پاس آگئی جب کہ ان کی بے ساختہ

۔۔۔۔تعریف پر اس کی نگاہ اٹھنا بھول گئی تھی

آج دامیش تم سے نگاہ پھیر نہیں پائے گا مجھے یقین ہے وہ تمہیں اپنی محبت کا احساس

ضرور دلائے گا میری بچی مجھے یقین ہے کہ تم میرے دامیش کی زندگی کو خوشیوں

سے بھر دوگی اس کی زندگی میں وہ خوشی لاوگی جو وہ کبھی نہیں دیکھ پایا تم اسے مکمل

۔۔۔۔کردوگی

اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ اسے بہت سارا پیار کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں

۔۔۔جبکہ پریہ نظر جھکائے بس ان کی دعاؤں پر ان شاءاللہ کہہ رہی تھی

دادی میں پوری کوشش کروگی کہ میں دامیش کو ان سب یادوں سے باہر نکال

سکوں لیکن میں خود بھی تو ان کی زندگی میں بری بن کر آئی ہوں

میں نے ان کے جذبات کے ساتھ کھیلا ہے ان کے احساسات کی توہین کی ہے ان کی

محبت کا مذاق اڑایا ہے تو بتائیں ایسے انسان پر بھروسہ کرنا کیا آسان ہوگا ان کے لئے

۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی سی آگئی

میری بچی وہ تم پر اعتبار کرے گا کیونکہ وہ محبت کرتا ہے تم سے محبت میں کہیں نہ

۔۔۔کہیں اعتبار آ ہی جاتا ہے انسان پر کبھی اپنی محبت کو برا نہیں سمجھ پاتا

یہ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جس میں محبوب کی غلطیاں بھی نظر انداز کر دی جاتی ہیں

محبت ایک خوبصورت جذبہ ہے جو ہر جذبے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے کیا نفرت

۔۔۔؟

۔۔۔؟ کیا ضد۔۔۔کیا جنون۔۔۔کیا دیوانگی۔۔۔کیا ناراضگی

اس کے سامنے سب گھٹنے ٹیک دیتے ہیں

تمہارے پاس محبت کی طاقت ہے وہ تمہارے عشق میں پاگل ہے وہ تمہیں کب تک نظر انداز کر سکے گا ایک نہ ایک دن وہ ہار جائے گا تمہارے سامنے اور میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب "دامیش شاہ" خود تم سے اپنی محبت اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کرے گا وہ خود تمہیں بتائے گا

کہ تم اس کے لئے کیا ہو وہ ہر چیز بھلا دے گا اپنا ہر زخم ہر درد تمہارے سامنے رکھ

کر تم سے ہی مرہم لگوائے گا۔۔۔۔

تم اپنی ہمت مت ہارنا وہ شوہر ہے تمہارا اس کی ہر بات کو اس کی ناراضگی سمجھ کر

بھول جانا اس کی کوئی بھی دل دکھانے والی حرکت کو اپنے دل پر مت لینا

پھر دیکھنا اللہ تم دونوں کی زندگی میں آسانی لائے گا تم کھانا کھالو بھوک لگی ہو گی

تمہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی ابھی تک تو انہوں نے خود بھی ڈنر نہیں کیا

تھا۔۔۔۔

نہیں دادی مجھے بھوک نہیں لگی لیکن آپ کو کھانا کھالینا چاہیے پتا نہیں ان کو آنے میں کتنا وقت لگے گا آپ نے میڈیسن بھی نہیں لی ہیں وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولی تو وہ انکار کرنے کی کوشش کرنے لگی وہ ان کے انکار کو کھاتے میں لائے بغیر ہی ان کے لئے کھانا نکالنے چلی گئی تو دادی مزید ضد نہ کر سکی ۔۔۔۔

○○○○○

رات کے گیارہ بجے تھے وہ اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تھی دادی اب تک جاگ رہی تھی اس نے دادی کو زبردستی میڈیسن بھی دی تاکہ وہ آرام کریں لیکن وہ اس کی بات نہیں مان رہی تھی دامیش کا اب تک نہ آنا نہیں بھی پریشان کر گیا تھا وہ روز وقت پر آجاتا تھا لیکن آج وہ دونوں اس کا انتظار کر رہی تھیں دادی کے سامنے بیٹھی اس کی نگاہیں دروازے پر تھی

دادی میری بات مانیں آپ سو جائیں آپ نے میڈیسن لی ہوئی ہیں

آپ کا زیادہ دیر تک جاگنا آپ کی صحت کے لیے اچھا نہیں پلیز آپ سو جائیں تاکہ

آپ کو تھوڑا سکون ملے میں آپ کے پوتے کا انتظار کروں گی فکر نہ کریں میں انہیں

بھوکا ہر گز نہیں سلانے والی دادی کو پریشان دیکھ کر اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا تو

۔۔۔۔۔۔۔دادی مسکرا دیں

مجھے یقین ہے میری بچی تم کبھی بھی ایسا نہیں کرو گی تم تو پہلے دن ہی مجھے میرے

پوتے کے لیے پسند آ گئی تھی لیکن میں دامیش کی پسند ناپسند سے واقف نہیں تھی

اسے کب کون سی چیز پسند آ جائے پتہ نہیں چلتا اور کب کونسی چیز سے وہ نفرت

۔۔۔۔کرنے لگے اندازہ لگانا آسان نہیں

میں نے بہت چاہا کے دامیش کے سامنے اپنی پسند کا اظہار کر دوں اور تمہیں عزت سے دامیش کے نکاح میں اس گھر میں لے آوں لیکن اس کے پہلے ہی دن تمہارے ساتھ سرد مہری نے مجھے پریشان کر دیا تھا۔۔۔۔

میں سمجھ گئی تھی کہ وہ کبھی بھی تمہاری طرف متوجہ نہیں ہو سکتا ہے اسی لئے میں نے اپنے دل کی یہ خواہش دل میں ہی دبالی لیکن پھر جب اس نے یہ بتایا کہ وہ تم سے محبت کر بیٹھا ہے یقین جانو میری خوشی کوئی انتہا ہی نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن زندگی تو نام ہے امتحان کا ہے جو بھی ہوا جیسا بھی ہوا مجھے یقین ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا میرے پوتے کی زندگی میں کبھی بھی کوئی خوشی آسانی سے نہیں آئی تو پھر تو یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی مجھے اللہ کی پاک ذات سے کوئی گلا نہیں میں جانتی ہوں جس نے اس کے نصیب میں یہ تکلیف یہ درد کے دن لکھے ہیں وہی اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گا ان شاءاللہ۔۔۔۔!

وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بول رہی تھی پریا بھی مسکرائی

ان شاءاللہ دادی ایسا ہی ہو گا لیکن اب آپ یہاں سے اٹھیں اور اپنے کمرے میں

۔۔۔۔چلیں اب آپ مزید یہاں نہیں رک سکتی

آپ کو آرام کی ضرورت ہے وہ انہیں زبردستی ہاتھ تھام کر اٹھاتے ہوئے کہنے لگی تو

نہ چارہ دادی کو ماننا ہی پڑا یہ لڑکی ان سے اپنی ہر ضد منوا لیتی تھی دامیش تو پھر ان کا

۔۔۔۔پوتا تھا

وہ بھی مان جائے گا ایک نہ ایک دن بس پریا کوشش کرے وہ شروع سے ہی انہیں

عزیز تھی پہلے دن سے ہی وہ اس کے لئے بہت کچھ سوچنے لگی تھی لیکن دامیش کی

پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے کبھی یہ بات اس کے سامنے نہیں کی تھی

کیونکہ پریا کے وجود کے ساتھ اسے عجیب سی الجھن تھی وہ ہمیشہ اس کے نام پر غصہ

ہو جاتا تھا وہ اکثر انہیں بھی یہ کہتا تھا کہ وہ آپ کی لاڈلی ہے۔۔۔۔

مت بھولا کریں کہ وہ بھی ایک ملازمہ ہے ایک ملازمہ سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت

نہیں دادی کے سامنے نہ جانے کیا کیا بولتا رہا اور آج خود اس کی محبت میں گرفتار

تھا۔۔۔۔

جانتا تھا یہ نصیب کا لکھا ہے نصیب میں کب کیا لکھ دیا جائے کسی کو پتا نہیں چلتا اللہ

۔ نے اس کے نصیب کے ساتھ پریا کا نصیب جوڑا تھا

اور دادی کا یقین تھا جلد ہی وہ اپنے اس نصیب کو قبول کرے گا اور اپنی زندگی میں

۔۔۔۔۔آگے بڑھ جائے گا

○○○○○

تمہیں بھی زیادہ دیر تک جاگنے کی ضرورت نہیں ہے آیئے یہ نالائق میں خود بات

کرتی ہوں اس سے اس نے بہت تنگ کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔

مجال ہے جو میری کوئی بھی بات سن لے ہمیشہ اپنی کرتا ہے۔۔۔۔

کیا تک بنتی ہے رات کے گیارہ بجے تک گھر سے غائب رہنا یہ بھی جانتا ہے کہ

گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں گھر میں بوڑھی دادی ہے بیوی ہے کسی کی کوئی پروا

نہیں نہ جانے کہاں منہ مار رہا ہے ؟۔۔۔

دادی نیند میں جانے سے پہلے کافی غصے سے بڑبڑا رہی تھیں جبکہ پریا ان کے پاس

بیٹھی مسکرائے جا رہی تھی

دادی آپ پریشان نہ ہوں میں بھی مزید تھوڑی دیر انتظار کروں گی اگر وہ نہیں

آئے تو میں خود بھی سو جاؤں گی آپ زیادہ پریشان نہ ہوں وہ ان پر کمبل ٹھیک کرتی

ہوئی بول رہی تھی۔۔۔۔

ضرور انہیں کوئی نہ کوئی کام آگیا ہو گا جس کی وجہ سے وہ ابھی تک گھر واپس نہیں آ

سکے۔۔۔۔۔

ہاں تو ضروری کام پڑ گیا ہے تو کم از کم فون اٹھا کر ہم گھر والوں کو بتائے تو سہی اتنی خوبصورت بیوی ہے اس کے لیے سجتی سنورتی ہے لیکن اس لڑکے کی لاپروائیاں ۔۔۔۔ دیکھو وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو پریا کو ہنسی آگئی

کتنے دن کے بعد اس نے دادی کا پرانا انداز دیکھا تھا جسے دیکھ کر اسے بہت زیادہ خوشی ہو رہی تھی

ایک بار پھر سے وہ دا میش سے اس کی دادی بن چکی تھی وہ پھر سے ان کی لاڈلی بن گئی تھی اور یقیناداامیش کو پہلے یہ بات پسند نہیں تھی تو اب بھی نہیں ہونی تھی

جو بھی تھا اس کے لیے یہ بات بہت زیادہ اہمیت رکھتی تھی کہ دادی نے اس کی طرف سے اپنا دل صاف کر لیا اور اسے معاف کر کے ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگالیا اسے اس وقت سچ میں ان کی ضرورت تھی

○○○○○○

انتظار کر کر کے پر یہ اب تھک چکی تھی رات کا ایک بجنے والا تھا اور دامیش کا کہیں

۔۔۔۔کوئی اتا پتا نہیں تھا اس نے بار بار اس کو فون کرنے کی کوشش کی تھی

لیکن اس نے فون رسیو نہیں کیا

یقینا انہیں کوئی بہت ضروری کام آ گیا ہو گا ورنہ وہ اتنے لیٹ تو کبھی بھی نہیں

۔۔۔۔ہوتے

مجھے ان کا انتظار کرنا چاہیے یا سو جانا چاہیے پتا نہیں آنے میں کتنا وقت اور لگے گا

وہ ساڑھی کا پہلو سنبھالتی کبھی ادھر تو کبھی ادھر ٹہل رہی تھی ملازمین آہستہ آہستہ

اپنے کوارٹرز میں جا چکے تھے

اسے بھی مزید یوں باہر اکیلے رکنا ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اسی لئے کمرے میں جا کر

اس کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا

دامیش آپ کہاں رہ گئے آج اتنا لیٹ تو آپ پہلے کبھی بھی نہیں ہوئے وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگا کر دامیش کے بارے میں سوچنے لگی تھوڑی دیر میں اسے نیند آنے لگ گئی تھی

آخر وہ کتنی دیر اس کا انتظار کرتی وہ تو فون بھی رسیو نہیں کر رہا تھا اور نہ ہی واٹس ایپ پر میسج کا جواب دے رہا تھا ۔۔۔۔۔

اس نے بیٹھ کر انتظار کرنے کی خاطر آنکھیں موندلی تھی لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ سو جائے گی ۔۔۔۔

اس نے ابھی تک وہی آتشی ساڑھی پہن رکھی تھی جو اس کے حسن کو چار چاند لگا

رہی تھی لیکن اس کے حسن کی تعریف کرنے والا تو نہ جانے کہاں جا چکا تھا؟۔۔۔

اس نے رات واپس آنا بھی تھا یا نہیں وہ نہیں جانتی تھی اسی لئے تو دادی کو مزید

انتظار کی زحمت سے دوچار کرنے سے بہتر انہیں میڈیسن دینا سمجھا وہ بھی روز اس

کی واپسی کا انتظار کیا کرتی تھی۔۔۔

اچھا ہی ہوا تھا کہ وہ میڈیسن لے کر سو گئی تھی ورنہ ایک بجے تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی تو ممکن تھا کہ وہ صبح کے وقت ہی واپس آئے ۔۔۔

لیکن اسے کہیں نہ کہیں یہ یقین بھی تھا کہ وہ آجائے گا لیکن وہ نہیں آیا ۔۔۔۔

اس کا انتظار کرتے کرتے وہ گہری نیند میں اتر چکی تھی اس کے نام سے سجا اس کا حسن آج جیسے بے مول ہو گیا تھا دادی نے کتنے مان سے اسے یہ ساڑھی پہننے کے لئے کہا تھا اسے تیار ہو کر دامیش کا انتظار کرنے کے لیے کہا تھا لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ اس کا انتظار انتظار ہی رہ جائے گا وہ آئے گا ہی نہیں

اسے دکھ تو بے حد ہو رہا تھا لیکن وہ کیا کر سکتی تھی اگر دامیش کی نظر میں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی تو وہ کیسے اس کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرتی لیکن پھر بھی دل میں کہیں نہ کہیں یہ امید ضرور تھی کہ آج نہیں تو کل سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

ooooo

آج اسے بہت زیادہ کام تھا جس کی وجہ سے وہ گھر واپس نہیں آسکا اس نے سوچا تھا

کہ وہ گھر فون کر کے بتادے گا اپنے دیر سے واپس آنے کے بارے میں لیکن پریا کا

بار بار آتا فون دیکھ کر اس کا دل ہی نہیں کیا انہیں کچھ بھی بتانے کا نہ جانے وہ کیوں

چاہتا تھا کہ وہ اس کی واپسی کا انتظار کرے وہ بنا اسے اپنی واپسی کے بارے میں کچھ

بھی بتائے اپنے کام پر آگیا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ دادی اس سے خفا ہیں تو یقیناوہ پریا سے بات نہیں کریں گی

اور وقت پر میڈیسن لے کر سو جائیں گی اس نے خود بھی تو صبح آتے ہوئے ان سے

۔۔۔کہا تھا انتظار مت کیجئے گا ممکن ہے کہ آج دیر ہو جائے

آج اس کی تین بہت اہم میٹنگ تھی جو اس نے آج ہی اٹینڈ کرنی تھی یہی وجہ تھی

کہ وہ آج جلدی گھر واپس نہ جا سکا جبکہ بہت دنوں سے وہ ٹائم پر گھر چلا جاتا تھا

اس نے اپنا واٹس ایپ کھولا تو وہاں پر بے شمار میسجز تھے اس نے کچھ دن پہلے ہی پر یہ

کے لیے موبائل خرید اتھا جس میں اس نے صرف اپنا ہی نمبر محفوظ کیا تھا

کیونکہ اس کا اپنا دل چاہتا تھا اس سے بات کرنے کا یہ الگ بات تھی کہ اس نے اب

۔۔۔۔۔تک اس کے فون پر ایک بار بھی فون نہیں کیا تھا

لیکن آج اس کے فون پر بڑی رونق لگی تھی پریا کے انباکس میں بہت سارے

میسیجز آئے تھے

۔۔۔۔۔؟کہاں رہ گئے دامیش

کب تک واپسی ہو گی دادی پریشان ہو رہیں ہیں

میں نے دادی کو میڈیسن دے کر سلادیا ہے

۔۔۔۔آپ جلدی گھر آجائیں میں انتظار کر رہی ہوں

آپ کب تک فارغ ہوں گے کب تک آجائیں گے آپ

اس طرح کے بے شمار میسجز ریڈ کرتے ہوئے اسے بہت خوشی ہو رہی تھی اس نے بار باران مسیجز کو پڑھا۔۔۔۔

یہ کتنا خوشگوار احساس تھا کوئی اس کی واپسی کا انتظار کر رہا ہے کوئی آس لگائے بیٹھا

ہے اس کا دل بہت خوش تھا یہ سب کچھ پڑھتے ہوئے وہ اس کو نہیں بتا سکتا ہے کہ

یہ میسج اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتے ہیں لیکن وہ اپنی زبان سے اظہار کیوں

کرے؟۔۔۔۔

اس کے جذبات کی توہین کی گئی تھی اس کے جذبات کا مذاق اڑایا گیا تھا یہی تو تھے

اس کے احساسات جن کو وہ بیچ چکی تھی اس کا سودا کر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ پریا کی کوئی نہ کوئی مجبوری تھی ناصر صاحب کی حالت اس کی آنکھوں کے سامنے تھی لیکن پھر بھی اس کا دل اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھا اگر اس کی مجبوری تھی تو کیا وہ اس کے جذبات کا سودا کرے گی وہ اس کو بھی تو بتا سکتی تھی

اسے بھی تو کہہ سکتی تھی کہ اس کے باپ کو علاج کی ضرورت ہے وہ اپنا سب کچھ لٹا کر اس کے باپ کو بچانے کی کوشش کرتا لیکن اس نے اسے اس قابل ہی کہاں سمجھا وہ تو بس دھوکہ دے رہی تھی اس کو اور بس اس سوچ کے ساتھ اس کی ساری محبت، ساری چاہت، ساری خواہشات، سارے احساسات کہیں دور جا سوئے تھے۔۔۔۔

اس کے آگے وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا کہ پریا نے اسے دھوکہ دیا اس کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کیا

اس کی سوتیلی بہن کے ساتھ مل کر اس کی جذبات کا مذاق اڑایا اس کی محبت کو بیچ دیا

○○○○○○

وہ سیدھا اپنے بیڈ روم میں آیا تھا کیونکہ وہ میسج پڑھ چکا تھا کہ دادی کو کھانا دے کر وہ سلا چکی ہے وہ انہیں ڈسٹرب کیے بنا اپنے کمرے میں آیا تھا

کمرے کی لائٹ اب تک آن تھی مطلب کے وہ شاید اب بھی اس کے انتظار میں بیٹھی تھی اس کے دل میں عجیب سی خوش فہمی پیدا ہوئی۔اسے خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔

توکیا وہ سچ میں اس کا انتظار کر رہی تھی وہ سوچتے ہوئے تیز قدم اٹھاتا کمرے کی جانب آگیا

اس کی پہلی نگاہ بیڈ پر بیٹھی سوتی ہوئی پریا پر گئی تھی جہاں وہ بیڈ کر ون سے ٹیک لگائے بے آرام سی بیٹھی مگر سو رہی تھی۔۔۔۔

اس کے جسم پر چمکتی آتشی ساڑھی خوبصورت بدن کی رعنائیاں اسے اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی وہ چاہ کر بھی اپنی نگاہ اس کے وجود سے ہٹا نہیں سکا۔۔۔۔

وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ چاہ کر بھی وہ اس سے دور نہ رہ سکا اس کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ اپنی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز کیے ہوئے تھا

دل بے ایمان ہونے لگا تھا کیا یہ سب کچھ اس کے لیے تھا اتنی تیاری اتنی خوبصورتی

۔۔۔۔؟ کیا یہ سب کچھ اس کے لیے کیا گیا تھا

اس کا دل مچل مچل اٹھا

اگر یہ سب کچھ اس کے لئے تھا تو پھر حق دار کو اس تعریف ملنی چاہے وہ مسکرایا اس

نے لمحے میں کے اس قریب آ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ جو کچی پکی نیند میں تھی آ

کر اس کے چوڑے شانے کا حصہ بن گئی ایک لمحے کیلئے اس کی آنکھوں کے سامنے

بے یقینی تھی وہ اس وقت فور پیس سوٹ میں مکمل تیار اس کے سامنے کھڑا اس کے وجود کو پورے حق سے دیکھتا اس کی گردن سے بال ہٹا کر وہاں لب رکھنے لگا اس کی بے اختیاریاں اپنے عروج پر تھی جبکہ پریا کو اچانک گھبراہٹ ہونے لگی وہ اسے ۔۔۔۔پریشان کر گیا تھا

کیا یہ سب کچھ تم نے میرے لئے کیا ہے اتنی تیاری اتنی خوبصورتی یہ سب کچھ میرے لئے ہے کیا۔۔۔؟اس کے لئے میسج کر رہی تھی مجھے بار بار اس کی نگاہ اس کے وجود پر جمی ہوئی تھی وہ اسے چھونے کے لئے بے قرار تھا اسے اپنی باہوں میں ۔۔۔۔۔بھر کر اسے اپنی محبت کے رنگوں میں رنگنے کے لئے بے قرار تھا

جی ہاں۔۔۔۔! میں آپ کا انتظار کر رہی تھی آج میں بہت دل سے تیار ہوئی تھی

آپ کے لیے۔اس نے نگاہیں جھکاتے ہوئے کہا

اس کا اعتراف اسے بے حد اچھا لگا تھا

میں مصروف تھا لیکن تم سچ میں تعریف کے قابل لگ رہی ہو تم نے اتنا کچھ کیا ہے

۔۔۔۔میرے لئے تو تمہیں انعام دینا تو بنتا ہے

تمہارے حسن کو خراج تحسین پیش کرنا میرا اولین فرض ہے شادی جن بھی

۔۔۔۔ حالات میں ہوئی میں اپنے فرض حقوق سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا

لبوں پر دلکش مسکراہٹ سجائے اس کی گردن پر جھکا اور اپنے لبوں کی مچلتی مہر کو

۔ اس کے وجود پر لگانے لگا

اس کا نازک سراپہ اپنی باہوں میں قید کرتا وہ اسے بیڈ پر لٹاتا اپنے کوٹ کے بٹن

۔۔۔۔ کھولنے لگا

وہ کچھ نہیں بولی بس اسے اپنے قریب آتے ہوئے خود پر حاوی ہوتے ہوئے دیکھ

رہی تھی۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو تم یا یوں کہہ لو کہ میرے دل کو تم ہر حال میں

خوبصورت لگتی ہو

کاش میری زندگی میں وہ رات نہیں ہوتی جس رات تمہاری حقیقت مجھ پر کھلی تھی

تو یہ لمحہ میرے لئے میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہوتا لیکن برا تو یہ اب

بھی نہیں ہے اس کی ساڑھی کا پلو اس کے وجود سے ہٹاتے ہوئے وہ اس کے بدن کی

رعنائیوں میں کھونے لگا اپنے حق کو اس نے بھرپور اسحقاق سے استعمال کیا تھا

وہ اس کی باہوں میں پڑی بالکل بھی مزاحمت نہیں کر رہی تھی اور اس کا یہی انداز تھا

دامیش شاہ کو اچھا لگ رہا تھا اسے اپنی باہوں میں قید کئے وہ ساری دنیا کو بلائے

صرف اسی میں کھویا ہوا تھا

اور کسی کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھااور نہ ہی اس وقت وہ اس کے دیئے

دھوکے کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا وہ اس وقت صرف اور صرف محبت کی

۔۔۔ حسین فضاؤں میں کھو جانا چاہتا تھا

صرف اور صرف محبت کرنا چاہتا تھا وہ اس کے دھوکے کو یاد نہیں کرنا چاہتا تھا وہ

صرف اور صرف محبت چاہتا تھا پریا کی محبت چاہتا تھا کہ پریا اس سے محبت کرے

جس طرح وہ کرتا ہے

وہ اس پر ظاہر نہیں کرتا وہ اس پر اپنی نفرت جتاتا تھا لیکن کیا وہ اپنی محبت کو نظر انداز کر سکتا ہے اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ جس چیز کو اپنے دل سے ختم نہیں کر پایا تھا وہ اسکی محبت تھی اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود اس کا کمینہ دل پوری طرح سے پریا کے لیے دھڑکتا تھا اسی کے لیے بے تاب ہوتا تھا اسی کی قربت کے لئے مر رہا تھا۔۔۔۔

اسی کے لئے پاگل تھا۔۔۔۔

اس سے بڑی اور کونسی شکست ہو گی "دامیش شاہ" کے لیے کہ وہ اتنا سب کچھ

ہو جانے کے باوجود بھی اس سے محبت کرنا چھوڑ نہیں سکتا تھا

وہ نرمی سے اس کے پور پور کو چھوتا پوری طرح اس میں کھونے لگا تھا لمحات گزرتے

گئے اور وہ اسے اپنی محبت کی بارش میں سیراب کرتا چلا گیا ۔

OOOO

گھر میں پارٹی ہے مہرش اور تم کہیں باہر جانے کی بات کر رہی ہو بہت غلط ہے تم کہیں نہیں جا سکتی آج ریحان کے پیرنٹس بھی آنے والے ہیں پارٹی میں یہ پارٹی صرف انہی کے ویلکم میں رکھی ہے اور تم آج ہی جا رہی ہوں کہیں نہیں جاؤں گی تم سنا تم نے مسز جہانگیر بے حد غصے سے بول رہی تھی یہاں وہ ریلیشن شپ ٹھیک کرنے کے لیے اتنا کچھ کر رہی تھی اور مہرش گھر میں رہنے کے بجائے باہر جانے کی پلاننگ کر رہی تھی ۔

موم میں نہیں آسکتی آپ کی کسی بورنگ پارٹی میں میں جا رہی ہوں آج میں ڈیٹ پر جا رہی ہو وہ بھی آپ کے لاڈلے ریحان کے ساتھ اسے مجھ سے مل کر معافی مانگنی

ہے.... دیا میں نے اسے ایک اور موقع اس کے اور اپنے ریلیشن شپ کو بچانے کے لیے اب میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتی اس کے لیے یقیناً آپ میری بات کو سمجھ گئی ہوں گی

میں نے اس کو معاف کر دیا ہے اس کی اتنی بڑی غلطی کے باوجود بھی تو صرف اور صرف آپ کے لیے وہ مجھ سے کہیں ملنا چاہتا ہے میرے لیے کچھ اسپیشل کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔ میں نے اسے منع بھی کیا تھا لیکن پھر بھی وہ باضد تھا

تو میں نے اسے اوکے کر دیا اور اب میں جانا چاہتی ہوں مجھے یقین ہے آپ مجھے روکنے کی غلطی نہیں کریں گی سو آپ اپنی پارٹی خود سنبھال لیجئے گا میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ ریحان کے پیرنٹس پر ویسٹ کروں میری شادی ریحان سے ہو رہی ہے اس کے والدین سے نہیں اور میرا ریحان کے پیرنٹس کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی میں ان کو وقت دے سکتی ہوں وہ انہیں تفصیل سے بتاتے ہوئے بولی تو مسز جہانگیر کی آنکھوں کا سارا غصہ ماند پڑ گیا وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ ریحان کے ساتھ ہر طرح کا تعلق ختم کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہی ہے وہ ڈر ختم ہو چکا تھا

یہ تو شکر تھا کہ ریحان کی بد تمیزی کے بارے میں جہانگیر صاحب کو کچھ نہیں بتایا تھا

اس نے اس بارے میں جہانگیر صاحب سے کوئی بات نہیں کی تھی ورنہ جہانگیر

صاحب خود بھی اس رشتے کو آگے بڑھانے کے بارے میں نہیں سوچتے ان کے

لیے سب سے اہم ان کی بیٹی کی مرضی تھی لیکن مسز جہانگیر جانتی تھی کہ اگر اس

رشتے سے انکار ہو گیا تو وہ سڑک پر آجائیں گے ۔۔۔۔

اور وہ ایسا نہیں سوچ سکتی تھی اسی لیے انہوں نے پچھلے کچھ دن سے مہرش کو

جہانگیر صاحب کے ساتھ بھیجنے کی غلطی نہیں کی تھی وہ اس ریلیشن شپ کو خراب

نہیں کر سکتی تھیں ریحان کے پیر نٹس بہت امیر کبیر تھے ان کے پاس بہت

۔۔۔۔سارے ایسے پروجیکٹ تھے جو ان کے ڈوبتے بزنس کو بچا سکتے تھے

وہ ان کی کافی ساری مدد کر چکے تھے جہانگیر صاحب ایک بار پھر سے آسمان پر چمکنے

والا ستارہ بن رہے تھے لیکن ریحان کے پیر نٹس ان کی مدد کر رہے تھے صرف اور

صرف ریحان کی مرضی کی وجہ سے کیوں کہ اسے مہرش پسند آگئی تھی وہ محرش

سے شادی کرنا چاہتا تھا اور یہ رشتہ ان کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو رہا تھا

پہلے جتنے نہ سہی لیکن ریحان کے پیرنٹس نے انہیں ایک بار پھر سے منظر عام پر

ایک بزنس مین کے طور پر لا کھڑا کیا تھا وہ ایک بار پھر سے لوگوں کی نظروں میں

آنے لگے تھے اور یہ سب کچھ صرف اور صرف ریحان کی پسند کی وجہ سے ہو رہا تھا

اگر ریحان اس شادی سے انکار کر دیتا تو ان کا بزنس ایک بار پھر سے ڈوب جاتا وہ جو

ابھی واپس سے اپنا مقام بنانے لگے تھے سب دھرا کا دھرا رہ جاتا وہ بھی صرف ایک

غلطی کی وجہ سے وہ مہرش کو ایسی کسی بھی غلطی کی اجازت نہیں دے سکتی

تھی۔۔۔۔

او میری جان۔۔۔! تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تم

ریحان سے ملنے جارہی ہو ٹھیک ہے تم جاؤ ریحان سے ملنے کے لیے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر وہ تمہارے تھوڑا بہت قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے تو زیادہ اوور مت ہوا کرو اس کے ساتھ تمہاری شادی ہونے والی ہے کچھ ہی دنوں میں تم اسکی بن جاؤ گی تو تمہیں خود بھی ہوش کرنا چاہیے ریحان بہت اچھا انسان ہے اور شادی کے بعد تمہیں بہت خوش رکھے گا اس کی وجہ سے تمہارے بابا کے بزنس کو بھی بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے یہ باتیں بھولا مت کرو ۔۔۔۔

وہ تمہیں پسند کرتا ہے اور تم لوگوں کی شادی کو اب وقت ہی کتنا رہ گیا ہے تو اس کے

سامنے گنوار عورتوں کی طرح برتاؤ کرنے کی ضرورت ہر گز نہیں ہے تم ایک

ماڈرن اور نئے زمانے کی لڑکی ہو

شرماتی گھبراتی لڑکیاں آجکل کسی کا آئیڈیل نہیں ہوتی اور کوئی فرق نہیں پڑتا کہ

۔۔۔۔۔شادی سے پہلے وہ تھوڑا بہت تمہارے قریب آتا ہے تو

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ مہرش کو ان کی کوئی بات اچھی نہیں لگی

تھی آج تک کسی کی اتنی ہمت نہ ہوئی تھی کہ مہرش کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی

کوشش کرے وہ اس کو کبھی معاف نہ کرتی لیکن اس کے پیرنٹس ریحان خان کے ساتھ اس کی شادی کرنا چاہتے تھے وہ اسے خود بھی بہت زیادہ پسند تھا یقیناً اس کے بارے میں جانتا نہیں تھا تبھی اس نے بدتمیزی کی تھی

اور اسے یقین تھا کہ آگے ریحان ایسا نہیں کرے گا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ریحان اسے پسند کرتا ہے اور جتنا پریشر اس شادی کو لے کر اس کے سر پر تھا یقین تھوڑا بہت تو اس کے سر پر بھی ہو گا وہ اس کے ساتھ وقت گزار کر اسے سمجھنا چاہتا تھا تو اس میں کچھ غلط نہیں تھا اور موم کی بات کہیں نہ کہیں درست تھی دونوں کی شادی ہونے والی تھی تو کیا فرق پڑتا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو سمجھ رہے ہیں ۔

موم کو خوش دیکھ کر وہ انہیں بائے بولتی باہر آ گئی تھی اور اب اپنی گاڑی میں وہ ریحان کی بتائی ہوئی لوکیشن پر جا رہی تھی اس نے اسے ایک ہوٹل میں انوائٹ کیا ہوا تھا نا جانے وہ کیا کرنے والا تھا ؟۔۔۔

اس کے لیے زیادہ انٹرسٹ نہ ہونے کے باوجود بھی وہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔

ooooo

کہاں ہو تم ریحان میں یہاں آچکی ہوں تقریبا دس منٹ سے یہاں ہوٹل کے ٹیبل پر بیٹھی ہوئی ہوں اور تم کہیں پر بھی نہیں ہو کیا اس طرح سے مجھے سپیشل فیل کروانے والے تھے تم وہ اسے کال کر کے کہنے لگی وہ پچھلے پندرہ منٹ سے یہاں بیٹھی ہوئی تھی اور ریحان کا کوئی اتا پتا نہ تھا اس نے ہی کہا تھا کہ نو بجے مجھ سے ملنے کے لئے اس ہوٹل کے پاس ٹیبل پر آنا اور وہ وہی پر تھی لیکن ریحان نہیں آیا تھا اسے مجبور ہو کر ریحان کو فون کرنا پڑا

ایم ریلی سوری ڈارلنگ۔۔۔۔! میں بس پہنچ رہا ہوں تمہیں میرے لیے انتظار کرنا پڑا اس کے لئے بہت بہت معذرت میں بس پانچ منٹ میں آرہا ہوں وہ کیا ہے

نہ سب کرنے کی وجہ سے مجھے ٹائم لگ گیا ہے یقیناً تمہیں میرا سرپرائز بہت زیادہ

پسند آئے گا ۔

وہ چہرے پر مکرو مسکراہٹ کے ساتھ بولے جا رہا تھا جب کہ اس کے دوست بھی

اس کے ساتھ ہنسے تھے کتنا بڑا ڈرامے باز تھا کیا کرنے والا تھا اور کیا بول رہا تھا پاس

کھڑے دوستوں نے اس کی ایکٹنگ پر اسے داد دی تھی ۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر جلدی سے آجاؤ میں انتظار کر رہی ہوں او کے مزید پانچ منٹ انتظار

کروں گی پھر تم یہی پر بیٹھے رہنا کیونکہ میں تو چلی جاؤں گی یہاں سے وہ اسے دھمکی

دیتے ہوئے بولی تو ریحان نے سوری سوری کرتے جلدی سے نیچے کی جانب دوڑ لگا دی تھی

جب کہ اپنے لئے اس کی بے تابی دیکھ کر مہر کو بہت خوشی ہوئی تھی اس نے جیسا سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہو رہا تھا وہ اس کو اپنی انگلیوں پر نچانا چاہتی تھی وہ شادی کے بعد بھی اسے ایک لمٹ میں ہی رکھنا چاہتی تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس کو کبھی بھی اتنی ویلیو نہیں دے گی ۔۔۔۔

وہ کسی عام بیوی کی طرح اس کے سامنے دبی دبی نہیں رہے گی بلکہ وہ اسے بتائے گی

کہ وہ آج کے زمانے کی پڑھی لکھی لڑکی ہے جسے اپنا مقابلہ کرنا آتا ہے اور اسے یقین

تھا اسے زیادہ کچھ نہیں کرنا پڑے گا کیونکہ ریحان اس کی خوبصورتی کے سامنے

پوری طرح سے پاگل ہو چکا تھا وہ اس کی محبت میں ڈوب چکا تھا ورنہ اس امیر آدمی کو

کس چیز کی کمی تھی جو وہ ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جو اسے تھپڑ مار چکی

تھی

بلکہ وہ تو اس سے ہاتھ جوڑ جوڑ کر اپنی غلطی کی معافی مانگ چکا تھا اسے یقین تھا کہ

اب ریحان دوبارہ ایسی غلطی ہر گز نہیں کرے گا وہ اس کو لے کر پوری طرح

مطمئن ہو چکی تھی اور اس کے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروعات کرنے کے لئے

۔۔۔۔تیار تھی

میم آپ کا آرڈر اس کے سامنے کوفی رکھتے ہوئے ویٹر نے کہا تو اس نے گھور کر اسے

دیکھا تھا

میں نے ابھی تک کوئی آرڈر نہیں کیا تو تم اسے کیوں رکھ رہے ہو وہ اسے گھورتے

ہوئے بولی تو ویٹر نے حیرانگی سے دیکھا

آئی ایم ریلی سوری میم لیکن یہاں تھوڑی دیر پہلے جو آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے ہی تو کافی آرڈر کی مجھے لگا انہوں نے یہ آرڈر آپ کے لیے دیا ہے تبھی تو میں یہ کافی لے کر آیا ہوں

ویٹر نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ تھوڑی دیر پہلے اس ٹیبل پر کوئی اور آدمی بیٹھا ہوا تھا اور اب تقریبا دس منٹ سے یہ کوئی اور لڑکی بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس آدمی نے کہا تھا کہ پندرہ منٹ کے بعد میرے لیے کافی لے کر آنا اور وہ اکثر اسی ہوٹل میں آتا تھا اسی ٹیبل پر بیٹھتا تھا اسی لیے اسے یقین تھا کہ وہ اپنا آرڈر ضرور لے گا تبھی تو وہ اس کے آرڈر کے مطابق پندرہ منٹ کے بعد کافی لے آیا تھا

لیسن میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اچھی طرح سے جانتی ہوں میں تم لوگوں کو لے کر جاؤ یہ کافی اور رکھو مجھے نہیں چاہیے اور نہ ہی میں نے آرڈر کی پتا نہیں کون سے جاہلوں کا ریسٹورنٹ ہے وہ ایک نظر ہوٹل کو دیکھتے ہوئے بولی اور اپنے موبائل میں مصروف ہو گی

اسے چھوٹے ہوٹلز کبھی پسند نہیں تھے جو اس کی شان کے خلاف ہے وہ کبھی ایسے چھوٹے موٹے ہوٹلز میں آنا پسند نہیں کرتی تھی

وہ اپنی حیثیت کے مطابق ہی اپنی بکنگ کرتی تھی آج صرف اور صرف ریحان کی وجہ سے وہ یہاں آئی تھی اسے یہ ہوٹل بالکل پسند نہیں آیا تھا اور نہ ہی وہ زیادہ دیر یہاں رکنے کا ارادہ رکھتی تھی ویٹر اپنا، کافی لئے وہاں سے، جانے لگا جب اچانک ہی کسی نے اسے پکار لیا

ارے بھائی رک جاؤ کہاں لے کر جا رہے ہو میرا آرڈر پیچھے سے ڈاکٹر داؤد کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا

آپ آگئے یہ کافی آپ نے آرڈر کی تھی 15 منٹ کے بعد میں لے کر آیا تو میڈم

غصہ ہونے لگی کہ انہوں نے کچھ بھی آرڈر نہیں کیا وہ پریشانی سے بتانے لگا اسے

یہی لگا تھا کہ یہ میڈم اسی کے ساتھ ہے

ارے یار سوری میری وہاں ایک چھوٹی سی میٹنگ تھی اسی کو ہینڈل کرنے میں مجھے

ٹائم لگ گیا

اس نے مسکراتے ہوئے ویٹر سے معذرت کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کافی کا

کپ لیا اور ساتھ میں اسے پیمنٹ کرنے لگا

میم نے کر دی ہے اس نے ایک نظر اس لڑکی کی جانب دیکھا جو اپنے ہی کام میں مصروف تھی یہ نہیں تھا کہ اس نے اسے پہچانا نہیں تھا بلکہ بہت اچھے طریقے سے پہچانتی تھی لیکن وہ دامیش کی بہن تھی اسے نظرانداز کرنا خوب آتا تھا

اور جو لوگ اسے پسند نہیں تھے انہیں تو وہ اور بھی اچھے طریقے سے نظرانداز کرنا جانتی تھی اور داؤد بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل ہوتا تھا اسی لیے اس کے ساتھ جان پہچان بنانے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا

میڈم کوئی میری بیوی تھوڑی ہے جو میری کوفی کی پیمنٹ کرے گی تم اس کے پیسے

واپس کر دو اس نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ اس کی بیوی والی بات اس کے سر پر جا لگی

تھی وہ اگلے ہی لمحے کھڑی ہو گئی

مائنڈ یور لینگو یج مسٹر میں تم جیسے کنگال کی بیوی ہو بھی نہیں سکتی یہ پیسے میں نے

واپس لینے کے لیے نہیں دیے اور ویسے بھی یہاں کے لوگوں کو ڈرامہ کرنے کی

عادت ہوتی ہے پیسے مل گئے ہیں نا اب شکل دفع کر واپنی یہاں سے فضول میں دماغ

خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ بے حد غصے سے بولی تھی جبکہ ویٹر اس کے

چہرے کو دیکھنے لگا جہاں پر ایک نرم سی مسکراہٹ تھی

تمہیں لگتا ہے کہ یہ میری بیوی ہو سکتی ہے اس نے مسکراتے ہوئے ویٹر سے پوچھا جس نے فوراً میں سر ہلایا تھا جبکہ اس کی اس حرکت نے اسے انتہائی توہین کا احساس دلایا تھا وہ اسے بے حد نفرت سے گھور کر رہ گئی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں فضول بولنے کی اور تمہیں کیا لگتا ہے میں تم جیسے آدمی سے شادی کروں گی جسے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے وہ بے حد نفرت سے سے دیکھتے ہوئے بولی جب کے ویٹر اس کے پیسے ٹیبل پر رکھ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

میم اللہ صاحب کے نصیب آپ کے ساتھ کبھی نہ جوڑے ایسے نیک انسان کے لئے

تو بیوی بھی نیک ہونی چاہیے اور آپ کے پیسے یہ ہیں ہمیں ڈرامے کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔

اور نہ ہم پیسوں کے لیے ایسے کام کرتے ہیں یہ صاحب ہمارے ہوٹل میں بہت

عرصے سے آرہے ہیں اسی لیے لگا کہ یہ ٹیبل ان کے لئے ہے اور آپ کے آنے

سے پہلے وہ یہی بیٹھے ہوئے تھے اور اکثر یہی پر بیٹھتے ہیں اسی لیے چھوٹی سی غلط فہمی

ہو گئی تو بات کا بتنگڑ بنانے کی ضرورت نہیں ہے آپ بے کار میں غصہ کر رہی ہے

یہ بہت ہی اچھے

ڈاکٹر اور بہت نیک دل انسان ہیں اور سب سے بڑی بات یہ اپنے سامنے آنے والے

کسی بھی انسان کو چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھتے بہت بڑے ڈاکٹر ہیں ان کا اپنا ہسپتال ہے

لیکن اس کے باوجود انہوں نے کبھی ہم سے اس انداز سے بات نہیں کی جس طرح

سے آپ کر رہی ہیں ۔۔۔۔

آپ کاانداز بتارہاہے کہ یہ آپ کے باپ کا دیاہوا غرور ہے کیونکہ اپنے پیسے سے غرور نہیں خریدا جاسکتااور ہر ویٹر دو ٹکے کا نہیں ہوتا جو آپ سے پیسے حاصل کرنے کے لئے ڈرامہ کرے گااور آئندہ یاد رکھیے گا کسی کو اس کے محنت کے پیسے دینے سے آپ اسے خرید نہیں سکتے وہ پیسے وہی ٹیبل پر رکھتا وہاں سے چلا گیا تھا ویٹر نے اتنی ہمت دکھائی تھی داؤدا اسے داد دیے بنا نہ رہ سکا ورنہ ایسے بڑے لوگوں کے منہ لگنے سے پہلے ہزار بار سوچا کرتے تھے

اسے سچ میں ویٹر کا انداز بہت اچھا لگا تھا جس نے اپنے حق کے لئے آواز اٹھائی تھی وہ اگر اپنی محنت سے دن رات مزدوری کر کے کماتا تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ

دو ٹکے کا ہو گیا ہے ایسے انسان کو دو ٹکے کا کہنے والے خود ہی کوئی وقعت نہیں رکھتے

تھے

بالکل صحیح کہا تھا اس آدمی نے غرور صرف ماں باپ کی دولت کا ہوتا ہے اپنے

پیسوں سے غرور نہیں خریدا جا سکتا

○○○○○○

مہرش کا غصے سے براحال تھا ایک دو ٹکے کا ویٹر اس کی اتنی بے عزتی کر گیا تھا اور وہ

اسے کچھ بھی نہیں کہہ پائی تھی ابھی وہ غصے سے کچھ اور کرتی کہ ریحان اس کے پاس

پہنچ گیا

ایم ریلی سوری ڈارلنگ۔۔۔! مجھے آنے میں دیر ہو گئی تھی مجھے معاف کر دو چلو آؤ

چلتے ہیں میری وجہ سے تمہیں کافی زیادہ ویٹ کرنا پڑا وہ اس کے پاس آیا اور اس کے

دونوں ہاتھ تھام کر کہنے لگا اس کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ اس ٹیبل سے اٹھی

چلو ریحان میں یہاں ایک اور سیکنڈ نہیں رہنا چاہتی جاہلوں کا ہوٹل ہے یہ اور یہاں پر آنے والے بھی کسی گنوار سے کم نہیں وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولی جبکہ سنا داؤد کو رہی تھی داود سنتے ہوئے صرف مسکرا دیا

اس لڑکی کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا سوائے اس کے کہ وہ دامیش کی بہت بڑی دشمن ہے کہنے کو اس کے ساتھ اس کا بہنوں کا رشتہ ہے لیکن ان دونوں نے ہی کبھی اس رشتے کو اہمیت نہیں دی تھی وہ دونوں ایک دوسرے سے بے انتہا نفرت کرتے تھے اور اس لڑکی کے کارناموں کے بعد وہ خود بھی الجھن میں ہی تھا

اسے خود بھی یہ لڑکی بالکل پسند نہیں تھی اور جو اس نے دامیش کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد وہ خود بھی اس سے دور رہنا پسند کرتا تھا یہاں پر بھی وہ اسے منہ لگانے کی غلطی ہر گز نہ کرتا اگر ویٹر اس کے ہاتھ نہ آجاتا وہ دور سے ہی اسے دیکھ چکا تھا اپنی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے لیکن وہ اسے نظر انداز کر کے اپنا کام کرنے لگا جب اس کے پاس ویٹر کو کھڑا دیکھا اسے مجبور ہو کر وہاں آنا پڑا کیونکہ اسے یقین تھا کہ تھوڑی دیر میں ویٹر کی عزت افزائی کرے گی

اور وہ اپنی وجہ سے کسی غریب کی بے عزتی ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لئے اسے اٹھ کر آنا پڑا اور اب اس کے چلے جانے کے بعد وہ بہت پر سکون تھا اور آرام سے

اپنی کافی ختم کر رہا تھا انہیں وہاں سے گئے ابھی دو ہی منٹ ہوئے تھے کہ دو اور لڑکے ان کی ٹیبل پر آ بیٹھے ہم لوگوں کب جائیں گے ان کے پیچھے میرا مطلب ہے ریحان نے کہا تھا نہ کہ وہ ہمیں بھی انجوائے کروائے گا تو وہ اسے لے کے جا رہا ہے ۔۔۔۔؟ اس نے ہمیں اپنے ساتھ آنے کے لئے کیوں نہیں کہا

وہ لڑکا ریلیکس انداز میں بیٹھا دوسرے سے پوچھنے لگا پھر ریحان کا نام اس نے بھی سنا تھا اسے یقین تھا کہ ریحان وہی ہے جس کے ساتھ ابھی مہرش گئی ہے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی طرف متوجہ ہو گیا

پہلے اسے خود تو انجوائے کرنے دے پھر ہماری باری آئے گی تجھے کیا لگتا ہے ریحان نے اس ہوٹل میں کمرہ کیوں بک کروایا ہے کیونکہ یار دو ٹکے کا ہوٹل ہے یہاں پر کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو گی کہ کیا ہوا ہے اور پھر ریحان کو تھوڑی دیر مستی کرنے دے لڑکی کو کنڑول کرنے دے پھر بلائے گا نہ ہمیں اور تو فکر مت کر کون سا اس کام میں اسے بہت ٹائم لگنا ہے تھوڑی دیر میں ہمیں بلا لے گا اور پھر ہم بہت انجوائے کریں گے مہرش میڈم کا غرور صرف مزید چند گھنٹوں کے لئے ہے اس کے بعد کون مہرش اور کون جہانگیر شاہ کیونکہ ریحان تو جہانگیر شاہ کے بیٹی سے شادی کرے گا نہیں ریحان نے تو اپنی تین دن کے بعد کی بکنگ بھی کر لی ہے وہ پیرس جا رہا ہے یہاں سے

وہ اسے ہوٹل کے کون سے کمرے میں لے گیا تھا یہ جاننا مشکل تھا لیکن وہ جانتا تھا ریحان یقین کرنے کے قابل نہیں ہے اسے مہرش سے کوئی مطلب نہیں تھا اور نہ ہی اس سے کوئی ہمدردی تھی لیکن وہ اس کے دوست کی بہن تھی سوتیلی ہی سہی لیکن کہیں نہ کہیں اس کا نام اس کے ساتھ جڑا ہوا تھا اور وہ اپنے دوست کو تکلیف دینے کی وجہ ہر گز نہیں بن سکتا تھا

اگر کل اس نے پوچھ لیا کہ تم جانتے تھے کہ میری بہن کے ساتھ ایسا ہونے والا ہے لیکن تم نے اس کی مدد کیوں نہیں کی تو کیسے نظر ملائے گا وہ اپنے ہی یار سے۔وہ بس سوچ کر ہی رہ گیا تھا

OOOOOO

تم مجھے اس روم میں کیوں لے کر آئے ہو کیا اسپیشل ہے یہاں پر کمرے میں آکر اس سے پوچھنے لگی ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس کو وہ سپیشل کہتی تم نے تو کہا تھا کہ کچھ پلان کر رہے ہو تو کیا پلان کیا تھا اس وقت وہ دواد کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی اسی

لئے وہ سیدھی یہاں اس کے ساتھ چلی آئی تھی لیکن یہاں پر اسے ایسا کچھ بھی نہیں ملا تھا جسے دیکھ کر وہ خوش ہو جاتی ۔۔۔

ڈارلنگ سرپرائز تو تمہیں اب ملے گا جب میں تمہیں سرپرائز کروں گا ویسے تم نے کیا سوچا ہو گا کہ کیا کرنے والا ہوں میں تمہارے لئے یہاں پر کیا سوچ ہے تمہاری یہاں تمہارے لیے ایک خوبصورت کیک رکھوں گا اس کے اوپر سوری لکھوں گا اور پھر اپنے کان پکڑ کر تم سے معافی مانگوں گا یا تمہارے پاوں پکڑ کر سوری بولوں گا اگر یہ سب کچھ تمہاری سوچ ہے تو آئی ایم سوری میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا بلکہ میں تم سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے والا ہوں

مجھے یقین نہیں آتا کہ تم سچ میں اتنی بیوقوف ہو کہ مجھے پوری محفل میں تھپڑ مار کر مجھ سے اچھے کی امید کیے ہوئے ہو جو لوگ تمہارے پیچھے پاگل ہو جاتے ہیں میں ان میں سے نہیں ہوں تم نے ریحان کے منہ پر طمانچہ مارا ہے تو اب تو میں اس تمانچے کا حساب دینا ہو گا

وہ اسے بیڈ پر دھکیلیے ہوئے بے حد غصے سے غرایا تھا جبکہ اس کے بدلتے انداز کو دیکھ کر مہرش صدمے میں آگئی تھی وہ اسے یہاں بدلہ لینے کے لئے لایا تھا وہ ایسا سوچ

بھی نہیں سکتی تھی لیکن وہ نہ صرف ایسا سوچ سکتا تھا بلکہ بہت کچھ غلط کرنے کاارادہ

بھی کر چکا تھا

لیکن مہرش کوئی بے وقوف دبو سی لڑکی نہیں تھی وہ مقابلہ کرنا اچھے سے جانتی تھی

اوراس کی شروعات وہ کرچکی تھی ریحان کے منہ پر ایک اور زوردار تھپڑ لگا کر

مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ تم جیسے گھٹیا انسان میرے قابل ہی نہیں تم تھپڑ

کے لائق ہی ہو اور خبردار جو تم نے میرے ساتھ کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے کی

کوشش کی میرے بابا تمہیں جان سے مار ڈالیں گے تم میرے بابا کو نہیں جانتے تم

ہاہاہا کیا کرے گا تمہارا باپ؟----

تمہارا باپ تو خود میرے ٹکڑوں پر پلتا ہے کیا کرلے گا تمہارا باپ میں تو اپنا کام کر

کے یہاں سے ہمیشہ کے لئے پیرس چلا جاؤں گا کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہو گا

اب یہ تمہاری مرضی ہے تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ تعاون کرتی ہو یا پھر مجھے

زبردستی تمہارے ساتھ وہ سب کچھ کرنا پڑے گا جو میں کرنا چاہتا ہوں-----

تم مجھے پہلے دن ہی بہت پسند آئی تھی لیکن بیوی کے روپ میں نہیں بلکہ میں تمہیں صرف اور صرف اپنے بستر پر دیکھنا چاہتا تھا تم مجھے بہت پسند آئی تھی کافی خوبصورت ہو تم کسی کا بھی ایمان خراب کر سکتی ہوں اور مجھے تو تم پہلی ہی نظر میں اسی کے لئے پسند آئی تھی میرا بس چلتا تو میں اسی وقت تمہاری خوبصورتی کو اپنی طریقے سے استعمال کرتا لیکن میرے بابا نے کہا کہ تھوڑا وقت صبر کر جاؤ جب جہانگیر شاہ اپنی کمپنی ان کے نام کر دے گا اس کے بعد میں تمہیں جیسے چاہے کیش کر سکتا ہوں

لیکن تم نے الٹا میرے منہ پر تمانچہ مار دیا اور اب تمہیں اس کا حساب تو دینا ہو گا اور

اس کا بھی جو تم نے مجھے آج مارا میں نے پہلے سوچا تھا کہ میں صرف تمہارے ساتھ

انجوائے کروں گا لیکن نہیں میرے دوست بھی تمہیں دیکھ کر تم میں انٹرسٹڈ ہیں

اور مجھے عادت ہے اپنے دوستوں سے چیزیں بانٹ کر کھانے کی وہ اسے کہتا خود اس

کے ہاتھ کو قید کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ مہرش بھرپور مذمت کر رہی

تھی۔۔۔۔

چھوڑ دو مجھے خبیث انسان تم اور تمہارا باپ میرے بابا کو دھوکا دے رہے ہو میں

انہیں سب کچھ بتاؤں گی تم کیا کرنے والے ہو انہیں سب کچھ پتہ چل جائے گا

اور جو کچھ تم میرے ساتھ کر رہے ہو یہ تو تم دیکھنا میں تمہاری کیا حالت کرتی ہوں انتہائی گھٹیا اور گرے ہوئے انسان ہو تمہاری شکل پر تھوکنا بھی پسند نہ کروں تم سے شادی تو دور کی بات ہے

تم سے اگلی ملاقات جیل میں ہو گی یاد رکھنا چھوڑ مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا اور بھرپور مذمت کرتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی لیکن وہ اسے چھوڑنے کو ہرگز تیار نہ تھا ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارتے ہوئے وہ اسے بے بس کر چکا تھا

○○○○○○○

یہ تواس وقت ہو گا جب تم یہاں سے جاؤ گی تم یہاں سے جاتے ہوئے ایسی حالت میں جاؤں گی کہ خود سے بھی نظر نہیں ملا پاؤ گی اور پولیس اب تمہارا باپ اتنا بے وقوف ہر گز نہیں ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو ایک بار پھر سے اخباروں کی سرخیوں میں دیکھے وہ بھی تمہاری وجہ سے اپنی ناجائز بیٹی کے لیے وہ پہلے بھی کافی کچھ کر چکا ہے اب مزید وہ تماشہ بننے سے پہلے ہزار بار سوچے گا

اس کے بازو کواپنے ہاتھوں سے بے دردی سے پھاڑتے ہوئے وہ چلایا تھااور ایک

اور تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا

اس کے ہونٹوں سے سے خون رسنے لگا

وہ کسی کے سامنے یوں بے بس ہو جائے گی اس نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا دنیا کو اپنے

جوتے کی نوک پر رکھنے والی بے بس تھی تھوڑی دیر میں اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہ

شخص اس کے ساتھ کیا کرنے جا رہا ہے ؟۔۔۔

پلیز مجھے چھوڑ دو ریحان مجھے یہاں سے جانے دو آئی ایم سوری میں نے تم پہ ہاتھ

۔۔۔اٹھایا وہ لمحے میں ہی اس سے معافی مانگنے پر آچکی تھی

ہاہاہایہی تھی تمہاری اکڑ بس اتنی ہی تھی تم میں اکڑ

آ گئی اپنی اوقات پر یہی تھی تمہاری اوقات دیکھ لیا مجھ پر ہاتھ اٹھانے کا انجام تم نے

مجھ پر ہاتھ اٹھایا اور اب تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں معاف کر دوں گا ایسا ہر گز

نہیں ہو گا جس کام کے لئے میں تمہیں لے کر آیا ہوں وہ تو میں ضرور پورا کروں گا

کیونکہ اب تمہیں دیکھ کر میری نیت اور بھی زیادہ خراب ہو گئی ہے

لیکن تم نے میرا مزہ خراب کر دیا مجھے نہیں لگتا تھا کہ تم اتنی جلدی ہار مان جاؤ گی

لیکن افسوس مجھے تم پر بالکل بھی ترس نہیں آرہا وہ اسے قابو کرتے ہوئے اسے بیڈ

کرون سے باندھنے لگا تھا

اپنی حالت سمجھ کر مہرش اس سے معافی مانگنے لگی تھی بھرپور مزاحمت کرتے

ہوئے وہ اس سے سوری بول رہی تھی کہ شاید اس پر ترس آجائے اور وہ جو ارادہ

رکھتا ہے ایسا اس کے ساتھ کچھ بھی نہ کرے لیکن اس وقت تو اس پر جنوں سوار تھا

اور وہ اس کی کوئی بھی بات سننے کو تیار نہیں تھا اسے بس کیسے بھی اس سے اپنا بدلہ

لینا تھا اسے پوری دنیا کے سامنے بے مول کرنا تھا بے آبرو کرنا تھا

کس کو پتا تھا وہ ساری زندگی کبھی کسی کے سامنے سر نہیں اٹھا پائے گی اس کا غرور

۔۔۔۔۔ برباد ہو جائے گا

اس کی منتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ تو بس کیسے بھی اس پر اپنی مہر لگانا چاہتا

تھا وہ اسے برباد کر دینا چاہتا تھا اور وہ ایسا کر بھی گزرتا جب اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا

ان کا دھیان اچانک دروازے کی طرف گیا تھا جہاں وہ غصے سے کھڑا سرخ آنکھوں سمیت اسے گھور رہا تھا۔ دروازے کا لاک ٹوٹ چکا تھا سامنے کھڑا شخص غصے میں تھا

یہ کون تھا ریحان تو اسے ہر گز نہیں جانتا تھا تو پھر یہاں کیوں آیا تھا اسے ڈسٹرب کرنے کے لئے اور یوں اسے نفرت کی نگاہ سے کیوں دیکھ رہا تھا اس کے پیچھے ہٹنے پر مہرش اسے دھکا دیتی اس سے دور ہٹ کر تقریباً بھاگتے ہوئے دادو کے پیچھے جا چکی تھی اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہو رہی تھی اس نے زندگی میں پہلی بار مہرش کو اس حد تک سہمے ہوئے دیکھا تھا

اسے اپنے پیچھے پاتے ہوئے داؤد نے اسے تحفظ کا احساس دلایا تھا۔جب کہ اس کی جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی قمیض کو دیکھ کر اس نے فوراا پنا کوٹ اتار کر اس کے کندھے پر پھیلا دیا تھا ۔

پلیز مجھے بچالو یہ میرا ریپ کرنا چاہتا ہے پلیز سیو می۔وہ بری طرح سے روتے ہوئے اس سے بول رہی تھی داؤد نے ایک نظر اسے دیکھا

جو عجیب سے انداز میں ہنستے ہوئے ان دونوں کی تصویریں لے رہا تھا داود کو اس کی حرکت پر بے حد غصہ آیا اس سے پہلے کہ وہ اس کی طرف بڑھتا پیچھے سے دو لوگوں

نے اسے تھام لیا یہ دونوں وہی لڑکے تھے جو تھوڑی دیر پہلے ہوٹل کے اس ٹیبل پر
بیٹھے بکواس کر رہے تھے

ریحان موقع غنیمت جانتے ہوئے تیزی سے کھڑکی سے باہر کی جانب نکل گیا تھا

ایک لڑکا اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا اپنے منہ پر داود کے ہاتھ کا ایک زور دار تھپڑ کھا کر وہی زمین پر ڈھیر ہوا تھا جبکہ دوسرا لڑکا ریحان کو وہاں سے بھاگتے دیکھ کر خود بھی بھاگ نکلا تھا

پولیس کو فون کرواس نے ہوٹل کے منیجر کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ اس سارے

شور شرابامیں یہاں تک آگیا تھا

گھر جانا ہے اسے مہرش کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اس نے ایک نظر اسے دیکھا اس

وقت وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی اور اپنی حالت کو دیکھ کر یقیناً ان سب مردوں

کے سامنے شرمندہ ہو رہی تھی

داؤد نے پہلے اسے گھر پہنچانا زیادہ بہتر سمجھا

ooooo

دادی میں کسی پارٹی میں نہیں جانا چاہتا ہوں آپ جانتی ہیں مجھے ایسی پارٹی ہر گز پسند نہیں اور جہانگیر شاہ کی کسی پارٹی میں جانا مجھے ہر گز پسند نہیں ہے اگر اس نے مجھے بلایا ہوا ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں میں بھاگ کر وہاں پہنچ جاؤں مجھے ایسی کسی پارٹی میں انٹرسٹ نہیں ہے اور جہانگیر شاہ مجھے وہاں کیوں بلا رہا ہے میں بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں بہت شوق چڑھا ہے اسے تو پوری دنیا کے سامنے مجھے اپنے بیٹے کے طور پر متعارف کروانے کا لیکن مجھے اس کا نام نہیں چاہیے۔۔۔

اور نہ ہی مجھے کوئی شوق ہے پوری دنیا کے سامنے ان کا بیٹا بن کر آنے کا اور پوری دنیا

کو بھی اس پارٹی میں بلانے کی یہی وجہ ہے تاکہ وہ سب کو یہ ظاہر کر سکیں کہ

میرے اور ان کے ریلیشن شپ بالکل ٹھیک ہیں اور ان کی ڈوبتی کمپنی پر فرق نہ

جائے وہ آج کل خان بہت اچھا ریلیشن رکھے ہوئے ہیں جبکہ اپنی بیٹی کی شادی

۔۔۔۔ریحان خان سے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

اور یقیناً اس کام کے لیے انہیں میری مدد درکار ہو گی جو کہ میں ہر گز نہیں کروں گا

میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور لوگوں سے اور نہ ہی میں ایسی کسی پارٹی میں جانا چاہتا

ہوں وہ مکمل بات کرتے ہوئے انکار کر چکا تھا آج وہ جلدی گھر واپس آ گیا تھا جب

کہ صبح دادی سے مل کران کی چار سن کران سے وعدہ کرچکا تھا کہ آئندہ کبھی لیٹ

نہیں ہوگا اور اس وعدے کو نبھاتے ہوئے وہ شام میں ہی واپس آگیا تھا

میں کچھ نہیں جانتی بس اتنا پتا ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ میرا بیٹا اور میری بہو اس

پارٹی میں شامل ہوں اور مجھے مطلب نہیں ہے کہ کوئی ان کے بارے میں کیا سوچتا

ہے یا وہ جہانگیر شاہ تم سے کون سے فائدے نکلوانا چاہتا ہے بس میں اتنا چاہتی ہوں

کہ پریہ بھی ایسی پارٹی میں شامل ہو لوگوں سے ملے تاکہ لوگوں کو جو طرح طرح کی

باتیں کرنے کا موقع ملا ہے وہ ختم ہو جائے کہ تم نہیں دیکھ رہے جب سے تمہاری

شادی ہوئی ہے تم پریہ کو لے کر کہیں پر بھی نہیں گئے وہ گھر سے بھی باہر نہیں نکلی

اس طرح اور کچھ نہ سہی لیکن ہزار طرح کے باتیں بن رہی ہیں الگ الگ نیوز چینل

پر عجیب عجیب سی خبریں آرہی ہیں ہر کوئی اپنی ہی کہانی بنائے ہوئے ہیں اور تمہیں

کسی کی پرواہ نہیں اپنی عزت کی فکر کرو اگر تم نے اس سے شادی کرلی ہے تو اسے اپنا

۔۔۔۔نام دو صحیح طرح سے

دنیا کے سامنے تم اسے اپنی بیوی کو قبول کر چکے ہو تو

دنیا کو دکھانے کے لئے ہی سہی لیکن اس رشتے کو لے کر چلو دیکھ رہے ہو اس لڑکی کی حالت ابھی شادی کے دن ہی کتنے ہوئے ہیں ہنستی مسکراتی نہیں ہے شادی کے شروع کے دن میں شوہر کے نام کی رونق ہونی چاہیے چہرے پر مسکراہٹیں ہونی چاہیے اور وہ پچھلے ایک مہینے سے اس گھر میں قید ہے۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تم اس سے خفا ہو لیکن دنیا کو دکھانے کے لئے ہی سہی اسے لے کر جاؤ مت بھولو کہ تمہاری اس شہر میں کتنی عزت ہے اگر کسی نے اس لڑکی کو اس حالت میں دیکھ لیا تو خود سوچو کہ تمہاری کتنی بدنامی ہو گی ہر نیوز چینل پر تمہاری تصویر لگی ہو گی دادی جو اس کا رویہ پر یا

کے ساتھ دیکھ چکی تھی

اسے سمجھاتے ہوئے بولی اور کچھ نہ سہی لیکن دنیا کو دکھانے کے لئے وہ اس کے

قریب رہے گا اس کے ساتھ وقت گزارے گا اور کب تک اس سے دور رہے گا

آخر وہ محبت کرتا تھا اس سے آج نہیں تو کل سب کچھ ٹھیک ہو جانا تھا اور ایسے میں

سب سے ضروری تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزاریں

ایک دوسرے کو سمجھیں ایک دوسرے کی خوشی کی پرواہ کریں اور ایسا تب ہی ہو سکتا تھا جب انہیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا وقت ملتا اور دادی جانتی تھی ۔۔۔۔ایسا تب ہی ہو گا جب وہ خود ہی ہمت کریں گی

اسی لئے تو آج کل وہ سارا زور صرف اور صرف ان دونوں کو ایک ساتھ رکھنے پر دے رہی تھی دامیش ان کے انداز سے سمجھ چکا تھا کہ وہ پریہ کو معاف کر چکی ہیں نہ صرف معاف کر چکی ہیں بلکہ ان دونوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں

وہ پریا کو معاف کرے یا نہ کرے لیکن دادی کو تکلیف دینا اس کے بس سے باہر تھا

اس لئے دادی کی بات مانتے ہوئے اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

اور پریہ کو تیار ہونے کا حکم جاری کر دیا اس نے فیصلہ کر ہی لیا تھا محفل میں جانے کا

○○○○○○

ابھی تک تمہاری تیاری مکمل نہیں ہوئی میں کب سے باہر تمہارا انتظار کر رہا

ہوں...؟

کیاسارادن یہی پر تیار ہونے کاارادہ ہے چلنا بھی ہے وہ کمرے میں داخل ہوتے

۔۔۔ہوئے بول رہاتھا

جبکہ پریاآئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری مکمل کررہی تھی جب دامیش کو بولتے

۔۔۔۔بولتے خاموش ہوتے دیکھاوہ اچانک خاموش کیوں ہو گیاتھا

اسے یقین تھا تیاری میں دیر کرنے کی وجہ سے وہ اس سے ناراض ہوگا اور ایسا ہی ہو رہا تھا وہ اس سے کافی زیادہ خفا ہو رہا تھا وہ جلدی جلدی کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

لیکن دادی کا کہنا تھا کہ تم پہلی بار دامیش کے ساتھ کہیں باہر جا رہی ہو بہتر ہے بہت اچھے سے تیار ہو کر جاؤ کم از کم لوگوں کو بات کرنے کا موقع ہرگز نہ ملے بس اسی وجہ سے وہ اپنی تیاری مکمل کرنے میں اچھا خاصہ وقت لے رہی تھی جو دامیش کے غصے کی وجہ بن رہا تھا۔۔۔۔

دو بار وہ نیچے سے ڈرائیور کو اوپر بھجوا چکا تھا اور اسے جلدی آنے کے لئے کہلوا چکا تھا

لیکن وہ ہر بار ڈرائیور کو بس دو منٹ کہہ کر بھیج رہی تھی اور اس دفعہ وہ خود آ گیا تھا

اس کے دو منٹ ختم کرنے کے لئے لیکن یہ کیا وہ خاموش اسے گھورے کیوں جا رہا

تھا ؟ ۔۔۔۔

پریا کو اس سے عجیب سا خوف محسوس ہونے لگا نا جانے کیوں جب وہ خاموش ہوتا

تھا تو وہ زیادہ پر سرار لگتا تھا ۔۔۔۔

میں تیار ہوں بس آ رہی تھی وہ دادی نے کہا کہ مجھے یہ ساڑھی پہنی چاہیئے ورنہ مجھے

کوئی خاص تجربہ نہیں ہے ساڑھی کا بس ایک ہی بار پہنی ہے اس سے پہلے اور پھر

اتنی بڑی محفل میں جانا ہے تو وہاں یہ ساڑھی پہن کر جانا مجھے خود بھی بہت عجیب

لگ رہا تھا لیکن دادی کے حکم کو ٹال بھی نہیں سکتی تھی بس اسی لیے زیادہ وقت لگ

گیا ورنہ میرا ارادہ تو ووٹ کلر کا سوٹ پہننے کا تھا جو آپ لے کر آئے تھے ۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اپنی صفائی پیش کرنے لگی جبکہ وہ ابھی تک اسے ہی دیکھے جا رہا تھا ۔

وہ کب سے بولے جا رہی تھی جبکہ دامیش آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے بالکل پاس آر کا اور اس کے بالوں کا جوڑا اس کی پوری کمر پر کھول کر اس کے حسین اور دلکش سراپے کو مزید نکھار گیا۔

اگر تم نے اتنا سارا وقت اتنا حسین لگنے کے لیے لیا ہے تو یقین کرو مجھے تمہارا یہ وقت لینا بالکل برا نہیں لگا۔۔۔۔

تمہیں اتنا حسین لگ کر مجھے خود سے دور رکھنے کا کوئی حق نہیں۔اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا

پریا کو اپنی سانس رکتی ہوئے محسوس ہوئی ہر بار کی طرح آج بھی دامیش کے جنونی انداز دیکھتے ہوئے وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی بڑھتی ہوئی شدت ۔۔۔کو محسوس کرنے لگی

اس کی شدتوں کو سہنا اس کے بس سے باہر تھا لیکن اس معاملے میں وہ بالکل مجبور تھی وہ اپنی محبت اپنے طریقے سے جتانے کا عادی تھا اب تو وہ اس کے شدت سے بھرپور لمس کی عادی ہوتی جا رہی تھی وہ اسے جتنا خود سے دور کرتی وہ اتنا ہی اس کے قریب آ جاتا تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔

دامیش کی شدت میں کمی نہ آئی تھی وہ زہر آلود جملے جیسے ختم ہو چکے تھے یہ نہیں تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایک نارمل زندگی کی نئی شروعات کر چکا تھا اس پر کچھ پابندیاں تھیں وہ اس کی مرضی کی پابند تھی وہ اس کی مرضی کے بنا گھر سے باہر نہیں نکل سکتی تھی کسی سے مل نہیں سکتی تھی کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

یہاں تک کہ اس کے پاس جو فون موجود تھا اس پر بھی وہ صرف اور صرف دامیش کو ہی میسج کرنے کی اجازت رکھتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اسے اپنی زندگی آسان لگنے لگی تھی۔۔۔

وہ اس سے جڑے رشتے کو قبول کر چکا تھا اور اس کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سب کچھ نارمل نہ سہی لیکن بہت بہتر ہو چکا تھا اور وہ اس کے لئے خدا کا شکر ادا کر رہی تھی۔۔۔

شادی کو تین مہینے ہونے کو آئے تھے لیکن اب تک وہ اپنے بابا سے نہیں مل پائی تھی وہ ہسپتال میں تھے ٹھیک تھے اتنا تو وہ جان گئی تھی لیکن اسے ان سے ملنے کی اجازت نہیں تھی اس نے سوچا تھا کہ جب دامیش کا موڈ اچھا ہو گا وہ اس سے اس بارے میں بات ضرور کرے گی ۔۔۔۔

اور کچھ بھی نہ سہی کم از کم وہ اپنے بابا سے تو مل سکتی تھی اور اسے یقین تھا دامیش اسے اجازت ضرور دے گا ۔۔۔۔

وہ بس خدا سے دعا کرتی تھی کہ یہ سب کچھ جیسے چل رہا ہے ایسا ہی چلتا رہے کچھ بھی خراب نہ ہو اور اب جو بھی ہو وہ بہتری کی طرف جائے وہ دامیش کے ساتھ ایک عام سی زندگی گزارنے لگے دامیش کے دل میں اس کے لئے جو غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائے اور اسے یقین تھا ایسا ضرور ہو گا ۔۔۔

فی الحال وہ اس کے لیے قابل اعتبار نہیں تھی کہ جو اعتبار کا رشتہ شوہر اور بیوی میں ہوتا ہے وہ ان دونوں کے درمیان میں نہیں تھا وہ اس سے اپنی کوئی بھی بات شیئر نہیں کرتا تھا اور نہ ہی زیادہ دیر اس سے بات کرتا تھا ۔۔۔

کبھی کبھارا گر موڈ ہوتا تو شام کو اسے اپنے ساتھ باہر لان میں واک کرنے کے لئے

بلالیتا اس دوران بھی وہ اپنے موبائل فون پر اپنے کلائنٹ سے ڈیلنگ کرتا

رہتا۔۔۔۔

اپنی زندگی کے بارے میں سوچتے ہوئے کبھی کبھار وہ خود کو خوش قسمت محسوس

کرتی تو کبھی کبھار وہ اللہ سے سب کچھ ٹھیک ہونے کی دعا کرتی۔۔۔

اسے دامیش کی محبت چاہیے تھی اسے دامیش کا اعتبار چاہیے تھا وہ چاہتی تھی کہ اس

کی زندگی عام زندگی کی طرح ہو جائے جیسے ہم سفر ایک دوسرے کیلئے اعتبار۔۔

محبت کا جذبہ رکھتے ہیں بالکل اسی طرح دامیش اور پریہ میں بھی محبت اور اعتبار قائم

ہو جائے۔۔۔۔

لیٹ ہو رہے ہیں ہم نے پارٹی پر جانا ہے اس کی مونچھوں کا لمس اپنی گردن پر جا بجا

محسوس کرتے ہوئے وہ اسے کندھے سے ہلاتی خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش

کرنے لگی جبکہ وہ اسے مزید اپنے قریب کرتا اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس

چھوڑے جا رہا تھا۔۔۔۔

ہم لیٹ ہو رہے ہیں پارٹی پر جانا ہے ہمیں اس نے پھر سے یاد دلانے کی کوشش کی کیونکہ اب وہ مزید حدود پار کرنے کی کوششوں میں تھا وہ جیسے اس کی کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا وہ اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی سخت قید میں لے چکا تھا۔۔۔

وہ اسے خود میں قید کرتے ہوئے جیسے ہوش و حواس کی دنیا سے بہت دور جا چکا تھا اس کی کمر میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہوئے اس نے کھینچ کر اسے اپنے ساتھ لگایا اور زمین سے اونچا کر لیا ۔

اس کے لبوں سے اپنی پیاس بجھا کر وہ ایک بار پھر سے اس کی گردن پر جا بجا اپنے

لبوں کا لمس چھوڑتا اسے بے بس کیے جا رہا تھا ۔۔۔

دامیش پلیز سمجھنے کی کوشش کریں ہمیں جانا ہے لیٹ ہو رہے ہیں اس سے دور

ہوتے ہوئے اس نے اچانک ہی دامیش کے لبوں پر اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا تھا کہ وہ

اسے روک پائے لیکن اس کا نازک سا ہاتھ دامیش کی شدتوں کے سامنے کہاں اتنی

ہمت رکھتا تھا کہ دامیش کو اس کے ارادوں سے روک سکتا تھا ۔۔۔

دامیش نے اچانک غصے سے اس کا بازو تھام کر اس کی کمر کے پیچھے لگایا جس سے پریا

کی چیخ بلند ہوئی اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنے درد کا احساس دلاتی وہ ایک بار پھر اس

کے نازک لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا ۔۔۔

پریہ مجھے روکنے کی کوشش مت کرو سخت زہر لگتی ہیں مجھے یہ حرکتیں جب تم مجھے

خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی ہو جب تم جانتی ہو کہ ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر

ایسی فضول حرکتیں کرنے کا آخر مقصد کیا ہے ؟۔۔۔

میں تمہیں پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں کہ آئندہ کبھی بھی میرے کام میں دخل اندازی مت کرنا ورنہ پچھتاؤ گی آج چھوڑ رہا ہوں لیکن آئندہ غلطی کی کوئی معافی نہیں ہے یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں اچھی طرح سے بٹھا لو وہ اسے خود سے دور کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا تھا جب کہ پریا بھی اس کے پیچھے جانے والی تھی لیکن اپنی حالت دیکھتے ہوئے وہی دروازے کے قریب ہی رک گئی ۔۔۔

پھر آئینے میں دیکھا اس کے چہرے پر لپسٹک اور میک اپ کے مٹے مٹے نشان تھے جو اس نے بڑی کوشش کے بعد کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کچھ چیزیں اس کے شوہر کو اس کے چہرے پر پسند ہی نہیں تھی وہ تیزی سے ٹشو پیپر کی مدد سے اپنا میک

اپ صاف کرتے ہوئے ہلکی سی لیپ اسٹک لگاتے فورا باہر کی جانب بھاگی تھی

دامیش کی ناراضگی کا سوچتے ہوئے وہ بہت بے چین ہو گئی تھی

۔۔۔ وہ سب کچھ ٹھیک کر دینا چاہتی تھی اور کہاں خود ہی سب کچھ غلط ہو جاتا تھا

کاش۔۔۔! دامیش اس کی زندگی میں بنا کسی امتحان کے آتا تو شاید وہ اس شخص کے

۔۔۔۔ لیے ہر حد پار کر جاتی

دیوانی تو وہ اب بھی اس کی ہو گئی تھی لیکن اس کی دیوانگی کے سامنے وہ خود کو چھوٹا سا

بچہ محسوس کرتی تھی جو اس کے سامنے سہم جاتا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی بھرپور

کوشش کرتی تھی کہ وہ دامیش کو کبھی خود سے خفا نہ ہونے دے۔۔۔۔

ooooo

وہ اسے اپنے ساتھ پارٹی میں لے آیا تھا پارٹی ایک بہت ہی بڑی حویلی میں منعقد کی

گئی تھی یہاں آنے کے بعد ہی اسے پتہ چلا تھا کہ یہ مہرش کا گھر ہے ......

اور یہ حویلی دامیش کے دادا کی جائیداد کا وہ حصہ تھی جو انہوں نے اپنے بیٹے کے نام کی تھی۔ جہانگیر صاحب کے پاس بس یہی ایک حویلی ہی بچی تھی جس پر لوگ انہیں بہت امیر کبیر سمجھتے تھے لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ ان کے پاس اس حویلی کے علاوہ کچھ بھی نہیں بچا تھا اور اپنا بچا کچھا نام بچانے کے لیے وہ مہر ش کی شادی ریحان سے کرنا چاہتے تھے تا کہ ان کے ڈوبتے ہوئے بزنس کو سہارا مل جائے ۔۔۔

دامیش تھینک یو سو مچ بیٹا۔۔۔! تم یہاں آئے مجھے یقین نہیں آرہا کہ میرا بیٹا میرے سامنے کھڑا ہے مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں یہاں دیکھ کر تھینک یو سو مچ میرے بلانے پر تم یہاں آئے وہ خوشی کو بیان نہیں کر پا رہے تھے اس کو دیکھ کر

وہ بے حد خوش نظر آرہے تھے جبکہ پریا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے انہوں نے بہت شفقت سے اسے اندر بلایا تھا ۔۔۔۔۔۔

تھینک یو سوچ انکل آپ نے ہمیں یہاں بلایا اور ہمیں اس محفل کا حصہ بنایا وہ کافی دیر دامیش کے کچھ بولنے کا انتظار کرتی رہی جب وہ کچھ بھی نہ بولا تھا اسے مجبور ہو کر خود ہی ان کے خلوص کا جواب دینا پڑا اس کے کہنے پر وہ مسکرا دیے تھے

۔۔۔۔۔

دیکھو آگے پیچھے تمہاری سہیلی یہاں کہیں نہیں ہے ورنہ یہاں تک پہنچ چکی ہوتی

اگر وہ ہوتی تو اب تک تمہارے پاس تمہیں ویلکم کرنے کے لیے آچکی ہوتی دامیش

۔۔۔۔ کے اچانک کہنے پر اس نے ارد گرد دیکھا تھا

مہرش اسے دور دور تک کہیں نظر نہیں آئی تھی اور یہ سچ تھا کہ وہ کب سے صرف

۔۔۔ ۔اسی کے ہی انتظار میں نگاہیں دوڑا رہی تھی

وہ اسے اپنے ساتھ لیے کچھ لوگوں سے ملنے لگا جبکہ وہ بھی خاموشی سے اس کے

۔۔ ساتھ چلتی چہرے پر مسکراہٹ سجائے سب سے مل رہی تھی

بزنس کی یہ پارٹی اسے بہت بولڈ لگ رہی تھی کیونکہ یہاں بہت ہی عجیب قسم کے لوگ تھے اور خاص کر لڑکیوں کا لباس لڑکیاں تو لڑکیاں یہاں عورتیں بھی حد درجہ بے باک نظر آرہی تھی جسے دیکھ دیکھ کر وہ بھی حیرانگی سے منہ کھولے ۔۔۔ ۔انہیں دیکھتی تو کبھی نگاہیں جھکا لیتی

مردوں کے بیچ گھومنا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کسی کی کمر برہنہ تھی تو کوئی ساڑھی میں گھوم رہا تھا یہاں تک کہ کچھ لڑکیوں کی تو ٹانگیں بھی آدھی ننگی تھی ۔۔۔۔۔

استغفر اللہ یہ کون سا فیشن ہے میں نے تو آج تک کسی بھی لڑکی کو ایسا لباس پہنا

نہیں دیکھا اس نے ایک گوری کو دیکھتے ہوئے کہا جسے دامیش نے سن لیا ۔۔۔۔

اس کے استغفر اللہ کہنے پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی

کیوں ڈارلنگ کیا تمہیں وہ ڈریس پسند نہیں آرہی ہیں یہ تو فیشن ہے یہی فیشن چلتا

ہے شاید تم نے کبھی اس طرح کی ڈریس نہیں پہنی ۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں کہ تم بھی ایسی ڈریس ٹرائی کرنا لیکن صرف کمرے میں کیونکہ تمہیں اس طرح دیکھنے کا حق تو صرف میرے پاس ہے اور میں ان مردوں میں سے ہر گز نہیں ہوں جو اپنی بیوی کو شو پیس بنا کر سب کے سامنے پیش کرتے ہیں اس نے ایک نظر مسٹر خان کی طرف دیکھا تھا جو سامنے کھڑے اپنی بیگم کی کمر میں ہاتھ ڈالے سب کے بیچ ان سے تعریفیں موصول کر رہے تھے ۔۔۔

توبہ توبہ ۔۔۔۔! میں تو ایسا لباس کبھی زندگی میں نہیں پہنوں گی خدایا اب یہ کون ہے یعنی شرم نہیں آتی اس عمر میں اس طرح کا لباس پہنتے ہوئے اس نے بے حد کم آواز میں کہا تھا ۔۔۔۔

تمہاری سہیلی کی ساس ہے اور یقین کرو شادی کے بعد تمہاری سہیلی بھی چار مردوں کے بیچ میں کھڑی ہو کر یوں ہی اپنی تعریف وصول کیا کرے گی اسی چیز کے تو پیسے ملتے ہیں اپنی بیوی کے حسن کو خوب کیش کرواتے ہیں خان صاحب ۔۔!

اور ایک اور بات اپر کلاس فیملی میں اس چیز کو فیشن کہا جاتا ہے بے حیائی نہیں ۔۔!

اسی لئے میں نے تمہیں چنا ہے کیونکہ تم ان میں سے نہیں ہوں دکھاوا نہیں ہے

تمہارے اندر تم محبت ہو صرف محبت وہ بے باکی سے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے

۔۔۔۔ ہوئے اس کی کمر میں اپنا ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا

وہ اپنے آپ کو اس کے بے حد قریب محسوس کر رہی تھی وہ ان میں سے نہیں تھی

وہ الگ تھی وہ صرف محبت تھی کتنی خوبصورتی سے اس نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا

۔۔۔۔۔وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر جیسے سرشار ہو گئی تھی

OOOOOO

پریا بہت زیادہ خوش تھی دامیش کی ذرا سی اہمیت نے جیسے اسے آسمانوں تک پہنچا دیا تھا وہ اس کے ساتھ سب سے خوشی خوشی مل رہی تھی اس کا بس اتنا سا کہہ دینا کہ وہ الگ ہے اسے زندگی کی ہر خوشی دے گیا تھا تھا اسے مسکرا کر دیکھنا اپنے قریب رکھنا ۔۔۔ ۔ وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی

دامیش کے چہرے پر کسی قسم کی بیزاریت نہیں تھی اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے وہ ہر کسی سے اسے متعارف کروا رہا تھا جب اچانک ایک لڑکی ان کے قریب آئی اور بے ساختہ ہی وہ دامیش کے گلے لگتے

ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھ گی پریا کو اپنے سامنے زمین اور آسمان گھومتا ہوا

نظر آیا تھا کوئی لڑکی یوں اس کے سامنے اس کے شوہر کو بے باک انداز میں چھوئے

اور وہ اسے خاموشی سے دیکھتی رہے ایسا کیسے ممکن تھا اس کا دل چاہا وہ اس لڑکی کا

۔۔۔۔ منہ توڑ دے

ایسا کرنے سے پہلے ہی اس کی نظر دامیش کی طرف اٹھ گئی تھی جو چہرے پر

ناگواری سجائے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔دامیش کو بھی اس لڑکی کی یہ حرکت بالکل

۔۔۔ ۔پسند نہیں آئی تھی

اس سے پہلے کہ وہ اس لڑکی کو خود سے دور کرتا یا پھر اپنی ناگواری کا اظہار کرتا ہے

ایک آدمی چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کے قریب چلا آیا جسے دیکھ کر دا میش

کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی وہ اس لڑکی کو نظر انداز کرتا اس آدمی سے ملنے لگا

ارے میں آپ کے لیے تو اس محفل کا حصہ بنا ہوں آپ جانتے ہیں مجھے اس طرح

کے پارٹیز بالکل پسند نہیں ہیں اگر آپ کا میسج نہیں آتا تو میں ایسی پارٹی بالکل اٹینڈ

نہیں کرنے والا تھا ---

پریا کی کمر سے ہاتھ نکالتا سامنے کھڑے آدمی سے ہاتھ ملانے لگا جو خود بھی بہت جوش سے دامیش سے مل رہا تھا

کیسی باتیں کر رہے ہو تم ؟۔۔۔

تم سے نہیں ملتا تو شاید مجھے بھی سکون نہیں آتا زندگی کا تو سکون ہی لوٹ جاتا کیوں کہ میری بیٹی نے مجھے جان سے مار ڈالنا تھا اس دفعہ تم سے ملنا تو میرے لئے بے حد ضروری ہو گیا تھا وہ اپنی بیٹی کی جانب دیکھتے ہوئے بولے تو دامیش کو مجبور ہو کر

چہرے پر مسکراہٹ سجانی پڑی کیونکہ جس لڑکی کو سخت سنانے کاارادہ رکھتا تھا

۔۔۔ ۔وہ انہی کی بیٹی تھی

دیوانی ہے تمہاری بلکہ پوسٹر لگے ہوئے ہیں اس کے کمرے میں میں تو کہتا ہوں کہ

کوئی کسی ایکٹر کا اتنا بڑا دیوانہ نہیں ہوتا ہے جتنی یہ ایک بزنس ٹائیکون کی ہے

۔۔۔۔

لیکن اس میں تمہاری بھی کوئی غلطی نہیں برخودار تمہاری شکل کی غلطی ہے اللہ

تعالی نے تمہیں اتنا خوبصورت بنایا ہے کہ میں خود بھی تمہارا دیوانہ ہو گیا ہوں

میری بیٹی تو انسٹا گرام فیس بک ہر جگہ پر تمہیں فالو کرتی ہے اور میرے گھر میں سب سے زیادہ یہ تمہارے بارے میں ہی بات کرتی ہے یہ آج تک کسی سے اتنی اٹیچ نہیں ہوئی جتنی تمہیں لے کر ہے۔۔۔۔

بیٹی کے لیے ہی تو میں نے تمہارے ساتھ ڈیل فائنل کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم صرف شکل کے نہیں بلکہ تیز دماغ کے بھی مالک ہوں ہماری یہ ڈیل بزنس کی دنیا میں ایک ہفتے میں ہی اپنا اچھا خاصا نام بنا چکی ہے اور پرموشن اتنی دھڑا دھڑ ہو رہی ہے کہ تمہیں کیا بتاؤں؟۔۔۔

یہ کہتے ہوئے بالکل برا محسوس نہیں ہو گا کہ صرف پر موشن سے ہی ہم اپنی لگائی ہوئی رقم واپس حاصل کر چکے ہیں یہ سب کچھ صرف اور صرف تمہاری قابلیت کی وجہ سے ہوا ہے تم ایک بہت عمدہ بزنس مین ہو۔۔۔۔

تمہارے ساتھ یہ ڈیل کر کے میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں میری بیٹی نے مجھے ایک بہت ہی اچھے آدمی سے ملوایا ہے اور اس بات کے لئے سارا کریڈٹ بیٹی عینی کے علاوہ کسی کو نہیں دینا چاہیے آخر اسی کی وجہ سے تو یہ ڈیل ہوئی ہے۔ ۔۔۔

ورنہ میں اپنے بزنس کو لے کر اتنا زیادہ فکر مند رہتا ہوں کہ کسی ان ایکسپرینس بزنس مین کو اپنے بزنس میں شامل کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا لیکن میری بیٹی کی وجہ سے مجھے ایسا قدم اٹھانا پڑا اور مجھے بہت خوشی ہے کہ اس سے مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا وہ بہت خوشی سے اپنی بیٹی کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے اسے بتا رہے تھے

شکریہ سر مجھ پر اعتبار کرنے کے لیے اور میرے ساتھ ڈیل کرنے کے لئے آپ کے ساتھ کام کر کے مجھے بھی بہت مزہ آرہا ہے اور میرے کام کرنے کا یہی طریقہ

ہے میں اپنا کام شروع کرنے سے پہلے اس کی پرموشن کرتا ہوں تاکہ پتا چل جائے

۔۔۔؟ کہ مارکیٹ میں کام کی کیا ویلیو ہے

اس نے مسکراتے ہوئے ان کی تعریف کو وصول کیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ

تعریف کے قابل ہے

بالکل تمہارا طریقہ بہت ہی اچھا ہے عینی تم اسے اپنے دوستوں سے ملواؤ تب تک

میں جہانگیر سے مل کر آتا ہوں وہ دامیش کے والد صاحب ہیں ایک نظر اپنی بیٹی کو

دیکھ کر اسے کہتے پریا کی ذات کو مکمل نظر انداز کر چکے تھے جیسے دامیش کے ساتھ

۔۔۔۔ کوئی وجود ہی نہ ہو

انصاری سر لیکن کسی کے دوستوں سے ملنا میرے بزنس کا حصہ نہیں اور میں اپنی

بیوی کے ساتھ ہوں تو پلیز برامت منایئے گا لیکن اس وقت مجھے میری بیوی کو ایک

۔۔۔ ڈیٹ پر لے کر جانا ہے جو کہ میں اسے یہاں لانے سے پہلے وعدہ کر چکا تھا

اس نے فوراہی پریا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے ان

کے سامنے اپنا اور پریا کا رشتہ واضح کر دیا تھا پریا کا سارا دھیان تو عینی پر تھا جو یہ بات

جان کر کے دامیش شادی شدہ ہے اپنے چہرے کے تاثرات بدل چکی تھی اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ دامیش کی شادی کے بارے میں پہلے سے ہی جانتی تھی لیکن اس کی ذات کو اگنور کر کے وہ پریا کو اہمیت دے رہا تھا شاید اسی وجہ سے اس کے چہرے پر غصہ نمایاں ہونے لگا تھا ۔۔۔۔

آپ اپنی وائف کے ساتھ وقت گزارتے رہتے ہیں آج موقع ملا ہے تو تھوڑا سا وقت اپنی فین کے ساتھ بھی گزار لیں وہ اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی دامیش نے ناگواری سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا لیکن وہ عجیب قسم کی لڑکی تھی برا بنائے بغیر مسکرا دی

ریلی سوری۔۔۔! میں فی الحال ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ میں اپنے وعدے کا پابند

ہوں اور مجھے فی الحال میری بیوی کو ڈیٹ پر لے کر جانا ہے میں جہانگیر صاحب سے

مل کر ان کو خدا حافظ کر لوں پھر مجھے بیوی کو لے کر جانا ہے اور میں اپنی بیوی کی

ناراضگی بلکل افورڈ نہیں کر سکتا اس نے مسکراتے ہوئے پریا کا ہاتھ تھاما اور انہیں

خدا حافظ کہتا وہاں سے باہر نکلا تھا۔۔۔

اس طرح کے لوگوں سے نفرت ہے مجھے عجیب قسم کے واحیات حرکتیں کرتے ہیں اگراس کے ساتھ میری اچھی ڈیل نہ ہوتی تو یقیناان کی چپکو بیٹی کی حرکتوں پر آج میں یہ ڈیل ہی کینسل کر دیتا

وہ اس سے کہتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جب اچانک ہی سامنے سے آتے ایک اور بزنس مین نے اسے روک لیا پریا کو بھی مجبور ہو کر وہی پر رکنا پڑا لیکن اس بات کو لے کر وہ بہت خوش تھی کہ جتنی وہ لڑکی اسے ناگوار گزری تھی اتنی دامیش کو بھی بری محسوس ہوئی تھی

ooooo

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب تیزی سے ایک لڑکا محفل میں داخل ہوا جس کی حالت کافی خراب تھی ایسا لگ رہا تھا کہ اسے بہت زیادہ مارا پیٹا گیا ہے وہ تیزی سے اس آدمی کے پاس جا رکا جس کے بارے میں دامیش بتا رہا تھا کہ وہ مہرش کا سسر ہے

ہو سکتا ہے لڑکا مہرش کا منگیتر ہو بس یہی سوچ کر اس لڑکے کو دیکھنے لگی جو کہ نہ جانے اپنے باپ کے کان میں کیا کیا بول رہا تھا جس کے بعد مسٹر اور مسز خان کے

چہرے پر نا گواری پھیل گئی تھی انہوں نے فوراً ہی جہانگیر صاحب کو اندر آنے کا اشارہ کیا تھا جس پر جہانگیر صاحب پریشانی سے ان لوگوں کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے

دامیش وہ لوگ اس کمرے میں کیوں گئے ہیں انکل بھی اتنے پریشان کیوں لگ رہے تھے ؟۔۔۔

سب ٹھیک تو ہوگا ناوہ پریشانی سے دامیش سے پوچھنے لگی جو اپنے بزنس پارٹنر سے مل کر اس کے قریب آرہا تھا اس کے سوال کرنے پر اس کے تاثرات نارمل ہی تھے

اسے نہ تو جہانگیر صاحب سے کوئی مطلب تھا اور نہ ہی جہانگیر صاحب کی پریشانی

سے ۔۔۔۔۔

تمہیں زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے ڈارلنگ جیسے ہی جہانگیر صاحب کمرے سے باہر آتے ہیں ہم ان سے مل کر واپس گھر چلتے ہیں کیونکہ میں بہت بور ہو چکا ہوں اس لیے میرا یہاں آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مجھے ایسی پارٹی میں کبھی بھی انٹرسٹڈ نہیں رہا ہے وہ تو دادی کے بار بار کہنے کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا اور نہ اس وقت ہم دونوں خوبصورت وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزار رہے ہوتے لیکن نہیں تمہیں تو اس پارٹی میں آنا تھا ۔۔۔

اور اپنا اور میرا وقت برباد کرنا تھا تو کر وہ اس بات کا بل بھی اسی کے اوپر ڈال رہا تھا

جبکہ پریا خاموشی سے سر جھکائے ہوئے تھی وہ اس سے زیادہ بیزار نظر آرہا تھا سچ یہ

تھا کہ وہ خود بھی اس پارٹی میں اچھی خاصی بور ہو چکی تھی اسے تھوڑی پتہ تھا کہ یہ

پارٹی اس طرح کی ہو گی ورنہ دادی کے کہنے پر وہ بھی انکار کر دیتی ۔۔۔۔

کیونکہ اس بات میں تو کوئی شبہ نہ تھا کہ دامیش کے ساتھ گزرنے والا وقت اس

پارٹی سے زیادہ حسین ہوتا وہ تو ویسے بھی اس کی دیوانی ہو چکی تھی تو کیوں نہ اپنا

وقت اور اپنی زندگی اسی شخص کے نام کرتی اسی کو اپنی محبت کا یقین دلاتی یہاں آکر

!۔۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس نے اپنا وقت برباد ہی کیا ہے

وہ دونوں بات کر رہے تھے جب اچانک اسے داود نظر آیا داؤد بھائی یہاں کیا کر

۔۔۔؟رہے تھے

اس نے سوچا لیکن پھر جب نظر داؤد کے ساتھ پڑی جہاں مہرش سختی سے اس کا ہاتھ

تھامے ہوئے اندر داخل ہو رہی تھی اس وقت بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی جبکہ

۔۔۔۔ اسکے کندھے پر اس وقت دواد کا کوٹ تھا

پہلے اس نے مہر کو کبھی بھی اس قدر پریشان نہیں دیکھا تھا جبکہ دامیش بھی انہیں دیکھ چکا تھا اس سے پہلے کی داود کی طرف بڑھتا جہانگیر صاحب تیزی سے اس کمرے سے باہر نکلے تھے وہ تیز قدم اٹھاتے مہرش کے پاس آئے اور اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے کمرے کی طرف گھسیٹ کر لے جانے لگے لیکن اس نے گھبراہٹ کے مارے داؤد کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا نہ جانے کس امید سے اس نے دواد کی طرف دیکھا تھا جس پر داؤد نے مزید مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کے پیچھے ہی قدم بڑھائے تھے ۔۔۔۔

اچانک ہونے والے عجیب و غریب واقعہ نے سب کے سامنے ایک سوالیہ نشان پیدا

کر دیا تھا سب لوگ سر گوشی میں باتیں کرنے لگے تھے وہ پانچ چھ لوگ اس کمرے

میں کیا کر رہے تھے آپس میں کیا باتیں چل رہی تھیں ؟۔۔۔

سب کی باتوں کا موضوع یہی چیز بن گئی تھی ۔

تم رکو یہاں پر میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں وہ کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

اسے کوئی مطلب ہی نہیں تھا نہ جہانگیر سے اور نہ ہی جہانگیر کی پریشانی سے تو پھر

کیوں جارہا تھا پریا پوچھے بنا نہ رہ سکی ؟۔۔۔۔۔

لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ ہم اب گھر چلیں گے ہمیں کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے

ہاں یہ سچ ہے مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اندر جاؤں گا تا کہ مجھے پتہ چل سکے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟

وہاں جہانگیر ہے۔۔۔جہانگیر کی بیٹی ہے بیوی ہے کوئی بھی ہے مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں لیکن وہاں اندر میرا دوست گیا ہے اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرے دوست کو آخر وہاں کیا مسلہ ہے

وہ ایک نظر اسے دیکھتا تیزی سے کمرے کی جانب چلا گیا تھا

OOOOOO

وہ بہت ہمت کر کے اس کے ساتھ اس پارٹی میں آئی تھی اس کا یہاں واپس آنے کا

کوئی ارادہ نہیں تھا اس کی حالت بہت زیادہ خراب تھی وہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھی

۔۔۔ اس نے تو کہا تھا کہ وہ اسے اس کی سہیلی کے گھر چھوڑ دے

وہ اس وقت گھر ہر گز نہیں جانا چاہتی تھیں لیکن داؤد نے کہا کہ اس وقت اسے گھر ہی جانا چاہیے یہی اس کے لیے بہتر ہو گا کیونکہ وہ جان چکا تھا کہ ریحان کچھ نہ کچھ الٹا سیدھا ضرور کرنے والا ہے جب اس کی تصویریں ہوٹل کے روم میں لی تھی تب وہ سمجھ گیا تھا کہ یہاں ضرور کچھ نہ کچھ ایسا ہونے والا ہے جو نہیں ہونا چاہیے اسی لئے تو وہ مہرش کو اکیلا چھوڑنے کے بجائے اس کے ساتھ یہاں تک آ گیا تھا ۔۔۔۔۔

اور جس کا ڈر تھا وہی ہوا ریحان کی گاڑی پہلے ہی یہاں موجود تھی جو کہ مہرش پہچان چکی تھی اس نے داؤد کو بتایا تھا کہ وہ یہاں آ چکا ہے اور یقیناً یہ ساری بات بھی سب تک پہنچا چکا ہو گا اس نے دواد کو کہا تھا کہ تم جاؤ میں سب کچھ ہینڈل کر لوں گی لیکن

داؤد نے کہا کہ وہ اسے یہاں اس موقع پر تنہا چھوڑ کر ہر گز نہیں جائے گا کیونکہ

اسے اس لڑکے ریحان پر بالکل یقین نہیں تھا یقیناً اس نے کوئی نہ کوئی کہانی بنا کر

پیش کی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔

ایسا ہی ہوا تھا جیسے ہی ان لوگوں نے اس پارٹی میں قدم رکھا ملازم نے بھاگتے ہوئے

کمرے پر دستک دے کر ان کی آمد کا بتایا تھا جس پر جہانگیر صاحب غصے سے کمرے

سے نکلتے ہوئے مہرش کے قریب آئے اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لے

جانے لگے داؤد کو یہاں اپنا آپ بہت اجنبی محسوس ہو رہا تھا اس کا دل چاہا کہ وہ

یہاں سے چلا جائے جب وہ اپنی بیٹی سے بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کا کوئی مطلب

نہیں بنتا کہ وہ یہاں رکے لیکن مہرش نے جس انداز میں اس کا ہاتھ تھام کر آنکھوں میں التجا کی تھی وہ جا ہی نہ سکا

مجبور ہو کر اس نے اپنے قدم کمرے کی طرف بڑھائے تھے جہاں اس کا باپ اسے زبردستی کھینچ کر لے کر جا رہا تھا اس نے ایک نظر دامیش کو دیکھا تھا جس پر دامیش نے اشارے سے اسے پوچھا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہے اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر کے اسے مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ مطمئن ہرگز نہیں ہوا

OOOOOOO

وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے کر آئے تھے اور کمرے میں آتے ہی جیسے اسے دھکا دیا تھا وہ پہلے تو خود ہی اپنے بابا کے اس عمل کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی لیکن کمرے میں مسٹر اینڈ مسز خان کے ساتھ وہ ریحان کو دیکھ کر جیسے وہ ساری سچویشن کو سمجھنے لگی ۔۔۔

نہیں جانتی اس آدمی نے میرے خلاف آپ سے کیا کہا ہے ڈیڈی لیکن میں خود آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں آپ اس آدمی پر یقین کرنے سے پہلے اپنی بیٹی پر یقین

کریں گے اس آدمی نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے اس نے

مجھے ہوٹل میں بلا کر وہاں میرے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے

وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ داؤد وہاں پر آگیا ورنہ جانے یہ میرے ساتھ وہاں کیا

کرتا ؟۔۔۔

صرف یہی نہیں بلکہ اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر میرے ساتھ

زبردستی۔۔۔۔! وہ نہ جانے کیا کیا بولنے والی تھی جب اچانک جہانگیر صاحب کا

ہاتھ اٹھا اور چٹاخ کی آواز کے بعد پورے کمرے میں سناٹا چھا گیا۔۔۔

جانتا ہوں کہ تم ضدی ہو میری محبت نے تمہیں بگاڑ دیا ہے میں نے تمہیں حد درجہ سر پر چڑھا دیا ہے لیکن مجھے کبھی بھی نہیں لگا تھا کہ تم میرے ساتھ ایسا کرو گی تم اسے نیچا دکھانے کے لئے ایسی گھٹیا کہانی بناؤ گی یہ تو شکر ہے کہ ریحان نے مجھے سب کچھ پہلے ہی بتا دیا ورنہ۔۔ تم نے کیا سوچا ہے کہ یہاں ہم سب بے وقوف ہیں؟۔۔۔۔

تم ریحان سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اس میں انٹرسٹڈ نہیں تھی لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم اس طرح کا گھٹیا قدم اٹھاؤ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم میری

بیٹی ہو تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہوئے مجھے شرم آرہی ہے جہانگیر صاحب دھاڑے تھے

اس نے بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا تھا جو اپنی بیٹی کے بجائے کسی دوسرے پر

یقین کررہے تھے۔۔۔۔

ڈیڈ میں آپ کی بیٹی ہوں میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گی؟۔۔۔

آپ کو لگتا ہے کہ میں اس طرح کا کوئی گھٹیا جھوٹ بول کر کہانی سنائوں گی کیا

ہو گیا ہے ڈیڈ آپ کو اپنی بیٹی پر یقین کریں۔۔۔

کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی بیٹی اتنی بگھڑی ہوئی ہے کہ اس بات کو اس طرح

استعمال کرے گی آپ جانتے ہیں نہ میں چاہے کتنی بھی غلطیاں کیوں نہ کر لوں

۔۔۔ لیکن اس حد تک بھی نہیں جا سکتی

میرا یقین کریں اس لڑکے نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے داود

نے وقت پر آ کر میری عزت کی حفاظت کی ہے اسی لئے یہ میرے ساتھ یہاں تک

آیا ہے میں نے اس سے کہا بھی تھا کہ چلا جائے یہاں سے کوئی ضرورت نہیں ہے

اسے کسی کے سامنے کوئی بھی صفائی دینے کی لیکن پھر بھی یہ میری گواہی دینے کے

لیے اندر تک چلا آیا اور آپ اپنی بیٹی کے بجائے اس ذلیل شخص پر یقین کر رہے ہیں

وہ بے یقینی سے جہانگیر صاحب کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی

ہاں کر رہا ہوں میں اس پر یقین تمہارے آنے سے پہلے ہی تمہاری حقیقت مجھ پر

کھول چکا ہے یہ مجھے سب کچھ بتا چکا ہے کہ ہوٹل کے روم میں کیا ہوا ؟۔۔۔

ہوٹل کے روم میں اس لڑکے نے تمہیں بلایا تھا اور جس کہانی میں تم ریحان کو

گناہگار ٹھہرا رہی ہو وہاں گناہگار یہ لڑکا ہے یہی تمہارا بوائے فرینڈ ہے ریحان سے

شادی سے انکار کی وجہ وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد غصے سے بولے تھے۔۔۔

یہی ہے نہ سب چیزوں کی اصل وجہ انھوں نے ایک تصویر اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا تو تصویر دیکھ کر اس نے خود ہی شرم سے سر جھکا لیا یہ تصویر جھوٹی ہر گز نہیں بلکہ تھوڑی دیر پہلے ہوٹل میں لی گئی تصویر تھی جہاں پر اس نے مہرش کو اپنے بے حد قریب کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ ہوٹل کی تصویر تھی جب وہ اس سے زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا گھر میں پارٹی چل رہی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم کسی بھی نیوز کی ہیڈ لائن بن جاؤ۔۔۔۔

ان کی بات کا مطلب وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی اسی لیے یہاں آنے سے پہلے اس نے اپنی حالت کو سدھارنے کی بہت کوشش کی تھی یہاں تک کہ اپنے پھٹے ہوئے کپڑے اس نے داؤد کی جیکٹ سے چھپا لیے تھے۔۔۔۔

اسے یقین تھا کہ کوئی اور اس پر یقین کرے یا نہ کرے لیکن اس کے ڈیڈ اس پر ضرور یقین کریں گے لیکن اس کے ڈیڈ نے اس کا یقین توڑ دیا تھا وہ اس کے سامنے وہی تصویر لے کر کھڑے تھے جو ریحان نے انہیں دی تھی۔۔۔۔

اس کے پاس صفائی دینے کے لئے جیسے کچھ بچا ہی نہیں وہ داود کے اتنے قریب

کھڑی تھی کہ وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کہے کوئی اس پر یقین نہیں کرتا اور جس انداز

۔۔۔میں تصویر کو لیا گیا تھا وہ ہر طرح سے ان کو غلط بیان کر رہی تھی

تم میرا مان تھی مہر ش مجھے یقین تھا کہ تم ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گی تم نے تو میرا

سر جھکا دیا وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ریحان اب بھی تم سے شادی کے لیے تیار

ہے ورنہ کیا عزت رہ جاتی میری اس پورے شہر میں شرم آتی ہے مجھے تمہیں اپنی

۔۔۔۔۔۔بیٹی کہتے ہوئے

خان صاحب میں یہ حویلی ریحان کے نام کرنے کو تیار ہوں لیکن نکاح آج ہی ہو گا

پلیز ریحان سے کہیں کہ وہ آج ہی میری بیٹی سے نکاح کر لے ورنہ میں کسی کو منہ

دکھانے کے لائق نہیں رہوں گا وہ مسٹر خان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بول

رہے تھے جبکہ مہر ش بس انہیں دیکھ رہی تھی وہ حویلی بیچنے کے بارے میں سوچ

بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ یہ ان کے بابا کی آخری نشانی تھی ۔۔۔

اپنا سب کچھ وہ ختم کر چکے تھے لیکن اپنے بابا کے آخری نشانی کو وہ ہاتھ سے جانے

نہیں دینا چاہتے تھے لیکن آج مہر ش کی ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے وہ حویلی

بھی ان کے ہاتھوں سے جا رہی تھی اسے ریحان کی باتوں میں آ کر اس سے ملنے کے

لیے جانا ہی نہیں چاہیے تھا ۔۔۔۔۔

بابا میں اس سے شادی ہر گز نہیں کروں گی یہ ایک نمبر کا کمینہ ہے اس نے اپنے

دوستوں کے ساتھ مل کر میرے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے اور جو

شخص اپنی عزت کی حفاظت نہیں کر سکتا آپ ایسے شخص اپنی بیٹی کی شادی کرنا

چاہتے ہیں میں ہر گز اس سے شادی نہیں کرونگی اس نے چلاتے ہوئے کہا

تھا ۔۔۔۔۔

اس سے شادی نہیں کرے گی تو کیا تیرا عاشق تجھ سے شادی کرے گا مسز خان نے

۔۔۔۔۔؟اسے دھکا دیتے ہوئے چلا کر کہا تھا

بول جس کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی تھی کیا وہ تجھ سے شادی کرے گا نہیں نہ

تیرے باپ کا بزنس ڈوب رہا ہے اور ہم نے سہارا نہ دیا تو تیرے باپ کے پاس

بچے گا کیا ہم نے سہارا دیا ہے ہم نے تمہیں بچایا ہے اگر ہم ابھی اس شادی سے انکار

۔۔۔؟کر دیں تو تیرے پاس بچے گا کیا

تجھے اگر یہ لگتا ہے کہ تیری سفید چمڑی دیکھ کر تجھ سے کوئی شادی کرے گا تو یہ

تیری غلط فہمی ہے اسے تو تیرا عاشق بھی شادی نہ کرے احسان ہے میرے بیٹے کا

کہ تجھ سے شادی پر تیار ہو گیا ہے

مسز خان نے اسے بیچ میں مداخلت کرتے دیکھ کر اس کی اوقات یاد دلائی

تھی ۔۔۔۔

بابا میں کچھ نہیں جانتی پلیز آپ اس حویلی کو ان کے نام ہر گز مت کیجئے کہ یہ دادا کی آخری نشانی ہے آپ نے تو کہا تھا کہ یہ حویلی بہت زیادہ اہم ہے کیوں اسے کسی کے نام کر رہے ہیں جب کہ آپ کی بیٹی سچی ہے یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔

وہ ان کو یقین دلانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

اگر تم سچ بول رہی ہو تو بتاؤ کیا یہ لڑکا تجھ سے شادی کرے گا؟۔۔۔

بتاؤ اگر میرا بیٹا تمہارے لائق نہیں ہے یہ تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور تمہارے کہنے کے مطابق اس لڑکے نے تمہاری عزت بچائی ہے تو کیا یہ تمہاری عزت بچانے کے لیے تمہیں اپنی عزت بنائے گا ۔۔؟

نہیں کیونکہ کوئی بھی لڑکا تمہارے جیسی لڑکی کو استعمال کر کے سائیڈ پر کر دیتا ہے اپنے گھر کی عزت نہیں بناتا اور خبر دار جو تم نے میرے بیٹے کے خلاف ایک لفظ بھی کہا ایک تو میرا بیٹا اس سب کے باوجود بھی تم سے شادی کر رہا ہے تمہیں اپنے گھر کی عزت بنا رہا ہے تمہیں عزت دے رہا ہے لیکن تمہیں تو عزت راس نہیں ۔۔۔۔

یہ حویلی اگر اتنی پیاری ہے تو اپنے بوائے فرینڈ کو شادی کیلئے راضی کرتی اس کے ساتھ صرف کمرے میں وقت نہیں گزارنا چاہیے تھا نااسے لوگ صرف ضرورت پوری کرتے ہیں شادی کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوتی اور پھر عزت بچانے کے لئے تو چھوٹی موٹی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔۔۔۔

اب اتنا بڑا داغ لگنے کے باوجود بھی میرا بیٹا تم سے شادی کر رہا ہے تو اسے کچھ تو ملنا چاہیے نا یہ تو تم سے شادی کرے گا نہیں۔۔۔۔۔

جہانگیر صاحب مولوی کو بلاؤ کیونکہ میں چاہتا ہوں کے ریحان اور اس کا نکاح ابھی

۔۔۔۔اور اسی وقت کروادیا جائے تاکہ میرا بیٹا پھر اسے کنٹرول کر سکے

مسٹر خان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اس کے ساتھ

۔۔۔؟ اچانک کیا ہو رہا تھا وہ اپنا دفاع کیوں نہیں کر پارہی تھی

۔۔۔؟ کیوں نہیں بتا رہی تھی کہ وہ کہیں پر بھی غلط نہیں ہے

جی ہاں انکل جی بلا لیجیے مولوی صاحب کو اور جیسا کہ ان کا کہنا ہے کہ رنگ رلیاں میں نے منائی ہیں آپ کی عزت کو میں نے خراب کیا ہے تو اس لڑکی کو اپنی عزت بھی میں بناؤں گا بس بہت سن لیا میں نے آپ لوگوں کی باتوں کو حد ہوتی ہے لالچ کی

دوسروں کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھانا تو کوئی آپ سے سیکھے انکل جی کافی ماہر لگتے ہیں آپ اس کام میں اپنے بیٹے کو شاید اسی کام کے لئے پیدا کیا ہوا ہے آپ نے لیکن ۔۔۔۔یہاں آپ کسی کی مجبوری کا فائدہ نہیں اٹھا پائیں گے

کیا کہا تھا آپ نے اگر ہم سچے ہیں تو اپنی سچائی کو ثابت کریں کہ اگر سچ ثابت کرنے کا

میرے پاس یہی ایک پاک راستہ ہے تو معاف کیجیے گا مجھے اس نکاح پر کوئی اعتراض

نہیں اگر میرا نکاح مہرش کو پاک دامن ثابت کرتا ہے تو میں اس نکاح کے لئے تیار

ہوں۔۔۔۔

واہ بیٹا واہ آگیا دل میں لالچ یہ جان کر کہ جس لڑکے سے اس کا نکاح ہو گا اس لڑکے

کو جہیز میں یہ حویلی دی جائے گی واہ بہت جلدی مان گئے تم تو اس کے اور اپنے تعلق

کو وہ تمسخر اڑاتے ہوئے تالی بجا کر بولے۔۔۔۔

مجھے اپنے بازوؤں اور اللہ پر پورا یقین ہے ایسی حویلی میں بھی تعمیر کروا سکتا ہوں یہ حویلی آپ کو مبارک ہو لیکن میں نے اس کو اس مصیبت میں اکیلا چھوڑنے کا بالکل روادار نہیں ہوں۔۔۔

انکل جی۔۔۔! مولوی صاحب کو بلائیں نکاح ابھی اور اسی وقت ہو گا۔۔۔

میں اپنی آنکھوں کے سامنے کسی لڑکی کی زندگی برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا کیسے باپ ہیں آپ کو اپنی بیٹی پر یقین نہیں کتنے افسوس کی بات ہے لیکن میں سمجھ سکتا ہوں بیٹی کا معاملہ اتنا ہی نازک ہوتا ہے کہ انسان سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیت کھو دیتا

ہے لیکن اتنا بھی اندھا ہو جانا کہاں کا انصاف ہے یہ آپ کی بیٹی ہے کوئی بکری نہیں

جسے آپ اس کے ساتھ باندھ رہے ہیں پہلے آپ اپنی بیٹی کے دل کی رضامندی

جانے اور انکار کی وجہ پھر اس طرح کا کوئی فیصلہ سناتے تو آپ اچھے لگتے خیر مولوی

صاحب کو بلائیں میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے

میرا اور مہرش کا نکاح ابھی اور اسی وقت ہوگا وہ کہتے ہوئے وہی رکھے صوفے پر

آرام سے بیٹھ گیا جب کمرے کے اندر داخل ہوتے دامیش نے اس کا آخری جملہ

سن لیا تھا۔۔۔۔

OOOOOOO

۔۔۔؟کیوں ہو گا تمہارا اور مہر کا نکاح کیا ہو رہا ہے

یہاں کوئی مجھے بھی بتائیے گا اچانک کمرے میں داخل ہوتے دامیش نے داؤد کو

۔۔۔۔گھورتے ہوئے کہا تھا اسے دیکھ کر وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا

بتاؤ مجھے داؤد یہاں کیا چل رہا تھا کیا ان لوگوں نے تمہیں بلیک میل کیا ہے کیا یہ

لوگ تمہیں زبردستی مجبور کر رہے ہیں ایسا کچھ کرنے پر بتاؤں مجھے کیا چل رہا ہے

یہاں وہ سیدھا اسی کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا اسے کسی اور سے کوئی مطلب نہیں

تھا۔۔۔۔۔

میں اس وقت تفصیل سے تو کچھ نہیں بتا سکتا اس لئے اتنا بتا سکتا ہوں کہ اس ذلیل

انسان نے تمہاری بہن کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے اور جب میں نے

اس سے بچایا تو ان لوگوں نے مجھ پر الزام لگا دیا لیکن پھر بھی

ریحان مہر ش سے نکاح کرنے کے لیے راضی ہے اس حویلی کے لئے اور میں ایسا

کچھ بھی نہیں کرنے دے رہا میں نے نکاح کرنا ہے کیوں کہ یہ لڑکی میری وجہ سے

۔۔۔بدنام ہو رہی ہے اور اب اسے عزت دینا میرا کام ہے

اس نے ایک ہی جملے میں اسے بتا دیا تھا

تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا اور تمہیں ایسا کوئی بھی فیصلہ لینے کی

ضرورت نہیں ہے داؤد اور جہاں تک بات ہے اس حویلی کی تو میں ان لوگوں کو اس

حویلی جتنی رقم دینے کے لیے تیار ہوں اگر یہ لوگ مہر سے اس بنا پر رشتہ جوڑنا

چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے انہیں حویلی کی قیمت میں ادا کرتا ہوں تمہیں زندگی میں کسی بھی طرح کی پریشانی لانے کی ضرورت نہیں ہے اس نے ایک نظر مہرش کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں تمہاری ایمانداری سے کمائی ہوئی دولت کو ایسے جاہلوں اور لالچی لوگوں کے حوالے ہر گز نہیں ہونے دوں گا اگر تم اپنی بہن کو شادی پر کوئی گفٹ دینا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں بلکہ ایسا کرنا کہ میرے حالات کچھ نارمل چل رہے ہیں تو تم مٹھائی کا خرچہ اٹھا لینا باقی مولوی کو بلاؤ میرے طرف سے گواہ میرا دوست دامیش ہے۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے بات ختم کر کے دامیش کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا اس کے کہنے پر وہ بالکل خاموش ہو گیا تھا

تھوڑی دیر میں مولوی صاحب وہاں پہنچ آئے تھے اسنے پریا کو اندر ہی بلا لیا تھا جہاں پر نکاح کی رسم ادا کی جا رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں مہرش جہانگیر شاہ اپنے تمام تر غرور اور اٹھے ہوئے سر کے ساتھ مہرش داود بن گئی تھی ۔۔۔۔

ooooo

وہ نکاح سے پہلے اس سے بات کرنا چاہتی تھی صرف ایک بار وہ اسے مکمل اپنے بارے میں بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس کی زندگی میں زبردستی داخل نہیں ہونا چاہتی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ یوں اچانک کر دیا جائے گا وہ ایک ناپسندیدہ لڑکی بن کر ہمیشہ کے لئے اس کی زندگی میں شامل ہو گئی تھی کیا یہ رشتہ ہمیشہ کے لیے تھا یا صرف چند پل کا یا صرف جذبات میں بہہ کر داؤد نے یہ فیصلہ کر لیا تھا یا صرف خان صاحب کو نیچا دکھانے کے لئے لیکن مہرش کی زندگی پوری بدل کر رہ گئی تھی

یہ تو اس کے سوچ میں کبھی آیا بھی نہیں تھا کہ وہ کبھی داؤد کی دلہن بنے گی یہ اس کا

۔۔۔فیصلہ تھا کہ وہ ریحان سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی

کیونکہ ریحان اس کے لائق نہیں تھا لیکن نہیں جانتی تھی کہ اس کی ذات کو اس

طرح سے اچھالا جائے گا اسے اس کے باپ کے سامنے یوں بے اعتبار کر دیا جائے گا

اسے تو اپنے باپ پر یقین نہیں آ رہا تھا

اس کے ہر فیصلے پر اس کا ساتھ دینے والا اس کے ہر بات پر اس کی رضا جاننے والا

۔۔۔۔۔۔

اس کی مرضی کے بناشام کاڈنر بھی نہ بنانے والا شخص آج اس پر اعتبار نہیں کر رہا تھا اتنے نازک معاملے پر اس نے اپنی بیٹی کو تنہا چھوڑ دیا تھا یہ باپ بھی نا کتنی عجیب مخلوق ہوتی ہے بیٹیوں کو شہزادی بنا کر رکھتے ہیں اور جب بات ان کے نصیبوں پر آتی ہے تب خاموش ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ قسمت کا فیصلہ ہے ۔۔۔۔

اس کی قسمت کا یہی فیصلہ تھا اس کے حق میں یہ اس کی زندگی کا سب سے برا دن ثابت ہوا تھا کاش وہ ریحان کے بلاوے کو نظر انداز کر دیتی ۔۔۔۔

کاش۔۔۔۔! وہ اپنے باپ کو ریحان کے بارے میں پہلے ہی بتا دیتی کتنے سارے

کاش آ گئے تھے ایک ہی دن میں اس کی زندگی میں وہ رونا چاہتی تھی تڑپ تڑپ کر

رونا چاہتی تھی لیکن وہ کس کے سامنے روتی۔۔۔؟

کس کے کندھے پر سر رکھ کر روتی۔۔۔؟

کیا یہ شخص اس کا سہارا بنے گا جو نکاح نامہ پر سائن کرتے ہوئے اس کا سائبان بن

گیا۔۔۔۔

اسے یقین تھا وہ شخص ساری زندگی تو اس کا ساتھ ہر گز نہیں دے گا یہ ساتھ صرف

چند دنوں کا ہے آج نہیں تو کل وہ اسے ٹھکرا کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے گا

اسے یقین تھا کہ اس شخص کی پسند مہر ش جیسی لڑکی ہر گز نہ ہو گی آج نہیں تو کل وہ

۔۔۔۔اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے مہر ش کو چھوڑ دے گا

اس کی تو نیکی گلے پڑ گئی تھی کہ اس شخص نے صرف مہر ش کی مدد کی خاطر اس کے

ساتھ اس گھر میں قدم رکھا تھا اور کہاں ہمیشہ کے لئے اسے اسی کے سر پر باندھ دیا

۔۔۔۔گیا

آج اسے اپنی ذات سے نفرت ہو رہی تھی اسے اپنے غرور سے نفرت ہو رہی تھی

وہ غرور جس میں وہ سر اٹھا کر کہتی تھی کہ وہ جہانگیر شاہ کی بیٹی ہے آج اس کا غرور

چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔

کیا تھی اس کی اوقات وہ ایک معمولی سے ڈاکٹر کی بیوی تھی

اور اس کا باپ جہانگیر شاہ آج ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا ہاتھ اس کے سر سے اٹھا چکا

تھا۔۔۔۔

اس کی کروڑوں کی جائیداد آج اس کے کسی کام نہ آئی تھی بس ایک چھوٹا سا داغ جو

اس کے دامن پر لگا اس نے اسے داغدار کر دیا

کیا ہوتی اس کی زندگی اگر آج یہ شخص بھی اسے ٹھکرا کر چلا جاتا وہ اس وقت ریحان

کے نکاح میں ہوتی اور وہ اس کا شوہر نہیں بلکہ اس کا مالک بن چکا ہوتا ۔۔۔۔

اور وہ اس کے ساتھ کیا کرتا اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس کے بدن کو روندتا

اور اپنی ہوس پوری کر کے اسے ایک بار پھر سے اس کے باپ کے در پر پھینک

دیتا ۔۔۔۔

شکر گزار تھی اپنے خدا کی جس نے اسے لٹنے سے بچا لیا تھا جس نے اسے ایک ایسے شخص کے نکاح میں دے دیا تھا جو شاید ساری زندگی اسے جوتے کی نوک پر رکھتا لیکن دنیا کے سامنے اس کی عزت کرتا اسے عزت دیتا۔۔۔

اب وہ جانتی تھی کہ دواد کی نظر میں اس کی اوقات کیا ہو گی لیکن جو احسان آج داود نے اسے اپنا کا اس پر کیا تھا وہ اسے ساری زندگی اتار نہیں سکتی تھی وہ نکاح سے پہلے داؤد سے بات کرنا چاہتی تھی اس نے کہا بھی تھا لیکن داؤد نے کہا کہ اس وقت کوئی بات نہیں ہو گی صرف نکاح ہو گا۔۔۔

جس پر وہ خاموش ہو گئی تھی اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا نہ تو وہ انکار کر سکتی تھی

اور نہ ہی اپنے حق میں آواز اٹھا سکتی تھی اس تصویر نے اسے اس کے باپ کے

سامنے جھوٹا ثابت کر دیا تھا اسے فرق نہیں پڑتا تھا اس کی ماں اس کے بارے میں کیا

سوچتی ہے لیکن اپنے باپ کی نظروں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ کر آج وہ سچ

میں ٹوٹ گئی تھی

آج جیسے اپنا سب کچھ کھو چکی تھی داؤد نے اسے اپنا لیا تھا کتنے دنوں تک وہ نہیں

جانتی تھی لیکن فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنی وجہ سے دواد کو کسی بڑی مصیبت میں نہیں

پڑنے دے گی وہ اسے کہے گی

کے وہ فیوچر میں اسے چھوڑ کر اپنی زندگی کا بہترین فیصلہ کر سکتا ہے اور اسے اس

بات پر کوئی اعتراض نہیں وہ اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کا مکمل حق رکھتا ہے ۔

نکاح ہو جانے کے بعد سب لوگ خاموشی سے یوں ہی بیٹھے ہوئے تھے جب داؤد

نے اٹھ کر دامیش مجھ کو گلے لگا کر مبارکباد وصول کی نہ جانے کیا سوچ کر دامیش کا

ہاتھ اس کے سر پر آرکا اسے کبھی یہ نہیں لگا تھا کہ یہ شخص اس کے لیے ایک گھنا سایہ بن سکتا ہے وہ ٹوٹی ہوئی اٹھ کر اس کے سینے سے جا لگی تھی نہ جانے اس کے ۔۔۔دل دماغ میں کیا آیا تھا لیکن اس وقت وہ اسے اپنا سب سے مضبوط سہارا لگا تھا

ٹھیک ہے وہ کچھ بھی نہیں جانتا اس معاملے سے وہ مکمل انجان تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے یقین دلا رہا تھا کہ کوئی اس کے ساتھ ہو نہ ہو وہ اس کے ساتھ ہے باپ کی بے اعتباری نے اسے بھائی کا سہارا دے دیا تھا وہ دامیش کے سینے سے لگی نہ جانے کتنی دیر تک پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی اور ۔۔۔دامیش نے اسے خود سے الگ نہیں کیا تھا

اسے اپنے سینے سے لگائے وہ آہستہ آہستہ اسکا سر سہلانے لگا جہانگیر صاحب کے لئے بھی یہ منظر ناقابل یقین تھا جبکہ مسز جہانگیر پہلو بدل کر رہ گئی ۔۔۔۔

پریا کو مہرش سے ہمدردی تھی لیکن وہ لڑکی اسے بالکل بھی پسند نہیں تھی لیکن اس کے باوجود بھی دامیش کو اس کے اتنے پاس دیکھ کر اسے دل سے خوشی ہوئی تھی

بھائی بہن کا رشتہ اعتبار اور محبت پر قائم ہوتا ہے اور اگر اس رشتے میں یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ آجائیں تو وہ رشتہ بہت مضبوط ہوتا ہے ۔۔۔۔

آج اس مشکل وقت میں مہرش کا ساتھ نبھا کر اس نے اپنا اور اس کا رشتہ بہت

مضبوط کر لیا تھا۔۔۔

OOOOOO

انکل جہانگیر آپ اپنی بیٹی کی رخصتی خود کریں گے یا نکاح کی طرح وہ بھی ہم خود ہی

کر لیں اس نے کافی تلخ لہجے میں جہانگیر صاحب کو مخاطب کیا تھا جو اسے دیکھتے

ہوئے ہاں میں سر ہلا گئے

رخصتی نہیں کرنی تو اور کیا کرنا ہے ان لوگوں نے اپنی عزت کو بچانے کے لئے کیا پتا کل یہ آئے یا نہ آئے مسز خان نے اپنی ساڑھی سنبھالتے ہوئے وہاں سے نکلنے کا راستہ تلاش کیا اور ساتھ ہی اپنے بیٹے اور شوہر کو بھی اشارہ کیا کیونکہ وہاں ان کا رہنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ انہیں یہی لگتا تھا کہ نکاح نہیں ہوگا ۔۔۔۔

اور اب جب نکاح ہو چکا تھا تو ان کا یہاں کوئی کام نہیں تھا اسی لئے انہوں نے جانا ہی بہتر سمجھا کہ ریحان خان کی شادی مہرش کے ساتھ صرف اور صرف حویلی کے لالچ میں کر رہے تھے کیونکہ حویلی کی ملکیت بہت زیادہ تھی اور وہ لوگ اسی لالچ

میں تھے کہ جہانگیر صاحب اپنی حویلی اپنی اکلوتی بیٹی کے نام کر دیں گے یہ حویلی

۔۔۔۔بہت ہی پرانی اور قدیم زمانے کی تھی

اور اس حویلی سے وہ کتنا فائدہ اٹھانے والے تھے یہ جہانگیر صاحب کے وہم وگمان

میں بھی نہ تھا وہ ان کی مدد صرف اس لئے کر رہے تھے ان کے بزنس میں ان کا

سہارا صرف اس لئے بن رہے تھے کیونکہ انہیں یہ حویلی حاصل ہو رہی تھی اور

اب جب انہیں کچھ حاصل ہی نہیں ہوا تھا تو ان کا یہاں رکنا بے مقصد تھا اسی لیے

وہ وہاں سے نکلنے کا سوچ رہے تھے

ہاں ضرور جائیں لیکن یہ مت سوچیے گا کہ یہ معاملہ یہیں دب گیا اب یہ معاملہ

میری بہن اور بہنوئی کا ہے تو اسے میں خود اپنے ہاتھوں سے ہینڈل کروں گا اور تیار

رہیں اگلی کارروائی کے لیے

اور ہاں بچا کر رکھیں اپنے بزنس کے سہارے کو ممکن ہے کہ آگے سہارے کی

ضرورت آپ کو پڑ جائے اس نے ایک نظر دواد کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اس کا رخ داؤد

اور مہرش کی جانب تھا لیکن وہ کس سے کہہ رہا تھا یہ تو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ

گئے تھے ۔۔۔۔

ان لوگوں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ اس معاملے میں کبھی بھی دامیش شامل ہو گا کیونکہ سبھی لوگ جانتے تھے کہ باپ بیٹا دونوں میں ایک لمبی لڑائی بہت عرصے سے چل رہی ہے جو اب بھی قائم ہے اور دامیش کو اپنی سوتیلی بہن سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی وہ اسے پسند کرتا ہے اگر اس کے ساتھ کچھ بھی برا ہوتا ہے تو وہ ہر گز آگے نہیں آئے گا ورنہ اس کی طاقت کے سامنے وہ اپنی حیثیت بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے

دامیش کی دھمکی پر خان صاحب کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں آئی تھی لیکن وہ جلدی سے جلدی وہاں سے نکل گئے تھے ۔۔۔۔۔۔۔

مہری چلو آؤ تمہیں رخصت کرتے ہیں وہ اس کا دوپٹہ اس کے شانوں پر درست کرتے ہوئے بولا آج اسے اعتبار کی ضرورت تھی اپنے باپ کے سہارے کی ضرورت تھی اور آج اس کا سہارا کون بن رہا تھا اس پر اعتبار کون کر رہا تھا وہ شخص جسے برباد کرنے کے لئے وہ کسی بھی حد کو پار کرنے کو تیار ہو جاتی تھی پریا نے آہستہ سے اس کی طرف آتے ہوئے سہارا دیا وہ ایک بار پھر سے جیسے بکھر گئی

اسے روتا دیکھ کر جہانگیر صاحب تڑپ کر آگے بڑھے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے قریب آتے اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں اپنے پاس آنے سے منع کر دیا تھا آج

جب وہ ان کی صرف ایک نگاہ اعتبار کے لیے ترس رہی تھی تو وہ اس کے ساتھ نہیں تھے تو اب اسے ان کے سہارے کی ضرورت نہیں تھی اس کا بھائی اس کے ساتھ تھا۔۔۔۔

اس نے کبھی دامیش کے لئے کچھ بھی اچھا نہیں کیا تھا وہ ہمیشہ اس کے خلاف ہی سوچتی آئی تھی اس شخص کے بارے میں اچھا سوچنا بھی وہ اپنی ہار سمجھتی تھی اور آج دامیش نے اسے بہت برے طریقے سے ہرایا تھا وہ ہار گئی تھی اس کے سامنے بس ۔۔۔۔ایک بار بہن کہہ کر اپنے سینے سے لگانے پر ہی وہ ہار گئی تھی

ہار تو وہ بھی گیا تھا اپنی مغرور بہن کو اس حالت میں دیکھ کر وہ لڑکی جو کسی کے سامنے

نگاہ جھکا کر بات نہیں کرتی تھی آج سر جھکائے کھڑی تھی اور وہ جانتی تھی اگر وہ

چاہتا تو اس موقع کا فائدہ اٹھا سکتا تھا ۔۔۔

وہ اس کا مذاق اڑا سکتا تھا اس بات کو بنیاد بنا کر اسے مزید پستی میں گرا سکتا تھا لیکن وہ

ایسا کیوں کرتا وہ کوئی غیر نہیں تھی اس کی بہن تھیں اس کے لیے شاید وہ ہمیشہ

نفرت کے لائق رہی تھی لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کو ہرانے میں کامیاب نہیں

ہو سکے تھے وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھاتے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہوئے

کبھی خوش نہیں ہوئے تھے بے شک ہر حد پار کر گئے تھے لیکن آج سکون ان کو

ایک دوسرے کے سینے سے لگ کر ہی حاصل ہوا تھا جو اس سے پہلے انھوں نے

کبھی محسوس نہیں کیا تھا آج انہیں پتہ چلا تھا کہ ان دونوں کے رشتے میں جو کمی تھی

وہ کیا تھی؟۔۔۔۔

وہ اپنے رشتے میں نفرت کو اہمیت دیے جا رہے تھے اصل میں کبھی نفرت تھی ہی

نہیں وہ محبت تھی جو انہیں ایک دوسرے سے آگے جانے پر مجبور کرتی تھی جو وہ

ایک دوسرے کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کیا کرتے تھے وہ صرف ایک

دوسرے کو اپنی طرف راغب کرنے کے لیے یہ حرکتیں کرتے تھے مقابلہ کرتے

تھے ضد لگاتے تھے لیکن آج جیسے محبت ہر چیز پر حاوی ہو گئی تھی آج ان کے رشتے کی کمی پوری ہو چکی تھی۔۔۔۔

برسوں کی نفرت آج محبت میں بدل چکی تھی اسے اپنے سینے سے لگا کر دامیش پہلی بار ایک بھائی کے احساسات کو محسوس کر رہا تھا اور آج اسے نفرت نہیں بلکہ محبت محسوس ہوئی تھی ہاں وہ محبت ہی تھی جو اس کے دل میں کہیں دور چھپی ہوئی تھی اور آج اسے اپنے سینے سے لگاتے ہی تو محبت جاگ گئی تھی

اوراس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے مہرش نے بھی تو آج

اس بات کو قبول کر لیا تھا کہ جس شخص سے نفرت کا دعوی کرتی تھی اس سے

نفرت کبھی تھی ہی نہیں وہ محبت ہی تھی جو آج اپنے پر پھیلا کر ان دونوں پر اپنا جادو

چلا گئی تھی۔۔۔

محبت ہر رشتے میں موجود ہوتی ہے کسی سے نفرت کرنے کے لیے بھی کوئی بہت

بڑی وجہ کا ہونا ضروری ہے ان دونوں کی اس دکھاوے کی نفرت کی وجہ محبت تھی

جو وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے لیکن کبھی اپنے اندر اس محبت کو محسوس نہیں

کر سکے اور آج اس جذبے کو محسوس کرتے ہی وہ ایک دوسرے کے قریب آ گئے

تھے۔۔۔۔

دامیش نے بے اختیار ہی اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا تھا لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ یہ

ہاتھ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو ایک بار پھر سے جوڑ دے گا اور ان کے دلوں میں سوئی

محبت کو جگا دے گا۔

وہ دونوں واپس گھر جا رہے تھے۔ کہ نہ جانے دامیش کو کیا سوجھی کہ اس نے گاڑی

کا رخ دوسری طرف کر لیا پریا نے ایک نظر اسے دیکھا تھا مگر بولی کچھ بھی نہیں

دامیش کا موڈ اس وقت کافی خوشگوار تھا اور وہ کچھ بھی بول کر اس کا موڈ خراب نہیں

کرنا چاہتی تھی وہ بہت خوش تھی مہرش کے ساتھ اس کے کوئی اچھے تعلقات تو

نہیں تھے لیکن پھر بھی ڈاکٹر داؤد نے آج مہرش کی زندگی برباد ہونے سے بچا لی تھی

جس کی اسے بے حد خوشی تھی

اور دامیش کے دل میں بھی اب مہرش کے لیے کوئی بری سوچ نہیں تھی ان دونوں

بہن بھائی میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا

اس نے ایک بڑی سی بلڈنگ کے سامنے گاڑی روکی وہ پہلے بھی یہاں آچکی تھی۔ یہ

ایک بہت بڑا ہسپتال تھا جہاں دادی کا علاج ہوتا تھا وہ دو تین بار پہلے بھی دادی کے

ساتھ اس ہسپتال میں آئی تھی وہ اسے یہاں لے کر کیوں آیا تھا اسے سمجھ نہ آیا لیکن

اس کے اشارے پر وہ گاڑی سے اترتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی

تھوڑی دیر میں وہ تھرڈ فلور پر ایک کمرے کے سامنے آر کھا تھا کمرے کا دروازہ کھلتے ہی اسے اندر جانے کا اشارہ کیا تو بیڈ پر اپنے بابا کو دیکھ کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگنے لگی

اس کے بابا کا علاج اتنے بڑے ہوسپٹل میں ہو رہا تھا یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس کے بابا اب پہلے سے بہت بہتر حالت میں تھے انہیں دیکھتے ہی وہ سسکتے ہوئے ان کے سینے سے جا لگی جب کہ اسے اپنے سامنے دیکھ وہ بھی بے حد خوش ہو گئے تھے

بابا مجھے یقین نہیں آرہا میں آپ سے مل رہی ہو کیسے ہیں آپ آپ کی طبیعت خراب تھی نہ اب کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ تین ماہ بعد اپنے باپ کو دیکھتی وہ روتی ہوئی ان سے ان کی خیریت دریافت کر رہی تھی جب کہ دامیش وہی کرسی گھسیٹ کر آرام سے بیٹھ گیا

میں ٹھیک ہوں میری بچی میں اب پہلے سے بہت بہتر ہو دامیش میرا بہت اچھے طریقے سے علاج کروا رہا ہے یہاں مجھے کسی چیز کی کوئی کمی نہیں ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ میں جلد ہی بالکل ٹھیک ہو کر گھر واپس جا سکوں گا میں نے دامیش کو منع کیا تھا تمہیں یہاں لانے سے کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم میرا یہ حال دیکھو لیکن خدا کا

شکر ہے کہ اب میں بہت بہتر ہوں آج تو تم سے ملنے کا دل اتنا کر رہا تھا تمہیں

تمہارے گھر میں خوش دیکھ کر مجھے سکون مل گیا میرے دل میں جو بے چینی تھی

اب ختم ہو چکی ہے میں پر سکون ہو چکا ہوں تمہیں خوش دیکھ کر

اللہ پاک تم پر ایسے ہی مہربان رہے وہ اسے اپنے سینے سے لگائے دعادے رہے تھے

جبکہ پریاد امیش کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی جو اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی

اتنے بڑے ہسپتال میں اس کے باپ کا علاج کروا رہا تھا

وہ دونوں آپس میں بہت خوشگوار انداز میں بات کر رہے تھے جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہ ہو وہ اپنے اور پریا کے تعلقات کو اس سے جڑے رشتوں کے بیچ میں نہیں لایا تھا

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ایک بہت اچھا انسان تھا لیکن اس کے ساتھ جو ہوا تھا وہ بہت برا ہوا تھا پری اپنے کیے پر بے حد شرمندہ تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ دامیش کو اس کی شرمندگی نہیں چاہیے

○○○○○

وہ کافی دیر بابا کے پاس بیٹھے رہے تھے اور پھر جب دامیش نے اشارہ کیا تو بابا نے

اسے جانے کی اجازت دے دی

واپسی پر وہ بے حد خوش تھی جبکہ وہ اس کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

۔

تھینک یو سو مچ آپ میرے بابا کا اتنے بہترین طریقے سے علاج کروا رہے ہیں اتنا

سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی آپ نے میرے بابا کے ساتھ اتنا اچھا رویہ رکھا

میں آپ کا کس طرح سے شکریہ ادا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہا وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

تمہیں یہ سب کچھ اب نہیں سوچنا چاہیے پریا بلکہ تمہارے دماغ میں تو یہ بات تب آنی چاہیے تھی جب تم یہ سب کچھ کر رہی تھی اگر میں تم سے محبت کرتا تھا تو کیا میں تمہارے باپ کا علاج نہیں کروا سکتا تھا تم ایک بار مجھے کہتی تو سہی دامیش شاہ مجھے تمہاری محبت نہیں اپنے باپ کی زندگی چاہیے دامیش اپنا سب کچھ قربان کر کے تمہارے باپ کی زندگی بچا لیتا

لیکن تم نے تو پیچ کا راستہ اختیار کیا تم نے شارٹ کاٹ لینے کی کوشش کی اور شارٹ

کٹ لینے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے جیسا تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔ وہ اسے

دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا

۔ میرے ساتھ میرے ساتھ ایسا کیا ہو رہا ہے وہ حیران ہوئی تھی

اس کے ساتھ تو کچھ بھی ایسا نہیں ہوا تھا جس پر وہ افسوس کرتی اس کے معاملے میں

اللہ بہت مہربان تھا اس نے اپنی رحمت کے سائے ہمیشہ اس پر قائم رکھے تھے

اس نے بہت برا کیا تھا کسی کے دل کے سچے جذبات کا سودا کیا تھا لیکن اس کے

باوجود بھی اللہ نے اس پر سے اپنی رحمت کا سایہ ہٹایا نہیں تھا اللہ نے اس کی زندگی

میں ایسے شخص کا ساتھ لکھ دیا تھا تھا وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی وہ کبھی بھی اسے

اپنے ہمسفر کے روپ میں نہیں دیکھتی تھی لیکن اللہ نے اسی کے ساتھ اس کا تعلق

مضبوط کر دیا

اور نکاح کے بعد وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی آج اگر دامیش اسے

چھوڑنے کے بارے میں سوچے تو شاید وہ زندہ نہ رہ پائے

کیاہوا تمہارے ساتھ کیا تم نہیں جانتی کیا تم اپنی اس زندگی سے خوش ہو ایک ان

چاہے ہمسفر کے ساتھ ایک قید کے ساتھ

کیا تم نے ایسی زندگی کا تصور کیا تھا وہ اپنی گاڑی کی سپیڈ بڑھاتا اس سے سوال کر رہا تھا

نہیں بالکل بھی نہیں میں نے ایسی زندگی کا تصور کبھی بھی نہیں کیا تھا مجھے کبھی بھی

نہیں لگا تھا کہ میری زندگی اتنی خوبصورت ہو گئی دامیش میری زندگی بے حد

۔ خوبصورت ہے اللہ سے بس ایک اور چیز چاہتی ہوں

کیاوہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے خاموش ہونے پر بے اختیار پوچھ بیٹھا

آپ میں چاہتی ہوں اللہ آپ کا دل میری طرف سے صاف کر دے ہم دونوں میں
جو بدگمانیاں ہیں وہ سب ختم ہو جائیں اور ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک
بہت خوبصورت زندگی کی شروعات کریں جس میں میں اور آپ ہمیشہ ساتھ رہیں

اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد ایسا ہو گا آپ کا دل میری طرف سے صاف ہو جائے
گا اور آپ مجھے معاف کر دیں گے کیونکہ میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بے تحاشہ
محبت کرتے ہیں اور میں چاہے کوئی بھی غلطی کیوں نہ کر دوں آپ کی محبت میں

کبھی کمی نہیں آسکتی وہ چاہ کر بھی اس بار اس کی محبت سے انکار نہیں کر سکا وہ گاڑی سے اتری اور مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی جہاں دادی ان کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی انہیں دیکھتے ہی وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آکر بیٹھ گئی آج اس کے پاس بہت ساری باتیں تھی ان سے کرنے کے لئے

دادی آپ ابھی تک سوئی کیوں نہیں کافی وقت ہو گیا ہے سو جائیں صبح باتیں کر لیجئے گا اور تم کمرے میں آؤ کپڑے نکال کر دو مجھے وہ سخت لہجے میں کہتا تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا

دادی میرے پاس اتنی ساری باتیں ہیں آپ سے کرنے کے لیے لیکن میں جانتی ہوں کہ میں کمرے میں جاؤں گی تو وہ مجھے واپس نہیں آنے دیں گے اسی لئے آپ کو ہیڈ لائٹ بتادیتی ہوں وہ داؤد بھائی کا نکاح ہو گیا ہے

وہ بھی پتہ ہے آپ کو کس کے ساتھ مہر ش کے ساتھ مجھے پوری بات تو نہیں پتا لیکن مہر ش کی زندگی تباہ ہو جاتی اگر ان کا نکاح نہیں ہوتا اور آپ کو پتہ ہے دامیش مجھے بابا سے ملوانے کے لیے لے کر گئے تھے ان کا علاج بہت بڑے ہسپتال میں ہو رہا ہے اور وہ جلدی بالکل ٹھیک ہو جائیں گے وہ انہیں بتاتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی

کیوں کہ اسے اوپر سے دامیش کے پکارنے کی آواز آرہی تھ وہ اتنا بے صبرا کیوں ہو رہا تھاوہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ سکتی تھی آج محفل کے دوران بھی مسلسل اس کی نگاہیں اس کے وجود پر جمی رہی تھی اس نے ایک پل کے لئے بھی اس سے نظر نہیں ہٹائی تھی اس کے انداز سے ہی پر یہ کو پتہ چل گیا تھا کہ آج وہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے

ooooo

ہاہاہاآپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کی بیٹی سے شادی کرلوں اور اگر میں آپ کی بیٹی سے شادی سے انکار کرتا ہوں تو آپ میرے ساتھ یہ ڈیل نہیں کریں گے وہ کمرے میں داخل ہوئی جب اسے دامیش کی آواز سنائی دی وہ نہ جانے کس سے بات کر رہا تھا

میری بیٹی تمہارے پیچھے پاگل ہے وہ تمہارے لئے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے تم سے بے انتہا محبت کرتی ہے اسے دوسری طرف سے آواز سنائی دی تھی جس پر اس کا ایک بار پھر سے قہقہ بلند ہوا

آپ کو چاہیے کہ آپ اس پاگل کو پاگل خانے میں داخل کروائیں مجھے سچ میں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ آپ یہ ڈیل اس مقصد کے پیچھے کر رہے ہیں لیکن وہ کچھ بولتے بولتے مڑا تھا جب اس کی نگاہیں سامنے کھڑے وجود پر جم سی گئی تھی وہ اس وقت سچ میں قیامت ڈھا رہی تھی

میں آپ سے بعد میں بات کروں گا اس وقت میں بہت مصروف ہو وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا پریا کے پاس آیا اور اس کی نازک سی کمر میں ہاتھ ڈالتا ایسے لمحے میں کھینچ کر اپنے قریب کر گیا

میں نے کہا نہ کہ میں آپ سے صبح بات کروں گا دوسری شادی کے بارے میں فی الحال میں اپنی بیوی کے ساتھ اپنے لمحات کو خوبصورت بنانا چاہتا ہوں تو اس وقت آپ مجھے ڈسٹرب نہ کریں اس نے اپنی بات کہہ کر دوسری طرف سے کچھ بھی سنے بنا فون کاٹ دیا تھا

کس کا فون تھا اس نے بڑی مشکل سے اس سے سوال کیا تھا جبکہ دامیش اسے اپنی باہوں میں قید کرتا اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا

آفر آئی ہے مجھے دوسری شادی کی سوچ رہا ہوں کرلوں دوسری شادی وہ اس کے

لبوں پر جھکتا ہوا اس کے نازک لبوں کو قید کر چکا تھا

آپ تو مجھ سے محبت کرتے ہیں نا۔۔۔۔؟ وہ اس کے پاس کھڑی جیسے اس سے

سوال کر رہی تھی

نہیں۔۔۔۔دامیش کا انداز دل چیر دینے والا تھا

میں تم سے "عشق" کرتا ہوں

بے حساب بے شمار بے پناہ۔میں تمہیں اتنا ٹوٹ کر چاہتا ہوں کہ اس زندگی میں شاید تم میری محبت کو سمجھ بھی نہ سکو وہ اظہار کر رہا تھا لیکن پریہ دل تو کانپنے لگا تھا سچ کیا تھا یہ یا وہ جو وہ ابھی فون پر کہہ رہا تھا

میری محبت کو سمجھنے کے لئے تو تمہاری یہ سانس بھی کم پر جائیں گی وہ بے خود سا اس کی گردن پر جھکا۔اس کی مونچھوں کی چھبن سے پریہ کی ریڑھ کی ہڈی سسنا اٹھی

لیکن وہ یہاں تک آکر ہر گز پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی

۔۔۔؟تو پھر کیوں دوسری شادی کر رہے ہیں آپ

مجھے تکلیف دینے کے لیے نہ۔۔۔؟ یہ کیسا عشق ہے آپ کا جو آپ مجھے تکلیف

دے کر ظاہر کرتے ہیں

اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا وہ اس کے سامنے پھوٹ کر رونے لگی

جب کہ وہ اس کے آنسوؤں کی پرواکیے بغیر اس کی سانسوں کی خوشبو کو اپنے سینے

میں اتارتا اسے اپنی باہوں میں بھرے اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھوتا خود کو

سیراب کر رہا تھا

۔یہی تو مسئلہ ہے ڈارلنگ تم صرف دامیش شاہ کا عشق نہیں جنون بھی ہو

میں اپنے عشق کے سامنے مجبور ہو کر گھٹنے ٹیک بھی دوں تو جنون سے ہار کر اپنا

انتقام نہیں بھلا سکتا

۔وہ اس کی گردن کو چومتا ہوا اس کی شہہ رگ سہلا رہا تھا

اور اگر میں مر گئی تو۔آپ کا یہ عشق جو میرے لئے سزا بنتا جارہا ہے۔آپ کا یہ جنون جو میری ہر چلتی سانس کے ساتھ مجھے موت کے قریب لے کر جارہا ہے ۔اسے سہتے سہتے اگر میں مر گئی تو کس سے لیں گے آپ اپنے اس جنون کا انتقام اگر عشق ہی مر گیا تو اس جنون کا کیا ہو گا۔اس کے ہونٹوں کا لمس اپنے تھر تھراتے ہونٹوں پر محسوس کرتے وہ بھی آج ہمت ہار کر خاموش نہیں ہوئی تھی

تمہاری "روح" سے وہ سر گوشی کرتا اس کے نازک لبوں کو اپنے پیاسے ہونٹوں کی دسترس میں لیے مدہوش ہو چکا تھا

جبکہ وہ اس کی پناہوں میں پڑی اس کے جارحانہ لمس کو محسوس کر رہی تھی دامیش شاہ نے اپنی محبت سے مکرنا چھوڑ دیا تھا لیکن اب اس نے نیا طریقہ ڈھونڈ لیا تھا پر یہ کو تکلیف دینا کا وہ جان گیا تھا کہ پر یہ اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے وہ اسے چاہنے لگی ہے

وہ اس کی محبت میں تڑپا تھا اس کے عشق میں برباد ہوا تھا تو اسے کیوں نہ تڑپتا اسے کیوں نہ اپنی محبت کے لیے ترستا۔اسے بدلہ تو لینا تھا

اور اس کی محبت میں گرفتار ہو کر وہ خود اسے موقع دے گئی تھی

۔ اور وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتا تھا وہ اسے تڑپنا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا کہ وہ تڑپ کر اس سے اپنی لیے محبت مانگے۔اس کی چاہت کے لیے

ترسے اور اس دن دامیش شاہ اپنی مرضی سے اس کے سامنے ہار جائے ہاں وہ ہار جانا

۔ چاہتا تھا

۔ وہ تھک گیا تھا اپنے آپ سے لڑتے لڑتے اسے پریہ سے دوری قبول نہ تھی

وہ اس کے سامنے ہارنے کو تیار تھا لیکن اس سے پہلے وہ اسے اپنی محبت میں پاگل دیکھنا چاہتا تھا

وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ اس کی محبت میں کس حد تک جا سکتی ہے وہ اس کی محبت میں کیا کر سکتی ہے

۔وہ پریہ کا ہونے کو تیار تھا مگر پہلے وہ تو اس کی ہو جائے

دامیش شاہ کو جاننا تھا کہ پریہ دامیش کی محبت صرف محبت ہے یا اس میں عشق بھی

شامل ہے ۔

کیونکہ محبت میں ضد نہیں ہوتی۔ضد جنون دیوانگی تو عشق کی نشانیاں ہیں جیسا

عشق وہ پریہ سے کرتا تھا۔وہ پریہ سے ویسا عشق چاہتا تھا

○○○○○

دروازے پر کیوں کھڑی ہو اندر آ جاؤ اسے اپنا ہی گھر سمجھو وہ گھر کے اندر داخل ہوا

تو مہرش دروازے پر ہی رک کر گھر کو دیکھنے لگی یہ گھر اس کے گھر جتنا بڑا تو نہیں تھا

لیکن اس گھر کے اندر بھی ہر طرح کے آسائش موجود تھی

میں جانتا ہوں یہ گھر تمہارے شانہ بشانہ تو ہر گز نہیں ہے تم کہاں محلوں کی رانی اور

کہاں یہ چھوٹا سا گھر لیکن فی الحال میرے پاس تمہیں دینے کے لیے یہی ہے اور

ویسے بھی تمہیں مکمل اجازت ہے تو جب چاہے مجھ سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہو

میں نے صرف اور صرف تمہارے بابا کو ان لوگوں سے بچانے کے لیے یہ قدم

اٹھایا ہے

آپ بار بار طلاق کے بات کیوں کر رہے ہیں مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا میں جانتی ہوں

میں ایک بہت بری لڑکی ہوں آپ کے قابل ہر گز نہیں ہوں

لیکن پھر بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ میں جب چاہے آپ سے طلاق لے سکتی ہوں

کیا آپ کو سچ میں لگتا ہے کہ میں

آپ کے اتنے بڑے احسان کے بعد آپ سے اس طرح کا کوئی مطالبہ کروں گی

داؤد زندگی کو لے کر میرے حالات بہت الگ تھے میں اپنی زندگی کو بہت آسان سمجھ رہی تھی میں سوچتی تھی کہ زندگی میرے اشاروں پر چلے گی لیکن کب یہ مجھے اپنے اشاروں پر چلانے لگی مجھے پتہ نہیں چلا آج میں نے اپنے آپ کو اس دنیا کی سب سے کمزور لڑکی محسوس کیا ہے

آج میں اپنے آپ کو اتنا بے بس محسوس کر رہی تھی کہ میں بیان بھی نہیں کر سکتی سوچتی ہوا گر آج آپ میرے ساتھ نہ ہوتے تو نہ جانے یہ زندگی میرے ساتھ کیا کھیل کھیلتی

آج اللہ نے مجھے وہ آئینہ دکھایا ہے جس میں مجھے اپنے اندر موجود خامیوں کا احساس ہو گیا ہے مجھے اپنے اندر ہر طرح کی برائی نظر آنے لگی ہے میں نے اپنی زندگی میں کوئی اچھا کام نہیں کیا میں نے اپنی زندگی کو ضائع کر دیا

میں نہ تو اچھی بیٹی بن سکی نہ ہی اچھی بہن اور نہ ہی خدا کی اچھی بندی لیکن اس کے باوجود بھی اللہ پاک نے اپنا رحم مجھ پر ہمیشہ بنائے رکھا میں اس کے کس کس رحم کا شکرادا کروں اس نے کبھی مجھے ٹھکرایا نہیں اس نے ہمیشہ مجھے تھام کر رکھا

آج شاید میری زندگی ہی ختم ہو جاتی یا سب کچھ ختم ہو جاتا وہ لوگ صرف دولت کے لیے مجھ پر اتنا بڑا الزام لگا کر میرے ساتھ نہ جانے کیا کرنے والے تھے لیکن اللہ نے آپ جیسے نیک انسان کو میری زندگی میں بھیج کر مجھے ایک بار پھر سے نئی زندگی دے دی

میں تو آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں میں سارے راستے یہ ہی سوچتی آئی کے نہ جانے آگے جا کر میری زندگی کیا ہو گی میں نے یہی سوچا تھا میں آپ سے کہہ دوں گی کہ آپ مجھے چھوڑ کر کبھی بھی دوسری شادی کر سکتے ہیں

لیکن اس وقت میں اپنے آپ میں اتنی ہمت محسوس نہیں کر رہی اس وقت میں

آپ سے بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ آپ جب چاہے دوسری شادی کر سکتے ہیں

لیکن خدا کے لئے مجھے مت چھوڑ دئے گا

کیونکہ آپ نے سارے خاندان کے خلاف جا کر مجھے اپنا نام دیا ہے اگر آپ نے مجھ

سے اپنا نام چھین لیا تو میرے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا اگر آپ چاہیں گے تو میں

ساری زندگی آپ کی غلام بن کر رہوں گی لیکن پلیز مجھے اس رشتے سے آزاد مت

کریں یہ وہ رشتہ ہے جس کے بعد مجھے میرا بھائی مل گیا

میں کبھی اپنے اور دامیش کے رشتے کو محسوس ہی نہیں کر پائی تھی لیکن آج مجھے احساس ہوا ہے کہ بھائی کا رشتہ کتنا خوبصورت ہے آپ کے میری زندگی میں آ جانے کے بعد مجھے بھائی کا رشتہ نصیب ہوا ہے میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھ سے یہ رشتہ مت چھینیے

آج میرے پاس بھائی کے علاوہ اور کوئی رشتہ نہیں ہے اگر آپ چاہیں گے تو میں ساری زندگی آپ کے گھر کے کسی کونے میں پڑی رہوں گی اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگوں گی لیکن ـــــ

بس کرو مہرش کیا کیا بولے جا رہی ہو یار میں تو بس تمہیں یہ کہہ رہا تھا کہ تم اس گھر میں ریلیکس ہو کر رہو اس گھر کو اپنا سمجھو لیکن تم نے تو نہ جانے میری باتوں کا کیا مطلب نکال لیا

اور ہماری زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ ہم نہیں کرتے بلکہ یہ سب کرنے والی وہ ذات ہے

اور میں جانتا ہوں تم میری زندگی میں آئی ہو تو اس کے پیچھے بھی کہیں نہ کہیں اللہ کی رضا شامل ہے مجھے تمہارے ساتھ اس تعلق کو نبھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے

بلکہ میں تو اللہ کی رضا سمجھ کر ہمیشہ اس تعلق کو مضبوط بنانے کی کوشش کروں گا

لیکن میں تمہارے ساتھ کسی طرح کی کوئی زبردستی نہیں کر سکتا نہ ہی تمہیں چھوڑنا

چاہتا ہوں میں جانتا ہوں مجھے جیسا انسان کبھی بھی تمہاری پسند نہیں رہا ہو گا اور

ویسے بھی میرا اک تلخ ماضی ہے

اور میں اپنے سے جڑے کسی بھی نئے رشتے سے اپنا وہ ماضی چھپا نہیں سکتا

میرے ساتھ اس رشتے کو نبھانے کے لیے تمہیں میرے بارے میں سب کچھ جاننا

ہو گا مہرش جس طرح تم اس رشتے کو قبول کر کر میرے ساتھ آگے بڑھنا چاہتی

ہوں اس طرح میں چاہتا ہوں کہ تمہیں میرے ماضی کے بارے میں سب کچھ پتہ

ہو

کیونکہ اس کے بعد ہی میں اور تم ایک نئی زندگی کی شروعات کر سکیں گے سچ کہوں

تو میں بھی تھک چکا ہوں ایک بے رنگ زندگی گزارتے ہوئے میری بھی خواہش

ہے کہ میں اب آگے بڑھ جاؤ اور میں آگے بڑھنا بھی چاہتا ہوں لیکن میں نہیں

جانتا کہ میرے بارے میں سب کچھ جاننے کے بعد تم اس تعلق کو نبھانا بھی چاہوں

گی یا نہیں

مجھے بس اتنا پتا ہے کہ جب تک تمہیں میرے بارے میں سب کچھ پتہ نہ چل جائے

ہم اس رشتے کی شروعات نہیں کر سکتے اس لیے جب تک تم میں اتنی ہمت نہ

آجائے کہ تم میرے ماضی کو قبول کر سکوں تب تک ہم اس بارے میں بات نہیں

کریں گے

یہ گیسٹ روم ہے اور یہ میرا کمرہ ہے تم چاہو تو گیسٹ روم کو اپنا کمرہ بنا سکتی ہوں

ورنہ اگر چاہوں تو میرے کمرے کو چیک کر سکتی ہوں اگر تمہیں وہ پسند ہے تو تم

وہاں سو جانا

یہ مت سوچنا کے میں تمہیں خود سے الگ کر رہا ہوں یا تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا

حقیقت میں میں اپنی آنے والی زندگی پر اپنی مرضی کو اہمیت نہیں دینا چاہتا بس اسی

لیے سوچنے کا وقت دے رہا ہوں وہ یہ کہہ کر وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ مہرش وہی

رکھی کرسی پر بیٹھ گئی نجانے داؤد اس سے کس بارے میں بات کر رہا تھا کیا تھا اس کا

ماضی کہی اس کی زندگی میں کوئی اور لڑکی تو نہیں

اگر ایسا ہے تو وہ حق رکھتا ہے اپنی من پسند لڑکی سے شادی کرنے کا مہرش اس شخص

کی زندگی میں ایک زبردستی کا سودا ہے اور اگر داؤد اس کی زندگی کو آسان کرنے

کے لئے اس کا اتنا ساتھ دے سکتا ہے تو مہرش بھی تو اس کی زندگی کو آسان کرنے کے لئے اس کا ساتھ دے گی نا

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس سے بات کرے گی کہ وہ خود ہی اس کی زندگی سے چلی جائے گی

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو رات کے دو بج رہے تھے داؤد نے اسے جس کمرے میں آکر سونے کے لئے کہا تھا وہ اسی کمرے میں آکر لیٹ گئی تھی کب اس کی آنکھ لگی اسے پتہ بھی نہ چلا اور اب اس کی آنکھ کھلی تو گھڑی پر نظر پڑی

داؤد آگئے ہوں گے وہ اٹھ کر بیٹھ گی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس باب کی شروعات کیسے کرے وہ داؤد کے نکاح میں آتے ہی فیصلہ کر چکی تھی کہ اس کی زندگی کا ہر پہلو اب داؤد سے جڑا ہوا ہے اگر وہ چاہے تو اس کی زندگی کا کوئی بھی فیصلہ سنا سکتا ہے لیکن داؤد نے اسے بااختیار بنایا تھا

اس نے کہا تھا کہ وہ جیسے چاہے اپنی زندگی کا فیصلہ کر سکتی ہے اور وہ اپنی زندگی کا فیصلہ کر چکی تھی وہ اس کا ماضی سننے کے لئے تیار تھی وہ چاہتی تھی کہ اس کی پوری زندگی میں کہیں پر بھی اگر اس کے لئے ذرا سی بھی گنجائش نکلتی ہے تو وہ شخص کو کھونے کے بارے میں کبھی بھی نہیں سوچے گی وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر نکلنے لگی تو اچانک ہی خیال بیڈ پر پڑے اپنے نکاح والے دوپٹے پر گیا

اس نے زندگی میں کبھی بھی اس دوپٹے کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا تھا لیکن آج اس کی زندگی میں جو کچھ ہوا تھا وہ اس دوپٹے کی اہمیت کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی

اس نے بیڈ کے قریب آتے ہوئے اپنے دوپٹے

کو ٹھیک سے اپنے جسم پر پھیلایا اور کمرے سے باہر نکل آئی

ooooo

وہ اپنا کوئی ضروری کام کر رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی شاید وہ اس کے کمرے میں نہ آتی اگر کمرے کی لائٹ آن نہیں ہوتی وہ دستک سے سمجھ گیا تھا کہ وہ مہرش ہی ہو گی کیونکہ اس گھر میں ان دونوں کے علاوہ تھا ہی کون

اندر آ جاؤ مہرش وہ اجازت دیتا ہوا بولا تو مہرش نے فوراً ہی دروازہ کھول کر اندر قدم رکھے

لگتا ہے آپ ضروری کام کر رہے ہیں وہ اس کے قریب آتے ہوئے کہنے لگی تو داؤد نے اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے ایک سائیڈ پر رکھ دیا اور مسکراتے ہوئے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ بھی خاموشی سے اس کے پاس آگئی تھی۔ان کا رشتہ جوڑے ابھی وقت ہی کتنا ہوا تھا لیکن ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ برسوں سے اس شخص کے ساتھ رہ رہی ہے

ایک ہی دن میں وہ اسے اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا اس کے ساتھ اس کی کوئی بھی ملاقات

خوشگوار نہیں تھی لیکن ایک ہی ملاقات میں وہ اس کے لیے کتنا خاص ہو گیا تھا وہ

سمجھ بھی نہیں پا رہی تھی

میں آپ کا ماضی جاننے کے لئے آئی ہوں میں آپ کے بارے میں سب کچھ جاننا

چاہتی ہوں تو بتائیں مجھ سے کچھ بھی مت چھپائیں

میں نہیں جانتی کہ آپ کی زندگی میں کہیں پر بھی میری گنجائش نکلتی ہے یا نہیں

لیکن یہ جانتی ہوں کہ اگر آپ جیسا انسان میرا ہم سفر بن کر رہے گا تو مجھے دنیا میں

ہی جنت مل جائے گی

بہت گناہ گار بندی ہوں میں نے کوئی بھی رشتہ ٹھیک سے نہیں نبھایا لیکن اس رشتے

کو پوری ایمانداری سے نبھانا چاہتی ہوں

میں اپنی تمام تر غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں پلیز مجھے ایک موقع دیں مجھ پر اپنا

ماضی کھول دیں مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیں

نہ تو میں حوصلے میں کم ہوں اور نہ ہی میری ہمت میں کمی ہے میں ایک بہت مضبوط لڑکی ہوں شاید آپ کے ماضی کو بھی ہنس کر برداشت کر جاؤں گی اور قبول بھی کر لوں گی

مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیں اس کے کہنے پر داؤد نے ایک نظر مسکرا کر اسے دیکھا لیکن اس کا اگلا جملہ مہرش کی دنیا ہلا گیا تھا

میں شادی شدہ ہوں میری تم سے شادی سے پہلے ہی میری شادی ہو چکی ہے میری

شادی کو بہت سال ہو چکے ہیں اور جس سے میری شادی ہوئی ہے میں اس سے اتنی

محبت کرتا ہوں کی شاید میں بیان بھی نہ کر پاؤں

اس کے ساتھ میری محبت کی کوئی حد نہیں ہے اس کے لیے میں ہر حد پار کر گیا تھا

لیکن اس نے مجھے بدل دیا

آج جیسے تمہاری زندگی بدل گئی ہے نہ بالکل ایسے ہی کچھ سال پہلے میں بدل گیا تھا

سر سے پیر تک بدل گیا تھا تم نہیں جانتی میں ایک غافل انسان تھا ایک بھٹکا ہوا انسان

حقیقت یہ ہے کہ شراب پینا جوا کھیلنا یہ سب کچھ میرے لئے بالکل عام سی بات تھی

میرے دل میں خوف خدا نہیں تھا مجھے کسی چیز کا ڈر نہیں تھا میں ہر وہ کام کرتا تھا

جس سے خدا نے ہمیں منع کیا ہے

۔ اور پھر مجھے محبت ہو گی اور سب کچھ بدل گیا

میری دنیا بدل گئی میں نے پہلی بار اسے اپنی یونیورسٹی میں دیکھا تھا اور میں اپنا دل ہار

گیا میں نے اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا

لیکن مجھ جیسے انسان سے بھلا کون محبت کر سکتا تھا کہ وہ ایک پاکیزہ پاک دامن پر داہ دار لڑکی اور کہاں میں ایک بد کردار انسان

کہانی صرف اتنی تھی کہ میں اس کے لئے مر مٹنے کو تیار تھا اور وہ میری طرف دیکھتی بھی نہیں تھی اس کی ایک نگاہ کے لیے مرتا تھا

ہاں میں نے بہت برا کیا میں نے اسے یونیورسٹی سے کڈنیپ اور زبردستی اس سے نکاح کر لیا اسے اپنی عزت بے حد عزیز تھی میں نے اسے حاصل تو کر لیا لیکن سب کچھ پا کر بھی اسے کبھی پا نہ سکا

میں نے اسے بلیک میل کیا کہ اگر اس نے ہمارے نکاح کے بارے میں کسی کو بھی کچھ بتایا تو زندگی اس پر حرام کر دوں گا وہ خاموش ہو گئی میں اسے گھر لے گیا تھا

اور گھر چھوڑنے سے پہلے میں نے اسے بتایا تھا کہ اگر وہ اپنے عزت چاہتی ہے تو

خاموشی اختیار کر لے میں جلد ہی اسے باعزت طریقے سے رخصت کروانے آؤں

گا لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا

گاڑی سے نکلنے سے پہلے اس نے مجھ سے یہ کہا کہ داؤد سدھر جاؤ اللہ کی لاٹھی بے

آواز ہے میں اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر کے تمہیں معاف کر رہی

ہوں۔اور اپنا یہ معاملہ اللہ کے سپرد کر رہی ہوں

وہ مجھ سے تعلق کو قبول کر چکی تھی تم جانتی ہو میری خوشی کی انتہا نہیں تھی مہرش

اس دن مجھے لگا میں نے سب کچھ حاصل کر لیا

وہ میری گاڑی سے نکل کر اپنے گھر کی سڑک پار کر رہی تھی اور میری آنکھوں کے

سامنے

سامنے سے آتے ترک نے اسے کچل ڈالا

وہ محبت جس کے لیے میں کچھ بھی کرنے کو تیار تھا وہ میری آنکھوں کے سامنے دم

توڑ گئی اور میں کچھ بھی نہیں کر پایا

صرف چند گھنٹوں کا نکاح صرف چند پل کی خوشی اور میں برباد۔اس نے کہا تھا داود

سدھر جاؤ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے

اس نے ٹھیک کہا تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے جا رہا تھا جب کہ اس

کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے کب کیسے مہرش آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے

اسے خود بھی پتا نا چلا

جس طرح سے آج اللہ نے تمہیں سیدھا راستہ دکھایا ہے بالکل اسی طرح اپنی محبت کی موت کے بعد میں بھی سدھر گیا میں نے ہر وہ کام چھوڑ دیا جو اللہ کا ناپسندیدہ تھا

۔

مہر ش میں اللہ کا پسندیدہ انسان بننا چاہتا ہوں میں ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتا جس سے میرا اللہ مجھ سے ناراض ہو

اور میں تم سے بھی بس اتنا ہی کہوں گا کہ اللہ نے تمہیں بھٹکنے سے بچالیا ہے تو خدا کے لئے اس موقعے کو برباد نہ کرنا

اللہ کی رسی کو تھام لو وہ تمہیں کبھی گرنے نہیں دے گا۔ وہ اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولا تو مہرش نے لمحے میں اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا وہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ چکی تھی

وہ کتنی ہی دیر بے آواز اس کے سینے سے لگی روتی رہی جبکہ داؤد اس کی کنڈیشن کو سمجھتا تھا اسے خود سے لگائے آہستہ آہستہ اس کا سر سہلاتا رہا

شاید میں تمہیں کبھی اتنی محبت نہ دے سکوں مہر ش لیکن میں تم سے وعدہ کرتا

ہوں کہ غم کی ہوا تمہیں چھو کر بھی نہیں گزرے گی

جس طرح اس نے میرا ساتھ اللہ کا لکھا سمجھ کر قبول کیا اور مجھے معاف کر دیا بالکل

اسی طرح میں تمہارا ساتھ اللہ کا لکھا سمجھ کر قبول کرتا ہوں

اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی اسے اللہ کا لکھا سمجھ کر قبول کر لوں گی اللہ پاک ہمارا

ساتھ مبارک کرے اسے خود میں سمیٹتے ہوئے اسنے دل سے دعا مانگی تھی

جبکہ مہرش خاموشی سے اس کے سینے سے لگی اس کی باتوں کو سن رہی تھی اس کی ہر

دعا کو دل کی گہرائیوں سے آمین کا شرف بخش رہی تھی

ان دونوں کو بھی پتہ نہ چلا تھا وہ دونوں ایک مضبوط بندھن میں بندھ چکے تھے جو

ان دونوں کے آنے والی زندگی کو بے حد خوبصورت بنا رہا تھا

اپنے تمام دکھوں کو بھلا کر ایک نئی زندگی کی شروعات کر چکے تھے وہ دونوں ایک

دوسرے کی پناہوں میں ایک دوسرے کا سہارا بن چکے تھے

ان دونوں کو اپنا اپنا غم بیان کرنے کے لیے ایک مضبوط سہارا مل چکا تھا اللہ نے داؤد کو اس کی نیک نیتی کا صلہ دیا تھا اور مہر کو سیدھا راستہ دکھا کر اسے گمراہی سے بچا لیا تھا جس کے لیے وہ اپنے رب کی تہہ دل سے شکر گزار تھی

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں کبھی کوئی ایسی غلطی نہیں کرے گی جس کی وجہ سے اسے شرمندگی اٹھانی پڑی آج جو اذیت اس نے اٹھائی تھی وہ اس کے لئے کافی تھی اس نے اپنے پہلے ہی امتحان میں ایسا سبق سیکھ لیا تھا جس کے بعد وہ کبھی گمراہی کی طرف نہیں جانا چاہتی تھی

اللہ نے اس کی زندگی آسان کر دی تھی اسے داؤد جیسا شخص تحفے میں دے کر

OOOOOO

اس کی آنکھ کھلی تو اپنے پہلو میں پریا کو دیکھ اس کی نیت پھر سے بدل گئی کل رات اس

نے اسے بہت تنگ کیا تھا

وہ تو بس اسے تنگ کر رہا تھا کہ دوسری شادی کر لے گا یا پھر اپنی زندگی میں کسی اور

کو لا کر اسے تکلیف دے گا لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ اب اس کی زندگی میں کسی اور

کی کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی تھی اس کی محبت اس کی چاہت اس کی دیوانگی سب

کچھ پریا ہی تھی

پریا سے زیادہ محبت اب اسے کسی سے نہیں تھی وہ پریا کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا وہ

۔ بس اسے تنگ کر رہا تھا

اسے پریا کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آرہا تھا کیونکہ اس کی جلن کے پیچھے چھپی محبت

کو محسوس کر کے اسے سکون مل رہا تھا

اسے اپنے قریب کیے وہ اس کے چہرے پر گردن پر لبوں پر اپنی محبت بھرا لمس

چھوڑ رہا تھا جبکہ وہ خاموشی سے اس کی شدت کو محسوس کر رہی تھی

اس کا دل عجیب سے درد میں مبتلا تھا اس کا دل عجیب سا ہو رہا تھا بار بار اس کی باتیں

یاد آرہی تھی

اس کی زندگی میں کسی اور عورت کا وجود وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ دامیش

سے بے انتہا محبت کرتی تھی شاید وہ اس سے عشق میں مبتلا ہو چکی تھی

لیکن وہ جانتی تھی وہ اس کی محبت پر یقین نہیں کرے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے اگر

اس نے اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل کر لیا تو

تو وہ کہاں جائے گی

وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار تو کر رہا تھا وہ اسے اپنا عشق جنون دیوانگی تو کہہ رہا تھا لیکن وہ پرانی باتیں بھولنے کو تیار بھی نہیں تھا اس کی زندگی میں ماضی کی پرچھائیاں بھی موجود تھی وہ کب کہاں کیسے اسے چھوڑ دے وہ جانتی تک نہیں تھی

اور اگر اس کی زندگی میں کوئی اور آ گیا تو اس کی شدت برداشت کرتے ہوئے اس کی سوچوں کا دائرہ دامیش کی رات والی باتوں کے گرد گھوم رہا تھا

میرے کپڑے نکالو اور ہو سکتا ہے آج میں دیر سے واپس آؤں وہ کیا ہے نہ آج

میری عینی کے ساتھ ڈیٹ ہے تو جلدی واپس آ نہیں سکوں گا میرا انتظار مت کرنا

دادی کو کھانا کھلا کر میڈیسن دے دینا

وہ فی الحال اس کے حسین سراپہ سے نگاہیں چھوڑانا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ لیٹ ہو رہا

تھا اور آج اس کی بہت اہم میٹنگ تھی

اسی لئے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے خود واش روم میں گھس گیا

اس کے انداز نے پریا کو خوف میں مبتلا کر دیا تھا

اس کا دل چاہا وہ اس عینی کو جان سے مار ڈالے اس کا وجود ہی ختم کر دے وہ اسکے

شوہر کے قریب بھی نہ آ سکے

لیکن وہ بے بس تھی وہ ایسا کر نہیں سکتی تھی

آج میں اپنے بابا سے ملنے کے لیے ہسپتال جاؤں گی وہ نہا کر باہر نکلا تو پریہ کو بے اختیار ہی نگاہیں چرانی پڑی کیونکہ اس وقت وہ صرف ٹاول کو خود پر لپیٹے آئینے کی طرف جا رہا تھا

اس نے اس کے ضدی سے انداز پر ایک نظر اسے دیکھا وہ نگاہیں چرائے کھڑی اس کے جواب کی منتظر تھی

بے شک چلی جانا لیکن اگلے مہینے بابا جان ڈسچارج ہو کر واپس گھر آ جائیں گے اس

لیے مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں بار بار وہاں جا کر انہیں ڈسٹرب کرنا چاہیے ڈاکٹر نے

زیادہ ملاقات سے منع کر رکھا ہے

اور میں کل ہی تمہیں ان سے ملوا کر بھی لایا ہوں لیکن تمہاری مرضی ہے میں

تمہیں منع نہیں کروں گا ورنہ تم نے پھر سے مجھ پر کوئی دفع لگا دینی ہے کہ میں نے

تمہارے ساتھ یہ کیا وہ بالوں کو خشک کرتے ہوئے بولا تو پریا کو اس پر سخت غصہ آیا

تھا

میں نے کب کہا آپ کے کونسے رویے کی شکایت کی دا میش کب کہا کہ آپ نے میرے ساتھ کچھ اچھا یا برا کیا میں نے تو کبھی بھی آپ کے بارے میں آپ سے بھی کوئی بات ہی نہیں کی

بے ساختہ خود پر لگنے والے اس الزام پر تڑپ اٹھی تھی

لیکن تمہیں شکایتیں تو ہیں نہ تم خود اپنے منہ سے کچھ نہیں کہتی لیکن اپنی آنکھوں سے بہت کچھ بتاتی ہو ہر روز مجھے بتاتی ہو کہ تم کس حد تک تنگ ہو مجھ سے کس حد تک مجھ پر غصہ ہو تمہیں میری کون سی بات اچھی اور بری لگتی ہے تمہاری آنکھیں

سب کچھ بتا دیتی ہیں لڑکی مجھے خود سے انجان مت سمجھو تمہاری آنکھوں کے

بدلتے ہر رنگ سے واقف ہوں میں

وہ اس کے قریب آتا ہوا اس کی تھوڑی کو اوپر کرتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے بولا

تو آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ آپ نے مجھے ایک اور بہت بڑی تکلیف میں مبتلا کیا ہوا

ہے

آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ کل رات آپ کی باتوں نے مجھے کس قدر تکلیف پہنچائی ہے دامیش شاہ میں آپ کو کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی آپ دوسری شادی مت کیجئے گا

آپ تو میرا ہر درد ہر دکھ تکلیف سمجھتے ہیں پھر کیوں آپ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں کیا میری محبت میری وفائیں اب تک اس قابل نہیں کی آپ مجھ پر یقین کریں

کیا میرے نصیب میں آپ کی محبت نہیں لکھی کیا میں کبھی بھی آپ کو حاصل نہیں کر پاؤں گی میں تھک گئی ہوں دامیش مجھ سے نہیں ہوتی برداشت آپ کی بیگانگی

بس میری محبت کو قبول کرتے ہوئے ایک بار مجھے معاف کر دیں میں دوبارہ آپ کو شکایت کا موقع بھی نہیں دوں گی

ایک بار میری محبت پر یقین تو کریں وہ اچانک ہی اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تو اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنی باہوں میں سمیٹ چکا تھا

وہ بکھر رہی تھی ہار رہی تھی اور دامیش اسے بکھرنے نہیں دے سکتا تھا

بس اب حد ہو چکی تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ مزید اسے امتحان میں نہیں ڈالے گا وہ محبت کے امتحان میں پاس ہو چکی تھی اور وہ اسے مزید تکلیف نہیں دے سکتا تھا

وہ اس کی محبت اس کا سب کچھ ہے اور وہ اپنی محبت کو اس طرح سے ہارنے نہیں دے سکتا تھا

اب وقت آگیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے اور اس پر اپنی دیوانگی اپنا جنون سب کچھ قربان کر دے

بس بس یہ رونا دھونا بند کرو یہ سب کچھ اس لئے کر رہی ہے تا کہ میں عینی کے ساتھ ڈیٹ پر نہ جاسکوں تو نہیں جاؤں گا

مجھے نہیں پتہ تھا میری عینی کے ساتھ ایک چھوٹی سی ڈیٹ پر تم اتنا رونا دھونا مچادو گی عینی کے ساتھ ڈیٹ پر نہ جانے کا فیصلہ یاد رکھنا رات کو میں واپس آؤں تو مجھے اچھی طرح تیار ملو آج رات ہم ڈنر باہر کریں گے

میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گا یاد رکھنا دادی کو بتادینا نہیں بھی کوئی اعتراض نہیں

ہو گا وہ اس کے لبوں کو چھوتا اس سے پیچھے ہٹ کر اپنے کپڑے لے کر ڈریسنگ روم

میں چلا گیا جب کہ وہ کتنی دیر اس کی باتوں کو سوچتی رہی

کیا اس کی محبت کو وہ جلن کا نام دے رہا تھا جو بھی تھا اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ

وہ عینی کے ساتھ ڈیٹ پر نہیں جا رہا بلکہ اسے اپنے ساتھ کہیں باہر لے کر جا رہا ہے

اس کی محبت کی شدت کہی نہ کہی اس کے دل تک بھی پہنچ گئی تھی

اور وہ معصوم سی لڑکی اتنی سی بات پر بھی بہت خوش ہو گی تھی

OOOOO

۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم کدھر ہو سب لوگ

مجھے تو لگا تھا کہ کل گھر بس چکا ہے اب یہاں عورت کا وجود رونقیں بکھیریں گا لیکن

یہاں پر تو بالکل سناٹا چھایا ہوا ہے

دامیش ہاتھوں میں نہ جانے کتنے سارے شاپنگ بیگ لئے ان کے دروازے پر کھڑا

تھا

باہر نکل آؤ جمائی راجا میں تمہارے سسرال سے ناشتہ لے کر آیا ہوں دامیش کی

آواز پر ان دونوں کی آنکھ کھل گئی تھے

وہ اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند میں تھی ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ

صبح صبح دامیش ان کے گھر ملے گا

وہ بس تھوڑی دیر پہلے ہی نماز پڑھ کر سوئے تھے داؤد کی چاہت نے اسے ایک ہی رات میں انمول کر دیا تھا اس کی رات بھر کی قربت کو سوچتے ہوئے وہ نگاہیں چرا گی جبکہ داؤد اسے خود سے الگ کرتا اس کے شرمانے پر مسکرایا تھا

ڈرالنگ تم فریش ہو جاؤ تب تک میں تمھارے بھائی کو ہینڈل کرتا ہوں اس کا ماتھا چومتا جلدی سے اپنے شرٹ پہن کر کمرے سے باہر نکلا تھا

دامیش تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے بے تحاشا خوشی ہو رہی ہے میں بیان نہیں کر پا رہا اس کے گلے ملتے ہوئے وہ بے حد خوش تھا

مجھے تو آنا ہے نہ میرے یار اتمہارے ساتھ اپنی بہن بیاہی ہے کوئی مذاق تھوڑی ہے

بلاؤ ذرا اس کو اس کو بتاؤ کہ اس کے گھر سے ناشتہ آیا ہے

ویسے مجھے تو یہ سارے سسٹم کی کچھ سمجھ بھی نہیں دادی نے زبردستی یہ سب کچھ

بھیجا ہے کہ بیٹی کو دیا جاتا ہے وہ اپنے گھر کچھ بنا نہیں سکتی تھی میری بہن کو کچھ بنانا

نہیں آتا تم خود یہ سب کچھ کرتے ہو

پہلے دن کا دولہا یہ سب کرتا اچھا نہیں لگتا ناتو میں نے تمہاری آسانی کے لیے یہ

سب کچھ کیا ہے وہ بڑے مزے سے ٹیبل پر ناشتہ کھولنے لگا تو داؤد پلیٹ لینے چلا گیا

یہ تو تم نے بہت اچھا کیا لیکن تمہیں کیسے اندازہ ہوا کہ مہرش کو کھانا بنانا نہیں آتا ہو گا

وہ اسے کھانا پلیٹ میں نکالتے ہوئے دیکھ کر پوچھنے لگا

اب اپنی بہن کے بارے میں مجھے اتنا تو پتہ ہو گا ہی نا اتنا بھی انجان نہیں ہوں اس

سے لو آ گئی وہ اسے دروازے پر کھڑا دیکھ فوراً اٹھ کر اسے کے پاس آیا تھا

ان کا رشتہ بے شک بہت پرانا نہ تھا لیکن کچھ ہی گھنٹوں میں وہ بہت عزیز ہو گیا تھا اس کے لیے اور شاید دامیش کے دل کا بھی یہی حال تھا تبھی تو وہ اگلے ہی پل اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا

اللہ پاک ہمیشہ تمہاری خوشیاں سلامت رکھے آؤ نگا کل تمہاری بھابھی کو لے کر وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے صوفے پر بٹھانے لگا تو مہرش گہری سوچ میں پڑ گئی

میں پری سے معافی مانگنا چاہتی ہوں بھائی میری وجہ سے اس کے ساتھ اتنا برا ہوا اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا میں نے اسے اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھایا میں نے اس کے ساتھ بہت برا کیا ہے

میں جانتی ہوں آپ ایک بہت اچھے انسان ہیں اور یقیناوہ آپ کے ساتھ بہت خوش ہو گی لیکن میری طرف سے اس کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہوئی ہے اور مجھے اس سے معافی مانگنی ہے پلیز آپ اسے ضرور لے کے آئیں

اس کا ہاتھ تھامے وہ بولی تو دامیش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی وہ صرف ہاں سر ہلاتا اسے کھانے کی طرف متوجہ کرنے لگا

مہرش میں آئی یہ تبدیلی اس کو بہت ہی اچھی لگ رہی تھی اس نے زندگی کا اصل سبق سیکھ لیا تھا اللہ نے اسے بھٹکنے سے بچا لیا تھا اور اب وقت آگیا تھا کہ وہ بھی اپنے ساری غلطیوں کو سدھار لے

اس نے پریا کو بہت تکلیف دی تھی اسے بہت اذیت پہنچائی تھی پچھلے چار ماہ وہ اس کے ساتھ بہت برا سلوک کر چکا تھا لیکن اب مزید نہیں اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اپنی ذات سے اپنی پریا کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دے گا

وہ پریہ کو زندگی کی ہر خوشی دے گا اسے وہ مقام دے گا جس کی وہ اصل حقدار تھی

اس کی زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ آج وہ اپنی زندگی کہ ایک نئی شروعات کرے گا جس میں پریہ اس کے پاس ہو گی اس کی خوشیاں اس کی چاہتیں سب کچھ اس پر لٹا دے گا

مہرش کے ساتھ داؤد کو خوش دیکھ کر اسے بہت خوشی ہو رہی تھی اتنے سالوں سے اس کا دوست اکیلا تھا تنہا تھا لیکن اب اسے ایک ساتھی مل گیا تھا اس کے کندھے پر یہ ذمہ داری ڈال کر وہ خود بھی پر سکون ہو گیا تھا

کل سے لے کر اب تک مہرش اسے جتنی عزیز ہو گئی تھی وہ داؤد کے علاوہ اور کسی پر یقین نہیں کر سکتا تھا اور اللہ پاک نے داؤد کے ساتھ اس کا تعلق جوڑ کر اسے پر سکون کر دیا تھا

ارے یہ کیا تم کہاں جا رہے ہو بیٹھ کر ناشتہ کرو اسے اٹھتے دیکھ کر وہ دونوں حیرت

سے اسے دیکھنے لگے

یار دادی کے کہنے پر مجھے یہاں آنا پڑا اور نہ میرا ارادہ تو یہاں شام کو آنے کا تھا

ابھی تھوڑی ہی دیر میں میری ایک بہت ہی اہم میٹنگ شروع ہونے والی ہے جسے

میں ہر گز بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تو ملتے ہیں شام میں بریانی لے کر آؤں گا تب

تک تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو

وہ پیار سے مہرش کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس سے کہنے لگا تو داؤد نے مسکرا کر

اسے جانے کی اجازت دے دی تھی

OOOOOO

جی فرمائیں خان صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ کیوں آئے ہیں یہاں

۔۔۔اس نے اپنے آفس میں قدم رکھتے ہوئے ان سے کہا تھا پتا نہیں یہ آدمی

کیوں اس کے پیچھے پڑ گیا تھا بزنس اپنی جگہ لیکن وہ اپنے پر سنلز میں انٹر کرنے کی

اجازت نہیں دیتا تھا لیکن یہ آدمی تو اپنی بیٹی لے کر اس کے پیچھے لگ گیا تھا

اب اگر اس کی بیٹی کا دل اس پہ آگیا تو اس کا کیا قصور ہے ایک اس کی بیٹی اسے عجیب

پاگل سی لڑکی لگ رہی تھی جو اسے عجیب قسم کے میسجز کر رہی تھی

اور تو اور وہ تو اسے خودکشی کی دھمکیاں بھی دے رہی تھی جیسے وہ اس کی دھمکیوں

سے ڈر جائے گا یا پھر اس کے مرنے کی بات سن اس کے پاس چلا جائے گا

ایسی لڑکیوں کو اس کبھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی جنھیں اپنی عزت نفس کی فکر

نہیں بلکہ ایسی عورتوں سے تو اسے چڑ تھی

اگر دیکھا جائے تو آج کل اسے سوائے پریا کے اور کسی سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا آج کل تو کیا اب تو وہ اس کی زندگی کا حاصل بن چکی تھی وہ اس کے ساتھ اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا

دامیش وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر تم اپنی پہلی بیوی کو ساتھ رکھنا چاہو اور میں اپنی بیٹی کو بھی کمپرومائز کرنے پر مجبور کردوں گا لیکن تم انکار مت کرو

تم جانتے ہو اس سے تمہیں کتنا فائدہ ہو سکتا ہے میں اپنی بیٹی کیلئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوں وہ تمہارے پیار میں پاگل ہو چکی ہے وہ ڈھائی سال سے تمہارے علاوہ اور کسی کا نام تک نہیں سننا چاہتی اپنی بیٹی کی محبت کے سامنے مجبور ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں

دیکھیں مجھے آپ کی کسی بات میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور نہ ہی آپ کی بیٹی میں انٹرسٹ ہے تو یہ فضول باتیں چھوڑیں اگر کوئی کام کی بات ہے تو مجھے بتا سکتے ہیں وہ ان کے بات کاٹتے ہوئے بولا

میرے لئے یہ بات فضول نہیں ہے میری بیٹی کی زندگی کا سوال ہے وہ تمہارے نام پر خودکشی کرنے کے لیے تیار بیٹھی ہے اس نے کہا ہے کہ اگر تم اسے نہ ملے تو وہ اپنی زندگی ختم کر دی گئی

کل رات بھی اس نے اپنے ہاتھ کی نس کاٹ لی ہے رات سے وہ ہسپتال میں داخل ہے اور اب کہہ رہی ہے اگر تم نے شادی کے لئے تیار نہ ہوئے تو وہ اپنے آپ کو گولی مار دے گی اور میں اپنی بیٹی کو نہیں کھو سکتا وہ چلا رہے تھے میرا

آپ کی بیٹی سے کوئی لینادینا نہیں ہے آپ کی بیٹی جیتی ہے یا مرتی ہے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تو آپ کی بیٹی سے بس ایک دفعہ ملا ہوں اور وہ بھی دو تین منٹ کی ملاقات

اب دو تین منٹ میں کوئی ایسا پاگل پن کا سبب بنتا ہے نا قابل یقین ہے باقی آپ کی بیٹی کو کس طرح سے ہنیڈل کریں گے یہ آپ کا درد سر ہے میرا نہیں میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں اور اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں

اس انسان کے ساتھ وہ مزید کام بھی نہیں کرنا چاہتا تھا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہ ڈیل بھی یہی پر ختم کر دے گا

نہیں دامیش تم ایسا نہیں کر سکتے اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں بدنام کر دوں گا میں جانتا ہوں میں تمہارا کچھ بھی کر نہیں سکتا لیکن جب ہر نیوز چینل پر یہ خبر آئے گی

کہ تم نے میری بیٹی کو دھوکہ دیا ہے تو تمہاری بہت بدنامی ہو گی یاد رکھو تم اس وقت بزنس کی دنیا کے چمکتے ستارے ہو تمہارے لیے ایسی بدنامی بالکل بھی اچھی نہیں ہے

دھمکیاں اچھی دیتے ہیں اکھاڑ لیں جو اکھاڑ سکتے ہیں وہ ایک ہی جملے میں بات ختم

کرتا ہوا بولا

تم بہت پچھتاؤ گے دامیش شاہ آج کا دن لکھ کر رکھ لو آج کی شام ڈالنے سے پہلے میں

تمہیں ہر چینل کی زینت بنادوں گا یاد رکھنا وہ اب بھی دھمکیاں دینے سے باز نہیں

آئے تھے

○○○○○○

تیار ہو تم میں نے تمہیں کہا تھا تیار ہو کر بیٹھنا میں زیادہ دیر انتظار نہیں کروں گا اس نے فون کیا وہ باہر اس کا انتظار کر رہا تھا تیاری تو وہ بھی مکمل کر چکی تھی

کیونکہ وہ دامیش کو غصہ بالکل نہیں دلانا چاہتی تھی لیکن وہ سارا دن دامیش کی باتوں کے بارے میں سوچتی رہی اور سارا دن وہی ساری باتیں اس کے دماغ میں چلتی رہی تھی

دامیش کا کسی عورت کے لئے اس طرح کہنا اسے بے چین کر گیا تھا اگر وہ دوسری شادی کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے کبھی روک نہیں پائے گی

تیار تو وہ پہلے ہی ہو چکی تھی کیونکہ وہ اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ ہی لے کر جانے والا ہے وہ جلدی سے سیڑھیاں اتری تھی دادی نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا

جب سے دامیش نے انہیں بتایا تھا کہ وہ پریا کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے والا ہے وہ بہت زیادہ خوش رہنے لگی تھی ان کا دل چاہ رہا تھا کہ یہ بات پریہ کو

بھی بتادے لیکن فی الحال وہ اسے کچھ بھی نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ دامیش نے کہا تھا کہ وہ آج رات سے اپنے ساتھ لے کر جانے والا ہے اور آج سے ہی وہ ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے

دادی میں ان کے ساتھ باہر جا رہی ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا ہم جلدی واپس آنے کی کوشش کریں گے اور نہ آسکے تو پلیز میڈیسن لے لیجئے گا باقی رضوان بھائی ہیں وہ آپ کا خیال رکھیں گے وہ ان سے ملتی ہوئی باہر کی طرف گئی تھی جبکہ دادی ہزاروں دعائیں دیتی اسے رخصت کر چکی تھی

ooooo

وہ اسے اپنے ساتھ سب سے پہلے ہسپتال لے کر آیا تھا جہاں بابا سے مل کر وہ بہت

خوش ہو گئی تھی بابا بھی اس سے مل کر کافی خوش تھی اور اب وہ کافی صحت مند بھی

لگ رہے تھے کچھ ہی دنوں وہ انہیں واپس گھر لے کر آنے والا تھا اور اس خوشخبری

نے سچ میں پریا کو بے حد خوش کر دیا تھا

اس کے بابا اس کے پاس رہیں گے تو وہ خود ان کا خیال رکھ پائے تھی سب کچھ ٹھیک

ہوتا جا رہا تھا

لیکن پھر بھی دامیش کی وہ بات اسے بہت زیادہ پریشان کررہی تھی وہ لڑکی عینی وہ خوبصورت تھی اور سب سے بڑھ کر دامیش کو پریا سے بہت زیادہ محبت کرنے کا دعویٰ بھی کرتی تھی

اگر دامیش اسکی طرف متوجہ ہو گیا تو اس کا دماغ یہ ساری چیزیں سوچ کر پھٹ رہا تھا جب اچانک دامیش نے اسے بتایا کہ وہ اسے لے کر داؤد کے گھر جارہا ہے اور اس کے بعد وہ دونوں ڈیٹ پر جائیں گے

سفر کے دوران وہ خاموش ہی رہی تھی اس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں بولنے کو ذہن پر ایک ہی چیز سوار تھی جبکہ دامیش بالکل ریلیکس تھا

ہم داؤد کے گھر جا رہے ہیں مہرش تم سے ملنا چاہتی ہے معافی مانگنا چاہتی ہے تم سے وہ گاڑی چلاتے ہوئے اسے بتانے لگا

لیکن مہرش سے مجھے کوئی گلہ نہیں اگر وہ نہیں ہوتی تو شاید آپ کا ساتھ بھی نہیں ہوتا اس نے نظریں جھکا کر مسکراتے ہوئے کہا تھا دامیش کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی تھی

ایک پل کے لیے اس کا دل چاہا کہ وہ اس معصوم سی لڑکی کو اپنے دل کے کسی کونے

میں چھپالے

○○○○○○

دروازے پر دستک ہوتے ہی وہ جلدی سے دروازے کی طرف آئی تھی دروازہ

کھول کر اس کی نظر جیسے ہی پریا پر پڑی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ اس

وقت اپنی خوشی بیان نہیں کر سکتی تھی پریا کا یہاں آنا اس کے لئے کوئی معمولی بات نہیں تھی

وہ پری سے اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتی تھی اس نے جو بھی کیا تھا وہ اس کے لئے بہت شرمندہ تھی وہ جانتی تھی پریا کی زندگی بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے

بے شک دامیش اسے بہت زیادہ محبت کرتا تھا لیکن ایک دھوکے باز لڑکی سے محبت کرنا اتنا آسان نہیں تھا یہ مہرش بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں تمہارا شکریہ ادا کس طرح سے کروں تم یہاں آئی اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود میں تمہاری بہت شکر گزار ہوں پر یا میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا بہت زیادہ برا لیکن دیکھو نہ قسمت نے میرے ساتھ کیا کیا مجھ سے میرے اپنوں کا ساتھ چھین لیا میرا غرور چھین لیا آج مجھے احساس ہو گیا ہے برے کا انجام برا ہوتا ہے وہ اس کے گلے لگتے ہوئے کہنے لگی

تمہیں تمہاری غلطیوں کا احساس ہو گیا مہر ش میرے لئے اتنا ہی کافی ہے تمہارے ساتھ برا ہوا میں مانتی ہوں لیکن یہ بھی تو دیکھو داؤد بھائی کے روپ میں اللہ نے تمہیں کتنا بڑا تحفہ دیا ہے

اسی لئے اب یہ مایوسی کی باتیں چھوڑ کر اللہ کے دیے اس تحفے کی قدر کرو اور باقی اللہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے وہ اسے دیکھ کر سمجھاتے ہوئے بولی تو مہرش نے ہاں میں سر ہلایا

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو پیاری بہنا لیکن یہ تو تمہاری نند ہے نہ اس کا دماغ کافی خراب ہے یہ آسانی سے بات کو سمجھتی نہیں ہے اچانک پیچھے سے آتے داود نے خوشگوار لہجے میں کہا

خبر دار جو میری بہن کے بارے میں کچھ بھی بولا تو اپنی بہن کو میں خود ہی سنبھال لوں گا دامیش مہر ش کو اپنے قریب کرتے ہوئے اندر داخل ہوا تو مہر ش بھی بھائی کا مان پاتے گردن اکڑا گئی تھی

پر یہ اور داؤد مسکراتے ہوئے ان کے پیچھے ہی اندر داخل ہوئے تھے

مہر ش نے سب کچھ اللہ کی رضا جان کر قبول کر لیا تھا اور اس بات کی پر یہ کو بہت زیادہ خوشی ہوئی تھی اس نے مہر ش کو سچے دل سے معاف کر دیا تھا

کیونکہ جب اللہ نے ہی اسے معاف کر کے داؤد کا ساتھ دے دیا تھا تو وہ کون ہوتی تھی اسے معاف نہ کرنے والی

OOOOO

ایک خوبصورت شام گزار کر وہ دونوں اب ایک شاندار ہوٹل میں ڈنر کر رہے تھے

وہ اسے اپنے ساتھ بہت ہی خوبصورت ریسٹورنٹ لایا تھا یہاں کا ٹیبل پہلے ہی بک تھا

ان دونوں نے بہت خوشگوار ماحول میں ڈنر کیا لیکن اب اس کا ارادہ اسے اپنے ساتھ لانگ ڈرائیو پر لے کر جانے کا بن رہا تھا جب پریا کو بولنا پڑا

دامیش گھر چلنا چاہیے دادی کو میڈیسن بھی نہیں دی وہ اسے دیکھتے ہوئے پریشان سی بولی

دادی کوئی چھوٹی بچی نہیں ہیں جو میڈیسن نہیں لی سکتی لیکن میں نے رضوان کو فون کر دیا تھا وہ انہیں میڈیسن دے دے گا بلکہ وہ دے چکا ہو گا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

تم تو بس میرے ساتھ لانگ ڈرائیو پر چلنے کی تیاری کرو ویسے دادی کو میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ہماری واپسی ذرا لیٹ ہو گی تو آپ پلیز سو جائیں انہوں نے مجھے بے فکر کر دیا تھا تو اب تمہیں بھی زیادہ دادی کی پوتی بننے کی ضرورت نہیں ہے

فی الحال میری بیوی بن کر رہو یہی تمہارے لیے بہتر ہو گا وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتا اس کا ہاتھ تھام کر اپنی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا اس کا ہر انداز بہت الگ تھا

ایسالگ رہا تھا جیسے وہ اپنے دل سے ہر شے نکال چکا ہے پر یہ مسکرا کر گاڑی میں بیٹھنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ پائی تھی جبکہ دامیش ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا

○○○○○

اچانک بارش شروع ہو جانے کی وجہ سے ان کے لونگ ڈرائیو اور بھی دلکش اور پرکشش ہو گئی تھی وہ ہر تھوڑی دیر میں اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگاتا تو پریا شرما کر نظر جھکا لیتی

آج دامیش کو کیا ہو گیا تھا وہ اس طرح اسے اتنی اہمیت کیوں دے رہا تھا کبھی اس کے انداز پر پریشان ہوتی تو کبھی اس کے رومانی انداز پر شرماتی وہ تو اس کے ہر ادا کو سر آنکھوں پر بٹھا رہا تھا

گاڑی آگے بڑھ رہی تھی اور بارش بھی اسی لحاظ سے تیز ہو رہی تھی دامیش کو مجبور ہو کر گاڑی روکنی پڑی گاڑی رکنے پر پریا نے اسے دیکھا

لگتا ہے بارش بہت تیز ہے ہم آسانی سے آگے نہیں جا پائیں گے میرے خیال میں ہمیں تھوڑی دیر یہاں بیٹھ کر انتظار لینا چاہیے جب بارش کم ہو گئی تب چلیں گے

بیچ جنگل میں رکتے ہوئے پریہ کو تھوڑا گھبراہٹ تو ہو رہی تھی لیکن وہ اپنے محافظ کے ساتھ تھی تو ڈر کیسا

ہاں بالکل بارش بہت تیز ہو گئی ہے اور ہم گاڑی میں بیٹھ کر اس بارش کی ناقدری ہرگز نہیں کریں گے جب کہ ہم آگے نہیں جا پا رہے اچھا ہی ہے نہ کہ اس بارش کو انجوائے کریں وہ ڈرائیونگ سیٹ کھول کر باہر نکلتے ہوئے بولا تو پریا نے حیرانگی سے دیکھا

دامیش کہاں جارہے ہیں بارش بہت تیز ہے اندر آئیں واپس وہ پریشان ہوتی اس سے کہنے لگی جب کہ دامیش مسکراتے ہوئے بارش میں پوری طرح سے بھیگتا اس کی طرف کادروازہ بھی کھول چکا تھا

آجاؤ مسز اس خوبصورت بارش کو ایک ساتھ انجوائے کرتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے انکار کرنے کا موقع دیئے بنا ہی اپنی طرف کھینچ چکا تھا وہ بے ساختہ ہی اس کے کشادہ سینے سے جا ٹکرائی تھی

اسکے ہزار انکار کے باوجود دامیش نے اس کی کوئی بات نہیں مانی تھی وہ اسے بیچ سڑک پر برستی بارش میں لے آیا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے بے حد قریب کرتا ہوا میں اٹھا کر گول گول گھومنے لگا

آئی لو یو پریا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میں تم سے عشق کرتا ہوں تم میری زندگی ہو وہ اس کی گردن میں منہ چھپائے جابجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا اسے اپنی باہوں میں قید کئے گھومنے جا رہا تھا جبکہ پریا اس کی گردن میں منہ چھپائے بس اسے سن رہی تھی

تم بولو نہ اچانک اسے زمین پر اتر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے شدت سے بولا تھا

کیا بولوں وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی

کیا بولوں کہ بچی مجھ سے محبت نہیں کرتی کیا وہ اس کے بالوں کو سختی سے اپنے ہاتھ

میں پکڑتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں کے بے حد قریب کئے بولا تھا

آپ کو پتا تو ہے اس نے بے اختیار نظر چرانی چاہیے لیکن بالوں پر موجود اس کی پکڑ

نے ایسا کرنے نہ دیا وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر اپنی تمام تر شدت سے جھکا تھا

اور پھر وہ کتنی ہی دیر اس کے نازک لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کرتا رہا جبکہ پریا اس کے کالر کو ہاتھ میں دبوچے اس کا شدت سے بھرپور لمس محسوس کرتی رہی نہ جانے کب اسے اس پر ترس آیا

جب اس نے گھر چلنے کا فیصلہ کیا پریا خاموشی سے اس کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی وہ ایک بار پھر سے گاڑی فل سپیڈ میں گھر کی جانب بڑھا چکا تھا

ooooo

رات گئے دیر سے ان کی واپسی ہوئی تھی دامیش کا محبت بھرا انداز اسے آج جیسے کسی

اور ہی دنیا میں لے گیا تھا وہ بھیگے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تھے دادی میڈیسن

کھا کر سو چکی تھی

۔ جب کہ وہ دونوں اپنے کمرے میں آ گئے تھے

میں آپ کے کپڑے نکالتی ہوں آپ چینج کر لیں وہ اس سے کہتی ہوئی الماری کی

طرف بڑھ رہی تھی جب کے وہ مسکراتے ہوئے اپنی شرٹ اتارنے لگا

یہاں نہیں پلیز اندر واش روم میں جا کر چینج کریں وہ اسے کپڑے دیتے ہوئے شرمندہ ہوئی تو دامیش دلکشی سے قہقہ لگاتا بے ساختہ ہی اسے دبوچ کر اس کے لبوں پر جھکا گیا تھا

وہ بیچاری تو مزاحمت ہی کرتی رہ گئی اسکی مزاحمتوں کو نظر انداز کرتا وہ بڑے مزے سے اس کے ہاتھ سے کپڑے لیتا ڈریسنگ روم میں جا بند ہوا تھا

جب کہ اس کے جانے کے بعد بھی پریا وہی کھڑی شرماتی رہی جب اس کا فون بجا

وہ فون اپنے ساتھ لے جانے کی غلطی تو کبھی بھی نہیں کرتی تھی کیونکہ دامیش کا وقت فضول کاموں میں ضائع ہو یہ دامیش کو ہر گز پسند نہیں تھا لیکن اس کے موبائل پر سوائے دامیش کی اور تو کوئی بھی فون نہیں کرتا تھا تو پھر بھلا کون ہو سکتا تھا وہ سوچتے ہوئے اپنا فون اٹھانے لگی سکرین پر ایک انجان نمبر آرہا تھا

یہ کس کا نمبر ہے مجھے بھلا فون کون کرے گا لگتا ہے کوئی رونگ نمبر ہو گا وہ نظر انداز کرتے ہوئے فون وہی پر رکھتی اپنے لئے کپڑے نکالنے لگی جب موبائل ایک بار پھر سے بجنے لگا

دامیش خود ہی اٹھالیں گے میں نہیں اٹھانے والی وہ فیصلہ کرتی اپنے کپڑے نکال چکی تھی جب ایک بار پھر سے فون بجنے لگا سن لیتی ہوں دامیش کو نجانے کتنا وقت لگانا تھا اس نے مجبور ہو کر فون اٹھایا فون پر یہ کوئی چالیس مرتبہ فون آچکا تھا وہ پریشان ہوئی

اور اس دفعہ فون کرنے والے کی پریشانی دیکھتے ہوئے اس نے فون اٹھالیا اس نے یہی سوچا تھا جو کوئی بھی ہو گا وہ اسے بتادے گی کہ وہ غلط نمبر ڈائل کر رہا ہے اور پریشان ہو کر بار بار اسے ہی فون کر رہا تھا

السلام علیکم آپ غلط نمبر ڈائل کر رہے ہیں ایک بار اپنا نمبر چیک کر لیں اس نے فون اٹھاتے ہی کہا تھا

بالکل صحیح نمبر ڈائل کر رہی ہوں لیکن تم نے غلط کیا ہے میرے ساتھ تم نے مجھ سے میرا سب چھین لیا ڈھائی سال سے میں اس سے محبت کرتی ہوں اور تم کیا سمجھتی ہو تم دو ٹکے کی لڑکی اسے مجھ سے چھین لو گی ایسا کبھی نہیں ہو گا اگر وہ مجھے نہ ملا تو خود کشی کر لوں گی میں اپنی زندگی ختم کر دوں گی تم نہیں جانتی میں دامیش شاہ کے لیے کیا کر سکتی ہوں

میری پہلی اور آخری محبت ہے خبردار تم نے اسے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں

آج ہر حد پار کر جاؤں گی دیکھ لینا سورج طلوع ہونے سے پہلے وہ انسان میرا ہو

جائے گا

کوئی بھی اسے مجھ سے الگ نہیں کر پائے گا تم بھی نہیں وہ میرا ہے صرف میرا ہے

وہ کہتے ہوئے دوسری طرف سے فون بند کر چکی تھی جبکہ پریا بس اپنے فون کو دیکھے

جا رہی تھی

وہ لڑکی کون تھی اس کے لئے پہچاننا مشکل نہیں تھا وہ عینی تھی تو کیا وہ لڑکی اس کی محبت میں اتنی آگے جا چکی ہے لیکن دامیش اس سے محبت کرتا ہے وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر چکا ہے وہ اس کا ہے وہ کیسے کسی اور کے ہو سکتا ہے

اس کا دماغ درد سے پھٹنے لگا تھا جب اچانک دامیش فون کان سے لگائے ڈریسنگ روم سے باہر نکلا اس کا رخ ٹی وی کی طرف تھا اس نے جلدی سے ٹی وی آن کیا تھا جبکہ فون اب بھی اس کے کان کے ساتھ لگا ہوا تھا

ہاں داؤد فکر مت کرو میں چیک کر رہا ہوں ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا ایسے مسئلہ میں خود حل کر سکتا ہوں

زیادہ بڑا مسئلہ نہیں ہو گا سب لوگ اسے پبلسٹی سٹنڈ ہی سمجھیں گے لیکن ہاں ہو سکتا ہے اس کے لیے مجھے تھوڑا سا نقصان اٹھانا پڑے وہ داؤد سے بات کرتے ہوئے ٹی وی دیکھنے لگا جب کہ ٹی وی پر آنے والی نیوز پر یہ کو دوسرا جھٹکا دے چکی تھی

ٹی وی پر بیٹھا شخص وہی آدمی تھا جو اس رات محفل میں ملا تھا وہ عینی کا باپ تھا جو اس وقت ٹی وی پر بیٹھا دامیش کے خلاف باتیں کر رہا تھا

دامیش نے میری بیٹی کے ساتھ دھوکا کیا ہے اسے محبت کے جال میں پھنسا کر اسے استعمال کیا ہے اور جب میری بیٹی پریگننٹ ہے تو وہ اس سے شادی سے انکار کر چکا ہے

یہ ڈیل میں نے صرف اپنی بیٹی کی خاطر کی تھی کیونکہ وہ دامیش سے محبت کرتی تھی اب میری بیٹی ایسی کنڈیشن میں ہے کہ وہ خودکشی کر لینا چاہتی ہے وہ دامیش سے بے انتہا محبت کرتی ہے اگر دامیش نے اس سے شادی نہ کی تو وہ اپنی زندگی ختم کر دے گی میں اپنی بیٹی کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا

یہی وجہ ہے کہ مجھے میڈیا کا سہارا لینے کی ضرورت پڑرہی ہے مجھے آپ لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے

وہ ٹی وی پر بیٹھا ڈرامے کیے جارہا تھا جبکہ دامیش اس کے انداز پر بس اب ٹی وی بند کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ اس سے زیادہ اس کے ڈرامے نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹی وی بند کرتا ہے اسے اپنے پیچھے سے کچھ گرنے کی آواز آئی

۔۔۔پریہ۔۔۔پریاکو گرتے دیکھ کر بے اختیار اس کی طرف بڑھا تھا اس سے پہلے

کہ زمین بوس ہوتی وہ اسے اپنی باہوں میں تھام چکا تھا

ooooo

وہ اسکی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو گیا تھا اور اس کا بے جان ہوتا وجود اٹھا کر تیزی

سے سیڑھیوں سے نیچے اترتا اپنی گاڑی کی طرف گیا تھا اسے باہر آتے دیکھ رضوان

پریشان ہوا تھا دامیش کا برا حال ہو رہا تھا وہ تیزی سے گاڑی کی طرف آیا اور گاڑی

دروازہ کھولا

گاڑی اسپتال کی طرف لے کر چلو پر یہ بے ہوش ہو گئی ہے پتا نہیں اسے اچانک سے کیا ہو گیا ہے وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر اس کا سر اپنی گود میں رکھے پریشانی سے اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا نا جانے کیا ہو گیا تھا اسے دامیش کے تو ہاتھ پیر پھول گئے تھے وہ پریا کو اس حالت میں دیکھ کر بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا

پریا کو اس حال میں لانے کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس کی پریا تکلیف میں تھی نہ جانے اسے اچانک کیا ہوا تھا وہ کیوں بے ہوش ہو گئی تھی

اس کا جسم ٹھنڈا ہونے لگا تھا

جلدی چلو کتنا ٹائم لگاؤ گے وہ چلایا تھا جبکہ وہ فل سپیڈ میں گاڑی آگے لے کر جا رہا تھا

لیکن اس کے چلانے پر وہ کچھ نہیں بولا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا مالک اس وقت کتنی ٹینشن میں ہے

سر ہم پہنچنے والے ہیں آپ فکر نہ کریں بس تھوڑی ہی دیر میں ہم ہسپتال پہنچ جائیں گے وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھ رہا تھا جبکہ دامیش کا دیوانوں جیسا انداز اسے بھی پریشان کر

گیا تھا وہ کچھ دن پہلے تک پریا سے بات بھی نہیں کرتا تھا اسے لوگوں کے سامنے بھی

ذلیل کرتا تھا اور اب اس کے لیے اتنا زیادہ فکر مند ہو رہا تھا

پریشان تو وہ خود بھی ہو گیا تھا کیونکہ پریہ بالکل اس کی بہن جیسی تھی اور اگر اسے کچھ

ہوا تھا تو مطلب صاف تھا کہ کوئی چھوٹی سی بات تو نہیں تھی کہ وہ جتنا جلدی ہو سکے

اسے ہسپتال پہنچا چکا تھا جبکہ دامیش پاگلوں کی طرح گاڑی سے نکلتا تھا اسے ہسپتال

کے اندر لے گیا تھا

یہ داؤد کا ہسپتال تھا لیکن اس وقت وہ چھٹی پر تھا سامنے سے آتے پہلے ڈاکٹر نے ہی

دامیش کو دیکھ کر تیزی سے قدم اس کی طرف بڑھائے تھے تقریباً سب لوگ ہی

اسے اچھے طریقے سے جانتے تھے

OOOOOO

دامیش دیوانہ ہو گیا تھا ڈاکٹر زاسے چیک کر رہے تھے جب کہ وہ پاگلوں کی طرح

دائیں سے بائیں گھوم رہا تھا رضوان بھی ڈر کے مارے اس کے قریب نہیں جا رہا تھا

کیونکہ وہ سب سے ہی غصے سے پیش آ رہا تھا

یہاں تک کہ ڈاکٹرز پر بھی اسے بے حد غصہ آرہا تھا اس کا پاگل پن دیکھتے ہوئے اس نے دور رہنا بہتر سمجھا

اسے یقین تھا کہ اس وقت اس کے قریب جانا خطرے سے خالی نہیں ہے اور وہ کیوں اپنی جان مشکل میں ڈالتا اسے دور رہنا ہی بہتر لگا

ڈاکٹر باہر آئی تو اس کے لبوں پر مسکان تھی وہ دامیش کے سامنے آرکی دامیش کی بے چینی بیان کر رہی تھی کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے

وہاں میری بیوی اندر پڑی ہے اور تم ہنس رہی ہو بتاؤ میری بیوی کو کیا ہوا ہے وہ اسے مسکراتے دیکھ دھاڑا تھا اس کی جان پر بنی تھی اور وہاں وہ ہنس رہی تھی

بات اتنی خوشی ہے کہ آپ بھی خوش ہو جائیں گے مبارک ہو آپ باپ بننے والے ہیں اور میم کو بھی ہوش آچکا ہے آپ ان سے مل سکتے ہیں بس کمزوری کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی لیکن اب بہتر ہیں اندر جائیں ڈاکٹر نے اس کے غصے سے گھبرا کر کہا

کیا میں باپ بننے والا ہوں اس سے جو الفاظ کہے جا رہے تھے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ

وہ کس طرح اس کے سامنے خود پر قابو کرے

مجھے میری بیوی سے ملنا ہے وہ ایک بار اسے کہتا کمرے کی طرف دیکھتا بنا اس کی

اجازت کا انتظار کئے اندر داخل ہو چکا تھا جبکہ ڈاکٹر مسکرا دی تھی

○○○○○

وہ اندر آیا تو وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ تیزی سے اس کی طرف آتے ہوئے اس کا

نازک سا وجود اپنے سینے میں بھیچ چکا تھا

میں باپ بننے والا ہوں کیا تمہیں پتا ہے ڈاکٹر نے بتایا میں بھی کیسی باتیں کر رہا ہوں

تمہیں تو پتہ ہی ہو گا نہ تمہارے اندر ہے

اس کے چہرے سے چھلکتی خوشی کو دیکھ کر وہ مسکرا دی تھی

ابھی کل ہی تو اسنے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اور آج اللہ نے انہیں اتنا بڑا تحفہ دے دیا

تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا جواب دے جبکہ گال سرخی چھلکا رہے تھے

اس کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے دامیش نے بے اختیار اس کے گالوں کو اپنے

لبوں سے چھوما اور ایک بار پھر سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا وہ بہت زیادہ خوش تھا

اور دادی کو فون کرنے کا سوچ رہا تھا جب اس کا اپنا فون بجنے لگا

ooooo

بار بار فون سے ڈسٹرب ہو کر اسے پریا کے قریب سے اٹھ کر باہر آنا پڑا

اس وقت وہ اپنی خوشی بیان نہیں کر پا رہا تھا وہ باپ بنے والا تھا اس خوشی نے جیسے

اسے ساتویں آسمان پر پہنچا دیا تھا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس خوشی کا اظہار کس طرح کرے وہ سب سے پہلے

دادی کے پاس جا کر انہیں یہ خبر سنانا چاہتا تھا لیکن فی الحال خان اسے بار بار فون کر

رہا تھا

ایک تو پہلے ہی وہ اسے ہر نیوز چینل کی خبر بنا چکا تھا اور اب بار بار اس کا فون کرنا یقیناً

وہ اسے بلیک میل کرنا چاہتا تھا

بولو خان کیا کہنا چاہتے ہو اس وقت میرے پاس تمہاری کسی فضول بکواس کا جواب

نہیں ہے لیکن جس طریقے سے تم نے مجھے ٹارگٹ کیا ہے نا اس کا جواب میں

تمہیں کل تک ضرور دوں گا جسٹس ویٹ اینڈ واچ وہ غصے سے کہہ کر فون کاٹنے لگا

تھا جب سے دوسری طرف سے خان کی سسکیوں کی آواز سنائی دی

دامیش۔ پلیز فون مت کاٹنا ایک بار میری بات سن لو میری بیٹی ہسپتال میں ہے اس نے ایک بار پھر سے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اس کی جان بچانا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ جینا ہی نہیں چاہتی بس ایک بار میری بیٹی سے ملو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں اسے ہمیشہ کے لیے یہاں سے لے جاؤں گا میں اپنی بیٹی کو کھو نہیں سکتا

میرے پاس میری بیٹی ہی ہے اور کوئی نہیں ہے ایک بار تم اس سے ملو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا میں جانتا ہوں تم اپنی بیوی سے بہت محبت کرتے ہو

دوسری طرف سے خان کی بھری ہوئی آواز نے اسے بھی پریشان کر دیا تھا عینی نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی

اس نے بنا کچھ بھی کہے فون بند کر دیا تھا اس وقت اس کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا لیکن اس کے ذہن میں بہت ساری باتیں۔ آرہی تھی

ooooo

پریا کو گھر چھوڑ کر وہ ہسپتال چلا آیا تھا اسے عینی سے ملنا تھا اسے عینی کو سمجھانا تھا

جو قدم اس نے اٹھایا ہے وہ غلط ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ عینی جئے یا مرے اسے اس لڑکی سے کوئی مطلب نہیں تھا لیکن باپ بنے کی خبر نے آج اسے ایک الگ دنیا سے متعارف دیا تھا

اس نے پریہ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا تھا بلکہ اس نے زندگی میں کبھی کوئی اچھا کام کیا ہی نہیں تھا

وہ عینی کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا تو وہ کبھی بھی شاید اس بات کو سمجھ نہیں پاتی کہ

اس نے غلط کیا

آج وہ باپ بننے جا رہا تھا اور کل اللہ اسے بیٹی کی نعمت سے نواز دے تو کیا۔ کیا کل

اس کی اولاد کے ساتھ کچھ برا نہیں ہو سکتا تھا جو وہ کسی کی اولاد کے ساتھ کرے گا وہ

کل اس کی اولاد کے ساتھ بھی ہو سکتا تھا

اس کی بیٹی بھی مہرش کی طرح باغی ہو سکتی تھی ضروری نہیں کہ ہر مہرش کی زندگی

میں کوئی داؤد آئے

کل اس کی بیٹی بھی لیلی کی طرح سر محفل بدنام ہو سکتی تھی کل اس کی بیٹی کی زندگی بھی پریا کی طرح ہو سکتی تھی نہیں وہ اپنی بیٹی کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دے سکتا تھا

اس نے سوچ لیا تھا وہ پریہ سے بھی معافی مانگے گا صرف پریہ سے ہی نہیں بلکہ مہرش کی دوست جسے مہرش کی پارٹی میں تھپڑ مارا تھا وہ اپنی ہر غلطی سدھارے گا تاکہ کل وہ اپنی بیٹی کے سامنے سرخرو رہے

آج باپ بنے کی خبر کے ساتھ جیسے ایک نئے دامیش شاہ نے جنم لیا تھا

اس نے ہسپتال کے کمرے میں قدم رکھا تو خان صاحب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے شاید انہیں امید نہ تھی کہ وہ یہاں آئے گا ان کی بیٹی کے لیے

میں آپ کی بیٹی سے بات کرنا چاہتا ہوں

نہیں میں آپ کو کہیں جانے کے لیے نہیں کہہ رہا آپ کو یہی رہنا ہے میرا اس سے ایسا کوئی تعلق نہیں کہ میں ایک کمرے میں بیٹھ کر اس سے بات کروں گا آپ روکیں میں آپ کے سامنے ہی اس سے بات کروں گا وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا

خان صاحب ہاں میں سر ہلاتے وہی رکھے کرسی پر بیٹھ گئے جبکہ وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی اسے اپنی طرف آتے دیکھ رہی تھی

○○○○○

میں جانتا ہوں محبت ایک بہت خوبصورت جذبہ ہے اور جنونی بھی یہ انسان کو کچھ بھی کرنے پر مجبور کر دیتا ہے عینی میں سمجھ سکتا ہوں تمہاری کنڈیشن میں تمہاری محبت کی قدر کرتا ہوں

اور شاید تمہارے اس قدم پر میں تم سے شادی کرنے کے لئے بھی رضامند ہو جاؤں لیکن کیا تم ایک ایسے شخص کے ساتھ ساری زندگی گزار لو گی جس کے دل میں کوئی اور بستا ہو میں اپنی بیوی سے بے انتہا محبت کرتا ہوں کسی دوسری عورت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا

یہ سچ ہے میری زندگی میں پریہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا اگر میں تم سے شادی کے

لیے رضامند بھی ہو جاتا ہوں تب بھی تم میری زندگی میں آنے والی دوسری عورت

رہو گی اور شائد کبھی بھی میری محبت نہیں بن پاو گی کیونکہ محبت ایک بار ہوتی ہے

اور میں اپنے حصے کی محبت کر چکا

جانتا ہوں تمہارے بابا نے آج تک تمہاری ہر خواہش کو پورا کیا ہے اور اس خواہش

کو بھی شاید تمہاری ضد سمجھ کر پورا کرنا چاہتے ہیں لیکن کسی کے دل میں اپنے لیے

محبت پیدا کرنا ایک الگ بات ہے اور کسی کی محبت کو چھینا ایک الگ بات ہے

اگر میں تم سے شادی کرتا ہوں تم میری زندگی میں ہمیشہ ایک ان چاہا انسان بن کر رہوں گی کسی انسان کی زندگی میں اس کی ان چاہی انسان بن کے رہنا کیا تمہارے لیے قابل قبول ہو گا

تم میری زندگی میں زبردستی شامل تو ہو سکتی ہو لیکن میرے دل میں زبردستی اپنے لیے محبت نہیں پیدا کر سکتی عینی میری محبت میری چاہت میرا سب کچھ میری پریا ہے

جسے تم محبت کہہ رہی ہو وہ محبت نہیں ہے صرف ایک انٹریکشن ہے۔یہ صرف وقتی احساس ہے کہ تم صرف نیٹ پر مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت کرنے لگی ہو تو میں تمہیں بتادوں عینی خان محبت دل کے اندر سے پیدا ہوتی ہے انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ نہیں ہوتی

جیسے میں نے میری پریا کو دیکھا اسے سمجھا اسے چاہا اس سے شادی کی اسے اپنی زندگی میں شامل کیا اور آج وہ میرے بچے کی ماں بننے والی ہے باپ بننے جارہا ہوں میں آج میں بہت خوش ہوں

اور میں اپنی اس خوشی کو اپنی اچھی دوست کے ساتھ سیلیبریٹ بھی کر سکتا ہوں

اگر تم چاہو تو

ہاں عینی ہم اچھے دوست بن سکتے ہیں۔میں ایک بہت اچھا دوست ثابت ہوں گا

وعدہ کرتا ہوں تم سے

پلیز پلیز مت کرو یہ سب کچھ اللہ نے تمہیں زندگی اس لیے تو نہیں دی تھی کہ تم

اس چھوٹی سے زندگی میں اپنے والدین کو تکلیف دو کل تک جو انسان سینہ تانے کھڑا

تھا آج کیسے بے بس ہے صرف اپنی اولاد کے لیے

اولاد انسان کو عرش سے فرش پر لے آتی ہے سچ کہوں تو شاید میں یہاں پے کبھی بھی نہیں آتا مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم نے میرے لیے خود کشی کرنے کی کوشش کی میں تو اپنی زندگی جی رہا تھا ایسے ہی جیتا آج میں یہاں صرف اس لئے آیا ہوں کہ میرے دل میں خوف خدا جاگا

مکافات عمل کا خوف مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ اگر کل میری بیٹی کے ساتھ کچھ ایسا ہوا تو شاید وہ میرا کیا کرایا ہو گا

اور میں اپنی بیٹی کی زندگی میں کوئی مشکل نہیں چاہتا زندگی بہت چھوٹی سی ہے اسے خوشی سے جیو کسی اور کے لیے اپنی زندگی برباد کردینا کہاں کی عقلمندی ہے

تمہارے بابا تم سے بہت محبت کرتے ہیں یہ تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں جس کی ایک جھلک دیکھ چکا ہوں اور شاید یہی تک تمہارے بابا کے بس میں تھا اس سے آگے وہ تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتے

میں تمہیں اپنی زندگی میں بیوی کے طور پر شامل تو نہیں کر سکتا لیکن میں تمہیں اپنی دوستی دے سکتا ہوں اور میرا وہ دوست داؤد کہتا ہے کہ میں ایک بہت اچھا دوست ہوں باقی آگے تمہاری مرضی

اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے دلفریب انداز میں مسکرایا تھا وہ جو کب سے اسے سن رہی تھی خاموشی سے اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے اس کے مضبوط ہاتھ میں تھما چکی تھی

یہ ہوئی نا اچھے بچوں والی بات تو پھر میں اپنی اچھی دوست کے ٹھیک ہونے کا انتظار کروں گا اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں خدا حافظ کہتے باہر نکلا اس کے پیچھے ہی خان صاحب بھی آئے تھے

ooooo

دامیش میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا یہاں تک کہ ہر نیوز چینل پر تمہاری یہ جھوٹی خبر پھیلا دی

میں صبح ہونے سے پہلے سب نیوز چینل پر آکر تم سے معافی مانگوں گا اور تمہارا یہ

احسان میں ساری زندگی نہیں بھولوں گا

میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ شاید زندگی کو ایک بزنس ڈیل کی طرح جینے لگا

تھا مجھے لگ رہا تھا کہ میں اپنی بیٹی کو دنیا کی ہر خوشی دے سکتا ہوں

لیکن بھول گیا تھا کہ میں اپنی بیٹی کے لیے کسی کے دل میں زبردستی جگہ نہیں بنا سکتا

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے اس سے معافی مانگ رہے تھے دامیش نے مسکرا کر انہیں ایسا کرنے سے منع کیا

آپ غلط نہیں ہیں شاید اولاد کے لیے یہ سب کچھ کرنا بہت نارمل ہے شاید ہر باپ اپنے بچوں کے لئے کوئی بھی حد پار کر جاتا ہے

ابھی تک اس لمس سے واقف تک نہیں ہوں باپ بننے والا ہوں اس سوچ نے مجھ میں بہت ساری تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں میں اس بات کو سمجھنے لگا ہوں میں سمجھ سکتا ہوں کہ اس وقت آپ کونسی کنڈیشن میں ہیں

اور آپ کو مجھ سے معافی مانگنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے اور ہماری جو ڈیل کینسل ہوئی ہے پیرس والی وہ بھی ہم وہی سے شروع کریں گے وہ ان کا کندھا تھپتھپاتے وہاں سے نکلا تھا اسے گھر جانے کی جلدی تھی

بہت جلدی ایسا وقت آنے والا تھا جب اس کے انتظار میں دو نہیں بلکہ تین لوگ ہوں گے

جب وہ گھر جائے گا کوئی بھاگتا ہوا بابا بابا چلاتا اس کے پاس آیا کرے گا اس لبوں پر مسکراہٹ جیسے اپنا گھر بنا چکی تھی آنے والے وقت کو لے کر بہت زیادہ خوش تھا

○○○○○

حویلی جیسے خوشیوں سے بھری ہوئی تھی دادی اتنی زیادہ خوش تھی کہ وہ اظہار تک نہیں کر پا رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے دادی پھر سے جوان ہو گئی ہیں

اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ آخر وہ پر دادی بننے جا رہی تھی اور پھر مہرش اور دادو نے آ کر

ان کی خوشیوں کو دو بالا کر دیا تھا

مہرش نے ان سے اب تک کی تمام تر بد تمیزیوں کی ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تھی جسے

دادی نے خوشی سے معاف کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

اور دامیش پر جو کیس چل رہا تھا اس پر بھی خان صاحب نے صبح ہی صبح ہر نیوز

چینل پر اپنی ویڈیو جاری کر دی جس میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے دامیش پر

جھوٹا الزام لگایا تھا جو کہ وہ صرف اور صرف پبلسٹی کے لئے کر رہے تھے لیکن انہیں

اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور اب وہ اپنی بیٹی کو لے کر ہمیشہ کے لیے جا رہے ہیں

اور اس خبر نے جیسے ایک بار پھر سے تمام نیوز چینل کے منہ بند کر دیے تھے باتیں

تو بہت ہوئی لیکن دامیش نے اس موضوع پر مکمل خاموشی اختیار کر لی تھی

ooooo

دادی اس وقت ملازموں کے ساتھ مل کر گھر کا سارا سامان چینج کروا رہی تھی ان کے لیے ان کی فیملی یہ سارے ملازم تھے جو اتنے سالوں سے ان کے ساتھ کام کر رہے تھے اور وہ سب بھی تو دادی کے بہت زیادہ قریب تھے خاص کر رضوان

مہرش تو تقریباً روز ہی شام کو حویلی پائی جاتی تھی۔اور داؤد امیش کے ساتھ سیدھا یہی پے آتا تھا اور شام کو وہ مہرش کو اپنے ساتھ لے کر چلا جاتا تھا آج وہ دونوں جلدی گھر واپس آ گئے تھے

آج کل تو دامیش ویسے بھی روز ہی

جلدی گھر آجایا کرتا تھا جب سے وہ اسے باپ بننے کی خوشخبری ملی تھی اس کا دل کہیں نہیں لگتا تھا

وہ لوگ اپنی من مستی میں لگے ہوئے تھے جب اچانک ایک ملازم نے آکر بتایا کہ مہمان آئے ہوئے ہیں دادی نے پوچھا کون تو اس نے آگے سے جو نام بتایا وہ سب کے چہرے پر جیسے سیاہی بکھیر گیا تھا

OOOOO

اس وقت ہال کے کمرے میں جہانگیر اور مسز جاہنگیر زمین پر دادی کے پاؤں کے قریب ان سے معافی مانگنے میں مصروف تھے جبکہ دامیش خاموشی سے کھڑا تھا اور مہرش اپنے ماں باپ کو روتا دیکھ خود بھی رونے لگی تھی انہیں

ریحان کے بارے میں سب کچھ پتہ چل گیا تھا کل ریحان اور اس کے دوست ریپ کیس میں بری طرح سے پھنس چکے تھے جب کہ ہر نیوز چینل کو جیسے ایک سنہری موقع مل گیا تھا ان لوگوں پر خبریں بنانے کا انہوں نے ان کا پرانا سارا اکٹھا چٹھا بھی کھول لیا جن میں ایک بہت بڑے فراڈ کیس کو بھی کھول لیا گیا جو کہ ریحان کے ماں

باپ نے مل کر کسی کے ساتھ کیا تھا اور اب سب ثبوت ان لوگوں کے خلاف تھے

تو جلد ہی انہیں سزا بھی ہونے والی تھی یہ سب جان کر جہانگیر شاہ کو بہت افسوس

ہوا کہ انہوں نے اپنی بیٹی پر اعتبار نہیں کیا

مسز جہانگیر کو بہت افسوس تھا جنہوں نے اپنی لاڈلی بیٹی کے ساتھ اتنا برا رویہ رکھا

تھا لیکن دامیش نے بھائی ہونے کا فرض ادا کیا اور اس کے ساتھ کھڑا رہا جو چھوٹی سی

بات تو ہرگز نہیں تھی وہ لوگ تو اس کے بھی احسان مند تھے

بس کرو جہانگیر کتنا روگے بس جو ہوا بھول جاؤ انسان سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں

اس کا مطلب یہ تو نہیں تم ہمت ہار جاؤ

اور جہاں تک بات مہرش کی ہے جو اس کے نصیب میں لکھا تھا وہ ہوا ہے اور تمہیں

تو خوش ہونا چاہیے کہ تم دادا بننے والے ہو اور یہاں تم بچوں کی طرح رو رہے ہو وہ

انہیں دیکھتے ہوئے انہیں خوشخبری سنانے لگی جس پر جہانگیر صاحب نے بے اختیار

سر اٹھا کر دامیش کو دیکھا تھا ۔

جو آگے سے کچھ بھی نہیں بولا وہ بالکل خاموش رہا تھا لیکن آج پہلی بار اس کی

آنکھوں میں ان کے لئے کہیں پر نفرت نہیں تھی خود باپ بننے کے احساس نے

باپ کی اہمیت بتادی تھی

بہت بہت مبارک ہو دامیش یہ تو بہت ہی زیادہ خوشی کی بات ہے اللہ تمہیں نیک

اور فرمانبردار اولاد سے نوازے

میں چاہتا ہوں وہ میرے جیسا ہر گز نہ ہو مجھ جیسی نافرمان اولاد کسی انسان کو نہ ملے

میں نہ تو ایک اچھا بیٹا بن پایا اور نہ ہی ایک اچھا باپ بن پایا

میں نے اپنی زندگی آزادی سے گزارنے کے لیے تمہیں چھوڑ دیا جبکہ میں جانتا تھا تمہیں میری ضرورت ہے میں بہت برا انسان ہوں دامیش ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا

مجھے آپ سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے بابا جان جو غلطیاں آپ سے ہوئی ہیں وہ ساری غلطیاں میں نے بھی کی ہیں اگر آپ ایک اچھے باپ نہیں بن پائے تو میں کون سا ایک اچھا بیٹا ہوں

سب انسانوں سے کہیں نہ کہیں غلطیاں ہوتی رہتی ہیں اور پھر ان غلطیوں کو ہم سدھارنے کی کوشش ہی نہیں کرتے ہم صرف ایک کوشش کر کے اپنی زندگی کو خوشحال کر سکتے ہیں لیکن ہم اپنے آپ کو انا کی چار دیواروں میں بند کر لیتے ہیں اور پھر ہمارا باہر نکالنا جیسے ناممکن ہو جاتا ہے

آج تک میں نے جو کچھ بھی کیا میں آپ سے اس ہر بات کی معافی مانگنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر غلط آپ تھے تو ٹھیک میں بھی نہیں تھا

میں آپ سے بس اتنا ہی کہوں گا کہ آج تک ہمارے بیچ میں تعلق جیسے بھی رہے

میں آپ کو دل سے معاف کرتا ہوں اور آپ سے یہ امید کرتا ہوں کہ آپ بھی

میری ساری غلطیوں کو نظر انداز کر دیں گے اور جہاں تک بات ہے معافی مانگنے کی

تو چھوٹا میں ہوں معافی مانگنے کا پہلا حق میرا ہے

وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا تو جہانگیر صاحب نے فوراً ہی اسے تھام کر اپنے

سینے سے لگا لیا وہ برسوں کی خواہش کو پورا کر رہے تھے اپنے سینے سے لگائے وہ ایک

بار پھر سے جی اٹھے تھے

اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے جہانگیر صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے مہرش

کو قریب بلایا تو وہ بھاگتے ہوئے ان کے سینے سے آ لگی ان کی فیملی مکمل ہو چکی تھی

اور آج اس نے اپنے دل کی تمام تر گہرائیوں سے مسز جہانگیر کو بھی معاف کر دیا تھا

اور دادی نے بھی انہیں اپنی بہو کے روپ میں قبول کر لیا تھا کیونکہ وہ اپنی زندگی

میں کسی طرح کا کچھ بھی برا نہیں چاہتی تھی وہ چاہتی تھی سب کچھ اچھا اچھا ہو جائے

اور اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا

دادی نے انہیں معاف کرنے کی شرط یہ رکھی تھی کہ اب سے وہ اسی گھر میں رہیں

گے جہاں انہوں نے اپنا بچپن گزارا ہے اور جہانگیر صاحب کو اس بات پر کوئی

اعتراض نہیں تھا وہ تو خوشی سے اپنی ماں کے قریب رہنے کو تیار ہو گئے تھے جبکہ مسز جہانگیر بھی بہت خوش تھی انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا تھا دولت کے لیے وہ اپنی بیٹی کی زندگی برباد کرنے جا رہی تھی لیکن اب اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر وہ بے حد خوش تھی کیونکہ ان کے لیے بھی اپنے بچوں کی خوشی سے زیادہ اور کچھ عزیز نہیں تھا

ooooo

کچھ زیادہ ہی مصروف رہنے لگی ہو تم دو منٹ دے رہا ہوں چھت پر آو ورنہ

تمہارے لئے بہت برا ہو گا

اس سے زیادہ صبر نہیں ہے مجھ میں نہ ہی میں تمہارا انتظار کر سکتا ہوں۔خود آجاؤ

ورنہ سب کے سامنے سے اٹھا کر لے آؤں گا

سب آگئے ہیں تو لگتا ہے بھول گئی ہو مجھے۔وہ بڑے مزے سے فون کرتے ہوئے

کہہ رہا تھا جب کہ وہ تو آگے پیچھے دیکھنے لگی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ ان سب

کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اب اچانک کہاں چلا گیا

وہ خود بھی سب کے بیچ محفل میں بیٹھی تھی ان کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی

لیکن دامیش کی دھمکی نے اس پر اچھا اثر دکھایا تھا ان سب کے قریب سے اٹھ کر وہ کب گیا تھا وہ جان تک نہ پائی تھی

کیا ہوا پریا بیٹی تم اس طرح اچانک کیوں اٹھ گئی ہو اسے اچانک اٹھتے دیکھ کر مسز جہانگیر حیران ہوئی تھی

ارے مام آپ بھی نہ اس طرح سب کے بیچ میں سوال نہیں پوچھتے دامیش بھائی نے

بلایا ہے انہیں چھت پر

تھوڑی دیر پہلے اشارہ کر کے گئے تھے لیکن ہماری بھابھی صاحبہ نے ان کے

اشارے کو دیکھا تک نہیں تو اب جانا تو پڑے گا ہی جانے دیں جانے دیں مہرش

شوخی بھری آواز میں کہا

ارے نہیں نہیں میں تو بس ایسے ہی جا رہی ہوں مجھے نیند آرہی ہے وقت بھی تو

بہت زیادہ ہو گیا ہے مجھے کیا پتا وہ کدھر ہیں چھت پر یا کمرے میں مجھے تو نیند آرہی

ہے اس نے فورا بہانہ بنانے کی کوشش کی تھی لیکن مہرش کی شوخی سے بھرپور

نظریں اسے اچھا خاصہ شرمندہ کر گئی تھی

ہاں تو ہم کون سا کہیں گے مت جاؤ جاؤ اور جا کر اپنی نیند پوری کر لو اگر بھائی

نے کرنے دی تو اس نے آخری جملہ کم آواز میں کہا تھا لیکن اس کے لبوں کی

بربراہٹ اس نے غور سے دیکھی تھی

وہ خاموشی سے وہی سے پلٹ گئی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی چھت کی طرف جا رہی

تھی اللہ پاک نے اس کی ہر دعا قبول کر لی تھی کتنی آسانی سے وہ اسے مل گیا تھا

امتحان تو آئے تھے لیکن وہ ہر امتحان میں پاس ہو کر اپنی زندگی کو خوشحال بنا چکے

تھے

ہر دن کے ساتھ ان کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور ہر گزرتے لمحے دامیش اس

کے لئے بے حد حساس ہوتا جا رہا تھا

دامیش کا انداز اس کی محبت اس کی شدتیں اس کا جنون اسکا عشق اس کی دیوانگی ہر

چیز صرف اور صرف اس کے لئے تھی اور وہ پوری کی پوری صرف اور صرف

دامیش شاہ کی تھی

اس نے چھت پر قدم رکھا دامیش اس وقت اسی دیوار کے قریب کھڑا تھا جہاں اس نے کبھی اس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا

اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی وہ چاند کو دیکھ رہا تھا پر یا آہستہ آہستہ بنا آواز پیدا کیے اس کی طرف قدم اٹھا رہی تھی لیکن وہ تو جیسے اس کی ہر آہٹ کو بہت اچھے طریقے سے پہچانتا تھا

اب اگر تم مزید تھوڑی سی بھی دیر کرتی نہ تو تمہارے لئے بہت مشکلات ہو جاتی

لیکن ٹائم پر آکر تم نے خود ہی اپنے لئے آسانیاں پیدا کرلی ہیں اس کی کمر میں ہاتھ

ڈالتا وہ بنا اس کی طرف دیکھے اسے اپنے قریب کر چکا تھا جبکہ اس کے اچانک حملے پر

پریہ پہلے تو پریشان ہوئی لیکن پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں آگئی ہوں میں نے تو بالکل بھی آواز پیدا نہیں کی اتنی

خاموشی سے قدم اٹھائے تھے اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے

ہوئے وہ اس سے پوچھنے لگی جب کہ ہاتھ اس کی کندھے پر رکھے ہوئے وہ اسے خود

سے دور کرنے کے لیے ہلکی ہلکی مزاحمت بھی کر رہی تھی جو دامیش شاہ کو روکنے

نہیں بلکہ مزید بے قراریاں دکھانے پر مجبور کر رہی تھی

میں تمہیں تمہارے قدموں سے نہیں تمہاری خاموشی سے پہچانتا ہوں پریا جان وہ

اس کے لبوں کو چومتا ہوا مسکرا کر بولا تھا

اچھا تو یہ بات ہے تو پھر مجھے دیکھنا بند کریں اور اس چاند کو دیکھیں کتنا حسین لگ رہا

ہے وہ اس کا دھیان اپنی طرف سے ہٹاتے ہوئے اس کا چہرہ بڑی مشکل سے چاند کی

طرف پھیر پائی تھی

وہ تو تمہارا چاند ہے ڈارلنگ میرا چاند تو میری باہوں میں ہے اب تمہیں دیکھنے کے بعد اور کسی چاند کو دیکھنے کی تمنا نہیں رہی اس لیے بہتر ہے کہ تم مجھے میرے چاند کے ساتھ مصروف رہنے دو میں فی الحال اور کسی چاند کو دیکھنے کے موڈ میں نہیں ہوں وہ اس کے لبوں کو چومتا ہوا اسے اپنے مزید قریب کر چکا تھا جبکہ پریا نے شرماتے ہوئے اپنا سر اس کے سینے میں چھپا لیا

دور آسمان پر چمکتا چاند دونوں کے اس نئے سفر پر مسکراتا ہوا بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا

oooo